سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ ویں کانگریس

دستاویزیں اور قراردادیں

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی
۲۷ ویں کانگریس

دستاویزات اور قراردادیں

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی
۲۷ویں کانگریس

دستاویزات اور قراردادیں

سوویت لینڈ
کتابچہ

27TH CPSU CONGRESS
Documents and Resolutions

(Urdu)

۱۹۸۶ء

پرنٹر و پبلشر وی - ایم - اشتکوف نے وِمل آفسیٹ پریس دہلی، میں چھپوا کر محکمہ اطلاعات، سفارت خانہ
سوویت یونین ۲۵ - بارہ کھمبا روڈ، نئی دہلی سے شائع کیا۔

فہرست



میخائیل گورباچیف

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جنرل سکریٹری

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی
۲۷ویں کانگریس میں
سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی
سیاسی رپورٹ

پیش کردہ

میخائیل گورباچیف

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جنرل سکریٹری

ساتھی مندوبین

معزز مہمانو!

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ ویں کانگریس ایک ایسے موقع پر ہو رہی ہے جسے ملک کی زندگی میں اور مجموعی طور پر عصر حاضر کی دنیا میں اچانک آنے والے ایک موڑ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ ہم پارٹی اور سوویت عوام کے سلسلے میں اپنی ذمہ داری کی گہری سمجھ کے ساتھ اپنا کام شروع کر رہے ہیں۔ ہمارا یہ فریضہ ہے کہ لینن کے انداز میں عمومی طور پر اس زمانے پر غور و فکر کریں جس میں ہم زندگی گزار رہے ہیں۔ اور ایک حقیقت پسندانہ اور پوری طرح سوچا سمجھا لائحہ عمل تیار کریں جو ہمارے مقاصد کی شان و شوکت کو ہماری صلاحیتوں کی حقیقت پسندی سے اٹوٹ طور پر جوڑ دے گا اور پارٹی کے منصوبوں کو ہر فرد و بشر کی امیدوں اور امنگوں سے ہم آہنگ کر دے گا۔ ۲۷ ویں کانگریس کی قراردادیں آنے والے برسوں اور آنے والی دہائیوں کے لئے سوویت سوشلسٹ سماج کے کیفیتی اعتبار سے نئے حالات کے کردار کا بھی تعین کریں گی اور اس کی طرف ہماری پیش رفت کی شرح کا بھی۔

کانگریس کو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام کے ایک نئے ایڈیشن پر، پارٹی کے قواعد ضوابط میں ترمیمات پر اور آئندہ پانچ برسوں کے لئے نیز اس سے طویل تر مدت کے لئے معاشی ترقی کے رہنما اصولوں پر غور کرنا ہے اور انھیں منظوری دینی ہے۔ میرے خیال میں یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ دستاویزیں ہماری پارٹی، ہماری ریاست اور ہمارے عوام کے لئے کتنی زبردست اہمیت رکھتی ہیں۔ ان میں نہ صرف یہ کہ ماضی کا جائزہ اور فوری مناصب کا تعین شامل ہے بلکہ یہ دستاویزیں مستقبل کی ایک جھلک بھی پیش کرتی ہیں۔ یہ بتاتی ہیں کہ سوویت یونین جب ۲۱ ویں صدی میں داخل ہوگا تو اس کا رنگ روپ کیا ہوگا۔ یہ ہمیں

بین الاقوامی میدان میں سوشلزم کی تصویر اور اس کے موقف سے آگاہ کرتی ہیں، انسانیت کے مستقبل سے آگاہ کرتی ہیں۔

پارٹی کا موجودہ پروگرام جب منظور کیا گیا تھا اس منزل سے سوویت سماج اپنی ترقی کے راستے پر بے حد آگے بڑھ چکا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہم نے پورے ملک کی نئے سرے سے تعمیر کی ہے، معاشی، تہذیبی اور سماجی میدانوں میں بے پناہ پیش رفت حاصل کی ہے اور نئے سماج کے معماروں کی کئی نسلوں کو پروان چڑھایا ہے۔ ہم نے انسانیت کو بیرونی خلا کا راستہ دکھایا ہے۔ ہم نے فوجی برابری حاصل کی ہے اور اس طرح سامراج کے جارحانہ منصوبوں کو اور ایک نیوکلیائی جنگ شروع کرنے کی اس کی صلاحیتوں کو خاصی حد تک محدود کر دیا ہے۔ ہماری مادرِ وطن اور عالمی سوشلزم کا موقف بین الاقوامی میدان میں خاصی حد تک مضبوط تر ہوا ہے۔

ہمارے ملک نے جو سفر طے کیا ہے اور اس نے معاشی، سماجی اور تہذیبی میدانوں میں جو کارنامے انجام دیئے ہیں وہ مارکس واد لینن واد کے فلسفے کی قوتِ حیات کی اور سوشلزم کی اُس بے پناہ طاقت کی قائل کن انداز میں توثیق کرتے ہیں جن کا اظہار سوویت سماج کی ترقی کی شکل میں ہوا ہے۔ شدید محنت اور سخت جدوجہد کے ان برسوں کے دوران جو کچھ حاصل کیا جا چکا ہے اس کی ایک ایک چیز پر ہم بجا طور پر ناز کر سکتے ہیں۔

ان کارناموں کی پوری طرح ستائش کرتے ہوئے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت اپنا یہ فرض سمجھتی ہے کہ پارٹی اور عوام کو ایمانداری اور صاف گوئی کے ساتھ اپنی سیاسی اور عملی سرگرمیوں کی کمیوں سے، معیشت اور سماجی و اخلاقی میدان میں ناساز گار رجحانات سے اور ان کی وجوہات سے باخبر کر دے۔ متعدد برسوں سے پارٹی اور حکومت کے اداروں کا عمل اور اقدامات وقت اور زندگی کے تقاضے پوری طرح پورے نہیں کر سکے۔ اس کے نہ صرف معروضی اسباب ہیں بلکہ ایسی وجوہات بھی ہیں جو خاص طور سے غیر معروضی نوعیت رکھتی ہیں۔ ملک کی ترقی سے متعلق مسائل اس سے کہیں زیادہ تیزی کے ساتھ سامنے آتے رہے ہیں جتنی تیزی کے ساتھ وہ حل کئے جا رہے تھے۔ انتظام کاری کے طریقوں اور اس کی شکلوں کا جمود اور بے لوچ پن ہمارے کام کی متحرک نوعیت میں کمی اور نوکر شاہی میں توسیع یہ ساری چیزیں خاصا نقصان پہنچا رہی تھیں، سماج کی زندگی میں جمود کے آثار ظاہر ہونے لگے تھے۔

صورت حال تبدیلی کی متقاضی تھی لیکن مرکزی اداروں میں اور ساتھ ہی اس سلسلے میں مقامی سطح پر بھی ایک خاص قسم کی نفسیات نے غلبہ حاصل کر لیا تھا یعنی اس خیال نے کہ کسی چیز کو تبدیل کئے بغیر اسے بہتر کیسے بنایا جائے۔ لیکن رفیقو! ایسا نہیں کیا جا سکتا۔ جیسی کہ کہاوت ہے ایک لمحے کا ٹھہراؤ میلوں پیچھے ڈھکیل دیتا ہے۔ ہمیں ان مسائل کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے جو سامنے کئے ہیں۔ اس طرح کا رویّہ ملک کو ریاست اور پارٹی کو خاصا مہنگا پڑتا ہے۔ اس لئے آیئے ہم بلند آواز اور دوٹوک انداز میں اسے سامنے لائیں۔ (تالیاں)

ترجیحی منصب یہ ہے کہ امکانی حد تک زیادہ سے زیادہ تیزی کے ساتھ سماج کی سماجی معاشی ترقی میں

نظر آنے والے منفی عناصر پر قابو پایا جائے، اس عمل کو ضروری تحرک اور تیزی عطا کی جائے۔ ماضی کے سبق کا زیادہ سے زیادہ سہارا لیا جائے تاکہ مستقبل کے لئے ہم جو فیصلے لے رہے ہیں وہ بھرپور طور پر واضح اور سوچے سمجھے ہوں اور ہمارے ٹھوس اقدامات بامقصد اور موثر ہوں۔

صورتِ حال داخلی معاملات میں ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی معاملات میں بھی ایک موڑ پر پہنچ چکی ہے۔ آج کے عالمی امور میں آنے والی تبدیلیاں اتنی گہری اور اتنی اہم ہیں کہ تمام عناصر کا از سرِ نو جائزہ لینا اور بھرپور تجزیہ کرنا ضروری ہے۔ نیوکلیائی صف آرائی سے پیدا ہونے والی صورت حال کا تقاضا ہے کہ نئے رویے، نئے طریقے اپنائے جائیں اور مختلف سماجی نظاموں، ریاستوں اور خطوں کے درمیان آپسی تعلقات کی نئی شکلیں تلاش کی جائیں۔

سامراج نے ہتھیاروں کی جو دوڑ شروع کی تھی اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عالمی سیاست میں بیسویں صدی اس سوال کے ساتھ ختم ہو رہی ہے کہ انسانیت نیوکلیائی خطرے سے بچ سکے گی یا نہیں یا صف آرائی کی پالیسی کو غلبہ حاصل ہوگا اور نیوکلیائی "ٹکراؤ" کا امکان بڑھ جائے گا۔ سرمایہ دار دُنیا نے چودھراہٹ پسندی کے نظریے اور پالیسی کو ترک نہیں کیا ہے۔ اس کے حکمرانوں نے سماجی بدلہ لینے کی اُمیدیں ختم نہیں کی ہیں اور آج بھی وہ بلند تر طاقت کے بھرم میں مبتلا ہیں۔ آج جو کچھ ہو رہا ہے اس پر سنجیدہ غور وفکر کے راستے میں حکمراں طبقے کے خیالات میں پائے جانے والے تعصبات اور مفروضہ تصورات کے گھنے جنگل حائل ہیں اور وہ خاصی دشواریوں کے ساتھ فروغ پا رہا ہے۔ لیکن تاریخ کے اس لمحے کی پیچیدگی اور شدّت روز افزوں طور پر اس بات کو اہم بناتی جا رہی ہے کہ نیوکلیائی اسلحوں کو ممنوع قرار دیا جائے اور انھیں نیز عام تباہی کے دوسرے ہتھیاروں کو پوری طرح تباہ کر دیا جائے اور بین الاقوامی تعلقات میں سُدھار لایا جائے۔

یہ حقیقت کہ پارٹی نے ملک کے اندر اور عالمی میدان میں رونما ہونے والی بنیادی طور پر نئی صورتحال کو گہرائی کے ساتھ سمجھا ہے اور یہ کہ وہ ملک کے مستقبل کے سلسلے میں اپنی ذمہ داری کو پوری طرح محسوس کرتی ہے اور ضروری تبدیلی لانے کے لئے قوتِ ارادی اور تہیہ کی حامل ہے، اس فیصلے سے واضح ہوجاتی ہے جو اس نے اپریل ۱۹۸۵ء کے مکمل اجلاس میں ہمارے سماج کی سماجی معاشی ترقی کی رفتار میں تیزی لانے سے متعلق منظور کیا تھا۔

مرکزی کمیٹی نے طویل وقتی اور بنیادی مناصب کا تعین کرتے ہوئے مارکس وادلینن واد سے مسلسل رہنمائی حاصل کی ہے جو سماجی ترقی کا صحیح معنوں میں سائنسی تھیوری ہے۔ وہ محنت کش عوام کے بنیادی مفادات کی اور سماجی انصاف کے آدرشوں کی ترجمانی کرتا ہے، اس کی لازوال تفکر پسندی، نئے حقائق اور مظاہر کی وضاحت کرنے اور تخلیقی تعمیم عمل میں لانے کی اس کی مستقل صلاحیت نیز انقلابی جدوجہد اور سماجی تعمیرِ نو کا تجربہ اس کی قوتِ حیات کا سرچشمہ ہے۔

تھیوری کو ایک ایسا روپ دینے کی کوئی بھی کوشش جس کے ذریعے ہم ایسی بندھی ٹکی اسکیموں اور

نسخوں میں بندھ کر رہ جائیں جو ہر جگہ اور ہر صورت حال میں استعمال کئے جا سکتے ہوں، انتہائی یقینی طور پر مارکس وادلینن واد کے جوہر اور اس کی روح سے دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتی۔ لینن نے ۱۹۱۱ء میں لکھا تھا کہ مارکس اور اینگلس نے بجا طور پر اس بات کا مذاق اڑایا ہے کہ "ایسے فارمولوں کو رٹ لیا جائے اور بار بار دہرایا جائے جن میں زیادہ سے زیادہ اتنی صلاحیت ہوتی ہے کہ ان عام فرائض کا تعین کر سکیں جو لازمی طور پر تاریخی عمل کے ہر مخصوص دور کے ٹھوس، معاشی اور سیاسی حالات میں قابل تغیر ہوتے ہیں۔" (مجموعہ تصانیف جلد ۱۷ صفحہ ۴۳) رفیقو! یہ ایسے الفاظ ہیں جن پر ہم میں سے ہر ایک کو لازمی طور پر غور کرنا چاہئے اور عمل کرنا چاہئے۔

ہم جس ٹھوس معاشی اور سیاسی صورت حال سے دوچار ہیں اور سوویت سماج نیز ساری دنیا تاریخی عمل کے جس مخصوص دور سے گزر رہی ہے اس کا تقاضا ہے کہ پارٹی اور اس کا ہر رکن اپنی تخلیقی قوت کا، اختراعی صلاحیت کا اور اس بات کا مظاہرہ کرے کہ وہ جانے مانے لیکن فرسودہ ہو جانے والے تصورات کے دائرۂ کار سے باہر نکلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ہماری زندگی اور پارٹی پالیسی کے سبھی سنگین مسائل کا ایک وسیع، دوٹوک اور تعمیری جائزہ کانگریس سے پہلے جاری کی جانے والی دستاویزوں پر عام بحث کے دوران لیا جا چکا ہے۔ اس کانفرنس میں ہم اس طرح شرکت کر رہے ہیں کہ پوری پارٹی اور عوام کی عقل و دانش اور ان کے تجربے نے ہمیں پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ ثروت مند کر دیا ہے۔

اب ہم زیادہ صاف طور پر یہ دیکھ سکتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ کس ترتیب سے کرنا ہے اور ہمیں اپنی ترقی میں مطلوبہ تیز رفتاری حاصل کرنے کے لئے کون سے ذریعوں اور وسیلوں کو متحرک کرنا اور بروئے کار لانا چاہیئے۔

ان دنوں کئی چیزوں کا، سچ تو یہ ہے کہ ہر چیز کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہم سوشلسٹ نظام کی برکتوں اور امکانات کو، اس کی معاشی طاقت اور سماجی صلاحیت کو استعمال کرنے میں، فرسودہ ہو جانے والے سماجی طرزوں، کام کے انداز اور طریقوں کو ترقی دینے میں، انھیں بدلے ہوئے حالات کے مطابق اور ہم آہنگ بنانے میں کتنے موثر ڈھنگ سے کامیاب ہوتے ہیں۔ یہ ہمارے لئے اپنے ملک کی طاقت میں اضافہ کرنے، سوویت عوام کی مادی اور روحانی زندگی کو کیفیتی حیثیت سے ایک نئی سطح پر پہنچانے کا اور عالمی ارتقاء پر ایک سماجی نظام کی حیثیت سے سوشلزم کی مثال کے تعمیری اثر کو بڑھانے کا واحد راستہ ہے۔

ہم مستقبل کو یقین اور اعتماد کے ساتھ دیکھتے ہیں کیونکہ ہم ایسے فریضوں اور انھیں عملی جامہ پہنانے کے طریقوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ ہم مستقبل کو یقین اور اعتماد کے ساتھ دیکھتے ہیں کیونکہ ہم عوام کی زبردست حمایت پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ہم مستقبل کو یقین اور اعتماد کے ساتھ دیکھتے ہیں کیونکہ ہم اپنی سوشلسٹ مادر وطن کے مفادات کے لئے، ان عظیم آدرشوں کے لئے کام کر رہے ہیں جن کے لئے کمیونسٹ پارٹی نے اپنے آپ کو تہہ دل سے وقف کر دیا ہے۔

۱۔ عصری دنیا: اس کے اہم رجحانات اور تضادات

رفیقو! پارٹی کے پروگرام کے مسودے میں حالیہ عالمی ارتقا، کے اہم رجحانات کا اور اس کی خصوصیات کا بھرپور تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ پروگرام کا یہ مقصد نہیں کہ وہ مستقبل کے ٹھوس واقعات کے تنوع کی پیش بینی کرے۔ یہ ایک لاحاصل کام ہوگا۔ لیکن ایک اور بات ہے جو کچھ کم موزوں نہیں اور وہ یہ کہ اگر ہم ایک صحیح، سائنسی طور پر مدلّل پالیسی پر چلنا چاہتے ہیں تو ہمیں موجودہ حقیقت کے کلیدی رجحانات کو صاف طور پر سمجھنا چاہیئے۔ واقعات کی جدلیات کی، ان کی معروضی منطق کی تہہ کو پہنچنا اور ایسے صحیح نتائج اخذ کرنا جو وقت کی حرکت کی عکاسی کرتے ہوں، کوئی آسان اور سیدھا سادہ کام نہیں ہے لیکن یہ قطعی طور پر ضروری ہے۔

اکتوبر انقلاب سے پہلے کے دنوں میں، لینن نے صرف سرمایہ دارانہ معیشت کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اپنی تمام پیچیدگیوں کے ساتھ تبدیلیوں کی کلیّت کو، مارکس بھی گرفت میں نہیں لا سکتے تھے۔ اس سلسلے میں اپنی بات جاری رکھتے ہوئے لینن نے کہا تھا کہ لیکن مارکس وادنے اُن تبدیلیوں کے اور ان کے تاریخی ارتقا، کے قوانین . . . . اور معروضی منطق کو . . . . ان کی اصل اور بنیادی خصوصیات کے ساتھ دریافت کیا۔" (مجموعۂ تصانیف، جلد ۱۴، صفحہ ۳۲۵)

آج کی دنیا پیچیدہ، متنوع اور حرکت آفریں اور ساتھ ہی ساتھ متضاد اور متصادم رجحانات اور تضادات سے بھری ہوئی ہے۔ یہ انتہائی پیچیدہ متبادلات، ترددات، پریشانیوں اور امیدوں کی دنیا ہے۔ آج سے پہلے کبھی بھی زمین پر ہمارا مسکن اتنے زبردست سیاسی اور طبعی دباؤ کا نشانہ نہیں بنا تھا۔ آج سے پہلے نہ تو کبھی انسان نے فطرت سے اتنا زیادہ خراج وصول کیا تھا اور نہ اپنی ہی تخلیق کی ہوئی طاقتوں کے سامنے اتنا کمزور، بے بس اور جراحت پذیر بنا تھا۔

عالمی ارتقا، نے اس بنیادی مارکسی، لیننی نتیجے کی توثیق کردی ہے کہ سماج کی تاریخ اتفاقاً رونما ہونے والے عناصر کا مجموعہ نہیں ہے، یہ کہ وہ کوئی اس طرح کی بے ترتیب اور بے ضابطہ "حرکت" نہیں ہے جسے "براؤن کی دریافت کردہ حرکت" کہتے ہیں بلکہ وہ ایک قانون کا پابند ترقی پذیر، آگے کی سمت رواں دواں سلسلۂ عمل ہے۔ اس کے تضادات نہ صرف پرانی دُنیا کے خلاف، ہر اس چیز کے خلاف جو پیش قدمی میں حائل ہوتی ہے، فتوی جاری کرتے ہیں بلکہ اس جدوجہد کے ماحول میں جو اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ استحصال اور استحصال کار طبقات باقی رہیں گے، سماج کی ترقی کا سرچشمہ اس کی محرک قوت بھی ہیں۔

آزادی کے انقلابات جن کی راہیں عظیم اکتوبر انقلاب نے ہموار کیں، ۲۰ ویں صدی کے امیج کا تعین کر رہے ہیں۔ لیکن سائنس اور ٹکنولوجی کی کامیابیاں کتنی ہی اہم اور کثیر کیوں نہ ہوں اور سماج کی زندگی پر تیز رفتار

سائنسی اور ٹکنولوجیکل ترقی کا اثر کتنا ہی زبردست کیوں نہ ہو، یہ انسان کی سماجی اور روحانی آزادی ہی ہے جو اس کو حقیقی معنوں میں آزاد بنا سکتی ہے۔ اور چاہے پُرانی دنیا کتنی ہی مروضی یا مصنوعی مشکلات اور دشواریاں کیوں نہ کھڑی کرے، تاریخ کی روش کو پلٹا نہیں جا سکتا۔

موجودہ صدی کی سماجی تبدیلیاں سماج کے مزید ارتقار کے لئے حالات کو بدل رہی ہیں۔ نئے معاشی، سیاسی، سائنسی، تکنیکی، داخلی اور بین الاقوامی عوامل کام کرنے لگے ہیں ریاستوں اور قوموں کے درمیان باہمی ربط وارتباط بڑھ رہا ہے۔ اور یہ ساری چیزیں ہر ریاست سے نئے، خاص طور پر شدید تقاضے کر رہی ہیں چاہے وہ خارجہ پالیسی میں ہوں یا معاشی اور سماجی سرگرمی یا سماج کی روحانی صورت گری میں۔

سوشلزم کو بجا طور پر ہمارے زمانے کی ترقی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ عالمی سوشلزم ایک طاقتور بین الاقوامی وجود ہے جس کے پاس ایک انتہائی ترقی یافتہ معیشت، معتد بہ سائنسی وسائل اور قابل اعتماد سیاسی اور فوجی طاقت ہے۔ اس میں انسانیت کا ایک تہائی سے زائد حصہ، درجنوں ممالک اور قومیں شامل ہیں اور ہر طرح سے انسان اور سماج کی دانشورانہ اور اخلاقی دولت روبہ کار لائی جا رہی ہے۔ زندگی کا ایک نیا انداز وجود میں آیا ہے جو سوشلسٹ انصاف کے اصولوں پر مبنی ہے۔ جس میں نہ ظلم کرنے والے ہیں اور نہ مظلوم، نہ استحصال کار اور نہ استحصال کا شکار ہونے والے اور جہاں اقتدار عوام کو حاصل ہے۔ اجتماعیت پسندی اور رفیقانہ باہمی امداد، آزادی کے تصورات کا دور دورہ، سماج کے ہر فرد کے حقوق اور فرائض کے درمیان اٹوٹ اتحاد، فرد کی عزت نفس اور سچی انسان دوستی اس کی امتیازی خصوصیات ہیں۔ سوشلزم پوری انسانیت کے لئے ایک حقیقت پسندانہ متبادل ہے، مستقبل کے لئے ایک نمونہ ہے۔

سوشلزم ان ملکوں میں وجود میں آیا اور تعمیر کیا گیا جو اس وقت معاشی اور سماجی لحاظ سے ترقی کی منزل سے بہت دُور تھے اور طرز معاشرت نیز اپنی تاریخی اور قومی روایات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بے حد مختلف تھے۔ اس میں سے ہر ملک اپنے اپنے طور پر نئے سماجی نظام کی طرف بڑھا اور اس طرح اس نے مارکس کی اس پیش گوئی کی توثیق کی کہ ایک ہی معاشی بنیاد کے ٹھوس مظاہر کی "لاتعداد شکلیں اور درجے" ہو سکتے ہیں (سرمایہ جلد ۳، صفحہ ۹،،)

یہ عمل نہ ہموار تھا نہ آسان۔ پس ماندہ یا تباہ شدہ معیشت کو تعمیر کرنا، لاکھوں لاکھ لوگوں کو پڑھنا لکھنا سکھانا، انھیں سر چھپانے کے لئے جگہ، خوراک اور مفت طبی مدد فراہم کرنا بے حد دشوار کام تھا۔ سماجی مناصب کا نیا پن، سامراج کی طرف سے لگاتار فوجی، معاشی، سیاسی اور نفسیاتی دباؤ، اپنے دفاع کو یقینی بنانے کے لئے بے پناہ کوششوں کی ضرورت جیسی ساری چیزیں واقعات کی روش پر ان کے کردار پر اور سماجی معاشی پروگرام اور تبدیلیاں عمل میں لائی جانے کی رفتار پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی تھیں۔ نہ ہی سیاسی غلطیوں اور مختلف غیر مروضی انحرافات سے دامن بچایا جا سکتا تھا۔

لیکن یہی تو زندگی ہے۔ وہ ہمیشہ مختلف النوع تضادات کی شکل لیتی ہے جو کبھی کبھی خاصے غیر متوقع ہوتے ہیں۔ یہ نکتہ کہیں زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ سوشلزم نے یہ دکھا دیا ہے کہ وہ سماجی وسائل کو پہلے سے بنیادی

طور پر مختلف بنیاد پر حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے ۔ یہ اجتماعیت پسندانہ بنیاد ہے ۔ اس نے ملکوں کو ترقی کے بلند تر معیاروں پر پہنچایا ہے اور محنت کش عوام کو ایک نفیس اور محفوظ زندگی عطا کی ہے ۔

سوشلزم سماجی رشتوں کو لگاتار بہتر بنا رہا ہے ۔ اپنی کامیابیوں کو بامقصد انداز میں دوچند کر رہا ہے ، اپنی مثال کے اثر اور وقعت کو بڑھا رہا ہے اور سوشلسٹ طرز حیات کی مستحکم انسان دوستی کا مظاہرہ کر رہا ہے ۔ اور اس طرح وہ جنگ اور عسکریت پسندی ، رجعت پرستی اور طاقت پسندی کے نظریے اور پالیسی کے راستے میں انسان سے نفرت کی ہر شکل کے راستے میں روزافزوں طور پر قابل اعتماد رکاوٹ کھڑی کر رہا ہے اور سماجی ترقی کو سرگرمی کے ساتھ آگے بڑھا رہا ہے ۔ اس نے ایک طاقتور ، اخلاقی اور مادی قوت کی حیثیت حاصل کر لی ہے اور یہ دکھا دیا ہے کہ عصر جدید کی تہذیب کے لئے کون سے مواقع اور امکانات پیدا ہو رہے ہیں ۔

سماجی ترقی کی روش استعمار دشمن انقلابات سے ، قومی آزادی کی تحریکوں سے ، متعدد ملکوں کی نشاۃ ثانیہ سے اور درجنوں نئے ملکوں کے ظہور میں آنے سے گہرے طور پر وابستہ ہے ۔ سیاسی آزادی حاصل کرنے کے بعد یہ ممالک پس ماندگی ، غربت اور بعض حالات میں انتہائی افلاس پر قابو پانے کی ' اپنے غلامانہ ماضی کی ساری تکلیف دہ میراث پر قابو پانے کی شدت کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں ۔ یہ ممالک جو کبھی سامراجی پالیسی کے حقوق سے یکسر محروم حاشیہ بردار تھے ، آج خود تاریخ بنا رہے ہیں ۔

سماجی ترقی کا اظہار کمیونسٹ اور مزدور طبقے کی بین الاقوامی تحریک کے فروغ کی صورت میں اور ہمارے دور کی نئی ، زبردست جمہوری تحریک کی نشو و نما کی صورت میں ہو رہا ہے ، جس میں جنگ دشمن اور نیوکلیائی اسلحہ مخالف تحریک بھی شامل ہے ۔ اس کا اظہار سرمایہ دار دنیا بالخصوص ریاستہائے متحدہ امریکہ میں جو سامراج کا اصل گڑھ ہے ، سیاسی قوتوں کی صف بندی کی صورت میں بھی ہو رہا ہے ۔ یہاں ترقی پسند رجحانات اجارہ دارانہ کلیت پسندی کے ایک نظام کی آغوش میں پروان چڑھ رہے ہیں جن پر منظم رجعت پرست قوتیں لگاتار دباؤ ڈال رہی ہیں ، ان میں ان طاقتوں کی زبردست پروپگنڈہ مشین بھی شامل ہے جو عوام پر مبہوت کر دینے والی غلط اطلاعات کی بوچھار کرتی رہتی ہے ۔

مارکس نے استحصال کار سماج میں ترقی کی مثال اُس " گھناؤنے عفریت سے دی تھی جو مقتول لوگوں کے کاسۂ سر ہی میں شراب پینے کا عادی ہے " ۔ (منتخب تصانیف ، جلد اول ، صفحہ ۴۹۹) انھوں نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ " ہمارے زمانے میں ایسا لگتا ہے کہ ہر چیز اپنی ضد اپنے ساتھ رکھتی ہے ۔ مشین جس میں انسانی محنت کو کم کرنے اور اس کو زیادہ بارآور بنانے کی عجیب و غریب طاقت موجود ہے ' اُسے مفلس بنا رہی ہے اور کام کا ضرورت سے زیادہ بوجھ اس پر ڈال رہی ہے ۔ دولت کے نودریافت وسائل کسی انجانی طاقت کے ہاتھوں غریبی کے وسائل بنتے جا رہے ہیں ۔ ایسا لگتا ہے کہ فنونِ لطیفہ میں جو کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں انھوں نے کردار کو گم کر دیا ہے ۔ جس تیزی کے ساتھ انسان فطرت پر قابو پاتا جا رہا ہے اتنی ہی تیزی کے ساتھ وہ دوسرے

آدمیوں کا یا خود اپنی رسوائی کا غلام بنتا جا رہا ہے۔ حد یہ ہے کہ سائنس کی پاکیزہ روشنی بھی جہالت کے اندھیرے کے پس منظر کے بغیر چمکنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ ایسا لگتا ہے کہ ہماری ساری اختراعات اور ترقی مادّی قوتوں کو ذہنی زندگی سے مالامال کر رہی ہے اور انسانی زندگی کو بگاڑ کر خالصتاً ایک مادّی قوت بنا رہی ہے۔" (منتخب تصانیف، جلد اوّل، صفحہ ۵۰۰)

مارکس کا یہ تجزیہ اپنی تاریخی وسعت، جامعیت اور گہرائی کے لحاظ سے قابل رشک ہے۔ بلاشبہ یہ تجزیہ ۱۹ ویں صدی کے مقابلے میں ۲۰ ویں صدی کی بورژوا حقیقت کے سلسلے میں کہیں زیادہ بروقت بن گیا ہے۔ ایک طرف تو سائنس اور ٹکنالوجی کی تیز رفتار ترقی نے قدرت کی قوتوں پر قابو حاصل کرنے اور انسانی زندگی کے حالات کو بہتر بنانے کے لئے بے مثال امکانات پیدا کر دئے ہیں۔ دوسری طرف "روشن دماغ" ۲۰ ویں صدی ایک ایسے دور کی شکل میں تاریخ کا حصّہ بننے جا رہی ہے جو انتہائی تباہ کن جنگوں، عسکریت پسندی اور فاشزم اور انسان کشی کے ہنگاموں جیسی سامراجی دست درازیوں کا اور لاکھوں لاکھ لوگوں کے لئے غربت اور مصائب کا دور ہے۔ سرمایہ دار دنیا میں سائنس اور تہذیب کے عظیم الشان کارناموں کے ساتھ ساتھ جہالت اور ظلمت پسندی کا بھی دور دورہ ہے۔ یہ وہ سماج ہے جس کے ساتھ ہم پڑوسیوں کے طور پر رہنے کے لئے مجبور ہیں، جس کے ساتھ تعاون اور باہمی مفاہمت کے راستے ہم تلاش کر رہے ہیں۔ یہی تاریخ کا جبر ہے۔

انسانیت کی ترقی براہ راست طور پر سائنسی اور ٹکنالوجیکل انقلاب سے بھی وابستہ ہے۔ اس نے آہستہ آہستہ اور بتدریج پختگی حاصل کی اور پھر اس صدی کے آخری ۲۵ برسوں میں اس نے انسان کے مادّی اور روحانی وسائل کی زبردست مجموعی ترقی کا آغاز کیا۔ یہ دو طرح کے تھے۔ انسانیت کی پیداآور قوتوں نے کیفیتی اعتبار سے زبردست چھلانگ لگائی لیکن ساتھ ہی تباہی کے وسائل میں فوجی امور میں بھی کیفیتی تبدیلی رونما ہوئی جس نے تاریخ میں پہلی بار انسان کو روئے زمین پر زندگی کا نام و نشان مٹا دینے کی طبعی خصوصیت سے "مالامال" کر دیا ہے۔

سائنسی اور ٹکنالوجیکل انقلاب کے حقائق اور اس کے مابعد اثرات مختلف سماجی، سیاسی نظاموں میں مختلف ہیں۔ نویں دہائی کا سرمایہ دارانہ نظام جو الیکٹرونکس اور کمپیوٹر سائنس اور کمپیوٹروں اور روبوٹوں کے دور کا سرمایہ دارانہ نظام ہے، عوام کی زیادہ سے زیادہ بڑی تعداد کو بے روزگار بنا رہا ہے جس میں نوجوان اور تعلیم یافتہ لوگ بھی شامل ہیں۔ دولت اور اقتدار مٹھی بھر لوگوں کے ہاتھوں میں روزافزوں طور پر مرکوز ہوتے جا رہے ہیں۔ عسکریت پسندی ہتھیاروں کی دوڑ کے ذریعے خود کو اتنا زیادہ فروغ دے رہی ہے جو عقل کے دائرے سے خارج ہے اور ساتھ ہی وہ دھیرے دھیرے اقتدار کے سیاسی اداروں پر بھی کنٹرول حاصل کرنا چاہتی ہے۔ وہ ۲۰ ویں صدی کا سب سے زیادہ بدہیئت اور خطرناک درندہ بنتی جا رہی ہے۔ اس کی کوششوں کی بدولت

انتہائی ترقی یافتہ سائنسی اور تکنیکی تصورات عام تباہی کے ہتھیاروں میں ڈھلتے جا رہے ہیں۔

سائنسی اور ٹکنالوجیکل انقلاب نے ترقی پذیر ملکوں کے سامنے ایک انتہائی سنگین سوال کھڑا کر دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا سائنسی اور ٹکنالوجی کی کامیابیوں سے بھرپور طور پر فائدہ اٹھا کر نوآستعماریت اور سامراجی استحصال کا مقابلہ کرنے کی سکت حاصل کرنا ان کی قسمت میں لکھا ہے یا وہ عالمی ارتقار میں بدستور ذیلی رول ادا کرتے رہیں گے؟ سائنسی اور ٹکنالوجیکل انقلاب نے انتہائی نمایاں طور پر یہ واضح کر دیا ہے کہ متعدد ایسے سماجی، معاشی مسائل جو ترقی کی راہ کا روڑا ہیں دنیا کے اس حصّے میں ابھی تک حل نہیں کئے جا سکے ہیں۔

سوشلزم کے پاس وہ سب کچھ موجود ہے جس کی اُسے ضرورت ہے تاکہ وہ عصرِ جدید کی سائنس اور ٹکنالوجی کو عوام کے مفاد کے لئے استعمال کر سکیں۔ لیکن یہ سوچنا غلط ہوگا کہ سائنسی اور ٹکنالوجیکل انقلاب سوشلسٹ انقلاب کیلئے کوئی بھی مسئلہ پیدا نہیں کر رہا ہے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ اسکی ترقی کیلئے سماجی رشتوں میں بہتری کی ضرورت ہے۔ ذہنیت میں تبدیلی ایک نئی نفسیات کی تخلیق کی ضرورت ہے اور اس کی ضرورت ہے کہ تحرّک کو زندگی کے ایک معمول کے طور پر اور وجود کے ایک ضابطے کے طور پر تسلیم کر لیا جائے۔ اس کا اصرار ہے کہ انتظام کاری کے موجودہ انداز کا مسلسل جائزہ لیا جاتا رہے اور اس کو نئی شکل دی جاتی رہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جائے کہ سائنسی اور ٹکنالوجیکل انقلاب صرف امکانات ہی پیدا نہیں کرتا بلکہ داخلی اور بین الاقوامی تنظیم کاری کے تمام عمل سے نئے اور بلند تر تقاضے بھی کرتا ہے۔ یقیناً سائنسی اور ٹکنولوجیکل ترقی نہ تو سماجی ترقی کے قوانین کو منسوخ کر سکتی ہے نہ ہی اس طرح کی ترقی کے سماجی مقصد اور جوہر کو بدل سکتی ہے لیکن یہ دنیا میں سرگرم سبھی عوامل پر اس کے تضادات پر زبردست اثر ڈالتی ہے۔

یہ بات قطعی واضح ہے کہ دونوں سماجی معاشی نظام پیدا ہونے والے مسائل پر غور و فکر کرنے اور ان کے بارے میں رائے قائم کرنے نیز انھیں حل کرنے سے متعلق آمادگی اور صلاحیت دونوں ہی کے اعتبار سے ایک دوسرے سے بے حد مختلف ہیں۔

یہ ہے وہ دُنیا جس میں ہم آج یعنی تیسرے دورِ ہزار سالہ میں داخل ہوتے ہوئے زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ اُمیدوں سے بھری دُنیا ہے کیونکہ اس سے پہلے کبھی بھی لوگوں کے ہاتھ میں تہذیب کی مزید ترقی کے لئے اتنے بے پایاں وسائل نہ تھے جتنے انھیں آج حاصل ہیں لیکن ساتھ ہی یہ ایسی دنیا بھی ہے جہاں ہر طرف خطرات اور تضادات کے بادل منڈلا رہے ہیں جس کی وجہ سے یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ غالبًا یہ تاریخ کا خطرناک ترین دور ہے۔

انسانیت کے مستقبل سے متعلق تضادات کا پہلا اور انتہائی اہم حصّہ وہ تضادات ہیں جن کا تعلق دو نظاموں اور دو تشکیلات سے وابستہ ملکوں کے آپسی تعلقات سے ہے۔ ان تضادات کی ایک طویل تاریخ ہے۔ روس میں ہونے والے عظیم اکتوبر انقلاب کے زمانے سے اور سماجی طبقاتی اصول پر دنیا کے بٹ جانے سے عصری امور کے تجزیے کے سلسلہ میں اور عالمی سماجی تناظر سے متعلق خیالات کے سلسلہ میں ایک بنیادی فرق سامنے آیا تھا۔

سرمایہ دارانہ نظام نے سوشلزم کے جنم کو تاریخ کی ایک ایسی "غلطی" قرار دیا تھا جس کی ہر صورت میں "تصحیح" کی جانی چاہیئے۔ یہ "تصحیح"، ہر قیمت پر اور کسی بھی ذریعے سے کی جانی تھی چاہے قانون اور اخلاقیات اس کی اجازت دیں یا نہ دیں، مثلاً مسلح مداخلت کے ذریعے، معاشی مقاطعے کے ذریعے، تخریبی سرگرمیوں، تحدیدات اور "سزاؤں"، کے ذریعے یا کسی بھی طرح کے تعاون سے انکار کے ذریعے۔ لیکن نئے نظام کے استحکام اور زندہ رہنے کے اس کے تاریخی حق کے راستے میں کوئی بھی چیز حائل نہ ہو سکی۔

سرمایہ دار دنیا کے حکمراں طبقات کو حقائق کے سمجھنے میں جو دشواریاں پیش آئیں، دونوں دنیاؤں کو ایک دوسرے سے الگ کرنے والے تضادات کے پورے مجموعے کو طاقت کے بل پر حل کرنے کی جو کوششیں وقتاً فوقتاً کی گئیں، وہ ہرگز اتفاقیہ نہ تھیں۔ سامراج کے فطری محرکات اور اس کا سماجی معاشی جوہر اسے مجبور کرتا ہے کہ وہ دو نظاموں کی مسابقت کو فوجی صف آرائی کا روپ دے دے۔ اپنی سماجی فطرت کی بدولت سامراج لگاتار جارحانہ اور مہم پسندانہ پالیسی وجود میں لاتا رہتا ہے۔

اس سلسلے میں ہم اسے انگیختہ کرنے والی اغراض کے ایک پورے مجموعے کی نشاندہی کر سکتے ہیں مثلاً ہتھیار بنانے والوں اور بااثر فوجی نوکر شاہی کے گروہوں کی قزاقانہ بھوک، خام مال کے بھنڈاروں اور منڈیوں سے وابستہ اجارہ داروں کے خودغرضانہ مفادات، رونما ہونے والی تبدیلیوں سے بورژوا حلقوں میں پیدا ہونے والا خوف اور آخر میں سوشلزم کی قیمت پر خود اپنے سامنے ابھرنے والے سنگین مسائل حل کرنے کی کوشش۔

موخرالذکر ہتھکنڈا بالخصوص امریکی سامراج کی خصوصیت ہے۔ یہ صرف سامراجی نظریہ اور پالیسی تھی، سوشلزم اور سوویت یونین کے لئے انتہائی ناسازگار بیرونی حالات پیدا کرنے کی خواہش تھی جس نے ۱۹۴۵ء کے بعد نیوکلیائی اور دوسری طرح کے ہتھیاروں کی دوڑ شروع کرنے پر اکسایا اور ٹھیک اس وقت جب فاشزم اور عسکریت پسندی کی کراری ہار بدیہی طور پر ایک ایسی دنیا وجود میں لانے کا حقیقی موقع فراہم کر رہی تھی جو جنگ سے آزاد ہو اور اس غرض سے بین الاقوامی تعاون کا ایک میکانزم یعنی اقوام متحدہ وجود میں لایا جا چکا تھا عین اس وقت ایک بار پھر سامراج کی فطرت نے اپنا بھرپور روپ دکھایا۔

آج بھی امریکی اجارہ دار بورژوا طبقے کا دایاں بازو بین الاقوامی کشیدگی بڑھانے کے عمل کو ایک ایسی چیز قرار دے رہا ہے جو فوجی اخراجات کا، عالمی برتری کے کاموں کا، دوسری ریاستوں کے معاملات میں مداخلت کا اور امریکہ کے محنت کش عوام کے مفادات اور حقوق پر حملے کا جواز فراہم کرتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس خیال کا بھی اس میں کچھ کم رول نہیں ہے کہ کشیدگی کو اپنے حلیفوں پر دباؤ ڈالنے، انھیں پوری طرح فرماں بردار بنانے اور واشنگٹن کے فرمودات کا تابع بنانے کے لئے استعمال کیا جائے۔

کل منافشے اور فوجی صف آرائی کی پالیسی کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ مستقبل کی چنوتیوں سے نمٹنے کا یہ راستہ ہرگز نہیں کہ ماضی کا سہارا لیا جائے۔ یہ اقدام ایک طرح سے مایوسی پر مبنی ہے لیکن اس کی یہ نوعیت اسے

کسی بھی طرح کم خطرناک نہیں بناتی ۔ یہ تو واشنگٹن کے عملی اقدامات ہی بتائیں گے کہ وہ کب اور کس حد تک اس بات کو سمجھتا ہے ۔ جہاں تک ہمارا سوال ہے، ہم اپنی طرف سے بین الاقوامی صورتِ حال میں بنیادی طور پر سدھار لانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کو تیار ہیں ۔ اس کے لئے سوشلزم کو اپنے کسی اصول یا آدرش کو چھوڑنا نہیں ہے ۔ اس نے ہمیشہ مختلف سماجی نظاموں سے وابستہ ریاستوں کے درمیان پُرامن بقائے باہم کے لئے کام کیا ہے اور آج بھی کر رہا ہے ۔

سامراج کے برعکس، جو تاریخ کی روش کو طاقت کے ذریعے روکنے کی، اور جو کچھ ماضی میں اس کے پاس تھا اسے دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے، سوشلزم نے، اپنی آزادانہ مرضی سے، اپنے مستقبل کو بین الاقوامی مسئلوں کے کسی فوجی حل کے ساتھ کبھی بھی وابستہ نہیں کیا ۔ اس کا ثبوت وہ پہلی بڑی بحث ہے جو عظیم اکتوبر انقلاب کی فتح کے بعد ہمارے ملک میں بڑے پیمانے پر ہوئی ۔ اس بحث کے دوران جیسا کہ ہم یاد دلا سکتے ہیں "بائیں بازو کے کمیونسٹوں" اور ٹراٹسکی وادیوں کے خیالات کو جو "انقلابی جنگ" کے نظریے کے علمبردار تھے اور اس بات کے دعویدار تھے کہ یہ جنگ سوشلزم کو دوسرے ملکوں تک لے جائے گی، سختی سے مسترد کر دیا گیا ۔ یہ موقف، جیسا کہ لینن نے ۱۹۱۸ء میں زور دے کر کہا تھا، "مارکسزم کے سراسر مغائر اور منافی ہے کیونکہ مارکسزم انقلابات کو جو طبقاتی معاندتوں کی جو انقلابات کو جنم دیتی ہیں، بڑھتی ہوئی شدت کے ساتھ بڑھتے ہیں، ڈھکیلنے کا ہمیشہ سے مخالف رہا ہے"۔ (مجموعۂ تصانیف، جلد ۲۷، صفحات ۱،۷۲) آج بھی ہم اس بات پر پکا یقین رکھتے ہیں کہ باہر سے، اور خاص طور پر فوجی ذرائع سے انقلابات کو ڈھکیلنے کی کوششیں لاحاصل اور ناقابلِ قبول ہیں ۔

وہ مسائل اور بحران جن میں سرمایہ دارانہ دنیا گھری ہوئی ہے، خود اس کی کوکھ سے جنم لیتے ہیں اور پُرانے سماج کے اندرونی معاندانہ تضادات ہی کا قدرتی نتیجہ ہیں ۔ ان معنوں میں سرمایہ داری جوں جوں ترقی کرتی ہے خود اپنی آپ نفی کرتی جاتی ہے ۔ سامراجی ملکوں کے حکمراں حلقے جو سرمایہ دارانہ ترقی کے تنزل پذیر مرحلے کے شدید مسئلوں سے نمٹنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، ایسے ذریعوں اور طریقوں کا سہارا لیتے ہیں جو صاف طور پر سماج کو جس کے خلاف تاریخ نے موت کا فیصلہ سُنا دیا ہے، بچا نہیں سکتے ۔

سوویت یا کمیونسٹ "خطرے" کی من گھڑت کہانی کا مقصد جو ان دنوں پھیلائی جا رہی ہے ہتھیاروں کی دوڑ کو اور سامراجی ملکوں کی جارحیت پسندی کو جائز ٹھہرانا ہے لیکن یہ بات زیادہ سے زیادہ واضح ہوتی جا رہی ہے کہ جنگ کا راستہ، بین الاقوامی یا داخلی کسی بھی طور پر معقول حل فراہم نہیں کر سکتا ۔ عالمی ارتقاء کے تناظر کے بارے میں متضاد رویوں کا ٹکراؤ اور جدوجہد خاص طور پر پیچیدہ نوعیت اختیار کر گئی ہے ۔ آج جبکہ دنیا میں کلیائی ہتھیاروں کا بہت بڑا ذخیرہ جمع ہو چکا ہے اور ماہرین صرف ایک بحث میں الجھے ہوئے ہیں کہ نوعِ انسان کو کتنی مرتبہ یا کتنے درجنوں مرتبہ نیست و نابود کیا جا سکتا ہے، وہ وقت آ چکا ہے کہ جنگ کے دھانے سے خوف کے توازن سے موثر طور پر پیچھے ہٹنے اور دو نظاموں سے وابستہ ریاستوں کے درمیان تعلقات کی عام، مہذب

شکلوں کو اپنانے کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

آنے والے برسوں میں جدوجہد اس پالیسی کے حقیقی جوہر پر مرکوز ہوگی جو امن کا تحفظ کر سکتی ہے اور یہ جدوجہد کٹھن اور ہمہ جہت ہوگی کیونکہ ہمارا واسطہ ایک ایسے سماج سے ہے جس کے حکمراں حلقے دنیا کی حقیقتوں اور اس کے تناظروں کا سنجیدہ اصطلاحوں میں تشخص کرنا یا خود اپنے تجربے سے یا دوسروں کے تجربوں سے واقعی نتائج حاصل کرنا نہیں چاہتے۔ یہ ساری چیزیں اس کے اندرونی "محفوظ ہونے کے نظاموں" کی فرسودگی کی اس کی کہن سالی کی ایک علامت ہے جو غالب طاقتوں کی پالیسی میں دوررس تبدیلیوں کے امکان کو گھٹا دیتی اور اس کی ناعاقبت اندیشی کو بڑھا دیتی ہے'

یہی وجہ ہے کہ موجودہ حالات میں سوشلسٹ اور سرمایہ دارانہ ریاستوں کے درمیان تعلقات کے مستقبل کی پیش بینی کرنا قطعاً آسان نہیں ہے۔ یہاں فیصلہ کن عوامل ہوں گے عالمی میدان میں طاقتوں کا توازن' من کی طاقت میں اضافہ اور قوت عمل' اور نیوکلیائی جنگ کے خطرے کو موثر طور پر دور کرنے کی اس کی صلاحیت۔ بہت کچھ انحصار اس بات پر بھی ہوگا کہ مغربی ملکوں کے حکمراں حلقے صورتِ حال کی سمجھ حاصل کرنے میں کس حد تک حقیقت پسندی سے کام لیتے ہیں۔ لیکن بدبختی کی بات یہ ہوگی کہ سیاستدانوں کی نظر ہی نہیں بلکہ روح بھی ندھی ہو جاتے۔ جب نیوکلیائی جنگ بالکل ناقابل قبول ہے تو پھر ان نظاموں کے درمیان ٹکراؤ اور صف آرائی کی بجائے پرامن بقائے باہم کو ریاستوں کے درمیان تعلقات کا معیار اور دستور بن جانا چاہیئے۔

تضادوں کے دوسرے گروپ میں خود سرمایہ دارانہ دنیا کے فطری تضادات شامل ہیں۔ پچھلے دور نے بھی طرح ثابت کر دیا ہے کہ سرمایہ داری کا عام بحران آئے دن شدید ہوتا جا رہا ہے۔ آج کی سرمایہ داری، جس کی ستحصال کارانہ فطرت اور ماہیت تبدیل نہیں ہوئی ہے' ۲۰ویں صدی کے اوائل بلکہ وسطی زمانے کی سرمایہ داری سے کئی طرح سے مختلف ہے۔ سائنسی اور تکنولوجیکل انقلاب کے اثر کے تحت اور اس انقلاب کے ماحول میں زبردست بلندیوں پر پہنچ جانے والی پیداآور قوتوں اور نجی ملکیت کے سماجی تعلقات کے درمیان ٹکراؤ اور زیادہ شدید ہو گیا ہے۔ یہاں بیروزگاری میں اضافہ اور سماجی مسئلوں کے مجموعے میں ابتری ہے۔ عسکریت پسندی کو جو تمام میدانوں میں پھیل گئی ہے' معیشت میں جان ڈالنے کے انتہائی امید افزا وسیلے کی حیثیت سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ سیاسی اداروں کا' پورے روحانی میدان کا بحران بڑھتا جا رہا ہے۔ رجعت پرستی تمام سمتوں میں' داخلی اور خارجہ پالیسی میں، معیشت اور ثقافت میں' انسانی ذہانت اور تخلیقی صلاحیت کی کامیابیوں کے استعمال میں' بھیانک دباؤ ڈال رہی ہے۔ قدامت پرستی کے رجحانات کی جگہ مطلق العنان رجحانات لیتے جا رہے ہیں۔

یہاں خاص طور پر کمیونسٹ دشمنی اور سوویت دشمنی کا ذکر کیا جانا چاہیئے جو سرمایہ داری کے بحران کا انتہائی خطرناک پہلو ہے۔ اس کا تعلق نہ صرف خارجہ پالیسی سے ہے بلکہ یہ سامراج کے آج کے نظام میں داخلی پالیسی کا بھی ایک اہم ترین میدان' ان تمام ترقی یافتہ اور ترقی پسند عناصر پر دباؤ ڈالنے کا ایک حربہ ہے جو سرمایہ دارانہ دنیا

ہیں، دنیا کے غیر سوشلسٹ حصے میں رہتے اور جد و جہد کرتے ہیں،

یہ سچ ہے کہ "سرمایہ داری کے اس عام بحران کا موجودہ مرحلہ اس کے کامل جمود کا باعث نہیں اور اس کی معیشت کی امکانی ترقی اور نئے سائنسی اور تکنیکی رجحانات کے ظہور کو خارج از امکان نہیں بناتا۔ وہ ٹھوس معاشی، فوجی، سیاسی اور دوسرے موقفوں کو برقرار رکھنے اور یہی نہیں بعض صورتوں میں امکانی سماجی انتقام کیلئے، جو کچھ کھویا جاچکا ہے، اس کو دوبارہ حاصل کرنے کی "گنجائش مہیا کرتا ہے"۔ لیکن اب سرمایہ داری کو جس کے پاس کوئی ایسے مثبت مقاصد اور رہنما اصول نہیں ہیں جو محنت کش عوام کے مفادات کا اظہار کرسکیں، اپنے تضادات کے تمام گروپوں کی بے مثال آمیزش اور باہمی تیز رفتاری سے نمٹنا پڑ رہا ہے۔ آج اس کو کئی ایسی سماجی اور دوسری مشکلات اور پیچیدگیوں کا سامنا ہے جن سے وہ اپنے ارتقاء کی ان تمام صدیوں میں پہلے کبھی دوچار نہیں ہوئی تھی۔

ان میں سب سے پہلے جو چیز شدید سے شدید تر ہوتی جارہی ہے وہ ہے محنت اور سرمایے کے باہمی تضادات۔ ساتویں اور آٹھویں دہائی میں، سازگار معاشی صورت حال کے ظہور کے باعث مزدور طبقے اور عام طور پر محنت کش عوام نے اپنی حالت میں کچھ بہتری حاصل کی تھی لیکن آٹھویں دہائی کے وسط سے بڑھتے اور پھیلتے ہوئے بحرانوں اور ایک اور ٹکنولوجیکل جدید کاری نے صورت حال بدل دی اور سرمایہ کو اس قابل بنادیا کہ وہ جوابی حملہ کرسکے اور محنت کش عوام کو ان کی سماجی کامیابیوں کے ایک بڑے حصے سے محروم کرسکے۔ معیارِ زندگی کے کئی اشاریوں کے مطابق محنت کش عوام کو کئی برس پیچھے ڈھکیل دیا گیا۔ بیروزگاری جنگ کے بعد کے دور کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔ کسانوں اور کاشتکاروں کی حالت صریحی طور پر بگڑتی جارہی ہے: بعض فارم دیوالیہ ہوتے جارہے ہیں اور ان کے سابق مالکان اُجرتی مزدوروں کی صفوں میں شامل ہوتے جارہے ہیں جبکہ دوسرے بڑی بڑی زرعی اجارہ داریوں اور بینکوں کے ذلت و خواری کے ساتھ دست نگر بن گئے ہیں۔ سماجی درجہ بندی زیادہ سے زیادہ گہری اور نمایاں ہوتی جارہی ہے۔ مثال کے طور پر، ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ایک فیصد متمول ترین خاندانوں کے پاس اتنی دولت ہے جو ملکیتی ڈھانچے کے نسبتاً نچلے حصے کے ۸۰ فیصد امریکی خاندانوں کی مجموعی دولت سے تقریباً ۵۰ فیصد زیادہ ہے۔

سامراج کے حکمراں حلقے بلاشبہ یہ جانتے ہیں کہ یہ صورت حال سماجی دھماکوں اور سیاسی عدم استحکام کے خطروں سے بھری ہوئی ہے لیکن یہ احساس بھی ان کی پالیسیوں میں غور و فکر کی کمی کو دور نہیں کرپارہا ہے۔ اس کے برعکس حالیہ برسوں میں حکمراں حلقے کے انتہائی کٹر رجعت پرست گروہوں نے بڑی حد تک غلبہ اور بالادستی حاصل کرلی ہے۔ اس دور کی ایک خصوصیت محنت کش عوام کے حقوق پر اجارہ داریوں کا خاص طور سے بڑے پیمانے پر اور بیرحمانہ دھاوا ہے۔

ان تمام ہتھیاروں کو جو سرمایہ داری کے ہاتھوں میں ہیں، استعمال کیا جارہا ہے۔ ٹریڈ یونینوں کو

ظلم وستم کا نشانہ بنایا جارہا ہے اور معاشی طور پر انھیں بلیک میل کیا جارہا ہے۔ مزدور دشمن قانون نافذ کئے جارہے ہیں۔ بائیں بازو کی طاقتوں اور تمام ترقی پسندوں کو ستایا جارہا ہے اور طرح طرح کی اذیتیں پہنچائی جارہی ہیں۔ متواتر نگرانی یا، یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ لوگوں کے افکار اور طرزِ عمل پر کڑی نظر ایک عام اصول اور معیار بن گئی ہے۔ انانیت اور انفرادیت پسندی کو، بقا کی جد وجہد میں جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے اصول کو، بداخلاقی اور بدکاری کو اور ہر جمہوری چیز سے نفرت کو جان بوجھ کر اتنے بڑے پیمانے پر پروان چڑھایا جارہا ہے جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

یہ تو مستقبل ، اپنے حقوق کے لئے، سماجی ترقی کے لئے محنت کش عوام کی جد وجہد ہی بتائے گی کہ محنت اور سرمایے کے درمیان بنیادی تضادات کس طرح بڑھیں گے اور موجودہ صورت حال سے کیا نتیجے نکلے جائیں گے لیکن یہاں اس سنگین خطرے کا ذکر کرنا ضروری ہے جو بعض سرمایہ دار ملکوں کی پالیسی میں، ان کی پوری اندرونی صورت حال میں، دائیں بازو کی سمت مزید اور معتدبہ جھکاؤ سے بین الاقوامی تعلقات کو پیدا ہوگا۔ ایسے کسی واقعہ کے نتائج کی پیش بینی یا پیش قیاسی کرنا مشکل ہے لیکن ہمیں اس خطرے کو گھٹا کر نہیں دیکھنا چاہتے۔

اس صدی کی آخری دہائیوں کی ایک خصوصیت بین سامراجی تضادات کا نئے سرے سے پھوٹ پڑنا اور ان کی نئی شکلوں اور رجحانوں کا سامنے آنا ہے۔ سرمایہ دارانہ تضادات کے اس گروپ کو نہ تو طبقاتی یگانگت مٹا سکی ہے نہ طاقتوں کو یکجا کرنے سے متعلق مشترکہ مفادات، نہ فوجی، معاشی اور سیاسی یکجہتی اور نہ سائنسی اور ٹکنولوجیکل انقلاب۔ آخرالذکر نے سرمایہ دارانہ پیداوار کی بین الاقوامیت کاری کو مسلمہ طور پر تیز کیا ہے، سرمایہ دارانہ ملکوں کی ترقی کی سطح کو یکساں بنانے کی کوششوں کو ان کی چھلانگ جیسی ترقی کو اضافی قوت محرکہ عطا کی ہے۔ مسابقت جو سائنسی اور ٹکنولوجیکل انقلاب کے اثر کے تحت اور زیادہ شدت اختیار کر گئی ہے، پیچھے چھوٹ جانے والوں کی کمر اور زیادہ بیرحمی سے توڑ رہی ہے۔ سرمایہ دارانہ تکرار پیداوار کے حالات میں آنے والی معتدبہ پیچیدگی، بحرانی سلسلہ ہائے عمل کے تنوع اور بین الاقوامی مسابقت کی شدت نے سامراجی رقابت کو خاص طور پر تیز اور تلخ بنا دیا ہے۔ عالمی منڈی میں تجارتی اور معاشی رسہ کشی قومی ریاستی اجارہ دارانہ سرمایہ داری کی طاقت پر آئے دن زیادہ سے زیادہ انحصار کی صورت میں سامنے آرہی ہے، بورژوا ریاست کا رول زیادہ سے زیادہ جارحانہ اور خود غرضانہ ہوتا جارہا ہے۔

کثیر قومی اجارہ دار سرمایے نے تیزی سے طاقت حاصل کرلی ہے۔ وہ الگ الگ ملکوں کی سطح پر بھی اور مجموعی حیثیت سے عالمی معیشت میں بھی، پیداوار کی پوری کی پوری شاخوں یا میدانوں پر کنٹرول اور اجارہ داری حاصل کرتا جارہا ہے۔ نویں دہائی کے اوائل میں یہ کثیر قومی کارپوریشنیں سرمایہ دار دنیا میں ایک تہائی سے زائد صنعتی پیداوار پر، ۵۰ فیصد سے زیادہ بیرونی تجارت پر اور نئی مشینری اور ٹکنولوجی کے تقریباً ۸۰ فیصد پیٹنٹوں

پر قابض تھیں۔

ان کثیر قومی کارپوریشنوں کا قلب امریکی فرمیں ہیں۔ بیرونی ملکوں میں ان کے صنعتی اداروں اور کارخانوں میں اُجرتی اور تنخواہ دار مزدوروں اور ملازمین کی تعداد ریاستہائے متحدہ امریکہ میں مال تیار کرنے والی صنعت میں کام کرنے والے لوگوں کی تعداد کی ۵۰ فیصد ہے۔ اس وقت یہ صنعتی ادارے اور کارخانے سالانہ تقریباً ۵۰۰ کھرب ڈالر مالیت کی اشیاء اور خدمات یا مجموعی امریکی پیداوار کا تقریباً ۴۰ فیصد حصہ تیار اور مہیا کر رہے ہیں۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ کی اس "دوسری معیشت" کا حجم وفاقی جمہوریہ جرمنی، فرانس اور برطانیہ جیسی مغربی یورپ کی سربرآوردہ ریاستوں کی معیشتوں سے دُگنا یا تین گنا ہے اور صرف جاپان کے بعد دوسرے نمبر پر آتا ہے۔ آج سب سے بڑی امریکی کثیر قومی اجارہ داریاں ایسی سلطنتیں ہیں جن کی معاشی سرگرمی کا تقابل پورے پورے ملکوں کی مجموعی قومی پیداوار سے کیا جا سکتا ہے۔

تضادات کی ایک نئی گانٹھ وجود میں آئی ہے اور کثیر قومی کارپوریشنوں اور سماج کی سیاسی تنظیم کی قومی۔ ریاستی شکل کے درمیان تیزی سے کستی جا رہی ہے۔ کثیر قومی کارپوریشنیں ترقی پذیر ملکوں اور ترقی یافتہ سرمایہ دار ملکوں، دونوں ہی کے اقتدار اعلیٰ کو سُرنگ لگا رہی ہیں۔ وہ اس وقت تک ریاستی اجارہ داری کے قوانین اور ضوابط کا سرگرمی سے استعمال کرتی ہیں جب تک کہ وہ ان کے مفادات سے میل کھاتے ہوں لیکن ان سے اس وقت وحشیانہ طور پر دست و گریباں ہو جاتی ہیں جب وہ بورژوا حکومتوں کی کارروائیوں سے اپنے منافعوں کے سلسلے میں ہلکا سا خطرہ بھی محسوس کرتی ہیں۔ ان سب کے باوجود بڑی بڑی امریکی کثیر قومی اجارہ داریاں، عام طور پر ریاستی تحکم پسندی اور اس ملک کے حکمراں حلقوں کے سامراجی عزائم اور اُمنگوں کی سرگرم عامل بنی ہوئی ہیں۔

عصر حاضر کے سامراج کے تین بڑے مرکزوں یعنی ریاستہائے متحدہ امریکہ، مغربی یورپ اور جاپان کے درمیان تعلقات کھلے اور ڈھکے چھپے تضادات سے لبالب ہیں۔ وہ معاشی، مالی اور ٹیکنولوجیکل برتری جو ریاستہائے متحدہ امریکہ کو ساتویں دہائی کے اواخر تک اپنے قریب ترین حریفوں پر حاصل تھی، سنگین آزمائش سے دوچار ہو گئی ہے۔ مغربی یورپ اور جاپان نے بعض چیزوں میں اپنے سرپرست امریکہ کو پیچھے چھوڑ دیا ہے اور جدید ترین ٹیکنولوجی جیسے امریکی چودھراہٹ کے روایتی میدان میں بھی ریاستہائے متحدہ امریکہ کو چیلنج کر رہے ہیں۔

امریکی حکومت اپنے حلیفوں پر متواتر زور دیئے جا رہی ہے کہ وہ ایک دوسرے کو تباہ کرنے والے جھگڑے پر اپنا گولہ بارود ضائع نہ کریں لیکن آج کے سامراج کے یہ تینوں مرکز ایک ہی چھت کے نیچے کیسے رہ سکتے ہیں جبکہ خود امریکی، اپنے ڈالر اور سود کی شرحوں میں اُتار چڑھاؤ کرتے ہوئے، مغربی یورپ اور جاپان کو قربانی کا بکرا بنا کر اپنی معیشت کو موٹا کرنے سے گھن نہیں کھاتے؟ جب کبھی سامراج کے یہ تین مرکز اپنے موقفوں میں تال میل پیدا کر پاتے ہیں تو یہ زیادہ تر امریکی دباؤ یا کھلم کھلا حکم کا نتیجہ ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر ریاستہائے متحدہ امریکہ کے مفادات اور مقاصد کی خدمت کرتا ہے۔ یہ چیز تضادات کو مدھم کرنے کی بجائے تیز کرتی ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ اب لوگ سبب اور نتیجہ کے اس تعلق باہم کے بارے میں سوچنے لگے ہیں۔ مغربی یورپ کے بعض ملکوں کی حکومتیں، سوشیل ڈیموکریٹک اور لبرل پارٹیاں اور عوام لوگ پہلی مرتبہ، اس سوال پر کھلم کھلا بحث کرنے لگے ہیں کہ آیا موجودہ امریکی پالیسی اپنی سلامتی کے بارے میں خود مغربی یورپ کے تصوّرات سے میل کھاتی ہے اور آیا امریکہ "قیادت" کے اپنے دعوؤں میں بہت آگے تو نہیں جارہا ہے؟ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ساجھے داروں کو یہ دیکھنے کا موقع کئی بار ملا ہے کہ کسی اور کی عینک دوسرے کی آنکھوں کا بدل نہیں ہوسکتی۔

سامراجی نظام کے اندر طاقتوں کے توازن میں آنے والی تبدیلیوں کے باعث مرکز گریز اور مرکز پسند رجحانوں کا ٹکراؤ، بلاشبہ، جاری رہے گا۔ اس کے باوجود "طاقت کے ان تین مرکزوں" کے معاشی، سائنسی، فوجی اور دوسرے مشترکہ مفادات کا کامپلکس آج کی دنیا کے موجودہ حالات میں شاید ہی ٹوٹ پائے۔ لیکن اس کامپلکس کے چوکھٹے کے اندر امریکی حکومت کو اپنے حلیفوں اور تجارتی حریفوں سے یہ توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ وہ امریکی احکامات کی، خاص طور سے خود اپنے ہی مفادات کو نقصان پہنچاکر، بلاچوں وچرا تعمیل کریں گے۔

موجودہ دور کے بین سامراجی تضادات کی مخصوص خصوصیات میں آنے والی دہائیوں کے دوران نئے سرمایہ دارانہ "طاقت کے مراکز" کے سامنے آنے کے ساتھ ساتھ ان کی ہیئت میں امکانی تبدیلی بھی شامل ہے۔ یہ چیز، بلاشبہ، بہت سارے تضادات میں مزید اضافے کا، ان کی زیادہ گہری آمیزش اور ابتری کا باعث بنے گی۔

سامراج اور ترقی پذیر ملکوں اور توموں کے درمیان تضادات کا ایک نیا، پیچیدہ اور حرکت پذیر مجموعہ بھی تشکیل پاچکا ہے۔ سابق نوآبادیوں اور نیم نوآبادیوں کی آزادی سرمایہ دارانہ نظام کے لئے ایک زبردست سیاسی اور نظریاتی وار ثابت ہوئی۔ وہ اس شکل میں باقی نہیں رہا جو اس نے ۱۹ ویں صدی میں حاصل کی تھی اور جس شکل میں وہ ۲۰ ویں صدی کے نصف اوائل تک قائم رہا تھا۔ ان قوموں کی زندگی میں جن پر نوع انسانی کی اکثریت مشتمل ہے، سماجی اور معاشی تبدیلیوں کا ایک سلسلہ شروع ہوا ہے جو دھیما اور دشوار سہی مگر ایسا ہے جس کو روکا نہیں جاسکتا۔ اس سلسلۂ عمل کو جس نے کچھ کم بنیادی تبدیلیاں پیدا نہیں کی ہیں، کافی مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا ہے۔

سرمایہ داری سیاسی توڑ جوڑ اور ریشہ دوانیوں کے ذریعے، بہلاؤں، پھسلاؤں اور بلیک میل کے ذریعے، فوجی دھمکیوں اور خوف پیدا کرنے والے ہتھکنڈوں کے ذریعے اور اکثر و بیشتر نوآزاد ملکوں کے اندرونی معاملات میں راست مداخلت کے ذریعے کئی طرح سے معاشی محکومی اور دست نگری کے سابقہ تعلقات برقرار رکھنے میں کامیاب رہی ہے۔ اس بنیاد پر سامراج نے نواستعماری استحصال کا ایک انتہائی نکھارا اور سنوارا ہوا نظام تخلیق کیا، اسے حالات کے مطابق بنایا اور اس طرح بہت ساری نوآزاد ریاستوں پر اپنی گرفت کو مضبوط کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

اس کے نتائج المناک ہیں۔ ترقی پذیر ممالک جن کی آبادی ۲ ارب سے زیادہ ہے، درحقیقت زبردست

غربت وافلاس کا منطقہ بن گئے ہیں۔ نویں دہائی کے اوائل میں، نوآزاد ملکوں میں فی کس آمدنی، ترقی یافتہ سرمایہ دار ریاستوں کی فی کس آمدنی کے مقابلے میں، مجموعی حیثیت سے، ۱۰ فیصد سے بھی کم تھی اور پچھلے ۳۰ برسوں کے دوران یہ فرق کم ہونے کی بجائے اور زیادہ بڑھ گیا ہے۔ یہ محض مقابلتاً غربت کا سوال نہیں ہے۔ ناخواندگی اور افلاس، شدید بھوک اور فاقہ کشی، بھیانک حد تک بچوں کی اموات اور وبائیں بھی ہیں جن کا کروڑوں لوگ نشانہ بنتے رہتے ہیں۔

یہ مہذب عالم انسانیت کے لئے بڑی شرم کی بات ہے (شرم شرم کے نعرے) اور اس کا مجرم سامراج ہے، اور صرف تاریخ کے یعنی پورے کے پورے براعظموں کی استعماری لوٹ اور غارتگری کے نقطۂ نظر ہی سے نہیں جس نے ناقابلِ یقین پسماندگی کا ورثہ چھوڑا ہے بلکہ آج کے طور طریقوں اور ہتھکنڈوں کے اعتبار سے بھی۔ صرف پچھلے ۱۰ برسوں ہی کے دوران امریکی کارپوریشنوں نے ترقی پذیر ملکوں سے جو منافع بٹورا اور باہر بھیجا وہ اس رقم سے چار گنا زیادہ تھا جو انھوں نے ان ملکوں میں لگائی تھی اور اسی مدّت میں، امریکی اجارہ داریوں نے لاطینی امریکہ اور کیریبین علاقے کے ملکوں میں جو منافع کمایا وہ ان کی سرمایہ کاریوں سے ۸ گنا سے زیادہ تھا۔

یہ کہنا کوئی مبالغہ نہیں ہوگا کہ آج بھی سامراجی نظام خاصی بڑی حد تک ترقی پذیر ملکوں کی لوٹ اور غارتگری پر، ان کے کلی طور پر بیرحمانہ استحصال پر زندہ ہے۔ شکلیں اور طریقے بدل گئے ہیں لیکن جوہر وہی ہے۔ مثال کے طور پر، ریاستہائے متحدہ امریکہ میں قومی آمدنی کا ایک اچھا خاصا حصّہ ٹھیک انہی ذرائع سے حاصل ہوتا ہے۔ سبھی سامراجی ریاستیں ترقی پذیر ملکوں کا استحصال کر رہی ہیں لیکن یہ، بلاشبہ، امریکی سامراج ہے، جو کسی پاس و لحاظ اور پرواہ کے بغیر ان کا استحصال کئے جا رہا ہے۔ غیر مساوی لین دین، غیر مساوی تجارت، سود کی شرحوں میں عیّاری اور فریب۔ کثیر قومی کارپوریشنوں کے ان وسیلوں کو ایک ہی مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ کسی کی غربت و افلاس اور مصیبتوں اور پریشانیوں میں اضافہ کر رہے ہیں تو کسی کی دولت میں اور سرمایہ دارانہ عالمی معیشت میں تقطیب کو بڑھا رہے ہیں۔

ترقی پذیر ملکوں کی المناک حالت ایک اہم عالمگیر مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ میں کئی تصادموں کی اصلی اور حقیقی وجہ یہی ہے، کوئی اور نہیں۔ سچ بات یہی ہے، بھلے ہی سامراجی طاقتوں کے حکمراں حلقے اپنی نو استعماریت پسند پالیسی اور عالمی عزائم کو حق بجانب ٹھہرانے کے لئے "ماسکو کے ہاتھ" کی کتنی ہی دُہائیاں کیوں نہ دیں۔

قرضوں کے مسئلے ہی کو لیجئے۔ ان منافعوں کے ساتھ مل کر جو ہر سال ترقی پذیر ملکوں سے باہر بھیجے جا رہے ہیں، ڈھیر سارے قرض کا مطلب صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ ان ملکوں کی ترقی کے امکانات سکڑ گئے ہیں اور ان کے سماجی، معاشی اور دوسرے مسئلوں میں جو پہلے ہی سے ہولناک ہیں، مزید ابتری ناگزیر بن گئی ہے۔ موجودہ حالات میں، یہ ممالک یقیناً اپنے قرضوں کی ادائیگی کے قابل نہیں بن پائیں گے اور اس کا کوئی

مناسب اور منصفانہ حل دریافت نہیں کیا گیا تو یہ صورت حال بین الاقوامی میدان میں سنگین سماجی، معاشی اور سیاسی نتائج پیدا کرے گی۔ یہ کہنا غلط ہوگا کہ سامراجی حلقے اس میں مضمر خطرے کو نہیں دیکھ رہے ہیں لیکن ان کی تمام تر فکر اور توجہ لے دیکے صرف ایک سوال پر مرکوز ہو کر رہ گئی ہے، وہ یہ ہے کہ ترقی پذیر ملکوں کے عوام کے استحصال اور اندھا دھند لوٹ کھسوٹ کے ذریعے اپنے خزانے بھرنے کے موجودہ نظام کو کس طرح بچایا جائے۔

یہ دوسری چیز بھی یقینی ہے: ان ملکوں کے کھربوں کے قرض اور پچھلے دس برسوں کے دوران امریکی فوجی مصارف میں کھربوں کے اضافے کے درمیان سبب اور نتیجے کا ناقابلِ تردید رشتہ ہے۔ یہ ۲۰۰ ارب ڈالر جو ہر سال ترقی پذیر ملکوں سے باہر لے جائے جا رہے ہیں اور حالیہ برسوں میں امریکی فوجی بجٹ کی تقریباً اتنی ہی مقدار، محض ایک اتفاق نہیں۔ اس لئے عسکریت پسندی کو اندھا دھند نو استعماری استحصال کے اس نظام کو برقرار رکھنے اور سخت بنانے میں راست دلچسپی ہے۔

یہ بھی واضح ہے کہ جوں جوں سرمایہ داری کے تضادات تیز ہوتے جا رہے ہیں اور اس کے تسلط اور غلبے کا دائرہ سکڑتا جا رہا ہے، نو استعماریت ان وسائل کا زیادہ سے زیادہ اہم ذریعہ بنتی جا رہی ہے جو اجارہ دار سرمایے کو سماجی جوڑ توڑ کرنے، اہم بورژوا ریاستوں میں سماجی کشیدگیوں کو کم کرنے اور محنت کش لوگوں کے بعض حلقوں کو رشوتیں دینے کی قابلیت اور صلاحیت مہیا کرتے ہیں۔ یہ صحیح معنوں میں غیر معمولی ذریعہ ہے کیونکہ ترقی یافتہ ملکوں میں ایک مزدور کی ایک گھنٹے کی مزدوری کی شرح ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ میں پورے دن کی کمائی سے زیادہ، اور بعض اوقات کئی گنا زیادہ ہے۔

یہ صورت حال ہمیشہ جاری نہیں رہ سکتی لیکن، بلاشبہ، یہ توقع بھی نہیں کی جا سکتی کہ کوئی معجزہ رونما ہوگا: صورت حال اپنے آپ سدھرنے والی نہیں ہے۔ فوجی طاقت جس پر امریکی حکومت صورت حال کو جوں کی توں برقرار رکھنے، اجارہ داریوں اور فوجی صنعتی کامپلکس کے مفادات کی حفاظت کرنے اور نو آزاد ملکوں میں مزید ترقی پسند تبدیلی کو روکنے کے لئے بھروسہ کر رہی ہے، صورت حال کو پیچیدہ ہی بنا سکتی ہے اور نئے تصادموں کو تیزی سے جنم دے سکتی ہے۔ رقموں کی تھیلیاں لازمی طور پر بارود کے تھیلوں میں ڈھل جائیں گی۔ جلد یا بدیر اس میدان میں بھی سرمایہ داری کو طاقت اور بے شرمانہ لوٹ کھسوٹ کی پالیسی اور منصفانہ بنیاد پر تعاون کے موقع میں سے کسی ایک کو چننا اور اپنانا ہوگا۔ حلوں کو ترقی پذیر ریاستوں کے عوام کے مفادات میں اور بنیادی اور انقلابی نوعیت کا ہونا چاہئے۔

تضادات کا ایک اور گروپ بھی ہے جو عالمی پیمانے پر کار فرما ہیں اور موجودہ تہذیب کی بنیادوں پر ہی اثر انداز ہوتے ہیں ان کے تجزیہ سے سنگین نتائج اخذ ہوتے ہیں۔ ان کا تعلق سب سے پہلے ماحول، ہوا اور سمندروں کی آلودگی سے ہے، اور قدرتی وسائل کے خاتمے سے ہے۔ ان مسائل میں جو شدت پیدا ہوئی ہے اس کی وجہ صرف وہ اضافی بوجھ ہی نہیں ہے جو سائنسی اور تکنولوجیکل انقلاب اور انسانی کارکردگی کے بڑھتے ہوئے دائرے

کی بدولت قدرتی نظاموں پر پڑ رہا ہے ۔ اینگلس نے اپنے زمانے میں ان نقصان دہ اثرات کا اندازہ لگالیا تھا جو قدرت کو منڈی کا اندھا غلام بنا دینے کی وجہ سے اس پر پڑتے ہیں ۔ اس لئے اس بات کی ضرورت دن بہ دن بڑھتی جا رہی ہے کہ پوری انسانیت کے اثاثے کے طور پر عالمی وسائل کے تعقل پسندانہ استعمال کے لئے موثر بین الاقوامی لائحۂ عمل اور میکانزم تیار کئے جائیں ۔

عالمی مسائل جو تمام بنی نوع انسان پر اثر انداز ہو رہے ہیں انھیں ایک ملک یا ریاستوں کا کوئی ایک گروپ حل نہیں کر سکتا ۔ صورت حال کا مطالبہ ہے کہ عالمی پیمانے پر تعاون کیا جائے اور ممالک کی اکثریت گھرے اور باہمی طور پر تعمیری اقدامات کرے ۔ اس تعاون کو پوری طرح مساوی حقوق پر اور ایک دوسرے کے اقتدار اعلیٰ کے احترام پر مبنی ہونا چاہیئے ۔ اس کا انحصار بین الاقوامی قانون کے اصولوں اور اس کے معیاروں پر ایماندارانہ عمل پر ہونا چاہیئے ۔ یہی اس دور کا دو ٹوک مطالبہ ہے جس میں ہم رہ رہے ہیں ۔

سرمایہ داری ثقافت کو بھی افلاس زدہ بناتی ہے اور صدیوں کی پروردہ روحانی قدروں کو برباد کرتی ہے ۔ انسان کے ارتفاع کے لئے علم سے بڑی اور کوئی شئے نہیں ہے ۔ لیکن آج کے دور سے پہلے شاید ہی تاریخ میں بنی نوع انسان کو جھوٹ و فریب کا اتنا دباؤ سہنا پڑا ہو جتنا اب سہنا پڑ رہا ہے ۔ بورژوا ذرائع اطلاعات دنیا بھر کے لوگوں پر بڑی کاریگری کے ساتھ اختراع کی گئی اطلاعات کی بوچھار کرتے رہتے ہیں اور خیالات اور جذبات مسلط کرتے ہیں نیز ایسے شہری اور سماجی رویے وجود میں لانے کی کوششیں کرتے ہیں جو حکمراں طاقتوں کے لئے سودمند ہوں ۔ لوگوں کو فراہم کی گئی اطلاعات اور تعلیمی نظام کے ذریعہ جو علم دیا جاتا ہے اور جو اقدار اور اخلاقی معیار پھیلائے جاتے ہیں ان میں کیا ہوتا ہے، یہ سب سے زیادہ ایک سیاسی مسئلہ ہے ۔

زندگی بذات خود تہذیب کے تحفظ اور اس کو بورژوا آلودگیوں اور تہذیب سوزی سے بچانے کا سوال اٹھا رہی ہے ۔ یہ عالمی پیمانے کا نہایت ہی اہم فریضہ ہے ۔ ہم ثقافتی میدان میں سامراج کے حالیہ طریقۂ کار سے پیدا ہونے والے طویل مدتی نفسیاتی اور اخلاقی نتائج کو نظر انداز نہیں کر سکتے ۔ بے لگام تجارتی ذہنیت اور طاقت پرستی کے حملوں سے، نسل پرستی کے پرچار، سفلی جبلتوں کے پرچار، جرائم کی دنیا اور سماج کے "پاتال" کے طور طریقوں کے زیر اثر جنم لینے والے ثقافتی افلاس کو انسانیت کو ٹھکرا دینا چاہیئے اور وہ یقیناً ایسا کرے گی ۔

رفیقو! آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ مسائل بہت سے ہیں، یہ بہت بڑے اور پیچیدہ ہیں ۔ لیکن یہ بات بہت واضح ہے کہ اس کی تصور کشی عہد حاضر کی وسعت و گیرائی سے ہم قدم نہیں ہے ۔ بین الاقوامی زندگی کے فوری مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہونے کی ضروری شرط یہ ہے کہ سیاسی مفاہمت کی تلاش اور تعمیری اقدام کی امکانی حد تک تیز ترین عمل آوری میں لگنے والا وقت کم کر دیا جائے ۔

ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اب تک ہر چیز ہمارے بس میں نہیں ہے اور بہت کچھ مغرب پر اور

تاریخ کے اہم دوراہوں پر چیزوں کو سنجیدہ تناظر میں دیکھنے کی اس کے رہنماؤں کی صلاحیت پر منحصر ہوگا ۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر نے ایک دفعہ کہا تھا کہ اگر ہمارے کرہ کو کسی دوسرے کرہ کی طرف سے خطرہ لاحق ہوجاتا ہے تو سوویت یونین اور امریکہ فوراً متحد ہو جائیں گے ۔ لیکن کیا نیوکلیائی تباہی زمین سے باہر سے کسی کی آمد کے مقابلے میں کہیں زیادہ حقیقی خطرہ نہیں ہے ؟ کیا ماحولیات کو لاحق خطرہ کافی بڑا نہیں ہے ؟ کیا تمام ممالک کی یہ مشترکہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ ترقی پذیر ممالک اور عوام کے مسائل کو حل کرنے کے لئے عقلمندانہ اور منصفانہ لائحہ عمل تلاش کریں ؟

آخرتاً یہ کہ کیا عالم انسانیت کے ذریعہ مجتمع تجربے آج پوری طرح جائز عملی نتائج اخذ کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں کہ اس کے لئے اس وقت کا انتظار کیا جائے جب کوئی دوسرا بحران وقوع پذیر ہو ؟ آخر ریاستہائے متحدہ امریکہ ایسے نظریات وضع کر کے جو اس کی سلامتی کو ہمارے چھوٹے سے کرۂ ارض میں اب محفوظ نہیں رکھ سکتے، آگے چل کر کیا حاصل کرنے کی توقع کر رہا ہے ؟

تاریخ کی زین پر سوار رہنے کے لئے سامراج تمام ممکن ذرائع کا استعمال کر رہا ہے ۔ لیکن یہ پالیسی دنیا کو بہت مہنگی پڑ رہی ہے ۔ قومیں اس کی روز افزوں قیمت ادا کرنے پر مجبور ہیں ۔ بالواسطہ اور بلاواسطہ دونوں طرح لاکھوں انسانی جانوں کی قیمت پر بھی، قومی وسائل کی بربادی اور ہتھیاروں کی دوڑ پر لامحدود رقوم ضائع کر کے بھی، اس طرح بھی کہ مختلف اور روز افزوں مسائل نہ حل کئے جا سکیں اور اس طرح بھی کہ ہوسکتا ہے آخر کار انھیں سب سے بڑی قیمت چکانی پڑے ۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے حکمراں حلقے تاریخ کے اس نہایت پر پیچ دور میں حقیقت پسندانہ مزاج سے واضح طور پر محروم ہوتے جا رہے ہیں ۔ جارحانہ بین الاقوامی طریقۂ کار، خیالات اور سیاست کی بڑھتی ہوئی عسکریت بندی، دوسروں کے مفادات کو حقارت سے ٹھکرانے کا جذبہ جیسی تمام باتیں امریکی سامراج کو ناگزیر طور پر اخلاقی اور سیاسی طور پر یکہ و تنہا کرتی جا رہی ہیں اور اس کے اور باقیماندہ انسانیت کے بیچ کی خلیج کو وسعت دے رہی ہیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں امن کے مخالفین اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ جب نیوکلیائی ہتھیار نشانے پر لگے ہوں تو تہذیب زمان و مکان کے مروجہ حدود سے محروم ہوجاتی ہے اور انسانیت حادثات کے رحم و کرم کی اسیر ہو کر رہ جاتی ہے ۔

کیا سرمایہ دار دنیا کے اقتدار کے مراکز، جو کچھ ہو رہا ہے اس کا سنجیدہ اور تعمیری جائزہ لینے کے قابل ہو سکیں گے ؟ یہ کہنا ہی آسان ترین راستہ ہے کہ شاید ہاں اور شاید نہیں بھی ۔ لیکن تاریخ ہمیں ایسی پیش گوئی کی اجازت دینے کو تیار نہیں ہے ۔ اب انسانیت زندہ رہے گی یا نہیں ؟ اس سوال کا جواب "نہیں"، "نہیں ہوسکتا" ؛ ہمارا کہنا ہے کہ سماج کی ترقی اور تہذیب کا وجود برقرار رہنا چاہیئے اور برقرار رہے گا ۔

ہم یہ بات صرف اس رجائیت کے بل پر نہیں کہتے جو کمیونسٹوں کی خصوصیت ہے بلکہ ہم یہ بات

اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ہمیں لوگوں کی ہوشمندی اور ان کی عام سوجھ بوجھ پر بھروسہ ہے۔ ہم حقیقت پسند ہیں، اور اچھی طرح واقف ہیں کہ دو دنیاؤں کے درمیان بہت سی باتیں حائل ہیں اور دونوں کے درمیان خلیج بہت گہری ہے۔ لیکن ہمیں واضح طور پر اس کا بھی اندازہ ہے کہ تمام عالم انسانیت پر اثر انداز ہونے والے مسائل کے حل کی ضرورت لازمی طور پر انھیں باہمی تال میل پر مجبور کردے گی اور ابھی تک اپنا وجود برقرار رکھنے کی انسانیت کی جو طاقت بروئے کار نہیں آسکی ہے اُسے انگیخت کرے گی اور یہ ہے وہ محرک جو ایسے حلوں کا باعث بنے گا جو ہمارے دور کے حقائق سے ہم آہنگ ہوں۔

تاریخ کا اور سماجی ترقی کا دھارا اس بات کا اور زیادہ شدت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عالم گیر پیمانے پر ملکوں اور قوموں کے درمیان تعمیری اور تخلیقی ارتباطِ عمل پیدا کیا جائے۔ وہ نہ صرف اس کا متقاضی ہے بلکہ اس کے لئے لازمی سیاسی، سماجی اور مادی بنیاد بھی فراہم کرتا ہے۔

اس قسم کا ارتباطِ عمل لازمی ہے تاکہ نیوکلیائی تباہی کو روکا جاسکے اور تہذیب کو باقی رکھا جاسکے۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے تاکہ عالمی پیمانے کے دوسرے مسائل کو بھی جو پیچیدہ تر ہوتے جارہے ہیں، مل جل کر تمام متعلقہ لوگوں کے مفاد میں حل کیا جاسکے۔ عہد حاضر کی صورتِ حال کی جدلیات میں دونوں باتیں شامل ہیں، دونوں نظاموں کے درمیان مقابلہ آرائی اور صف بندی بھی اور عالمی برادری کے ممالک کے باہمی انحصار کا بڑھتا ہوا رجحان بھی۔ ٹھیک یہی وہ انداز ہے، متضاد سمتوں کے ٹکراؤ اور زبردست مساعی بلکہ کسی حد تک اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کا انداز جس کے ساتھ نزاعی لیکن انحصارِ باہمی کی حامل اور کئی لحاظ سے ایک دوسرے میں پیوست دنیا پروان چڑھ رہی ہے۔

کمیونسٹ سماجی ترقی کے راستے کی فطری پیچیدگیوں اور تضادات سے ہمیشہ واقف رہے ہیں۔ لیکن ان سلسلہ ہائے عمل کا قطعی مرکز انسان، اس کے مفادات اور اس کی تفکرات ہیں اور یہی احساس کمیونسٹ عالمی نقطۂ نظر کی اصل خصوصیت ہے۔ لینن نے کہا تھا کہ انسانی زندگی اور اس کی جامع ترقی کے امکانات سب سے زیادہ بیش بہا ہیں اور سماجی ترقی کے مفادات کا مقام سب سے بلند ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اپنی عملی پالیسی میں اسی رویے سے روشنی حاصل کرتی ہے۔

ہم محسوس کرتے ہیں کہ موجودہ دور میں آگے بڑھنے کا مخصوص راستہ یہی ہے کہ تمام قوموں کے لئے زندگی کے شایان شان صحیح معنوں میں انسان دوستانہ مادی اور روحانی حالات پیدا کئے جائیں، اس بات پر نظر رکھی جائے کہ کرۂ ارض قابل رہائش بنا رہے اور اس کے وسائل کو معقولیت کے ساتھ کام میں لایا جائے۔ سب سے زیادہ اس چیز سے متعلق جو قدرِ اصل کی حیثیت رکھتی ہے انتہائی تعقل پسندی کا رویہ اختیار کیا جائے یعنی عوام اور ان کی صلاحتیں۔ اور یہی وہ میدان ہے جس میں ہم سرمایہ دارانہ نظام کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ پائیدار امن کے حالات میں ہم سے مقابلہ کرے۔

۲۔ حکمت عملی ۔ ملک کی سماجی معاشی ترقی کی رفتار میں اضافہ

رفیقو، اپریل کے اپنے مکمل اجلاس میں ملک کی سماجی ۔ معاشی ترقی کی رفتار بڑھانے کی حکمت عملی تیار کرتے ہوئے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے ایک تاریخی اہمیت کا فیصلہ کیا' اس کی بھرپور حمایت پارٹی اور پوری قوم نے کی ہے اور اب بحث ومباحثے کے لئے اسے کانگرس میں پیش کیا جارہا ہے۔

رفتار میں تیزی لانے سے ہماری کیا مراد ہے؟ پہلی بات ہے معاشی ترقی کی شرح میں اضافہ لیکن اتنا ہی نہیں ہے ۔ اصل میں اس کے معنی ہیں ترقی کی ایک نئی کیفیت ۔ سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کی بنیاد پر پیداوار کی بھرپور شدت کاری، معیشت کے ڈھانچے کی تشکیل نو، انتظام کاری، محنت کی تنظیم کاری اور ولولہ آفرینی کی موثر شکلیں۔

رفتار میں تیزی لانے کی پالیسی محض معاشی میدان میں ہونے والی تبدیلیوں تک محدود نہیں ہے۔ اس میں شامل ہے ایک سرگرم سماجی پالیسی، سوشلسٹ انصاف کے اصول پر مسلسل زور رفتار میں تبدیلی لانے کی حکمت عملی کے لئے ضروری ہے کہ سماجی رشتوں میں سدھار ہو، سیاسی اور نظریاتی اداروں کی شکلوں اور طریقوں کی جدید کاری کی جائے، سوشلسٹ جمہوریت کو گہرائی دی جائے اور بے حرکتی، جمود اور قدامت پرستی نیز ہر اس چیز کو سختی کے ساتھ کچلا جائے جو سماجی ترقی میں رکاوٹ ڈال رہی ہے۔

جو خاص چیز ہماری کامیابی کی ضامن ہے وہ ہے عوام کی جیتی جاگتی قوت تخلیق اور سوشلسٹ نظام کے زبردست امکانات اور برکتوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال۔ رفیقو! مختصر یہ کہ ہمارے سب مسائل کی کلید ہے ملک کی سماجی ۔ معاشی ترقی کی تیز رفتاری چاہے وہ فوری ہوں یا طویل مدتی، معاشی ہوں یا سماجی، سیاسی ہوں یا نظریاتی، داخلی ہوں یا خارجی ۔ سوویت سماج میں کیفیتی تبدیلی لانے کا یہ واحد طریقہ ہے اور یہ تبدیلی عمل میں لائی جاسکتی ہے اور اسے لایا جانا چاہیئے۔

۱۔ سماجی، معاشی ترقی کے نتائج اور اس کی رفتار میں تیزی لانے کی ضرورت

رفیقو! پارٹی پروگرام کے جن مناصب پر ہماری کانگریس میں غور اور بحث کی جائے گی اُن کے لئے ضروری ہے کہ ملک کی حاصل کردہ ترقی کے نتائج کا پورا جائزہ لیا جائے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے تیسرے پروگرام کی منظوری کے بعد گزرنے والے ۲۵ برسوں میں سوویت یونین نے شاندار کامیابیاں حاصل کی ہیں

ہماری معیشت کے قائم پیداواری اثاثے میں سات گنا اضافہ ہوا ہے، ہزاروں کارخانے تعمیر کئے گئے ہیں اور نئی نئی صنعتوں کو جنم دیا گیا ہے، قومی آمدنی تقریباً تین سو فی صد بڑھ گئی ہے، صنعتی پیداوار میں ۴ سو فی صد اور زرعی پیداوار میں ۷۰ فی صد اضافہ ہوا ہے۔

جنگ سے پہلے اور جنگ کے بعد کے کچھ برسوں میں ہمیں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی معیشت کی سطح تک پہنچنا دشوار ہوگا لیکن ۸ ویں دہائی میں ہی سائنسی، تکنیکی اور معاشی قوت کے لحاظ سے ہم اس کے بہت قریب پہنچ چکے تھے۔ یہی نہیں کچھ کلیدی اشیا کی پیداوار میں اس سے آگے بھی نکل چکے تھے۔

یہ کامیابیاں عوام کی زبردست کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ انھوں نے ہمیں اس قابل بنایا کہ سوویت شہریوں کی خوش حالی میں زبردست اضافہ کر سکیں۔ ۲۵ سال کی مدت میں فی کس حقیقی آمدنی میں ۱۶۰ فی صدی کا اضافہ ہوگیا ہے اور سماجی صرفہ فنڈ میں چار سو فیصدی سے زیادہ کا۔ ۵ کروڑ ۴۰ لاکھ فلیٹ تعمیر کئے جا چکے ہیں جن کی وجہ سے خاندانوں کی اکثریت کے رہائشی حالات میں سدھار لایا جا سکا ہے۔ عام ثانوی تعلیم کو رواج دینے کا کام پورا کر لیا گیا ہے۔ ان لوگوں کی تعداد ۴ گنا بڑھ گئی ہے جنھوں نے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تعلیم پوری کرلی ہے۔ سائنس، طب اور تہذیب کے میدانوں میں جو کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں انھیں دنیا بھر میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ کامیابیوں کا منظر نامہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوگا جب تک میں سماجی رشتوں اور قوموں کے باہمی رشتوں میں آنے والی گہری تبدیلیوں اور جمہوریت کی مزید ترقی کا ذکر نہ کروں۔

اسی کے ساتھ آٹھویں دہائی میں معیشت میں دشواریاں سامنے آنے لگیں اور معاشی ترقی کی شرحوں میں نمایاں کمی دکھائی دینے لگی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام میں معاشی ترقی کے جو نشانے مقرر کئے گئے تھے وہی نہیں بلکہ ۹ ویں اور ۱۰ ویں پانچ سالہ منصوبوں کے نسبتاً کم نشانے بھی پورے نہیں کئے جا سکے۔ اس مدت کے لئے جو سماجی پروگرام بنایا گیا تھا ہم اسے بھی مکمل طور پر پورا نہیں کر سکے۔ سائنس اور تعلیم، حفظان صحت، تہذیب اور روزمرہ کی خدمات کی مادی بنیاد میں بھی ضروری رفتار برقرار نہ رکھی جا سکے۔

یہ واقعہ ہے کہ دوسری باتوں کے علاوہ صورت حال کو ان عناصر نے متاثر کیا جن پر ہمیں کنٹرول حاصل نہیں تھا لیکن وہ فیصلہ کن نہیں تھے۔ اصل بات یہ تھی کہ ہم بدلی ہوئی معاشی صورت حال کا بر وقت سیاسی جائزہ لینے سے قاصر رہے تھے، معیشت کو ترقی کے شدت کارانہ طریقوں کا حامل بنانے اور سائنس اور ٹکنولوجیکل ترقی کی کامیابیوں کا معیشت میں عملی استعمال کرنے کی شدید ضرورت کو ہم سمجھ نہیں پائے۔ اس کے متعلق بہت سی اپیلیں تو کی گئیں اور بہت کچھ کہا بھی گیا لیکن عملی طور پر کوئی پیش رفت نہ ہو سکی۔

غفلت کی بنا پر معیشت زیادہ تر توسیعی بنیاد پر ترقی کرتی رہی اور پیداوار کے لئے مزید مزدوروں اور مادی وسائل کے استعمال پر ہی انحصار کیا گیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ محنت کی پیداواریت میں اضافے کی شرح اور کارکردگی کو ظاہر کرنے والے دوسرے اشاریوں میں خاصی گراوٹ آگئی۔ حالات کو سدھارنے کے لئے

نئے کارخانے بنائے گئے جن کا اثر توازن کے مسئلہ پر پڑا۔ معیشت جس کے پاس بے پایاں وسائل موجود تھے قلت کا شکار ہوگئی۔ سماج کی ضرورتوں اور پیداوار کی حاصل کردہ سطح کے درمیان، اشیاء کی حقیقی مانگ اور سپلائی کے درمیان خلیج پیدا ہوگئی۔

اور حالانکہ حالیہ زمانے میں کوششیں کی گئیں لیکن ہم صورت حال کی پوری طرح تلافی کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۶ ویں کانگریس میں اور ۱۱ ویں پانچ سالہ منصوبے میں جو نشانے مقرر کئے گئے تھے، بیشتر قسموں کی صنعتی وزرعی پیداوار کے معاملے میں پورے نہیں کئے جا سکے۔ انجینئرنگ تیل اور کوئلے کی صنعتیں، برقی انجینئرنگ صنعت، آہنی دھاتوں اور کیمیائی اشیاء کی صنعت اور بنیادی تعمیرات آج بھی خاصی پیچھے ہیں۔ کارکردگی اور عوام کے معیار زندگی میں سدھار کے خاص اشاریوں سے متعلق نشانے بھی پورے نہیں کئے جا سکے ہیں۔

اور رفیقو! ہمیں ان سبھی باتوں سے انتہائی سنجیدگی کے ساتھ سبق لینا چاہیئے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اعلیٰ سبق سچائی ہے۔ ماضی کا ایک ذمہ دارانہ تجزیہ مستقبل کا راستہ ہموار کر دیتا ہے تو دوسری طرف ایک نیم حقیقت جو بڑی بے شرمی کے ساتھ راستے کے پیچ وخم سے کتراتی ہے، حقیقت پسندانہ پالیسی کی تشکیل میں مانع آتی ہے اور ہماری پیش قدمی میں رکاوٹ ڈالتی ہے۔ لینن نے کہا تھا کہ "ہماری طاقت کا راز ہے سچی بات کہنا۔" (مجموعۂ تصانیف، جلد ۹ صفحہ ۲۹۵) یہی وجہ ہے کہ مرکزی کمیٹی نے ضروری تصور کیا کہ پارٹی پروگرام کے نئے ایڈیشن میں ایک دفعہ بحران منفی سلسلہ ہائے عمل کا ذکر کیا جائے جو آٹھویں دہائی میں اور ۹ ویں دہائی کے اوائل میں نمودار ہوئے تھے اور یہی وجہ ہے کہ آج ہم ان کا ذکر اس کانگریس میں بھی کر رہے ہیں۔

دوسرا سبق ہے مقصد کا احساس اور عملی کاموں میں مستحکم ارادہ۔ ہماری معیشت جیسی زبردست معیشت کو شدت کارانہ ترقی کی طرف موڑنا کوئی آسان کام نہیں ہے اس کے لئے بڑی کوشش، دقت اور ذمہ داری کے اعلیٰ ترین احساس کی ضرورت ہے۔ لیکن جب تبدیلی کا عمل شروع ہو جائے تو ہمیں بے دلی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ بلکہ ہمیں مستقل مزاجی اور جوش وخروش کے ساتھ مسلسل کام کرتے رہنا چاہیئے اور بڑے سے بڑا قدم اٹھانے میں بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرنی چاہیئے۔

ایک اور سبق جو میری رائے میں اصل سبق ہے۔ کسی کام کی کامیابی کا انحصار بڑی حد تک اس پر ہوتا ہے کہ عوام الناس اس میں کتنی سرگرمی کے ساتھ اور کتنے باشعور انداز میں حصہ لیتے ہیں محنت کش عوام کی ایک بڑی اکثریت کو اس کا یقین دلانا کہ جس راستے کا انتخاب کیا گیا ہے وہ صحیح ہے، اخلاقی اور مادی اعتبار سے اسے ان کے لئے پرکشش بنانا اور عملے کی نفسیات کی نئے سرے سے تشکیل کرنا، ہماری ترقی کی رفتار میں تیزی لانے کے لئے اہم ترین شرائط کی حیثیت رکھتا ہے۔ جتنا زیادہ ہم میں نظم وضبط ہوگا اور جتنی مضبوط تنظیم ہوگی اور اپنے کاموں اور ان کے نتائج کے تعلق سے ہم میں سے ہر ایک کی ذمہ داری زیادہ

ہوگی اتنی تیزی کے ساتھ ہم پیش قدمی کریں گے۔

آج پارٹی اور پوری قوم کا سب سے اہم کام ہے معیشت کی ترقی میں نمودار ہونے والے غیر مفید رجحانات کا رخ بامردی کے ساتھ موڑ دینا، معیشت میں مناسب تحرک پیدا کرنا اور عوام کی کوشش اور تخلیقی صلاحیت کے لئے بھرپور گنجائش فراہم کرنا اور حقیقی انقلابی تبدیلی لانا۔

اس کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں۔ تیز رفتار معاشی ترقی کے بغیر ہمارے سماجی پروگرام محض ایک سہانا خواب بنے رہیں گے، حالانکہ ساتھیو انھیں ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔ سوویت عوام کو مختصر ترین مدت میں ان مشترکہ کوششوں کے نتائج کا احساس ہو جانا چاہئے جو غذائی مسئلے کو بنیادی طور پر حل کرنے، اعلیٰ درجے کی اشیا، اور خدمات کی ضرورت کو پورا کرنے، طبی خدمات، رہائشی اور زندگی کے حالات کو سدھارنے اور ماحول کی حفاظت کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔

سماجی۔ معاشی ترقی کی تیزئی رفتار کی بنا پر ہمیں عالمی سوشلزم کے استحکام کو خاصی حد تک بڑھانے میں مدد ملے گی اور برادرانہ ممالک کے ساتھ ہمارے تعاون کی سطح بلند تر ہو جائے گی۔ اس کی بنا پر ترقی پذیر ملکوں کے عوام اور سرمایہ دار دنیا کے ملکوں کے ساتھ معاشی رشتوں کی تعمیر کے سلسلے میں ہماری صلاحیت بے حد بڑھ جائے گی۔ دوسرے لفظوں میں کہا جا سکتا ہے کہ رفتار کو تیز کرنے کی پالیسی پر عمل کرنے سے ہماری مادرِ وطن کے مقدرات کے لئے دوررس نتائج برآمد ہوں گے۔

ب۔ معاشی پالیسی کے رہنما خطوط

ساتھیو، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام اور رہنما خطوط کے مسودے ہماری معاشی اور سماجی ترقی کے خاص خاص نشانوں کی وضاحت کرتے ہیں۔ اس صدی کے اواخر تک ہم قومی آمدنی کو قریب قریب دگنا کر لینے کا ارادہ رکھتے ہیں، ساتھ ہی پیداوار کی صلاحیت بھی دگنی کرلیں گے اور اس میں کیفیتی تبدیلی بھی لے آئیں گے۔ محنت کی پیداآوری میں ۲ء۳ سے لے کر ۵ء۲ گنا تک اضافہ ہوگا، قومی آمدنی کے فی روبل کے لحاظ سے توانائی کی کھپت ۲۸ء۱۲ فی صدی کم ہو جائے گی اور دھات کی کھپت میں قریب قریب ۵۰ فیصدی کی کمی ہو جائے گی۔ یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ پیداوار کی شدت کاری، معیار اور کارکردگی کو سدھارنے کی طرف تیزی سے پیش قدمی کی جا رہی ہے۔

اس کے بعد ان سلسلہ ہائے عمل کی شدت کاری کے ذریعے ہم ایک ایسی معیشت کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں جس میں تنظیم اور کارکردگی کا معیار بلند تر ہو اور ہمہ جہت طور پر ترقی یافتہ پیداواری قوتیں ہوں، پیداوار کے پختہ سوشلسٹ رشتے ہوں اور ہموار انداز میں کام کرنے والا معاشی میکانزم ہو۔ ہماری حکمت عملی

کی یہی لائن ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی میں منعقدہ جون ۱۹۸۵ء کی کانفرنس میں جیسا کہا گیا تھا اس طریقۂ کار کے پس پشت کام کرنے والے خاص عوامل ہیں سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی اور سماج کی پیداواری قوتوں میں بنیادی تبدیلی پہلے کی مادی اور تکنیکی بنیاد پر بنیادی تبدیلیاں ناممکن نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں اس کا صرف ایک راستہ ہے اور وہ ہے جدید ترین سائنسی اور تکنولوجیکل ترقیوں کی بنیاد پر قومی معیشت کی بھرپور تجدید کاری، سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کے اہم میدانوں میں پیش رفت اور معاشی میکانزم اور انتظامی نظام کے ڈھانچے کی تشکیل نو۔

۱۔ سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کی بنیاد پر قومی معیشت کی تجدید کاری

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کو اہم سائنسی ۔تکنیکی اور سماجی ۔معاشی تبدیلیاں لانے کے سلسلے میں زبردست تجربہ حاصل ہے۔ حالانکہ وہ اہم ہے لیکن ماضی میں ہم نے جو کام کئے ہیں ان کے پیمانوں اور پیچیدگیوں کا مقابلہ ان کاموں سے نہیں کیا جا سکتا جو آنے والی مدت میں قومی معیشت کی تجدید کاری کے لئے انجام دیئے جانے ہیں۔

اس کے لئے ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے؟

سب سے پہلے ڈھانچہ جاتی اور سرمایہ کاری کی پالیسی کو بدلنا ہے۔ ان تبدیلیوں کی بنیادی روح یہ ہے کہ مقدار سے متعلق اشاریوں کے بجائے معیار اور خوش کاری پر، درمیانی نتائج کے بجائے آخری نتائج پر، پیداواری اثاثہ کی تعمیر کی بجائے اس کی تجدید پر، ایندھن اور خام مال کے وسائل کو توسیع دینے کے بجائے ان کے بہتر استعمال پر، ساتھ ہی تحقیق میں شدت لانے والی صنعتوں اور سماجی ذیلی ڈھانچے کی ترقی کی رفتار تیز کرنے پر توجہ دی جائے۔

جاریہ پانچ سالہ منصوبے میں اس طرف ایک بڑا قدم اٹھانا ہے۔ ارادہ یہ ہے کہ پیداوار کی تجدیدکاری اور تکنیکی لحاظ سے اسے از سر نو لیس کرنے پر ۲۰۰ ارب روبل سے زیادہ کی رقم بنیادی سرمایہ کاری کے طور پر لگائی جائے جو پچھلے دس سال میں لگائی گئی رقم سے زیادہ ہے۔ حالانکہ یہ رقم بہت بڑی ہے پھر بھی منصوبہ ساز اور معاشی ادارے ان مقاصد کے لئے مزید وسائل کی تلاش جاری رکھیں گے۔

اہم میدانوں میں بڑے پیمانے کے مربوط پروگرام بنائے گئے ہیں اور ان پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے۔

وہ صنعتیں جو سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی میں کلیدی رول ادا کرتی ہیں، جلد معاشی معاوضہ اور فوری سماجی مسائل کی ضمانت دیتی ہیں ۔ زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھیں گی۔ انھیں تیزی کے ساتھ ترقی دینے پر بڑی بڑی رقمیں اور مادی ۔سائنسی اور انسانی وسائل مرکوز کئے جا رہے ہیں۔

یہ واضح ہے کہ تجدید کاری کی کامیابی اور معاشی ترقی کی شرحوں کا بھی انتہائی بڑی حد تک انحصار مشین سازی پر ہے ۔ یہی وہ میدان ہے جہاں بنیادی سائنسی اور تکنیکی تصورات صورت پذیر ہوتے ہیں اور نئے نئے اوزار اور مشینی نظام ترقی پاتے ہیں جو قومی معیشت کے دوسرے شعبوں میں ترقی کا تعین کرتے ہیں ۔ یہاں بنیادی طور سے وسائل کی بچت کرنے والی نئی ٹکنولوجیوں، محنت کی زیادہ پیداواری اور بہتر قسم کی مصنوعات کی طرف وسیع پیش رفت کی بنیاد ڈالی جاتی ہے ۔

کانگریس میں شرکت کرنے والے مندوبین جانتے ہیں کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور سوویت یونین کی مجلس وزراء نے حال ہی میں مشین سازی کو مزید ترقی دینے کے سلسلہ میں ایک فیصلہ لیا ہے ۔ اپنی نوعیت کے لحاظ سے یہ صنعت کے اس اہم شعبے کی قومی سطح پر تجدید کاری کا پروگرام ہے ۔ اس کیلئے ایک واحد انتظامی ادارہ بنایا گیا ہے ۔ مشین سازی کے کامپلکس کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ وہ مشینوں، سازوسامان اور آلات کے معیار اور ان کی تکنیکی اور معاشی سطح میں ۱۲ ویں پنج سالہ منصوبے کی مدت کے ختم ہونے تک بے حد اضافہ کردے ۔ اس صنعت کی تجدید کاری کے لئے بنیادی سرمایہ کاری کی جو رقم مختص کی گئی ہے وہ پچھلے پانچ برسوں کے مقابلہ میں ۸۰ فی صدی زیادہ ہے ۔

اس پروگرام کی تکمیل سے ہماری کیا خصوصی توقعات وابستہ ہیں ؟ مشینوں اور دوسرے سازوسامان کی پیداوار میں ۴۰ فی صدی سے زیادہ کا اضافہ ہوجائے گا ۔ اور ان کا معیار بھی بلند ہوجائے گا ۔ نئی جھول کی مشینوں کا بڑھتا ہوا سیلاب قومی معیشت کو بنیادی طور پر نئے آلات کی فراہمی کا راستہ کھولے گا، اس کی کارکردگی میں اضافہ کردے گا ۔ اس کی بنیاد پر جو سالانہ بچت ہوگی وہ تقریباً ایک کروڑ ۲۰ لاکھ لوگوں کی محنت کے، ۱۰ کروڑ ٹن سے زائد ایندھن اور کئی ارب روبل کے برابر ہوگی ۔ مثال کے طور پر حساب لگانے سے معلوم ہوتا ہے کہ کٹائی کی دون ۱۵۰۰ کمبائن کے استعمال سے اناج کاٹنے کی مشینوں کی تعداد میں خاصی کمی ہوجائے گی، تقریباً ۴ لاکھ مشین چلانے والے دوسرے کام کرسکیں گے اور اناج کے نقصان میں کئی لاکھ ٹن کی کمی ہوجائے گی ۔

بڑے پیمانے پر کمپیوٹروں کے رواج اور پیداوار کی فی الجملہ خودکاری کا بے پایاں اثر تکنیکی تجدیدکاری کی رفتار پر پڑے گا ۔ جدید کمپیوٹروں کو ترقی دینے اور بڑے پیمانے پر بنانے اور ان کے کل پرزے تیار کرنے کی صنعت کو توسیع دینے کے ٹھوس نشانے بنائے جاچکے ہیں ۔ کمپیوٹروں کو فیڈ کئے جانے والے پروگراموں اور انتظام کے اطلاعاتی نظاموں کو ترقی دینے کے کاموں کو صنعتی بنیاد دی گئی ہے ۔ سوویت یونین کی سائنسوں کی اکادمی نے تال میل پیدا کرنے کے لئے اطلاعاتی سائنس اور کمپیوٹر ٹکنولوجی کا شعبہ قائم کردیا ہے ۔

ایندھن اور توانائی کے کامپلکس میں بنیادی تجدید کاری توانائی کے پروگرام کا کلیدی مقصد ہے ۔ اس پروگرام میں پیداوار کے ایسے طریقوں پر جن میں توانائی کی بچت ہو، سیال ایندھن کے بجائے قدرتی گیس اور کوئلے کے استعمال پر اور تیل صاف کرنے کے زیادہ ترقی یافتہ طریقوں پر زور دیا گیا ہے ۔ چیزوں

کو نکالنے کی صنعت میں، کوئلہ کھدانوں، کوئلہ نکالنے میں ہائڈرو مانیٹر کے استعمال، تیل نکالنے کے زیادہ ترقی یافتہ اور بااعتماد ساز وسامان کے فروغ اور خودکار نظاموں کے ہمہ گیر رواج میں بھی پیداوار کے ترقی یافتہ طریقوں کو استعمال کیا جائے گا۔ جاریہ پانچ سالہ مدت کے دوران پچھلے پانچ برسوں کے مقابلے میں نیوکلیائی بجلی گھروں کی بجلی کی پیداوار کی طاقت میں ڈھائی گنا سے زائد کا اضافہ کیا جائے گا اور حرارتی بجلی گھروں کے فرسودہ یونٹوں کو بڑے پیمانے پر بدل دیا جائے گا۔

دھات سازی اور کیمیائی اشیا بنانے کی صنعتوں میں بھی ایسا ساز وسامان لگانے کے لئے جس سے زیادہ سے زیادہ پیداوار ہو سکے بہت کچھ کیا جانا ہے۔ بنیادی اعتبار سے نئے بہتر ساخت کے اور دوسرے ترقی یافتہ مواد کی پیداوار الکٹرانکس، مشین سازی، تعمیرات اور معیشت کے دوسرے شعبوں کی ترقی کی رفتار بڑھا دے گی۔

پارٹی پیداواری ذیلی ڈھانچے کو اور سب سے پہلے ٹرانسپورٹ اور مواصلات کو تکنیکی طور پر از سرِ نو لیس کئے جانے کے عمل کو زبردست اہمیت دیتی ہے۔ ہلکی صنعت اور ان دوسری صنعتوں کے فروغ کو سب سے زیادہ ترجیح دی جائے گی جو صارفین کی مانگ پوری کرتی ہیں۔ ان کے لئے ترقی یافتہ آلات نہ صرف مخصوص صنعتیں تیار کریں گی بلکہ اس کام میں دوسری صنعتیں بھی ہاتھ بٹائیں گی۔

ہم اس وقت تک تکنیکی تجدید کاری کا کام انجام نہیں دے سکتے جب تک ہم بنیادی تعمیرات میں ریڈیکل سُدھار نہ لے آئیں۔ اس کا تقاضا ہے کہ تعمیراتی صنعت کے پورے مجموعے کی سطح کو بلند کر کے اسے ایک نئی صنعتی اور تنظیمی منزل تک پہنچایا جائے۔ کارخانوں کی تجدید کاری اور نئی سہولیات کی تعمیر دونوں ہی میں سرمایہ کاری کی تکرار کی مدت میں کم سے کم ۵۰ فیصد کمی لائی جائے۔ ہم ایسی سست قدم تعمیری رفتار کو برداشت نہیں کر سکتے جس میں بے پناہ سرمایہ پھنس کر رہ جاتا ہے اور جن کی وجہ سے قومی معیشت میں سائنسی اور ٹکنولوجیکل ترقی پچھڑ جاتی ہے۔

رفیقو! یہ سارے کام اپنے پیمانے اور اپنی اہمیت کے لحاظ سے بے کراں ہیں۔ انھیں کس طرح پورا کیا جاتا ہے، آخری تجزیے کے لحاظ سے اسی پر ہمارے منصوبوں کی تکمیل اور ہماری شرحِ ترقی کا انحصار ہوگا۔ ہر زمرے اور ہر کارخانے کے پاس پیداوار کی لگاتار تجدید کاری کا ایک دوٹوک اور واضح پروگرام ہونا چاہیئے۔ اسی اعتبار سے منصوبہ بند نشانوں کے حصول کے سلسلے میں منصوبہ ساز اور معاشی اداروں کی ذمہ داری بھی بڑھ جائے گی۔ پارٹی تنظیموں کو بھی چاہیئے کہ وہ اس کام کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنالیں۔

یہ بات خاص طور سے اہمیت رکھتی ہے کہ ظاہری سجاوٹ اور جھاڑ پونچھ کو روکا جائے اور معمولی نہیں بلکہ اہم اور گہرے اقدامات عمل میں لائے جائیں۔ اس طرح کی پریشان کن مثالیں موجود ہیں اور خیال رہے کہ یہ اِکّا دُکّا مثالیں نہیں ہیں، کہ وزارتوں اور محکموں نے تجدید کاری کے پردے میں نئی سہولیات تعمیر کیں، ان میں فرسودہ آلات کی ٹھونس ٹھانس کی اور ایسے قیمتی پروجکٹ تیار کئے جو کسی بھی طرح پیداوار کو ایک بلند تر تکنیکی معاشی سطح

تک پہنچانے کی ضمانت نہیں دیتے تھے۔

اس رویہ کی ایک مثال ملاحظہ ہو۔ بریانسک انجینئرنگ کارخانہ جہاں ڈیزل ریلوے انجنوں کے لئے موٹر بنتے ہیں اس وقت از سر نو آلات بندی کے پروگرام کی تکمیل کے وسط میں پہنچ چکا ہے جس پر ۲۴ کروڑ روبل لاگت آئے گی۔ اب صلاحیتوں کی اس تجدید کاری کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اندازہ ہوا کہ پروگرام میں ترقی یافتہ تکنولوجیوں کا رواج شامل نہیں، کام کرنے والوں کی تعداد اس وقت ہی تقریباً ایک ہزار بڑھادی گئی ہے اور اثاثے کے فی یونٹ کے لحاظ سے پیداوار گھٹ گئی ہے۔ اس سب کا بدترین پہلو یہ ہے کہ وہ لوگ نئی صلاحیتوں کو ایک فرسودہ موٹر کی تیاری کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ایک زیادہ بہتر انجن کا نمونہ تیار کیا جا چکا ہے اور اس کی آزمائش بھی کی جا چکی ہے۔

اس سلسلے میں بھاری مشین ساز صنعت کی وزارت اور ریلوے کی وزارت کے انتظامی افسروں کا رویہ کیا ہے؟ ایسا لگتا ہے کہ بشیتر رفیق ان مناصب کی گہری اہمیت کو سمجھنے میں ناکام رہے ہیں جو ان کے سامنے ہیں۔ ضرورت اس کی ہے کہ اس طرح کی مثالوں کی سختی کے ساتھ مذمت کی جائے کیونکہ یہ تجدید کاری اور تیز رفتار سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی سے متعلق پارٹی کی پالیسی کو کمزور کرتی ہیں۔ اس طرح کے واقعات سے سختی کے ساتھ نمٹا جانا چاہیئے۔

تجدید کاری کی ضرورت نے سائنسی تحقیق کو نئے مناصب سے دوچار کر دیا ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سائنسی تحقیق کی مادی اور تکنیکی بنیاد کو امکانی حد تک زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے اور سائنسدانوں کو باروَر کام کے حالات فراہم کرنے کی پالیسی پر لگاتار عمل کرے گی۔ لیکن ہمارے ملک کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے سائنس دانوں سے ایسی دریافتوں اور ایجادات کی توقع کرے جو مشینوں اور پیداواری طریقوں کے فروغ میں حقیقی معنوں میں انقلابی تبدیلیاں لاسکیں۔

حالیہ مدت میں تحقیقی اداروں کے کام کو زیادہ موثر بنانے کے لئے اہم اقدامات کئے گئے ہیں۔ ان کا تعلق سائنسدانوں کے لئے ترغیبات کی فراہمی اور سائنس اور پیداوار کو ایک دوسرے سے جوڑنے سے ہے۔ حال ہی میں یہ فیصلہ لیا گیا ہے کہ بین زمرہ جاتی تحقیقی اور تکنولوجیکل کامپلکس قائم کئے جائیں۔ ان میں ایسے بڑے ادارے بھی شامل ہیں جو اپنے متعلقہ میدانوں میں نمایاں ترین اہمیت رکھتے ہیں۔ ان میں سائنسوں کی اکادمیوں سے وابستہ ادارے، ڈیزائن ساز تنظیمیں اور اولین کارخانے بھی شامل ہیں۔

زمرہ جاتی تحقیقی اداروں کی کارکردگی کو بھی بہتر بنانے اور تیز تر سائنسی اور تکنیکی ترقی میں ان کے رول اور حصے کو بڑھانے کے لئے بھی اقدامات کئے جارہے ہیں۔ لیکن یہ کام جس رفتار سے ہو رہا ہے وہ ناقابل برداشت حد تک سست ہے۔ متعدد ادارے اب بھی وزارت کے عملے کے غلام بنے ہوئے ہیں، اکثر و بیشتر وہ محکمہ جاتی مفادات پر ہی نظر رکھتے ہیں اور لال فیتہ شاہی نیز کاغذی کارروائی میں ہی پھنسے ہوئے ہیں۔ جون کانفرنس میں سائنس کو پیداوار سے قریب تر لانے اور زمرہ جاتی تحقیقی اداروں کو پیداواری اور تحقیقی و پیداواری انجمنوں میں شامل کئے جانے کا سوال پوری طاقت سے اٹھایا گیا تھا۔ ہمیں یقینی طور پر یہ دیکھنا چاہیئے کہ کون لوگ اس کی مخالفت کر رہے ہیں،

اس معاملے میں وزارتیں اور وہاں کی پارٹی کمیٹیاں کیا موقف اختیار کر رہی ہیں اور زندگی کے تقاضوں سے کس طرح نمٹ رہی ہیں۔

اعلیٰ تعلیمی اداروں کی تحقیقی صلاحیت سے بھی زیادہ موثر طور پر استفادہ کیا جانا چاہیئے۔ ہمارے ملک کا ۳۵ فی صد سے زائد تحقیقی اور تعلیمی عملہ، جن میں ڈاکٹر کی ڈگری رکھنے والے نصف سے زائد لوگ شامل ہیں انہی اداروں سے وابستہ ہیں لیکن وہ زیادہ سے زیادہ ۱۰ فی فیصد تحقیقی پروجکٹوں پر کام کرتے ہیں۔ متعلقہ شعبوں کو چاہیئے کہ وہ یونیورسٹیوں میں ہونے والی تحقیق اور پیداوار کے باہمی رشتوں کو مضبوط بنانے کے لئے تجاویز تیار کریں اور پیش کریں۔ ان تجاویز میں محققوں کی آئندہ نسلوں کی تربیت کا بھی خیال رکھا جانا چاہیئے۔ جس طرح جنگل بغیر جڑوں کے زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح کوئی سائنس داں بھی اس وقت تک سچا سائنسداں نہیں کہا جا سکتا جب تک اس کے شاگرد نہ ہوں۔ یہ سائنس کے مستقبل کا سوال ہے اور اس لئے خود ہمارے ملک کے مستقبل کا سوال بھی ہے۔ ابتدائی سال سے ہی کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبا کو تحقیقی کاموں میں شریک کیا جانا چاہیئے اور تحقیق کے نتائج کا اطلاق پیداوار پر کرنے کے کام میں شامل کیا جانا چاہیئے۔ یہ وہ واحد طریقہ ہے جس کے ذریعے سچے سائنسدانوں کو اور تخلیقی ذہن رکھنے والے ماہرین کو تربیت دی جا سکتی ہے۔

رفیقو! مختصر یہ کہ سائنس کا رُخ قومی معیشت کی ضروریات کی طرف موڑنے کا کام زیادہ جوش وخروش کے ساتھ انجام دیا جانا چاہیئے۔ یہ بات بھی اتنی ہی اہم ہے کہ پیداوار کا رُخ سائنس کی طرف موڑا جائے اور اس میں سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کو قبول کرنے کی زیادہ سے زیادہ صلاحیت پیدا کی جائے۔ افسوس یہ کہ بہت سی سائنسی دریافتیں اور اہم ایجادات برسوں اور بعض اوقات کئی کئی دہائیوں تک عملی اطلاق سے محروم رہتی ہیں۔ میں یہاں چند مثالیں پیش کروں گا۔

گھِس جانے اور مسلسل کارکردگی سے جو نقصان مشینوں کو پہنچتا ہے اس کی روک تھام کا طریقہ سوویت سائنس دانوں نے کئی دہائی پہلے دریافت کر لیا تھا، اس کے نتیجے میں چکنائی پیدا کرنے والے ایسے مواد تیار کئے گئے جو بنیادی طور پر نئے تھے اور جن کی وجہ سے ایسے مشینی پُرزوں کی کارکردگی کی مدت بہت بڑھ گئی جو اس عمل سے متاثر ہوتے تھے اور محنت کے استعمال میں خاصی بچت ہوئی۔ یہ دریافت جس کی بدولت لاکھوں روبل کی بچت ہوتی ہے اب تک بڑے پیمانے پر استعمال میں نہیں لائی جا سکی ہے اور اس کی وجہ سوویت یونین کی پٹرو کیمیائی صنعت کی وزارت نیز بہت سی دوسری وزارتوں اور محکموں کے اعلیٰ افسروں کی طرف سے برتی جانے والی عدم توجہی ہے۔

موٹر گاڑیاں بنانے والی صنعت کی وزارت اور منصوبہ ساز ادارے اس کے لئے ذمہ دار ہیں کہ پچھلے لگ بھگ ۱۰ برسوں سے ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ ایک نوایجاد بیرنگ بڑے پیمانے پر سپلائی نہیں کی جا سکی ہے حالانکہ یہ مشینوں کو زیادہ پائیدار اور کارکردگی کے انتہائی سخت حالات میں بھی خرابیوں سے محفوظ بناتی ہے۔ خراد ساز صنعت

کی وزارت نے ایک انوکھے ہائیڈرولک موٹر کی تیاری کا کام روک رکھا ہے جو نا قابل برداشت ہے کیونکہ اس کی بدولت کان کنی اور دوسری جگہوں پر ہائیڈرولک تکنیکوں کا زیادہ بڑے پیمانے پر استعمال کیا جا سکتا تھا، محنت کی پیداواریت میں کئی گنا اضافہ کیا جا سکتا تھا اور کام کے حالات بہتر بنائے جا سکتے تھے۔

افسوس اس کا ہے کہ ایسی بے شمار مثالیں ہیں۔ نئی ایجادات کی طرف اس طرح کے رویے کی بنیاد اکثر سائنسدانوں کے الگ الگ گروہوں کی اپنی ناجائز خواہشات ہوتی ہیں، "غیروں" کی ایجادات کی طرف محکمہ جاتی معاندت اور انھیں رواج دینے کے سلسلے میں پیداواری منیجروں کی عدم دلچسپی ہوتی ہے۔ یہ بھی کوئی راز نہیں کہ ایجادات سے متعلق درخواستوں کا جائزہ بھی اکثر اذیت ناک ہوتا ہے اور برسوں ٹلتا رہتا ہے۔

سائنسی اور ٹکنولوجیکل ترقی کی رفتار تیز کرنے کے سلسلے میں ہم اس وقت تک اپنے نشانے پورے نہیں کر سکتے جب تک ایسے محرکات اور ذرائع نہ حاصل کر لیں جن کے ذریعے صرف انہی تحقیقی مرکزوں اور صنعتی اداروں کو ترجیح دیئے جانے کی ضمانت دی جا سکے جن کا کاروباری اجتماعیہ نئی اور ترقی یافتہ چیزوں کو سرگرمی کے ساتھ رواج دیتا ہو اور ایسی چیزیں تیار کرنے کے طریقے اور ذرائع اپناتا ہو جن کا معیار بھی بلند ہو اور کارکردگی بھی۔

سائنس کے میدان میں معاشی میکانزم کو اور عمل پیداوار کے ساتھ اس کے تال میل کو بہتر بنانے کے سلسلے میں ہمارے پاس اچھا خاصا تجربہ جمع ہو چکا ہے۔ اس کا بھرپور تجزیہ کیا جانا چاہئے اور پھر کسی تاخیر کے بغیر اطلاق ہونا چاہئے۔ اس طور پر تحقیقی اجتماعیوں اور انفرادی سائنسدانوں کو دی جانے والی مادی ترغیبات کو سائنسی اور تکنیکی مسائل کے حل میں ان کے واقعی حصے اور ان کی دین سے جوڑا جانا چاہئے۔

معاشی بندوبست کو ہر سطح پر نئے طریقوں اور ٹکنولوجی کے رواج کے سلسلے میں اپنا رویہ بدلنا چاہئے۔ اس میں سوویت یونین کی ریاستی منصوبہ ساز کمیٹی بھی شامل ہے جسے اور زیادہ جرأت کے ساتھ سائنسی اور ٹکنولوجیکل ترقی کی ہمہ جہت منصوبہ سازی کرنی چاہئے اور سائنس اور ٹکنولوجی کی سوویت یونین کی ریاستی کمیٹی بھی جو اپنے کام کی تنظیم نو بے حد سست رفتار کے ساتھ کر رہی ہے۔ سوویت یونین کی سائنسوں کی اکادمی، وزارتوں اور محکموں کو بنیادی تحقیقات اور عمل پیداوار میں ان کے نتائج کے رواج پر اور زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ یہ ہر سائنسداں، انجینئر، ڈیزائن ساز اور کارخانوں کے ہر منیجر کا ایک مقدس فریضہ ہے۔

بیرونی معاشی تعلقات کے میدان میں ہماری سرگرمیوں کو نئے مناصب کے ساتھ اور زیادہ گہرائی کے ساتھ جوڑا جانا چاہئے۔ باہمی طور پر فائدہ مند معاشی تعلقات کی طرف ایک وسیع منظر اور پیش بینی رویہ اپنایا جانا چاہئے۔ باہمی معاشی امداد کونسل کے رکن ملکوں نے اسی طرح کی ایک پالیسی تیار کی ہے۔ اس کا آدھار یہ ہے کہ اپنے باہمی معاشی تعلقات میں خالصتاً تجارتی تعلقات کی جگہ زیادہ گہری تخصیص کاری کو اور عمل پیداوار میں بالخصوص مشین سازی میں تعاون کو نیز مشترکہ انجمنوں اور تحقیقی و پیداواری کامپلکسوں کے قیام کو اپنایا جائے۔

ہمارے یہاں حکومت کے ایسے محکموں اور تنظیموں کی خاصی بڑی تعداد ہے جو بیرونی معاشی تعلقات

کے الگ الگ شعبوں کے لئے ذمہ دار ہیں مگر ایسا نہیں ہوتا کہ ان کے درمیان ہمیشہ ہی تال میل قائم رہے۔ اپنی ترقی کی رفتار میں تیزی لانے کی غرض سے بیرونی معاشی تعلقات کے زیادہ سے زیادہ استعمال کو اپنا مقصد قرار دیتے ہوئے ہمارے ذہن میں یہ بات ہے کہ بیرونی تجارت کے ڈھانچے کو قدم بہ قدم نیا روپ دیا جائے اور اپنی درآمد و برآمد کو زیادہ سے زیادہ موثر بنایا جائے۔

۲۔ غذائی مسئلے کا حل ــ ایک انتہائی ترجیحی منصب

رفیقو! ہمیں امکانی حد تک مختصرترین مدت میں جو مسئلہ حل کرنا ہوگا وہ ہے غذا کے معاملے میں ملک کی ضروریات کی پوری طرح تکمیل کا مسئلہ۔ پارٹی کی موجودہ زرعی پالیسی کا یہی مقصد ہے جو مئی ۱۹۸۲ء کے اپنے مکمل اجلاس میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے اپنے فیصلوں کے ذریعے اور سوویت یونین کے غذائی پروگرام کی صورت میں طے کی ہے۔ ان فیصلوں کے منظور کئے جانے کے بعد کی مدت میں زراعت کی اور متعلقہ صنعتوں کی مادی و تکنیکی بنیاد کو وسیع کرنے کے سلسلے میں خاصا کام کیا گیا ہے۔ اجتماعی فارموں، ریاستی فارموں، فارموں کے مشترکہ اداروں اور پروسیسنگ کارخانوں کی معیشتیں زیادہ مضبوط ہوئی ہیں اور فصلوں کی کاشت نیز مویشی پالن کی قوت پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔

ترقی بیشک ہوئی ہے مگر زراعت میں پچھڑے پن پر قابو پانے کی رفتار سست ہے۔ زرعی میدان میں ایک فیصلہ کن موڑ لانے کی ضرورت ہے تاکہ ۱۲ویں پنجسالہ منصوبے کی مدت کے دوران ہی غذا کی فراہمی کو نمایاں طور پر سدھارا جاسکے۔ زراعت کی پیداوار کی شرح ترقی دگنی سے زیادہ بڑھا دینے اور گوشت، دودھ، سبزیوں اور پھلوں کی فی کس کھپت میں اضافہ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

کیا ہم ایسا کرسکتے ہیں؟ ہم کرسکتے ہیں اور ہمیں کرنا بھی ہے۔ اس لئے زرعی صنعتی کامپلکس کے تمام شعبوں کی کارکردگی کو بڑھانے کے لئے پارٹی نے مزید اقدامات تیار کئے ہیں۔ ان کا جوہر دیہی علاقوں میں سماجی معاشی صورت حال کو تبدیل کرنا اور فارم کی یقینی پیداوار اور اس کی اور زیادہ شدت کاری کے لئے حالات پیدا کرنا ہے۔ انتظام کاری کے معاشی طریقہ کار، اجتماعی فارموں اور ریاستی فارموں کو اپنے کام میں وسیع تر آزادی دینے اور اپنے کام کے نتائج کے سلسلے میں ان کی گہری ذمہ داری پر زور دیا جارہا ہے۔

اس پالیسی کو عمل میں لانے کے سلسلے میں ہمیں زرعی، صنعتی کامپلکس کی پیداواری صلاحیت کو زیادہ موثر ڈھنگ سے کام میں لانا ہوگا اور ان نہایت اہم زمروں پر کوششوں اور وسائل کو مرکوز کرنا ہوگا جو سب سے زیادہ منافع بخش ہیں۔ پہلا اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ زمین کی زرخیزی بڑھائی جائے اور مستحکم زراعت کے لئے حالات پیدا کئے جائیں۔ جیسا کہ حالیہ برسوں کے تجربے سے ثابت ہوتا ہے۔ شدت کارانہ

تکنولوجیوں کو بڑے پیمانے پر بروئے کار لاکر ہی کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ان سے نہایت زبردست نتائج حاصل ہوتے ہیں۔صرف پچھلے سال ہی انھیں بروئے کار لانے سے ایک کروڑ۰۶ لاکھ ٹن مزید اناج پیدا ہوا اور دوسری چیزوں میں بھی کافی مقدار میں اضافہ ہوا۔

کٹائی، منتقلی، ذخیرہ اندوزی اور پروسیسنگ کے دوران فصل اور مویشی پالن کی پیداوار میں ہونے والے نقصانات کو کم کرنا، خوراک کے ذخائر کو بڑھانے کا انتہائی فوری ذریعہ ہے اس سلسلے میں ہمارے پاس کچھ کم صلاحیت نہیں ہے۔ کھیت کے وسائل میں ۲۰ فی صدی تک اضافہ ہوسکتا ہے اور کچھ مصنوعات میں ۳۰ فی صد تک اضافہ ممکن ہے۔ اس کے علاوہ نقصانات کو روکنے میں جو لاگت آتی ہے وہ اُس رقم کا ایک تہائی یا نصف ہوتی ہے، جو اتنی ہی پیداوار بڑھانے پر خرچ ہوتی ہے۔

مرکزی کمیٹی اور حکومت نے اب نقصانات کو کم کرنے کے لئے اہم اقدامات کی وضاحت کردی ہے۔زرعی مشین سازی میں تیز رفتار توسیع کی بدولت اجتماعی فارم اور ریاستی فارم ایسی اعلیٰ پیداآور مشینوں سے بھر جائیں گے جو کھیت میں ہر کام کو تیزی سے اور بہتر ڈھنگ سے کرنے کی اہل ہوں گی۔ ہم نے خوراک کی صنعت کے لیے مشین تیار کرنے اور خوراک کی ذخیرہ سازی اور اسے پروسیس کرنے کی سہولیات کو مضبوط بنانے کے لئے مزید رقمیں مختص کی ہیں۔

پارٹی اور ریاست زرعی کامپلکس کی مادی اور تکنیکی بنیاد کو مسلسل وسعت دیتی رہے گی۔ لیکن یہ بات بھی اتنی ہی صاف ہے کہ پہلے ہی کی طرح انسان ہی ترقی کا سرچشمہ اور قوت محرکہ بنا رہے گا۔ آج ہمیشہ سے کہیں زیادہ زراعت کو ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو سرگرمی سے کام کرنا چاہتے ہیں اور جن کی پیشہ ورانہ ہنرمندی اور نئے پن کے احساس کی سطح بے حد بلند ہے۔ دیہی برادری کے رہن سہن اور کام کے حالات پر مسلسل توجہ دینا ہی ہماری تمام کامیابیوں کی بہترین ضمانت ہے۔ ہمارے تمام منصوبوں کا مقصد یہی ہے اور اہمیت اس چیز کی ہے کہ ان پر مستقل مزاجی سے عمل کیا جائے۔

یہ تمام فوری اقدامات ہیں لیکن اقدامات کا پروگرام ان تک ہی محدود نہیں ہے۔ زرعی شعبے میں نظم و نسق اور انتظام کاری کے نئے طریقہ کار کو لاگو کرنے کے کام کو پورا کیا جانا ضروری ہے زرعی صنعتی کامپلکس کے متحدہ انتظام کاری کے اداروں کا مرکز میں اور بستیوں میں قیام جس کا مقصد زراعت اور متعلقہ صنعتوں میں صحیح اور موثر ہم آہنگی پیدا کرنا ہے یقیناً بنیادی اہمیت رکھنے والا اقدام ہے۔

اس تنظیمی ڈھانچے کے قیام کو موثر معاشی میکانزم کے ذریعہ تقویت پہنچائی جائے گی۔ اس سلسلے میں تجاویز پہلے ہی مرتب کی جاچکی ہیں۔ اصل مقصد یہ ہے کہ انتظام کاری کے معاشی لحاظ سے پرزور طریقوں کے دائرے کو وسیع کیا جائے، اجتماعی فارموں اور ریاستی فارموں کی آزادی کو کافی حد تک وسعت دی جائے اور آخری نتائج کے لئے انھیں زیادہ ذمہ داری سونپی جائے اور انھیں زیادہ محرکات فراہم کئے جائیں۔ دراصل

یہ آج کے حالات میں لینن کے خوراک ٹیکس کے تصور کو تخلیقی انداز میں بروئے کار لانا ہے۔

مقصد یہ ہے کہ اجتماعی فارموں اور ریاستی فارموں سے پنجسالہ مدت کے ہر سال کیلئے اُن کی پیداوار کی خرید کو متعین کر دیا جائے۔ ان منصوبوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ فارموں کو موقع فراہم کیا جائے گا کہ وہ نشانے سے اوپر جو کچھ بھی پیدا کریں اسے جس طرح مناسب سمجھیں استعمال میں لائیں۔ اور پھلوں، آلو اور دوسری سبزیوں کے معاملے میں انھیں اس کی بھی اجازت ہوگی کہ منصوبے کے مطابق ہونے والی پیداوار کے بھی ایک اچھے خاصے حصّے کو اپنے طور پر استعمال میں لا سکیں۔ فارم اسے اضافی طور پر ریاست کے ہاتھ بیچ سکتے ہیں، چاہیں تو انھیں تازہ حالت میں بیچیں اور چاہیں تو پروسیس ہونے کے بعد، وہ چاہیں تو انھیں اجتماعی فارموں کی منڈی میں بیچیں اور چاہیں تو امداد باہمی کی انجمنوں کے تجارتی ذرائع کے توسط سے بیچیں یا انھیں دوسری ضروریات کی تکمیل کے لئے فروخت کریں جن میں ذاتی ملکیت کی امدادی آراضی کی ضروریات بھی شامل ہیں۔ مادی وسائل جن کی مانگ بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور دوسرے محرکات کی بھی مزید فراہمی سے نشانے سے کہیں زیادہ اناج ریاست کو بیچنے کی ترغیب فارموں کو ملے گی۔

مستقبل میں مرکزی ذخیروں کو پیداوار فراہم کرنے کے لئے جمہوریاؤں، خطّوں اور علاقوں میں مقرر کوٹے کا تعین کر دیا جائے گا اور اس نشانے سے اوپر جو چیز بھی پیدا کی جائے گی وہ مقامی فراہمی کے نظام کے لئے چھوڑ دی جائے گی۔

ترقی یافتہ روش پر مبنی منصوبہ سازی کے فروغ یافتہ طریقوں کو لاگو کرنے کی طرف قدم بڑھایا جائے گا۔ لاگت کھاتے کا رول کافی بڑھا دیا جائے گا۔ سابق تجربہ ثابت کرتا ہے کہ خود کفالتی، مادّی محرکات اور کارکردگی کے لئے ذمہ داری کے اصولوں کو نظر انداز کرنے سے اجتماعی فارموں اور ریاستی فارموں کی مالی اور معاشی حالت ابتر ہوئی ہے اور وہ کافی مقروض بھی ہو گئے ہیں۔ آخری نتائج پر مبنی کارخانوں کی آمدنی اور حقیقی لاگت کھاتے کی تیاری کو زرعی صنعتی کامپلکس کے تمام سلسلے میں بطور اصول اپنایا جانا چاہئے، اور سب سے زیادہ اجتماعی اور ریاستی فارموں میں اس پر عمل ہونا چاہئے۔ ٹھیکے کی بنیاد پر اور کام کے اعتبار سے ٹیموں، گروپوں اور خاندانوں کو ادائیگی کے نظام میں توسیع کی جائے گی جنھیں پیداوار کے وسائل معاہدے میں درج مدّت تک کے لئے دیئے جائیں گے ان میں قطعۂ آراضی بھی شامل ہے۔

ہوشیاری اور پہل کاری کے اظہار کے لئے زبردست مواقع فراہم کئے جائیں گے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ خوراک کے پروگرام کے نشانے کو پورا کرنے اور اجتماعی اور ریاستی فارموں، فارموں کے مشترکہ کارخانوں اور تنظیموں کی مالی اور معاشی سرگرمیوں کے نتائج سے متعلق ذمہ داری کا اعلیٰ احساس پیدا کیا جائے۔ بدانتظامی اور خوشامدی طور طریقوں کے خلاف قابلِ اعتماد دیوار کھڑی کی جانی چاہئے۔ اور "معروضی حالات"، جیسے بہانوں کو ختم کیا جانا چاہئے جنھیں کچھ اجتماعی اور ریاستی فارم اپنی تساہلی اور اکثر بہتر کارکردگی کی

خواہش کی کمی کو چھپانے کے لئے استعمال کرتے رہے ہیں۔ فارموں کو پیداوار بڑھانے، منافع اور آمدنی میں اضافہ کرنے اور ترغیبات فراہم کرنے کے لئے اپنے فنڈ ہی استعمال کرنے ہوں گے۔ اجتماعی اور ریاستی فارموں کی کارکردگی کی سطح کو بلند کرنے کے لئے بینک سے قرض فراہم کرنے کی روش میں کافی تبدیلی لانی ہوگی۔

رفیقو، آپ جانتے ہی ہیں کہ دیہی معاشی انتظام کاری کی صورت حال میں زبردست تبدیلیاں عمل میں لائی جارہی ہیں۔ اس کا تقاضہ ہے کہ زرعی معاشی کامپلکس کے انتظام کاری کے طریقۂ کار اور انداز میں بہت بڑی تبدیلی کی جائے اور دیہی علاقوں کی پیداواری کارکردگیوں میں مداخلتِ بیجا کا خاتمہ کیا جائے۔ ہم سوویت یونین کی ریاستی زرعی صنعتی کمیٹی اور اس کے مقامی اداروں سے توقع کرتے ہیں کہ ہر وہ کوشش کریں گے جن سے جو اقدامات کئے جا رہے ہیں اُن سے ملک کو بہت اچھے نتائج دستیاب ہو سکیں۔

۳۔ معاشی انتظام کاری کو نئے تقاضوں کو پورا کرنا چاہئے

رفیقو، معاشی میکانزم کو نہایت گہرائی سے از سرِ نو مرتب کئے بغیر اور انتظام کاری کا ایک ایسا ہم آہنگ موثر اور لوچدار نظام تیار کئے بغیر نئے معاشی فریضے پورے نہیں ہو سکتے جو سوشلزم کے امکانات کا پورا پورا فائدہ اٹھائے گا۔

یہ ظاہر ہے کہ معاشی انتظام کاری کو مسلسل بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ لیکن آج صورت حال ایسی ہے کہ ہم اپنے آپ کو جزوی سدھار تک محدود نہیں رکھ سکتے۔ اس کے لئے ریڈیکل اصلاح کی ضرورت ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ ساری پیداوار کو صحیح معنوں میں سماج کی مانگوں اور عوام کی ضروریات کی تکمیل کا تابع بنا دیا جائے۔ انتظام کاری کا رُخ کارکردگی اور معیار بڑھانے، سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کو تیز رفتار بنانے، قومی معیشت کی ہر شاخ میں بالخصوص کام کے اجتماعیوں میں اپنے کام سے لوگوں کی اور زیادہ دلچسپی، پہل کاری اور سوشلسٹ عزم وارادے کی طرف موڑ دیا جائے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور اس کے سیاسی بیورو نے معاشی میکانزم کی تنظیمِ نو کے لئے رہنما خطوط وضع کئے ہیں۔ مندرجہ ذیل مقاصد ہم نے اپنے لئے متعین کئے ہیں۔

— معیشت کی مرکزیت بندر رہنمائی کے اثر کو نمایاں کرنا، پارٹی کی معاشی حکمت عملی کے اہم مقاصد کی عمل آوری میں اور قومی معیشت کی ترقی کی رفتار اور تناسب کا تعین کرنے اور اس کی متوازن ترقی میں مرکز کے رول کو مستحکم کرنا۔ اس کے نیچے کے معاشی شعبوں کی روزمرہ کی سرگرمیوں میں مرکز کی مداخلت کی روش کو روکنا۔

— انجمنوں اور کارخانوں کی خود مختاری کے ڈھانچے کو ثابت قدمی سے بڑھانا، اعلیٰ ترین حتمی نتائج کے حصول کے لئے ان کی ذمہ داری میں اضافہ کرنا، اس مقصد کے حصول کے لئے صحیح معنوں میں لاگت کھاتے کی

طرف خودکفالت، اپنے لئے خود سرمائے کی فراہمی کی طرف ان کو موڑنا، اجتماعیوں کی آمدنی کی سطح کو ان کے کام کی کارکردگی سے براہ راست وابستہ کرنا؛

— قومی معیشت کی تمام سطحوں کی رہنمائی کے سلسلے میں معاشی طریقوں کو رواج دینا، اس مقصد سے مواد اور تکنیک کی فراہمی کے نظام کی تنظیم نو، قیمتوں کی تشکیل، سرمایہ کاری اور قرض کے نظام کو بہتر کرنا اور ضرورت سے زیادہ اخراجات کو روکنے کے لئے موثر ترغیبات تلاش کرنا؛

— پیداوار کے ارتکاز، تخصیص کاری اور تعاون کے رجحانات کے پیش نظر تنظیمی انتظام کاری کے جدید ڈھانچوں کو بروئے کار لانا، اس کا تعلق باہمی طور پر وابستہ صنعتوں، تحقیق اور ٹکنولوجی کے بین زمرہ جاتی مرکزوں، متعدد قسم کی معاشی انجمنوں اور علاقائی پیداوار کی شکلوں کے کامپلکسوں کی تعمیر سے ہے؛

— زمرہ جاتی اور علاقہ واری معاشی انتظام کاری کے بہترین امکانی تال میل، جمہوریاؤں اور علاقوں کی مربوط معاشی اور سماجی ترقی اور تعقل پسندانہ بین زمرہ جاتی تعلقات کی تنظیم کو یقینی بنانا؛

— انتظام کاری کی ہمہ جہت جمہوریت بندی، اس عمل میں کاروباری اجتماعیوں کے رول کو فروغ دینا، نچلی سطح سے نگرانی کے طریقے کو مستحکم کرنا اور معاشی اداروں کے کام کی مشتہری اور ان کی جواب دہی کو یقینی بنانا۔

رفیقو، یقیناً اب ہمارا سامنا سوشلسٹ معاشی میکانزم کی بھرپور تنظیم نو سے ہے تنظیم نو کی شروعات ہو چکی ہے۔ زرعی صنعتی کامپلکس میں یہ کام جس طرح بڑھ رہا ہے اس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔ مشین سازی کے کامپلکس میں انتظام کاری کی سطح کو بلند کیا جا رہا ہے۔ صنعتی کارخانوں کے انتظام میں دو سطحی نظام کو عام طور سے بروئے کار لایا جا رہا ہے۔ جاریہ سال کے شروع سے معاشی انتظام کاری کے نئے طریقوں کو جو تجرباتی مراحل سے گزر چکے ہیں ان کارخانوں اور انجمنوں میں رائج کیا جا رہا ہے، جو مجموعی صنعتی پیداوار کا نصف حصہ پیدا کرتی ہیں۔ خدمات، تعمیرات اور ٹرانسپورٹ کے میدان میں یہ عمل شروع ہو چکا ہے۔ کام کی تنظیم کاری کی اجتماعی شکلوں اور معاشی ٹھیکے کے نظاموں کا اطلاق بھی اور زیادہ وسیع پیمانے پر کیا جا رہا ہے۔

لیکن ہم نے ابھی سفر شروع ہی کیا ہے ہمارے ملک میں جس کی معیشت بہت وسیع اور پیچیدہ ہے معاشی میکانزم کی تنظیم کے لئے وقت اور مستعد مساعی درکار ہے۔ مشکلات حائل ہو سکتی ہیں اور اس کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ غلط اندازے نہیں لگائے جائیں گے۔ لیکن اصل بات اب یہ ہے کہ ہمیں قدم بہ قدم بامقصد ڈھنگ سے اس راستے پر آگے بڑھنا ہے جسے ہم نے اپنے لئے چنا ہے، جمع شدہ تجربے کی بنیاد پر اور ان تمام چیزوں کو ختم کرنے کی بنیاد پر جو اپنی افادیت کھو چکی ہیں یا اپنے وجود کا جواز فراہم کرنے میں ناکام رہی ہیں، معاشی میکانزم کو مزید تقویت دینا اور اسے اکمل بنانا ہے۔

کامیابی کا انحصار زیادہ تر مرکزی معاشی اداروں اور سب سے زیادہ سوویت یونین کی ریاستی منصوبہ ساز کمیٹی کے کام کی تنظیم نو پر ہوگا۔ اسے یقیناً ہمارے ملک کا سائنسی اور معاشی صدر دفتر بننا ہے جو وقتی معاشی مسائل

سے آزاد ہو۔ ہم نے یہ کام شروع کر دیا ہے۔ بین زمرہ جاتی کامپلکسوں کے نئے انتظامی ادارے قائم کئے جا رہے ہیں اور پیداوار کو منظم کرنے کے کام کا بہت بڑا حصّہ کارخانوں اور اداروں کو براہ راست سپرد کیا جا رہا ہے۔ ریاستی منصوبہ ساز کمیٹی اور دوسری معاشی ایجنسیوں کو طویل مدّتی منصوبہ سازی پر، متناسب اور متوازن معاشی ترقی کو یقینی بنانے، ساخت سے متعلق پالیسی کو عملی روپ دینے اور قومی معیشت کی ہر اکائی میں بہترین حتمی نتائج کے حصول کے لئے مالی وسائل اور معاشی ترغیبات فراہم کرنے پر اپنی مساعیوں کو مرکوز کرنا چاہئے۔ اعداد و شمار کے میدان میں سدھار کی کافی ضرورت ہے۔

حالیہ دور میں معیشت پر مالیہ اور قرض کا اثر کم ہونے لگا ہے۔ مالیاتی نظام معیشت کی اعلیٰ اثرآفرینی کو بڑھانے میں تحرک پیدا نہیں کرتا۔ آمدنی کی بڑے پیمانے پر غلط تقسیم نے جس میں پچھڑے ہوئے کارخانوں، وزارتوں اور علاقوں کے نقصانات کو ان اداروں کی آمدنی سے پورا کیا جاتا ہے جو منافع کما رہے ہیں زبردست نوعیت حاصل کر لی ہے۔ یہ طریقہ لاگت کھاتے کو بے اثر کرتا ہے، مرکز پر انحصار اور اس سے امداد کے لامتناہی مطالبے کی ترغیب دیتا ہے۔ قرض اب اپنے مقصد کی تکمیل میں کارگر نہیں ہے۔

لینن نے کہا تھا کہ "اگر ہماری مالی پالیسی کامیاب نہیں ہوتی تو ہر طرح کی ریڈیکل اصلاحات بھی ناکام رہیں گی۔ (مجموعۂ تصانیف، جلد، ۲، صفحہ ۳۸۳)۔ اس لئے ہمیں مالیاتی اور قرض کے اداروں کے کام کے جوہر، تنظیم اور طریقۂ کار میں بنیادی تبدیلیاں لانی چاہئیں۔ ان کا اصل کام یہ نہیں ہے کہ کارخانوں کے معمولی قواعد و ضوابط میں تبدیلی پیدا کریں بلکہ ان کا کام ہے معاشی ترغیبات فراہم کرنا، سرمایہ کی گردش کو مضبوط بنانا اور لاگت کھاتے کو مستحکم کرنا جو معیشت پر کنٹرول کا بہترین امکانی وسیلہ ہیں۔ ہر چیز کا انحصار آخر میں ملنے والے نتائج پر ہونا چاہیئے۔ پیداواری ٹیکس کو ایک سطح پر رکھنے، منافع اور بجٹ کی دوسری آمدنی سے رقم وضع کرنے کے عمل کو بہتر بنانے کا سوال بدیہی طور پر فوری نوعیت حاصل کر گیا ہے۔ ان ادائیگیوں کے حجم اور ضابطے کو پیداوار کی لاگت کو کم کرنے، پیداوار کا معیار بہتر بنانے اور اسے جلد از جلد بازار میں لانے کے عمل پر زیادہ سرگرمی سے اثر انداز ہونا چاہیئے۔

قیمتوں کو معاشی اور سماجی پالیسی کا سرگرم عنصر بن جانا چاہیئے۔ ہمیں موثر لاگت کھاتے کی تنظیم کے مفاد میں اور آبادی کی حقیقی آمدنیوں میں اضافے کے مقصد سے قیمتوں کے نظام کی ایک مجموعی مربوط وحدت کے طور پر منصوبہ بندانہ انداز میں از سر نو ترتیب و تنظیم کرنی چاہیئے۔ قیمتوں کو اور زیادہ لوچدار بنانا چاہیئے، قیمتوں کی سطح کو سرمایہ کاری سے ہی نہیں بلکہ صارفین کے لیئے اشیاء کی کشش، ان کی اثرآفرینی اور اس بات سے جوڑا جانا چاہیئے کہ وہ کس حد تک سماج اور صارفین کی مانگ پوری کرتی ہیں۔ سیلنگ قیمتوں، اور معاہدوں میں درج قیمتوں کو اور بھی بڑے پیمانے پر استعمال میں لانا چاہیئے۔

مادی اور تکنیکی فراہمی کے نظام میں بھی زبردست اصلاح کی ضرورت ہے۔ اسے لوچدار معاشی میکانزم

سے تبدیل کیا جانا چاہیئے تاکہ قومی معیشت ہموار انداز میں اور مسلسل کام کر سکے۔ مادی اور تکنیکی فراہمی کی ریاستی کمیٹی اس کی براہ راست ذمہ دار ہے کہ وہ سامان بنانے والوں اور صارفین کے درمیان ٹھیکے کی بنیاد پر براہ راست طویل مدتی رشتے قائم کرے اور فراہمی کی شرائط کی پابندی میں سدھار لائے۔ ذرائع پیداوار کی تھوک فروشی کو بڑھایا جانا چاہیئے۔

آخری تجزیے میں ہم انتظام کاری اور منصوبہ بندی کو بہتر بنانے اور تنظیمی ڈھانچوں کو نئے سرے سے متوازن بنانے اور ٹھیک ٹھاک کرنے کے لئے جو کچھ بھی کر رہے ہیں اس کا مقصد معاشی نظام کی بنیادی کڑی یعنی ایسوسی ایشن یا صنعتی ادارے اور کارخانے کی موثر کارکردگی کے لئے حالات تخلیق کرنا ہے۔

اب وقت آچکا ہے کہ وزارتوں اور محکموں کی جانب سے صنعتی اداروں اور کارخانوں پر گھٹیا قسم کی سرپرستی قائم رکھنے اور برتنے کے طریقے کو ختم کیا جائے۔ وزارتوں کو بین شعبہ جاتی تناسبات کے بارے میں تکنیکی پالیسی پر اور اپنی صنعتوں کی اعلیٰ درجے کی پیداوار کے سلسلے میں قومی معیشت کی مانگ کی تکمیل پر اپنی توجہ مرکوز کرنی چاہیئے۔ صنعتی اداروں، کارخانوں اور تنظیموں کو یہ حق دیا جانا چاہیئے کہ وہ منصوبے کے نشانوں سے زیادہ جو چیزیں پیدا اور تیار کرتے ہیں یا خام اور دوسری اشیاء اور ساز و سامان جو وہ استعمال نہیں کرتے، آزادانہ طور پر ایک دوسرے کو فروخت کر سکیں۔ انھیں یہ چیزیں عام لوگوں کو بھی فروخت کرنے کا قانونی حق دیا جانا چاہیئے۔ آخر اس میں کونسی عقلمندی ہے کہ جو چیزیں گھروں، مکانات، گیرج یا بنگلوں کی تعمیر میں، باغوں اور سبزیوں کے قطعات آراضی میں کام آسکتی ہیں، وہ تباہ اور تلف کر دی جائیں یا کوڑا کرکٹ کے ڈھیروں پر پھینک دی جائیں۔

معاشی معمولات کے رول کو گھٹا کر نہیں دیکھا جا سکتا۔ جب صنعتی اداروں اور کارخانوں کے کام کے اجتماعیے، وقت سے پہلے ہی منصوبہ بند مدت کی امتیازی خصوصیات، مال کی فراہمی کے نشانوں، بجٹ کے لئے منافعوں سے منہائیوں، تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے فنڈوں اور لاگت کھاتہ ترغیباتی فنڈوں کی تشکیل کے معمولات وغیرہ کو جانتے ہیں تو وہ اپنی ان صلاحیتوں کو جنھیں اب تک بروئے کار نہیں لایا گیا ہے آشکار کرنے سے گھبرائے بغیر، تخلیقی انداز میں ایسے منصوبے مرتب کر سکتے ہیں جن میں پیداوار میں اضافے کی اونچی شرح اور زیادہ خوش کاری کا اہتمام کیا گیا ہو۔ یہی نہیں صنعتی اداروں اور کارخانوں کو اس کا موقع اور امکان مہیا کیا جانا چاہیئے کہ وہ وولگا موٹر ساز کارخانے اور سومی انجینیرنگ کارخانے کی مثال کی پیروی کرتے ہوئے پیداوار کی توسیع اور نئے سرے سے مشین بندی کے لئے درکار رقم خود ہی کمائیں۔

یہ بات بھی خاص طور پر اہمیت رکھتی ہے کہ صنعتی اداروں اور کارخانوں کو اشیاء صارفین کی تیاری اور خدمات کے میدان میں زیادہ خود مختاری دی جائے۔ ان کا فریضہ یہ ہے کہ وہ صارفین کی مانگ کی تکمیل پر فوری توجہ دیں۔ ان ہی خطوط پر ہم ہلکی صنعت کے معاشی میکانزم کو نئے سرے سے تشکیل دے رہے ہیں۔ اس میدان کے صنعتی اداروں اور کارخانوں کے لئے جو نشانے اوپر سے منظور کئے جاتے تھے اب ان کے دائرے کو بہت محدود کیا جا رہا

ہے؛ ان کے پروگرام بڑی حد تک تجارتی تنظیموں کے ساتھ معاہدوں کی بنیاد پر مرتب کئے جائیں گے اور ان تنظیموں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے آرڈر صارفین کی حقیقی مانگ کے مطابق ہوں۔ دوسرے لفظوں میں کل پیداوار کی بجائے 'اصل چیز ہوگی' اشیاء کی کمیت دائرہ اور کیفیت یعنی بالکل وہی جو عوام چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی منصوبہ بنایا گیا ہے کہ ہلکی صنعت کی اشیاء کی تیاری اور فروخت کے لئے بین زمرہ جاتی پیداواری اور صنعتی تجارتی انجمنیں قائم کی جائیں اور ان انجمنوں کے تحت پھٹکر فروشی کی زیادہ دکانیں کھولی جائیں۔

اب ایک اور مسئلہ کو بھی حل کرنے کا وقت آگیا ہے۔ صنعتی اداروں اور کارخانوں میں اجرتوں اور تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے جو رقم ہوتی ہے' اس کو راست طور پر ان کی مصنوعات کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم کے ساتھ جوڑا جانا چاہیئے۔ اس سے کمتر درجے اور معیار کی ایسی اشیاء کی جن کی کوئی مانگ نہیں ہے یا جو جیسا کہ کہا جاتا ہے گوداموں میں ہی پڑی رہتی ہیں تیاری اور فراہمی کا سلسلہ ختم کرنے میں مدد ملے گی۔ بر سبیل تذکرہ یہ رویہ نہ صرف ہلکی صنعت میں بلکہ دوسری صنعتوں میں بھی اپنایا جانا چاہیئے۔ ہم ایسی صورت حال کو اور زیادہ دنوں تک برداشت نہیں کر سکتے جس میں بے مصرف اشیاء تیار کرنے والے صنعتی اداروں اور کارخانوں کا عملہ پوری تنخواہ' بونس اور دوسرے فائدے حاصل کرے اور مزے سے زندگی بسر کرے۔

بڑے' اوسط اور چھوٹے صنعتی اداروں اور کارخانوں کے تعقل پسندانہ اتحاد اور یکجہتی کے سوال کے بارے میں بھی اچھی طرح سوچا سمجھا رویہ اختیار کیا جانا چاہیئے۔ چھوٹے' اچھی طرح سے لیس کارخانوں کے جیسا کہ تجربہ بتاتا ہے' کئی لحاظ سے خود اپنے فائدے ہوتے ہیں۔ وہ ٹکنولوجیکل اختراعات اور مانگ میں تبدیلیوں کو ملحوظ رکھنے کے معاملے میں زیادہ پھرتیلے اور لچکدار ہو سکتے ہیں' چھوٹے چھوٹے کھیپوں میں اور الگ الگ اشیا کی مانگ زیادہ تیزی سے پوری کر سکتے ہیں اور دستیاب نفری قوت کا خاص طور پر چھوٹے شہروں میں بہتر استعمال کر سکتے ہیں۔

نئے سرے سے توازن اور مطابقت پیدا کرنے کا ایک اور اہم پہلو منصوبہ سازی اور انتظام کاری کے سلسلے میں علاقائی رویے کا استحکام ہے۔ یہ ہمارے وسیع و عریض اور کثیر قومی ملک کو دیکھتے ہوئے جو متنوع خصوصیات رکھتا ہے' خاص طور پر اہم ہے۔ ان وزارتوں اور محکموں کی کارروائیوں پر جو منطقوں کی خصوصیات اور ضروریات کو نظر انداز کرتے ہیں جن کی وجہ سے معاشی عدم توازن پیدا ہوتا ہے' پارٹی کانفرنسوں میں اور یونینی جمہوریاؤں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی کانگریسوں میں بجا طور سے تنقیدیں کی گئی ہیں۔

اس سلسلے میں بعض تجویزیں بھی وصول ہوئی ہیں۔ یہ بات مناسب اور کارآمد ہوگی کہ زرعی' صنعتی کامپلکس کی مثال کو اپناتے ہوئے تعمیرات' بین زمرہ جاتی پیداواری اکائیوں، سماجی اور پیداواری ذیلی ڈھانچوں اور اشیاء صارفین تیار کرنے والے کئی کارخانوں کے انتظام و انصرام میں جمہوریائی اور مقامی اداروں کے اختیارات وسیع کئے جائیں۔ سوویت یونین کی ریاستی منصوبہ ساز کمیٹی کے کام اور وزارتوں کے کام کو زیادہ وسیع علاقائی رخ

دیا جانا جانا چاہیئے۔ بڑے معاشی علاقوں کی بنیاد پر قومی معاشی انتظام کاری کا سوال بھی قابل غور ہے۔

ہمارے کم مدتی اور طویل مدتی منصوبے بڑی حد تک سائبیریا اور سوویت مشرق بعید کی قدرتی دولت کی ترقی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ یہ انتہائی اہم ہے اور ایک ایسا مدبرانہ رویہ اختیار کیا جانا چاہیئے جو مربوط علاقائی ترقی کو یقینی بنائے۔ وہاں لوگوں کو بارآور کام اور آرام دہ زندگی کے حالات مہیا کرنے پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیئے۔ یہ آج کا اہم ترین سوال ہے اور مقررہ نشانوں کی تکمیل اس بات پر منحصر ہے کہ اس سوال کو کس طرح حل کیا جاتا ہے۔

ہماری کانگریس میں ان سوالوں پر بھی توجہ دلائی جانی چاہیئے جو روسی وفاق کے غیر سیاہ مٹی کے منطقے کی مزید سماجی معاشی ترقی سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں دو باتوں پر زور دوں گا۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور سوویت حکومت نے غیر سیاہ مٹی کے منطقے میں زراعت کی ترقی کے لئے خصوصی فیصلے کئے ہیں جنھیں ثابت قدمی کے ساتھ پوری طرح روبعمل لایا جانا چاہیئے۔ یہ پہلی بات ہے اور دوسری بات یہ کہ مقامی پارٹی اداروں، سرکاری اور معاشی اداروں اور کام کے اجتماعیوں کو اس صلاحیت کا جو وہاں جمع ہوگئی ہے اور ان وسائل کا جو مختص کئے گئے ہیں، موثر استعمال کرنے پر زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔

انتظام کاری کے علاقائی اصول کا استحکام ہر جمہوریہ، ہر منطقے، ہر شہر اور ہر ضلع میں زیادہ بلند سطح کی معاشی رہبری اور رہنمائی کا طلبگار ہے۔ بستیوں سے جو تجویزیں وصول ہوتی ہیں وہ بعض اوقات اچھی طرح سوچی سمجھی نہیں ہوتیں، قومی معیشت کے مفادات کے مطابق نہیں ہوتیں بلکہ ان میں ایک دست نگر جیسی ذہنیت اور کبھی کبھی تو ان میں خود غرضانہ مفادات کار فرما ہوتے ہیں جو معیشت کو زیادہ سرمایہ طلب مگر کم پیداآور پروجیکٹوں میں گھسیٹتے ہیں۔ پیداوار کی کارکردگی میں اضافہ کرنے کے لئے بعض جگہوں پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی ہے۔ مثال کے طور پر قزاخستان میں قائم پیداواری اثاثوں کی فی اکائی کے حساب سے قومی آمدنی کا حصہ سوویت معیشت کے اوسط کے مقابلے میں ایک تہائی کم ہے۔ ترکمانیہ میں سماجی محنت کی پیداواری صلاحیت ۱۵ برسوں میں بالکل ہی نہیں بڑھی ہے۔ سماجی مصارف کے لئے دی گئی رقم کو علاقائی معیشت کی خوش کاری کے ساتھ جوڑنے کے طریقوں اور ذریعوں پر توجہ دی جانی چاہیئے۔

رفیقو! معاشی میکانزم کی ترتیب نو اور توازن کاری سے متعلق ہر قدم جیسا کہ آپ جانتے ہیں فکر و خیال کی ترتیب نو سے پرانے ڈھنگ کے بندھے ٹکے افکار و اعمال کے استرداد سے، نئے فریضوں کی واضح سمجھ سے، شروع ہوتا ہے۔ اس کا اطلاق سب سے پہلے ہمارے معاشی عملے پر نظم ونسق کی مرکزی کڑیلوں کے عہدیداروں پر ہوتا ہے۔ ان میں سے بیشتر لوگ پارٹی کی پہل کاریوں کو اچھی طرح سمجھتے ہیں، ان کی سرگرمی سے تائید کرتے ہیں، پیچیدہ ذمہ داریوں کو جرائمندی کے ساتھ نبھاتے ہیں اور انھیں انجام دینے کے بہترین طریقے تلاش اور دریافت کرتے ہیں۔ اس رویے کی بھرپور حمایت کی جانی چاہیئے۔ لیکن ان لوگوں کو سمجھنا مشکل ہے جو انتظار کرو اور دیکھو کی پالیسی پر

چلتے ہیں یا جو گوگوں کے اس کردار کی طرح جو طرح طرح کے سہانے اور سجیلے تصورات تراشتا ہے نہ خود کچھ کرتے ہیں اور نہ کسی چیز کو بدلتے ہیں۔ اس رویے کے ساتھ جو ان لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے کوئی مفاہمت نہیں ہوگی۔ اس لئے اور بھی نہیں کہ ہمیں ان لوگوں سے چھٹکارا پانا ہوگا جو یہ امید لگائے بیٹھے ہیں کہ یہ سب تھم جائیگا اور ہر چیز پھر پرانی ڈگر پر واپس آجائے گی۔ رفیقو! ایسا ہرگز نہیں ہوگا!

معیشت کی اور معاشی میکانزم کی نئے سرے سے ڈھانچہ بندی کے ہمارے کام میں سائنس پر پوری طرح بھروسہ اور یقین رکھنا پہلے سے کہیں زیادہ اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ زندگی کا تقاضا ہے کہ ہم بعض نظریاتی افکار اور تصورات کا نئے سرے سے جائزہ لیں۔ اس کا تعلق پیداآور قوتوں اور پیداواری تعلقات کے ارتباط عمل، سوشلسٹ ملکیت اور اس کی معاشی شکلوں، شے اور زر کے تعلق باہم معاشی تنظیموں کی خود مختاری کے ساتھ مرکزیت کے تال میل وغیرہ جیسے اہم مسئلوں سے ہے۔

عمل نے ان تصورات کے دیوالیہ پن کو ظاہر کر دیا ہے کہ سوشلزم کے حالات کے تحت پیداآور قوتوں کی نوعیت کے ساتھ پیداواری تعلقات کی مطابقت خود بخود یقینی ہو جاتی ہے۔ حقیقی زندگی میں ہر چیز زیادہ پیچیدہ ہوتی ہے پیداوار کے سوشلسٹ تعلقات، بلاشبہ، پیداآور قوتوں کی ترقی اور فروغ کے لئے وسیع راستے کھول دیتے ہیں۔ لیکن یہ پیداواری تعلقات میں متواتر بہتری کا طلبگار ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ فرسودہ معاشی انتظامی طریقوں کو بر وقت محسوس کیا جائے اور ان کی جگہ نئے طریقے رائج کئے جائیں۔

پیداواری تعلقات اور معاشی انتظام کاری کی شکلیں اور رہنمائی کا نظام جو اس وقت رائج ہے بنیادی طور پر وسعت کارانہ معاشی ترقی کے حالات میں وجود میں آیا تھا۔ سب چیزیں آہستہ آہستہ از کار رفتہ ہوتی گئیں، اپنا حرکت آفریں اثر کھونے لگیں اور بعض صورتوں میں ایک رکاوٹ بن گئیں۔ ہم معاشی میکانزم کی دھار کو تبدیل کرنے، اس کے مہنگے پن پر قابو پانے اور اس کا رخ اعلیٰ سطح کے معیار اور کارکردگی، سائنسی اور ٹکنولوجیکل ترقی کی رفتار میں تیزی اور انسانی عنصر میں اضافے کی سمت موڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ اصل چیز ہے جو عملاً پیداوار کے سوشلسٹ تعلقات میں مزید بہتری کا پیش خیمہ بنے گی اور پیداآور قوتوں کی ترقی اور فروغ کیلئے نئے مواقع مہیا کرے گی۔

اس کام میں تعصبات کو تو جانے دیجئے پرانے خیالات اور تصورات کو بھی ہمارے پیروں کی زنجیریں نہیں بننا چاہیئے۔ مثال کے طور پر اگر ان نشانوں کے بجائے جو ہدایات اور احکامات کے طور پر نیچے بھیجے جاتے ہیں، معاشی معمولات کو استعمال کرنا ضروری اور حق بجانب ہے تو اس کے معنی منصوبہ بند رہنمائی کے اصولوں سے پیچھے ہٹنا نہیں بلکہ اس کے طریقوں میں تبدیلی ہے۔ یہی بات انجمنوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کی خود مختاری، پہل کاری اور ذمہ داری کو وسیع کرنے اور تجارتی مال کے سوشلسٹ پیداکنندگان کی حیثیت سے ان کے رول کو بڑھانے کی ضرورت پر بھی صادق آتی ہے۔

بدبختی سے ایک عام خیال پیدا ہو گیا ہے کہ معاشی میکانزم میں کسی بھی تبدیلی کو سوشلزم کے اصولوں سے

عملی طور پر پیچھے ہٹنے کے مترادف سمجھا جانا چاہیئے۔ اس سلسلے میں میں اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ سماجی، معاشی تیز رفتاری اور سوشلزم کے ٹھوس استحکام کو انتظام کاری میں نیز پیداوار کے سوشلسٹ تعلقات کے پورے نظام میں بہتری کا اعلیٰ معیار ہونا چاہیئے۔

ہمارے سماجی نظام کی بنیاد کی حیثیت سے سوشلسٹ ملکیت کے پہلو آج کے دور میں زبردست اہمیت اور مناسبت اختیار کر گئے ہیں۔ سماجی ملکیت ایک شاندار اور بیش قیمت جوہر رکھتی ہے؛ اس میں پیداوار کے ذرائع اور اس کے نتائج کے استعمال میں تعلقات کا، لوگوں، کام کے اجتماعیوں، صنعتوں اور ملک کے علاقوں میں ان کی تقسیم کا ایک کثیر پہلو نظام اور کئی معاشی مفادات شامل ہیں۔ تعلقات کا یہ مجموعہ ایک واضح اتحاد و یکجائی اور متواتر تنظیم و ترتیب کا طلبگار ہے، خاص طور پر اس لئے کہ وہ حرکت میں ہے۔ جب تک ہم نظری اصطلاحوں میں ان تبدیلیوں کو اچھی طرح نہ سمجھیں اور ان کا گہرا ادراک حاصل نہ کریں، ہم نہ تو صحیح عملی نتیجوں پر پہنچ سکتے ہیں اور نہ اس کے نتیجے میں سوشلسٹ ملکیت سے وفاداری کا حقیقی احساس تشکیل دینے کیلئے بروقت اقدامات کر سکتے ہیں۔

ہمیں قدرتی وسائل کو ممکنہ حد تک بہترین ڈھنگ سے استعمال میں لانے اور ان میں اضافہ کرنے کے لئے محنت کش عوام کو اور زیادہ ترغیبات مہیا کرنی چاہئیں۔ یہ کیسے کیا جا سکتا ہے؟ یہ سمجھنا سادہ لوحی ہوگا کہ ملکیت کا احساس محض لفظوں سے پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ملکیت کے بارے میں ایک شخص کا رویہ سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر ان حقیقی حالات سے بنتا ہے جن میں وہ رہتا بستا ہے، پیداوار کی تنظیم اور تقسیم اور کام کے نتائج کے استعمال پر اثر انداز ہونے کے اس کے مواقع سے بنتا ہے۔ چنانچہ اصل مسئلہ معاشی میدان میں سوشلسٹ خود حکومتی کو اور زیادہ شدید بنانے کا ہے۔

سماجی ملکیت کے استعمال میں کام کے اجتماعیوں کے رول کو فیصلہ کن ڈھنگ سے بڑھایا جانا چاہیئے۔ اس اصول کو ثابت قدمی کے ساتھ عملی جامہ پہنانا اہم اور ضروری ہے جس کے مطابق صنعتی ادارے، کارخانے اور انجمنیں نقصانات کے بغیر کام کرنے کے لئے پوری طرح ذمہ دار ہیں۔ جبکہ ریاست ان کے فرائض کے سلسلے میں کسی بھی قسم کی ذمہ دار نہیں ہے۔ اسی میں لاگت کھاتہ کا جوہر مضمر ہے۔ آپ اپنے ملک کے مالک نہیں ہو سکتے اگر آپ اپنے کارخانے یا اجتماعی فارم میں، اپنی کارگاہ یا مویشی پالن کے فارم میں حقیقی مالک کی حیثیت نہیں رکھتے۔ یہ کام کے اجتماعیوں کا فرض ہے کہ وہ ہر چیز کیلئے جواب دیں اور سماجی دولت میں اضافہ کریں۔ سماجی دولت میں اضافہ اور نقصانات دونوں کا اثر کام کے اجتماعیے کے ہر رکن کی آمدنی کی سطح پر پڑنا چاہیئے۔

سماجی ملکیت سے بلا محنت آمدنی حاصل کرنے کی تمام کوششوں کے خلاف ایک قابل بھروسہ رکاوٹ کھڑی کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ آج بھی "اچکے" یعنی ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے کارخانے سے جو چیزیں بھی ہاتھ آتے اسے جبراً لینا کوئی جرم نہیں سمجھتے اور کئی رشوت خور اور غاصب بھی ہیں جو خود غرضانہ اغراض کے لئے اپنے عہدے اور حیثیت کا استعمال کرنے میں جھجک محسوس نہیں کرتے، ان سب کے خلاف قانون اور عوامی مذمت اور ملامت کی پوری طاقت

استعمال کی جانی چاہیئے۔

سوشلسٹ ملکیت کے تعلقات کو منضبط کرنے کے مسئلے پر مثلاً صنعتوں اور علاقوں کے مفادات پر پورے عوام کے مفادات کی فوقیت کو یقینی بنانے کے مسئلے پر بھی توجہ دینی چاہیئے۔ وزارتیں، محکمے اور علاقائی ادارے ذرائع پیداوار کے مالک نہیں ہیں بلکہ وہ ریاستی نظم و نسق کے محض ایسے ادارے ہیں جو عوام کی دولت کے موثر استعمال کیلئے سماج کے سامنے ذمہ دار ہیں۔ ہم اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ محکمہ جاتی اور مقامی مفادات سماجی ملکیت کے فائدوں کے حصول میں رکاوٹ پیدا کریں۔

ہم پنچایتی ملکیت کے بارے میں بھی صورت حال کو پوری طرح واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ سوشلسٹ پیداوار کے عمل میں اور عوام کی ضروریات بہتر ڈھنگ سے پورا کرنے میں اس کی افادیت ختم نہیں ہوئی متعدد اجتماعی فارموں اور دوسری پنچائتی تنظیموں نے موثر انتظام کاری کا ثبوت دیا ہے اور جہاں ضرورت ہو وہاں پنچایتی اداروں اور تنظیموں کو قائم کرنے اور انھیں بڑھانے کے لئے حد سے زیادہ مدد دی جانی چاہیئے بمصنوعات کے بنانے اور انھیں پر دسیس کرنے میں، مکانوں کی تعمیر، باغ اور سبزی کے قطعات میں تعمیر اور روزمرہ کی تجارت اور خدمات میں ان کا دائرہ خاصا وسیع کیا جانا چاہیئے۔

وقت آگیا ہے کہ جنس تبادلہ اور سرمایے کے رشتوں سے متعلق تعصبات پر اور منصوبہ بند معیشت کی رہنمائی میں ان رشتوں کو گھٹانے کی کوششوں پر قابو حاصل کر لیا جائے۔ اس بات کو نہ جاننے کی وجہ سے کہ یہ اچھی طرح کام کرنے کے لئے لوگوں کی ترغیبات پر اور پیداوار کی اثر آفرینی پر موثر ڈھنگ سے اثرانداز ہوتے ہیں، کاسٹ اکاؤنٹنگ کا اصول کمزور ہوتا ہے اور دوسرے ناپسندیدہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف سوشلسٹ بنیاد پر قائم جنس تبادلہ اور سرمائے کے مضبوط رشتے ایسے حالات اور معاشی صورت حال پیدا کر سکتے ہیں جن کے تحت نتائج کا انحصار پوری طرح اجتماعیوں کے کام کے معیار پر اور منیجروں کی لیاقت اور پہل کاری پر ہوتا ہے۔

اسی لئے رفیقو! ہم پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ صورتحال کا بار بار تجزیہ کریں اور اُن تمام چیزوں کی سختی کے ساتھ تنظیم نو کریں جو دقیانوسی ہو چکی ہیں اور اپنی افادیت کھو چکی ہیں۔ اس مقصد کی پارٹی کے سرگرم کارکنوں اور تمام عملے کی طرف سے پوری پوری سمجھ اور عوام کے وسیع تر حلقے میں اس کا احساس پیدا ہونا کامیابی کے لئے ناگزیر ہے، اور ایک نئے معاشی میکانزم اور انتظام کاری کے نظام کی انتہائی اہم کام کا نقطۂ آغاز ہے۔

۴۔ معاشی ترقی کی غیر مستعمل صلاحیتوں کو فعال بنانا

رفیقو، پارٹی نے قومی معیشت میں بنیادی تبدیلیاں لانے کے لئے حکمتِ عملی وضع کی ہے اور

اُس پر عمل بھی شروع کر دیا ہے۔ اس ہی بنا پر ہم معاشی ترقی کو یقیناً تیز رفتار بنا سکیں گے۔ لیکن جیسے پہلے ہی کہا جا چکا ہے اس کیلئے کافی وقت درکار ہوگا لیکن ہمیں شرح ترقی کو فوراً اور آج سے ہی بڑھانا چاہیئے۔ ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی مدت کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ سائنس اور ٹکنولوجی کی ایک نئی بنیاد پر قومی معیشت کو نئے سازوسامان سے لیس کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ ہماری پیش رفت کی رفتار بڑھائی جائے۔

اسی بات سے یہ ضرورت پیدا ہوئی ہے کہ اپنی تمام غیر مستعمل صلاحیتوں کو زیادہ سے زیادہ کام میں لایا جائے۔ شروع شروع میں یہ نہایت عقلمندانہ عمل ہوگا کہ بڑے بڑے منصوبوں کی فکر نہ کی جائے بلکہ فوری اور قابل قدر نتائج دینے والی چیزوں پر زور دیا جائے۔ اس بات کا تعلق معیشت کے تنظیمی اور سماجی و نفسیاتی عناصر سے ہے اور تعمیر شدہ پیداواری صلاحیتوں کا بہتر طور پر استعمال کرنے، ترغیبات کو زیادہ موثر بنانے، تنظیم کاری کی سطح بلند کرنے اور نظم وضبط کو مضبوط بناتے اور بدانتظامی کو ختم کرنے سے ہے۔ ہماری غیر مستعمل صلاحیتیں ہماری مٹھی میں ہیں اور مخلصانہ طریقۂ کار اور اچھی انتظام کاری کے ذریعے ان سے نہایت اچھے نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔

خدمات کی صلاحیتوں پر بھی نظر ڈالیۓ۔ ہمارے ملک کے قائم پیداواری اثاثے کی مالیت ڈیڑھ کھرب روبل سے زیادہ ہے لیکن ان سب کا مناسب استعمال نہیں ہو رہا ہے۔ اس بات کا تعلق متعدد صنعتوں سے ہے جن میں مشین سازی، بھاری صنعت، بجلی کی صنعت اور زراعت شامل ہیں۔

دوسری رکاوٹ یہ ہے کہ پرزوں کی فراہمی کی ذمہ داری پوری نہیں ہو پاتی۔ کسی ایک جگہ ہونے والی اس خلاف ورزی کا پوری قومی معیشت پر اثر پڑتا ہے اور اُس کی اثر آفرینی کم ہو جاتی ہے۔ غیر مستقبل پیداواری عمل سے بھی کافی نقصان پہنچتا ہے۔ یہ کوئی راز نہیں ہے کہ مہینے کے شروع میں بہت سے کارخانے جتنے عرصے کام کرتے ہیں اس سے زیادہ عرصے تک غیر مصروف رہتے ہیں۔ لیکن مہینے کے آخر میں وہ سردھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں پیداوار کا معیار گر جاتا ہے۔ اس پرانے روگ کو دور کرنا ہوگا۔ کام کے اجتماعیوں اور ہر سطح کے انتظام کاروں کا بھی یہ فرض ہے کہ پرزے فراہم کرنے کی ذمہ داری کو نباہیں۔ ہم اپنے مقاصد اُس وقت تک حاصل نہیں کر پائیں گے جب تک ہم منصوبہ بندی اور فراہمی میں ربط پیدا نہ کر لیں اور جب تک ذمہ داریوں کی عدم تکمیل اور نقصان کے لئے ہر سطح پر اور زیادہ مالی ذمہ داری عائد نہ کر دیں۔

نفری طاقت کے معاملے میں بھی ایسی بے پناہ صلاحیتیں ہیں جنھیں ابھی تک استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ کچھ معاشی منتظمین کو شکایت ہے کہ کام کرنے والوں کی کمی ہے۔ میرے خیال میں زیادہ تر صورتوں میں یہ شکایت بے بنیاد ہے۔ اگر آپ اس مسئلے پر زیادہ گہرائی سے غور کریں تو معلوم ہوگا کہ مزدوروں کی کوئی کمی نہیں ہے لیکن محنت کی قوت پیداوار کی سطح نیچی ہے، کام کی تنظیم غیر موزوں ہے اور ترغیبات کی اسکیمیں غیر موثر ہیں۔ اس پر سونے پر سہاگا یہ ہے کہ منصوبہ ساز اور معاشی ادارے فاضل آسامیاں وجود میں لے آئے ہیں۔ یہ بات سبھی

کو معلوم ہے کہ بعض کارخانوں، ڈیزائن ساز دفتروں اور تحقیق کے اداروں میں بیرونی ملکوں کے ایسے ہی اداروں کے مقابلے میں جن پر کام کا اتنا ہی بوجھ ہے، کافی بڑا عملہ کام کر رہا ہے۔

جب کارخانوں میں لوگ کام کی تنظیم اور ترغیبات کو بہتر بنانے، نظم وضبط کو مضبوط کرنے اور سخت گیر رویہ اختیار کرنے کے کام میں ایمانداری سے لگ جاتے ہیں تو ایسی غیر مستعمل صلاحتیں سامنے آتی ہیں جو پہلے خواب وخیال میں بھی نہیں آئی تھیں۔ یہ بات شچوکینو طریقے کے اطلاق سے اور کام کی جگہوں کے تصدیق ناموں سے یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے۔ بیلوروس کے ریلوے ملازمین پر جب تنخواہ کا نیا نظام لاگو کیا گیا اور ایک ہی آدمی دو یا زیادہ مختلف کام انجام دینے لگا تو اس کے نتیجے میں ۱۲ ہزار مزدور دوسرے شعبوں میں کام کرنے کے لئے مل گئے۔

پیداوار کی مشین کاری اور خود کاری پر بھی یقیناً زیادہ توجہ دی جانی چاہئے۔ اس مسئلے کو حل کرنے میں کسی کو اس بات کا انتظار نہیں کرنا چاہئے کہ کسی اور جگہ مشین اور اوزار تیار ہوں گے۔ اس کے لئے خود اپنی صلاحیتوں کو استعمال کر کے بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً زاپوروژئی علاقے میں اس سلسلے میں جو کوشش کی گئی اس کی وجہ سے جسمانی کام میں مصروف مزدوروں کی تعداد ۳ سال کے اندر ۹ فی صدی گھٹ گئی اور تعمیرات میں اسی قسم کا کام کرنے والوں کی تعداد میں ۱۵ فی صد کمی آئی۔ میرا خیال ہے کہ دوسرے علاقوں، خطوں اور دوسری جمہوریاؤں میں بھی ایسے امکانات موجود ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ اس کے لئے استقلال اور خلوص سے کوشش کی جائے اور ان لوگوں پر جو جسمانی کام میں مصروف ہیں توجہ دی جائے اور پیداوار کے لئے ضرورت سے زائد دائیگی کو کم کیا جائے۔

رفیقو، ہم کہہ چکے ہیں کہ ہمارے پاس غیر مستعمل معاشی صلاحیتیں بہت بڑی مقدار میں موجود ہیں۔ ان میں سے بہت سی ابھی تک کام میں لائی ہی نہیں گئیں۔ مختلف سطح پر کثیر تعداد انتظامی عملے کے ذہن کی تشکیل وسائل کی افراط کے پس منظر میں ہوئی ہے۔ بہت سے لوگ وسائل کی زیادتی کی وجہ سے بگڑ گئے ہیں اور فضول خرچی کی وبا پھیلی ہے۔ لیکن بہت پہلے ہی صورتِ حال بدل چکی ہے۔ مزدوروں کی ریل پیل میں کمی آگئی ہے اور جو تیل، خام لوہا اور کوئلہ ہم نکالتے ہیں اور فراہم کرتے ہیں اس کے ہر ٹن کی بھاری قیمت ہمیں ادا کرنی پڑ رہی ہے۔ ہم ان حقائق کی طرف سے آنکھ بند نہیں رکھ سکتے۔ ہمیں ان پر توجہ دینی ہی پڑے گی۔ ہر جگہ کارخانے میں اور گھر میں متواتر کفایت کرنی ہوگی۔ ہمیں بدانتظامی اور فضول خرچی کو نظر انداز نہیں کرنا ہے۔ اس سال قومی معیشت میں تمام تر ترقی مزدوروں کی قوت پیداوار بڑھانے اور خام مال اور توانائی کی کھپت کو گھٹانے سے حاصل ہوئی ہے۔

یہ بات آسان نہیں ہے لیکن پوری طرح قابل عمل ہے۔ اس لئے اور بھی زیادہ کہ ہمارے ملک نے وسائل کے استعمال میں کفایت شعاری کا تجربہ حاصل کر لیا ہے، لیکن اس پر ابھی تیزی سے عمل نہیں ہو رہا

ہے۔ پارٹی، نوجوان کمیونسٹ لیگ اور ٹریڈ یونین تنظیموں کو کفایت شعاری کو مسلسل فروغ دینا چاہیئے اور ان لوگوں کی ہمت افزائی کرنی چاہیئے جو خام مال، بجلی کی توانائی اور ایندھن کا معقول اور کفایتی استعمال کرتے ہیں۔ ہمیں اس اصول کو ٹھوس قاعدہ بنا دینا چاہیئے کہ وسائل کی زائد کھپت نقصان دہ اور بچت کافی منافع بخش ہے۔

میں مصنوعات کے کیفیتی معیار پر خاص طور سے زور دینا چاہوں گا۔ یہ ہماری فوری اور اہم غیر مستعمل صلاحیتوں سے زیادہ ہے۔ سائنس اور ٹکنولوجی کی تیز رفتار ترقی اعلیٰ کیفیتی معیار کے بغیر آج ناممکن ہے۔ ہم ڈیزائن سازی کے نقص، پیداواری طریقوں سے انحراف، معمولی درجے کے خام مال کے استعمال اور نفاست میں کمی کی وجہ سے زبردست مادی اور اخلاقی نقصان برداشت کر رہے ہیں۔ اس کا اثر مشینوں اور آلات کی صحت اور ان کے اعتبار پر پڑتا ہے اور اشیا اور خدمات کے سلسلے میں صارفین کی مانگ کی تکمیل پر پڑتا ہے۔ گزشتہ برس لاکھوں جوڑے جوتے اور بہت سی دوسری اشیائے صارفین فیکٹریوں کو واپس کردی گئی تھیں اور انھیں گھٹیا قسم کی مصنوعات قرار دیا گیا تھا۔ اس طرح کافی نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں، خام مال ضائع ہوتا ہے اور لاکھوں مزدوروں کی محنت رائگاں جاتی ہے۔ ناقص یا گھٹیا درجے کی چیزوں کی پیداوار کو ختم کرنے کے لئے ریڈیکل اقدامات عمل میں لائے جانے چاہئیں۔

کچھ عرصے پہلے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے پارٹی کمیٹیوں، سرکاری اور معاشی اداروں، ٹریڈ یونین اور نوجوان کمیونسٹ لیگ کی تنظیموں اور تمام محنت کش عوام سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اشیاء کے معیار کو ریڈیکل انداز میں بہتر بنانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ ہر کمیونسٹ اور ہر سوویت شہری کو، ان تمام لوگوں کو جو اپنے کام کو قابل احترام سمجھتے ہیں ان تمام لوگوں کو جو اپنے کارخانے، اپنی صنعت اور اپنے ملک کے وقار کو عزیز رکھتے ہیں اس بات پر توجہ دینی چاہیئے۔

بہت زیادہ اہم اور شدت کارانہ کام ہمیں انجام دینا ہے۔ پنجسالہ مدت کا پہلا سال متواتر کام کا سال ہے۔ یہ ہر منیجر اور ہر کاروباری اجتماعیہ کے لئے آزمائش کا سال ہے۔ ہمیں اس آزمائش میں کامیاب ہونا ہے، ہمیں تمام غیر مستعمل صلاحیتوں کو پیداوار میں لگانا ہے اور مزید تبدیلی کی بنیادیں مضبوط کرنی ہیں،

مقررہ مقاصد کے حصول کی کنجی ہے سوویت شہریوں کی جفاکشی اور ہنرمندی۔ اب اس عظیم قوت کی خوش کارانہ تنظیم کاری اور ٹھیک ڈھنگ سے رہنمائی کی ضرورت ہے، اس مسائل میں سوشلسٹ مسابقت کے رول کے بارے میں کچھ بھی کہنا مبالغہ نہ ہوگا۔ اسے کام کے معیار کو بلند کرنے، کفایت شعاری سے کام لینے اور فضول خرچی سے بچنے، ہر اجتماعیہ اور کارخانے کے متعینہ نشانے کی تکمیل کے لئے کام میں لانا چاہیئے۔ لوگوں کا جوش و خروش اور بڑھتی ہوئی مہارت ہمارے قابلِ اعتماد معاون رہے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ آئندہ بھی رہیں گے۔

ج ۔ سماجی پالیسی کے بنیادی رہنما خطوط

رفیقو! سماجی پالیسی کے مسائل، انسان کی خوش حالی کی فکر ہمیشہ پارٹی کی توجہ کا مرکز رہی ہے۔

سماجی میدان طبقات اور سماجی گروپوں، قوموں اور قومیتوں کے مفادات کا، فرد اور سماج کے رشتے، رہن سہن اور کام کے حالات، صحت اور فرصت کے اوقات سب کا احاطہ کرتا ہے۔ یہی وہ میدان ہے جس میں محنت کش عوام کے بنیادی مفادات پر اثر انداز ہونے والی معاشی سرگرمی کے نتائج کا اطلاق ہوتا ہے اور سوشلزم کے اعلیٰ ترین مقاصد کو عملی شکل دی جاتی ہے۔ یہی وہ میدان ہے جس میں سوشلسٹ نظام کی انسان دوستی اور سرمایہ داری سے اس کا کیفیتی فرق سب سے زیادہ اُبھر کر سامنے آتا ہے۔

سوشلزم نے سماجی ناانصافی کے اصل سرچشمے یعنی انسان کے ہاتھوں انسان کے استحصال کو ختم کر دیا ہے اور ذرائع پیداوار کے معاملے میں نابرابری کو مٹادیا ہے۔ سماجی انصاف سوشلسٹ سماجی رشتوں کے تمام میدانوں میں کارفرما ہے۔ لوگوں کو حاصل حقیقی اقتدار، قانون کے سامنے سب شہریوں کی برابری، قوموں کی حقیقی سیاسیات، فرد کے احترام اور شخصیت کی ہمہ جہت ترقی اس کے مظاہر ہیں اس کا اظہار ان باتوں سے اور وسیع سماجی ضمانتوں سے ہوتا ہے جو کام کے حق، تعلیم، ثقافت، طبی دیکھ بھال، مکان کی فراہمی، ضعیفوں اور زچہ اور بچے کی بہبودی سے متعلق دی گئی ہیں۔ سماجی انصاف کے اصول کی زندگی میں سختی سے پابندی قوموں کے اتحاد، سماج کے سیاسی استحکام اور اس کی حرکت پذیر ترقی کی اہم شرط ہے۔

لیکن جیسا کہ کہا جاتا ہے زندگی جامد نہیں رہتی۔ اس لئے ہمیں سماجی میدان کی مزید ترقی کو نئے زاویہ نگاہ سے دیکھنا چاہئے اور اس کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو پوری طرح سمجھنا چاہئے۔ پارٹی نے تیز رفتار سماجی و معاشی ترقی کی جو عام روش وضع کی ہے اور ہماری پارٹی کے پروگرام کا جو مقصد ہے یعنی سماج کے تمام لوگوں کی مکمل خوش حالی اور ان کی آزادانہ ہمہ جہت ترقی کا حصول، اس کی بناء پر ہم ایسا کرنے کے پابند ہیں۔

سابق تجربے کا بھی یہ تقاضہ ہے کہ ہم سماجی مسائل پر زیادہ توجہ دیں۔ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا خیال ہے کہ مرکزی اور مقامی اداروں نے ملک کے سماجی اور ثقافتی میدان کی مادی بنیاد سے تعلق رکھنے والے مسائل کو اتنی اہمیت نہیں دی ہے جتنی دینی چاہئے تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی ترقی کے لئے وسائل کے مختص کئے جانے کے معاملے میں جو اصول اپنایا گیا وہ بنیادی طور پر فرسودہ تھا۔ ٹکنوکریٹک روّیہ پر ضرورت سے زیادہ زور دیا گیا اور پیداوار کے سماجی پہلو، روزمرہ کی زندگی اور فرصت کے اوقات پر توجہ نہیں دی گئی۔ اس کا اثر محنت کش عوام کی اپنے کام میں دلچسپی پر پڑے بغیر نہیں رہ سکا، نظم و ضبط میں کمی آئی اور دوسرے منفی میلانات پیدا ہوئے۔

زندگی کے مادی اور روحانی پہلوؤں کو سدھارنے کے لئے جو طریقے اور ذریعے استعمال کئے جا رہے ہیں وہ کیا ہیں اور اسکے کون سے سماجی اثرات ہوں گے، اس بات سے ہم غیر متعلق نہیں رہ سکتے۔ ہمارے کام کے طریقوں اور وسیلوں کے انتخاب میں کچھ خرابی ہے اور اس خرابی کو دور کیا جانا ہے۔ کانگریس سے پہلے کی دستاویزوں پر بحث

کے دوران پارٹی ممبروں اور غیر ممبروں نے محنت اور کھپت سے متعلق اقدامات پر کنٹرول میں تساہلی، سماجی انصاف کے معاملے میں بے ضابطگی پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور بلا محنت، حاصل ہونے والی آمدنی کے خلاف جدوجہد تیز کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ ان مسائل کی سنگینی اور اہمیت پوری طرح ظاہر ہے۔

مختصر یہ کہ ترقی کی حاصل کردہ سطح اور نئے فریضوں کی وسعت ایک ایسی طویل مدتی اچھی طرح سوچی سمجھی، مربوط اور ٹھوس سماجی پالیسی کی طلبگار ہے جو سماج کی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرے۔ منصوبہ سازی اور انتظام کاری کے اداروں کیلئے، مرکزی اور مقامی معاشی تنظیموں کیلئے سماجی میدان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی غرض سے اپنے رخ میں ایک دلیرانہ تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔

سماجی پالیسی کے اغراض و مقاصد پارٹی پروگرام اور رہنما اصولوں کے مسودوں میں تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ یہاں میں اس کی عمل آوری سے تعلق رکھنے والے بعض سوالوں پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

۱۔ عوام کے معیارِ زندگی میں متواتر اضافہ، سماجی انصاف کی مسلسل ترویج

ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کے طویل مدتی منصوبوں میں عوام کی خوشحالی کو کیفیتی حیثیت سے ایک نئی سطح پر پہنچانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ آئندہ ۱۵ برسوں میں ان وسائل کے حجم کو، جو زندگی کے حالات کو بہتر بنانے کیلئے مختص کئے جاتے ہیں دگنا کر دیا جائیگا۔ حقیقی فی کس آمدنیوں میں ۶۰ تا ۸۰ فی صد اضافہ کیا جائیگا۔ ۱۲ویں پانچسالہ مدت کے دوران آمدنیوں میں جو اضافہ ہوگا اس سے کروڑوں لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ مکانوں اور سماجی اور ثقافتی سہولتوں کی تعمیر میں اضافہ کرنے کے لئے بھاری رقمیں مختص کی جارہی ہیں۔ یہ منصوبے ہیں لیکن اصل چیز کا ذکر ضروری ہے اور وہ یہ کہ منصوبے صرف اسی صورت میں حقیقت بنیں گے جب کہ ہر سوویت شہری کڑی محنت اور موثر ڈھنگ سے کام کرے۔ یہ بات ہر شخص پر صادق آتی ہے، چاہے وہ کہیں بھی کام کرتا ہو اور چاہے اس کا عہدہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ ہم جو کچھ انجام دیں گے وہی ہماری پونجی بنے گا اور اسی پر اس کا انحصار ہوگا کہ ہم کیسی زندگی گزارنے جارہے ہیں۔

کمیونسٹوں نے انتخابی جلسوں میں اور کانفرنسوں میں اخلاقی ترغیبات کو بہتر بنانے اور یقیناً مادی ترغیبات میں بہت کچھ اضافہ کرنے کا نیز اس اہم معاملے میں خاطر خواہ نظم و ترتیب پیدا کرنے کا سوال بجا طور پر اٹھایا ہے۔ یہ بھی بالکل صحیح کہا گیا ہے کہ وہ چیز جسے "اعداد و شمار کی ہیرا پھیری" اور شعبدہ بازی کہا جاتا ہے نیز غیر کمائی ہوئی آمدنیوں کی ادائیگی، بے جا بونسوں کی اجرائی اور ایسی "ضمانت شدہ" تنخواہ کی شرحیں متعین کرنا جو مزدور کے حقیقی کام سے مربوط نہیں ہوتیں ایسی چیزیں ہیں جو بالکل ناروا ہیں۔ اس سلسلے میں پر زور طریقے

سے یہ کہا جانا چاہیئے کہ اگر ایک قابل اور خوش کار ملازم اور ایک لاپرواہ اور غفلت شعار ملازم کے کام کیلئے مساوی ادائیگیوں کا تعین کیا جاتا ہے تو یہ چیز ہمارے اصولوں کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ سب سے پہلے طریقہ سوشلزم کے بنیادی اصول کو یعنی "ہر ایک سے اس کی قابلیت اور صلاحیت کے مطابق کام اور ہر ایک کو اس کے کام کے مطابق معاوضہ" کے اصول کو جو نئے سماجی نظام کے سماجی انصاف کے جوہر کا اظہار کرتا ہے مسخ کرنے کے برابر ہے جو ناقابل برداشت ہے۔

مرکز بند ذرائع سے استفادہ کرتے ہوئے غیر پیداآور شعبے میں شرحوں اور تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے گا۔ ڈاکٹروں اور دوسرے طبی کارکنوں کی تنخواہوں میں مرحلہ دار اضافے کا سلسلہ پچھلے سال شروع کیا گیا تھا۔ تعلیم عامہ کے شعبے میں کام کرنے والے لوگوں کی شرحوں اور تنخواہوں میں اضافہ کا سلسلہ ۱۹۸۷ء میں مکمل کرلیا جائیگا اور اسی سال سے ثقافتی کارکنوں کی تنخواہوں میں اضافے کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا۔ مشرقی سائبیریا اور سوویت مشرق بعید کے بعض منطقوں میں صنعتی اور دفتری مزدوروں اور ملازمین کی اجرتوں اور تنخواہوں کے فوائد کو بڑھانے اور وسیع کرنے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

محنت کش عوام نے انصاف کے اصول کو نافذ کرنے میں سماجی صرفہ فنڈوں کے رول سے متعلق کئی تجویزیں پیش کی ہیں۔ یہ فنڈ پہلے ہی سے صرف شدہ مادی اشیاء اور خدمات کا تقریباً ایک تہائی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس کی نوعیت کسی بھی طرح خیرات کی نہیں ہے۔ یہ فنڈ تعلیم اور ثقافت تک سماج کے تمام ارکان کو مساوی دسترس مہیا کرنے، بچوں کی پرورش کرنے اور تربیت کیلئے حالات کو یکساں بنانے اور ان لوگوں کی جنھیں کسی نہ کسی وجہ سے مدد یا متواتر امداد کی ضرورت ہے، زندگی کو آسان اور آرام دہ بنانے میں اہم حصہ ادا کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ مستند دیانتدارانہ کام کی حوصلہ افزائی کرنے اور اس کو بڑھاوا دینے کا ایک ذریعہ بھی ہیں۔ ہماری پارٹی ان عوامی فنڈوں کی مزید ترقی اور فروغ کو اور ان کے زیادہ موثر استعمال کو تقویت پہنچاتی رہے گی۔ ۱۲ ویں پانچسالہ مدت کے دوران ان میں ۲۰ تا ۲۳ فی صد اضافہ ہوگا۔

غیر کمائی ہوئی آمدنیوں کی بیخ کنی کرنا سوشلسٹ ریاست کا ایک اہم فرض منصبی ہے۔ آج ہمیں یہ اعتراف کرنا چاہیئے کہ کنٹرول میں ڈھیل اور کئی دوسری وجوہات کی بنا پر لوگوں کے ایسے گروپ پیدا ہوگئے ہیں جو ایک مخصوص اور واضح مالکانہ ذہنیت اور سماج کے مفادات کے تئیں حقارت آمیز رویہ رکھتے ہیں۔

محنت کش عوام نے بالکل جائز اور واجبی طور پر ان چیزوں کا قلع قمع کرنے کا سوال اٹھایا ہے۔ مرکزی کمیٹی ان مطالبوں سے مکمل اتفاق کرتی ہے۔ یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ طفیلیوں، مفت خوروں، سماجی املاک میں غبن کرنے والوں، رشوت خوروں اور ان سبھی لوگوں کے خلاف جو ہمارے سماج کے کام پر مبنی ماہیت اور فطرت سے جدا اور بیگانہ راستے پر چلتے ہیں بہت جلد مزید اقدامات عمل میں لائے جائیں۔ ہمیں اپنی ٹیکس پالیسی کو کامل بنانے کی تجویزوں پر بھی جن میں ایک ترقی یافتہ محصول متروکہ کا نفاذ بھی شامل ہے غور کرنا چاہیئے۔

لیکن غیر کمائی ہوئی آمدنیوں کی بیخ کنی کی کوششوں میں ہمیں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کا کوئی سایہ بھی ان لوگوں پر پڑنے نہ پائے جو ذیلی آمدنی کمانے کیلئے دیانتدارانہ کام کرتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ یہ کہ ریاست عوامی مانگ کی تکمیل کرنے اور خدمات مہیا کرنے کی مختلف شکلوں کے فروغ میں اعانت کرے گی۔ ہمیں انفرادی محنت کو منضبط کرنے کی تجویزوں کا بھی پوری توجہ اور احتیاط سے جائزہ لینا چاہیئے ظاہر ہے کہ ایسی محنت کو سوشلسٹ معاشی اصولوں سے پوری طرح ہم آہنگ اور امداد باہمی کے اصولوں یا سوشلسٹ اداروں سے کنٹراکٹوں پر مبنی ہونا چاہیئے۔ سماج کو، آبادی کو اس سے فائدہ ہی ہوگا۔

اگر ہم بازار کو طرح طرح کی اشیاء اور خدمات سے بھر دینے میں ناکام رہیں تو تقسیم سے متعلق تعلقات کو کامل بنانے کی کوششیں کچھ زیادہ بار آور ثابت نہیں ہوں گی اور عوام کی خوشحالی میں اضافہ کرنے کا مقصد حاصل نہیں کیا جا سکے گا۔ اشیائے صارفین کی پیداوار اور خدمات کی فراہمی کو ترقی دینے کے جامع پروگرام کا بلاشبہ یہی مقصد ہے۔

ہمیں ایک جدید طرز کی خدماتی صنعت کو جتنا جلد ہو سکے تعمیر کرنا اور مستحکم بنانا چاہیئے۔ یہ مرکزی تنظیموں کا کام ہے لیکن یہ یونینی جمہوریاؤں کی مجالس وزراء کا اور حکومت مقامی کے تمام اداروں کا کچھ کم نہیں بلکہ شاید کچھ زیادہ ہی کام ہے۔ خدمات کی فراہمی اور مانگ کے درمیان جو بہت زیادہ نمایاں عدم تناسبات ہیں، انھیں ختم کرنے کیلئے ثابت قدمی کے ساتھ اقدامات کئے جانے چاہیئں۔ ان کا تعلق سب سے پہلے ان خدمات سے ہے جو گھریلو کام کاج کو ہلکا کرتی ہیں، ان خدمات سے ہے جو رہائش گاہوں کو بہتر بنانے اور ان کی تجدید کرنے نئے سیاحت سے اور موٹروں کی درستگی و مرمت وغیرہ سے ہے، جن کی مانگ خاص طور پر تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ محنت کش عوام کی تجویزوں کو قبول کرتے ہوئے ہم اجتماعی باغبانی اور سبزیوں کی کاشت کو بڑے پیمانے پر توسیع دے رہے ہیں۔ یہ کام شروع ہو چکا ہے لیکن اس کو جاری رکھا جانا چاہیئے۔ اور تمام مصنوعی رکاوٹوں کو دور کیا جانا چاہیئے۔

رہائشی مسئلے کی سماجی اہمیت اور سنگین نوعیت اس کی جانب ہمارے سنجیدہ رویہ کی بنیاد ہے۔ ۲۰۰۰ء تک ہر خاندان کو ایک الگ فلیٹ یا مکان کی فراہمی، بجائے خود ایک بے پناہ لیکن قابل عمل منصوبہ ہے۔ موجودہ پانچ برسوں میں اور خاص طور پر آنے والی پنجسالہ مدتوں میں مکان کی تعمیر اور پہلے سے بنے مکانوں کی تجدید کاری کی رفتار بڑھ جائے گی پنچایتی اور انفرادی طور پر مکانوں کی تعمیر کی ہر طرح حوصلہ افزائی کی جانی چاہیئے۔ اس معاملے میں ہمیں زبردست امکانات نظر آ رہے ہیں جن سے ابھی فائدہ نہیں اٹھایا گیا ہے۔ نوجوانوں کے کامپلکسوں کی تعمیر کی جو لوگ ہمت افزائی کر رہے ہیں، وہ بالکل ٹھیک کام کر رہے ہیں۔ نوجوانوں کی لگن اور توانائی اس معاملے میں بہت کچھ کر سکتی ہے۔

مکانوں کی تقسیم کے کام میں سنجیدگی کے ساتھ سدھار لانے کے لئے بہت کچھ کیا جا رہا ہے۔ یہ سوالات ایک وسیع جمہوری بنیاد پر حل کئے جانے چاہیئں، اور انہیں مسلسل عوامی کنٹرول میں ہونا چاہیئے۔ مکانوں کے کرائے کے نظام میں معقول تبدیلیاں لانے اور انہیں رہنے والوں کے زیر استعمال رہائشی علاقے کے طول و عرض اور معیار کے مطابق بنانے

کی تجاویز بھی توجہ کی مستحق ہیں۔ مکانات کی تعمیر کے گھٹیا معیار کے بارے میں بھی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ ایسے اقدامات عمل میں لانا لازمی بن گیا ہے جن سے کیفیتی معیار میں قابل لحاظ بہتری لائی جاسکے ساتھ ہی نقشوں میں سہولیات میں اور ہمارے شہروں اور دیہاتوں کے فن تعمیر میں بھی سدھار کیا جاسکے۔

رفیقو! محنت کے جوہر میں دور رس تبدیلیوں کے بغیر سماجی میدان میں کیفیتی تبدیلیاں ناممکن ہیں۔ اس معاملے میں اصل رول معیشت کی تکنیکی تعمیرِ نو کو ادا کرنا ہے یعنی مشین کاری، خودکاری، کمپیوٹر کاری اور روبوٹ کاری کو جن کا جیسا کہ میں خاص طور پر زور دیکر کہنا چاہتا ہوں، انتہائی واضح سماجی رخ ہونا چاہیئے۔ سائنسی اور ٹکنولوجیکل انقلاب کے حالات میں محنت کی مزید تبدیلی لوگوں کی تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت سے بلند تر تقاضے کر رہی ہے۔ چنانچہ متواتر تعلیم کے ایک واحد نظام کے قیام کا فریضہ آج بنیادی طور پر وقت کا ایک اولین تقاضہ بن گیا ہے۔

حالیہ برسوں میں مرکزی کمیٹی نے اس سمت میں اہم اقدامات کئے ہیں۔ عام اور حرفہ جاتی اسکول کی اصلاح رائج کی گئی ہے۔ یہ کہنا چاہیئے کہ اس اصلاح کے تحت جو اقدامات کئے گئے ہیں ان کی رفتار اور پھیلاؤ اب تک اطمینان بخش نہیں ہے۔ عصری پیداوار کے سائنسی ستونوں کے اور اس کی شدت کاری کے اہم رجحانات کے مطالعے اور اہتمام کے لئے زیادہ گہرا اور یہ ضروری ہے اور خاص طور پر ضروری بات یہ ہے کہ تمام طالب علم کمپیوٹروں کا استعمال سیکھیں۔ مختصر یہ کہ یہ ضروری ہے کہ تعلیم کو پیداآور محنت کے ساتھ جوڑنے کے لیننی اصول کو پوری طرح روبعمل لایا جانا چاہیئے۔ تعلیم کے نتائج میں آزادانہ زندگی اور محنت کے لئے نوجوانوں کی تربیت میں اور نئے سماج کے سیاسی لحاظ سے باشعور معماروں کی پرورش وپرداخت میں زیادہ بنیادی بہتری پیدا کی جانی چاہیئے۔

پارٹی اعلیٰ اور خصوصی ثانوی تعلیم کی نئے سرے سے تشکیل اور ڈھانچہ بندی کا فریضہ متعین کر رہی ہے حالیہ برسوں کے دوران ماہروں کی تعداد میں جتنا اضافہ ہوا ہے اس کی مناسبت سے ان کی تربیت کے معیار میں بہتری نہیں ہوئی۔ اعلیٰ اسکول کے مادی بنیاد بری طرح پیچھے ہے۔ انجینیروں اور تکنیشینوں کے استعمال کو کافی بہتر بنایا جانا چاہیئے۔

اس وقت موجودہ صورت حال کو بدلنے کے لئے تجاویز مرتب کی گئی ہیں۔ یہ بات سماج کے مفاد میں ہے کہ انجینیروں کے کام کے وقار کو بلند کیا جائے۔ اعلیٰ اور ثانوی تعلیم کے ڈھانچے پر نظر ثانی کی جائے گی تاکہ ماہرین کی تربیت وقت کے تقاضوں سے پوری طرح ہم آہنگ بنائی جائے اور وہ اچھی خاصی نظری تعلیم اور عملی مہارت حاصل کر سکیں۔ معیشت کی مختلف شاخوں کے ساتھ اعلیٰ اور خصوصی ثانوی اسکولوں کے رشتے کو نئے خطوط پر استوار کیا جانا چاہیئے اور عملے کی تربیت اور مکرر تربیت کی سطح کو بلند کرنے میں، پیداوار میں ان کے استعمال کو بنیادی طور پر بہتر بنانے میں ان کے باہمی مفاد کو بڑھایا جانا چاہیئے۔

ہر شخص کیلئے اور اس اعتبار سے سماج کیلئے بھی صحت سے زیادہ قیمتی چیز اور کوئی نہیں ہے۔ لوگوں کی صحت کی حفاظت اور بہتری بنیادی اہمیت کا معاملہ ہے ہمیں صحت کے مسئلوں کا وسیع سماجی نقطۂ نظر سے جائزہ لینا چاہیئے۔ صحت کا انحصار سب سے بڑھ کر کام اور زندگی کے حالات پر اور معیار زندگی پر ہوتا ہے۔ یہ یقیناً قابل فہم ہے کہ صحت

عامہ سے متعلق خدمات بھی زبردست اہمیت رکھتی ہیں۔ ہمیں اعلیٰ معیار کے علاج، صحت کی حفاظت اور دواؤں کے معاملے میں لوگوں کی ضروریات کی جلد سے جلد اور اس سے بھی زیادہ یہ کہ ہر جگہ تکمیل کرنی چاہیئے۔ یہ ساری چیزیں خدمات صحت کی مادی اور تکنیکی بنیاد کے سوال کو ایک نئے انداز میں پیش کرتی ہیں اور کئی اہم ترین سائنسی، تنظیمی اور عملے سے متعلق مسئلوں کے حل کی طلبگار ہیں۔ اس کے لئے یقیناً کافی رقموں کی ضرورت ہوگی اور ہمیں اس بات پر نظر رکھنی چاہیئے کہ یہ رقمیں مہیا کی جائیں۔

یہ بہت پہلے ہی اور صحیح طور پر محسوس کیا جا چکا ہے کہ صحت کو دواخانوں میں خریدا نہیں جا سکتا۔ اصل چیز کسی شخص کا طرز زندگی ہے دوسری باتوں کے علاوہ یہ بات بھی ہے کہ کوئی شخص کتنے معقول اور مفید طریقے سے اپنی فرصت کا وقت گزارتا ہے۔ اس کیلئے مواقع تو دستیاب ہیں لیکن اس معاملے کا تنظیمی پہلو خاصا ناقص ہے۔ بہت کچھ انحصار عام لوگوں کی پہل کاری پر ہے، اس بات پر ہے کہ لوگ خود اپنی مرضی سے کیا کرتے ہیں۔ لیکن شہروں اور دیہاتوں میں کام کے اجتماعیوں کے اندر عام طور پر اوپر سے ہدایتوں کا انتظار کیا جاتا ہے اور اوپر ہی سے ملنے والی امداد پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔ آخر ہم ان چیزوں کا جو ہماری صوابدید پر ہیں جو ہمارے اختیار میں ہیں مثلاً ایوانوں، کلبوں، اسٹیڈیموں، باغیچوں اور کئی دوسری سہولتوں کا ناکافی استعمال کیوں کرتے ہیں؟ آخر سوویتیں ٹریڈ یونینیں اور کومسومول تنظیمیں ان سوالوں کو مناسب ڈھنگ سے حل کیوں نہیں کرتیں؟ کیوں نہ رہائشی اور سکونتی اصول کی بنیاد پر کھیل کود کے سیدھے سادے میدان اور ورزش گاہیں زیادہ سرگرمی کے ساتھ تعمیر کرنے کی مہم شروع کی جائے؟ اور آخر میں یہ کہ کیوں نہ کوآپریٹیو بنیاد پر کھیل کود کے کلب، سیاحتی اور دوسرے کلب منظم کئے جائیں؟

ملک کے طول و عرض میں شراب خوری اور الکحل زدگی کے خلاف ایک جہاد شروع کیا گیا ہے۔ سماج اور فرد کی صحت کی خاطر ہم نے ان رسوم کے خلاف جو صدیوں سے تشکیل پاتی اور پروان چڑھتی رہی ہیں، دلیرانہ اقدامات کئے ہیں۔ اور ایک لڑائی شروع کی ہے جو کچھ حاصل کیا گیا ہے اس کے بارے میں ہمیں کوئی خوش فہمی نہیں ہے۔ پھر بھی ہم اطمینان کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ کارخانوں میں شراب خوری اور بدمستی ختم کر دی گئی ہے اور اب عام مقامات پر بھی اس کے نظارے بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں۔ خاندانوں میں بھی صورت حال سدھر رہی ہے۔ پیداوار کے دوران زخمی ہونے کی وارداتیں بھی کم ہو گئی ہیں اور نظم و ضبط کو سخت کر دیا گیا ہے۔ لیکن ابھی بھی موجودہ عادتوں کو ختم کرنے کے لئے وسیع غیر متزلزل اور متنوع کوششوں کی ضرورت ہے۔ اس معاملے میں کسی بھی طرح کی کوتاہی برتی نہیں جانی چاہیئے!

ہمیں قدرت کے تحفظ اور اس کے وسائل کے معقول استعمال کو یقینی بنانے کے اہم فریضے کا سامنا ہے۔ سوشلزم جو پیداوار کی منصوبہ بند تنظیم اور انسان دوست عالمی نقطۂ نظر رکھتا ہے، سماج اور قدرت کے درمیان تعلق میں بھرپور ہم آہنگی پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے ملک میں اقدامات کا ایک نظام زیر عمل لایا جا رہا ہے اور اس مقصد کے لئے کافی بھاری رقمیں مختص کی جا رہی ہیں۔ اس کے عملی نتائج بھی حاصل ہوئے ہیں۔

پھر بھی کئی منطقوں میں ماحول کی صورت حال تشویشناک ہے اور عام لوگ خاص طور سے ہمارے ادیب اس بات پر صحیح زور دے رہے ہیں کہ زمین اس کے خزانے، جھیلوں اور دریاؤں، نباتات اور حیوانات کی دنیا کے سلسلے میں زیادہ محتاط رویہ اختیار کیا جانا چاہیئے۔

ماحول کے تحفظ میں سائنسی اور تکنیکی کامیابیوں کو بہت سست رفتار سے رائج کیا جارہا ہے۔ نئے صنعتی اداروں اور کارخانوں کی تعمیر اور موجودہ صنعتی اداروں اور کارخانوں کی تعمیر نو کے پروجیکٹ اب تک بھی فرسودہ اور از کار رفتہ تصورات پر مبنی ہیں اور پیداوار کی ایسی تکنیکیں بہت ہی چھوٹے پیمانے پر رائج کی جارہی ہیں جن کے باعث اشیاء کا اتلاف بالکل نہیں ہوتا یا بالکل ہی کم ہوتا ہے، معدنیاتی اشیاء کی پروسیسنگ کے دوران ان کا بہت بڑا حصہ فضلہ یا کترن چھانٹن کے طور پر ضائع ہو جاتا ہے اور ماحول کو آلودہ کرتا ہے۔ اس کے معاملے میں زیادہ ٹھوس معاشی، قانونی اور تعلیمی اقدامات کی ضرورت ہے۔ ہم سب جو آج کی دنیا میں ہیں، ماحول کے لئے اپنے جانشینوں کے سامنے اور تاریخ کے روبرو جوابدہ ہیں۔

۲۔ سماجی، طبقاتی تعلقات اور سوویت یونین کی قوموں کے باہمی تعلقات کی بہتری

رفیقو، طبقات اور سماجی گروہوں کے درمیان تعلقات کے مسئلوں کا تجزیہ کرنا ایک مارکسی، لیننی پارٹی کے لئے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ کمیونسٹ پارٹی اپنی پالیسی میں برادری کے مفادات اور ان کے مفادات کی مخصوص نوعیت، دونوں کو پوری احتیاط سے پیش نظر رکھتے ہوئے سماج کے قابل اعتماد اتحاد اور اس کے انتہائی اہم اور پیچیدہ فریضوں کی کامیاب انجام دہی کو یقینی بناتی ہے۔

سوویت سماج میں مزدور طبقے کو ہراول دستے کی حیثیت حاصل ہے۔ مزدور طبقہ سوشلسٹ پیداواری نظام میں اپنے موقف اور مرتبے کی، اپنے سیاسی تجربے، اپنے اعلیٰ سیاسی شعور، اچھی تنظیم اور محنتی اور سیاسی سرگرمی کے باعث ہمارے سماج کو متحد کرتا ہے اور سوشلزم کو بہتر بنانے میں، کمیونسٹ تعمیر میں رہنمایانہ رول ادا کرتا ہے۔ مزدور طبقے، کسانوں اور دانشوروں کے اتحاد کے لئے متواتر فکرمندی سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی پالیسی کا بنیادی عنصر ہے۔ یہ چیز ہمیں ان معاشی اور سماجی فریضوں کی جو ہم نے متعین کئے ہیں، تیزی سے تکمیل کے لئے طاقتوں کو اکٹھا اور متحرک کرنے کے قابل بناتی ہے۔

سوشلسٹ سماج کے اتحاد کے معنی عوامی زندگی میں یکسانیت لانا نہیں ہیں۔ سوشلزم عوام کے مفادات، ضروریات اور صلاحیتوں کے تنوع کو پروان چڑھاتا ہے اور ان سماجی تنظیموں کی جو اس تنوع کا اظہار کرتی ہیں، پہل کاری کی پرزور حمایت کرتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ سوشلزم کو اس تنوع کی ضرورت ہے کہ اسے وہ لوگوں کی تخلیقی

سرگرمی اور پہل کاری کے اور ذہانت اور صلاحیتوں کے مسابقت کے مزید فروغ کے لئے جس کے بغیر سوشلسٹ طرز زندگی اور پیش قدمی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، ایک ناگزیر شرط سمجھا ہے۔

بہرحال مسئلہ یہ ہے کہ جب تک ہم پیداواری اور معاشی مسابقت کو ایک نئی اور بے مثال اعلیٰ سطح تک نہیں پہنچائیں گے، جب تک ہم سائنس اور فنون میں مسابقت کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے، ہم ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے کے فریضے کو سرانجام دینے کے قابل نہیں ہو پائیں گے۔

خاندان کو مستحکم بنانے کے مسئلے عوامی توجہ کا مرکز بن گئے ہیں۔ نئے سوشلسٹ طرز کے خاندان کی تشکیل اور ترقی کے سلسلے میں ہماری کامیابیوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ سوشلزم نے عورتوں کو معاشی اور سماجی جبر و استبداد سے نجات دلائی، انھیں مردوں کے ساتھ مساوی بنیاد پر کام کرنے، تعلیم حاصل کرنے اور عوامی زندگی میں حصہ لینے کا موقع مہیا کیا۔ سوشلسٹ خاندان مردوں اور عورتوں کی مکمل مساوات اور خاندان سے متعلق ان کی مساوی ذمہ داری پر مبنی ہے۔

اس کے باوجود نئے طرز کے خاندان کی تشکیل کا یہ کام کوئی آسان اور سیدھا سادہ کام نہیں ہے۔ یہ ایک پیچیدہ سلسلۂ عمل ہے جس سے کئی مسئلے تعلق رکھتے ہیں۔ خاص طور پر، پچھلے کچھ برسوں کے دوران طلاق کی شرح کم ہوئی ہے، پھر بھی، اب تک وہ اونچی ہی ہے۔ آج بھی کئی ناشاد خاندان ہیں۔ ان باتوں کا منفی اثر سب سے بڑھ کر بچوں کی تعلیم و تربیت پر، نیز مردوں اور عورتوں کی اخلاقی حالت پر، ان کی محنت سے متعلق اور عوامی سرگرمی پر پڑتا ہے۔ یہ بات قابل فہم ہے کہ سماج ایسے مظاہر سے اپنے آپ کو بے تعلق نہیں رکھ سکتا۔ مضبوط و مستحکم خاندان اس کا ایک اہم ترین ستون ہے۔

جواں سال خاندانوں پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ نوجوانوں کو ازدواجی زندگی کے لئے اچھی طرح تربیت دی جانی چاہئے۔ نو بیاہتا جوڑوں کے لئے، سب سے بڑھ کر ان کے رہائشی مسئلے اور روزمرہ کے مسئلوں کو حل کرنے میں، مالی امداد مہیا کرنے کے نظام پر زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ بہت ہی اچھا ہوگا اگر خاندان کو مستحکم بنانے کے لئے شہریوں کی ذمہ داری بڑھانے کی غرض سے متعلقہ قوانین کو بہتر بنانے کی تجاویز پر غور کیا جائے۔ لیکن بات صرف اتنی ہی نہیں ہے۔ ہمیں حکومتی اداروں اور عوامی تنظیموں کے عملی کام کی تشکیل اس طرح کرنی ہوگی کہ وہ خاندان اور اس کی بنیادوں کو مستحکم بنانے میں ہر طرح مدد دیں۔ اس کے معنی مشترکہ عوامی تقریبات اور ثقافتی اور کھیل کود کے دوروں اور تفریحی سفروں کے لئے، خاندانی تفریح کے لئے حالات تخلیق کرنا ہیں۔ ایسے خاندانوں کی عزت اور احترام کیا جانا چاہئے جو کئی پشتوں سے ایک ہی پیشے سے وابستہ ہیں، اچھی خاندانی روایات کی حمایت کی جانی چاہئے اور نوجوانوں کی تربیت میں بزرگوں کے تجربوں سے استفادہ کیا جانا چاہئے۔ اس معاملے میں عوامی رابطے کے ذرائع، ٹیلی ویژن، ادب، فلمیں اور تھیٹر مفید حصہ ادا کر سکتے ہیں۔

عورتوں کے لئے رہن سہن اور کام کاج کے ایسے حالات کو یقینی بنانا جو انھیں اپنے مادری فرائض کو

محنت سے متعلق اور عوامی سرگرمی میں اپنی عملی شرکت کے ساتھ کامیابی سے جوڑنے کے قابل بنائیں کئی خاندانی مسئلوں کے حل کی ایک بنیادی شرط ہے۔ ۱۲ویں پنج سالہ مدت میں ہم اس طریقۂ کار کو وسعت دینے کا منصوبہ بنا رہے ہیں کہ عورتوں کے لئے کام کا دن یا ہفتہ مختصر کر دیا جائے یا وہ گھر پر کام کریں۔ ماؤں کو اپنے بچوں کی ڈیڑھ سال کی عمر تک دیکھ بھال کرنے کے لئے تنخواہ کے ساتھ چھٹی دی جائے گی۔ ماؤں کو اپنے بیمار بچوں کی تیمارداری اور خبر گیری کے لئے تنخواہ کے ساتھ جتنے دنوں کی چھٹیاں دی جاتی ہیں، ان کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا۔ کم آمدنی والے خاندانوں کو جن کے بچوں کی عمر ۱۲ سال تک ہو، بچوں کا الاؤنس دیا جائے گا۔ ہم بچوں کے ماقبل اسکول اداروں کے لئے عوام کی ضرورت کی آئندہ چند برسوں کے اندر بھرپور طور پر تکمیل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مناسب تنظیمی شکلوں پر بھی توجہ دی جانی چاہئے۔ کیوں نہ کام کے اجتماعیوں یا رہائشی علاقوں میں عورتوں کی کونسلیں دوبارہ قائم کی جائیں اور انھیں سوویت عورتوں کی کمیٹی کے تحت ایک واحد نظام میں مربوط کر دیا جائے؛ عورتوں کی کونسلیں ہمارے سماج کی زندگی میں پیدا ہونے والے کئی مسئلوں کو حل کرنے میں مدد دے سکتی ہیں۔

بوڑھے لوگوں، جنگ اور محنت کے سورماؤں کے لئے فکرمندی کو ایک اولین ترجیحی مقام حاصل ہونا چاہئے۔ ہماری پارٹی اور سوویت حکومت اس بات کی ہر ممکن کوشش کریں گی کہ سماج کی خوشحالی میں اضافے کے ساتھ پنشن یافتہ لوگوں کی خوشحالی میں بھی اضافہ ہوتا رہے۔ ۱۲ویں پنج سالہ مدت کے دوران ان پنشنوں کی کم سے کم مقدار میں اضافہ کیا جائے گا جو بڑھاپے، معذوری اور خاندان کے پالن ہار کی موت کے باعث صنعتی اور دفتری مزدوروں کو ملازموں کو دی جاتی ہیں، اور اجتماعی کسانوں کی پنشنوں میں بھی جو پہلے مقرر کی گئی تھیں اضافہ کیا جائے گا۔ لیکن انسان، جیسا کہ کہاوت ہے، صرف روٹی پر زندہ نہیں رہتا۔ مرکزی کمیٹی کو ملنے والی اطلاعات کے مطابق، کئی پنشن یافتہ لوگ یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ ان سے سردمہری برتی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ، حکومتی اور غیر حکومتی، مرکزی اور مقامی، تنظیموں کو چاہئے کہ وہ بزرگوں کو پیداوار اور سماجی، سیاسی زندگی میں زیادہ سرگرمی سے شرکت کرنے میں مدد دینے کے لئے مزید اقدامات کریں۔

جنگ اور محنت کے سورماؤں کی ایک قومی عوامی تنظیم کا قیام اس سمت میں ایک نیا قدم ہو سکتا ہے۔ یہ تنظیم انتہائی تجربہ کار لوگوں کو سماجی اور سیاسی معاملات میں، سب سے پہلے، ابھرتی ہوئی نسل کی تعلیم و تربیت میں، شامل کرنے میں معاون بن سکتی ہے۔ خدمات یا تجارت میں، اشیائے صارفین یا فصلوں کی پیداوار میں، پنشن یافتہ لوگوں کی کوآپریٹیو یا انفرادی، خاندانی بنیاد پر شرکت انتہائی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ نئی تنظیم پنشن یافتہ لوگوں کے لئے روزمرہ کی اور طبی خدمات کو بہتر بنانے اور ان کے لئے فرصت کے اوقات گزارنے کے مواقع کو بڑھانے میں مدد دے سکتی ہے۔ جیسا کہ ہم محسوس کرتے ہیں، اس کے پاس کرنے کو یقیناً بہت

کام ہوگا۔

رفیقو، سوویت یونین کی قوموں اور قومیتوں کے درمیان تعلقات کی بہتری ہماری کثیر قومی سوویت ریاست کے لئے زبردست اہمیت رکھتی ہے۔ ہمارے ملک میں قومیتوں کے مسئلے کے حل کے لئے عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب نے بنیاد فراہم کی تھی۔ کمیونسٹ پارٹی نے لینن کے اصول اور تعلیمات اور سوشلزم کی کامیابیوں پر یقین رکھتے ہوئے، اس میدان میں قلب ماہیت پیدا کرنے کا زبردست کام انجام دیا ہے۔ اس کے نتائج سوشلزم کا ایک اہم ترین کارنامہ ہیں جس نے عالمی تہذیب کو مالا مال کیا ہے۔ ہر طرح اور ہر شکل کے قومی جبر و استبداد اور عدم مساوات کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا گیا ہے۔ قوموں کے درمیان اٹوٹ دوستی اور قومی ثقافت اور تمام قوموں اور قومیتوں کے وقار کا احترام کروڑوں لوگوں کے ذہنوں میں گہری جڑیں پکڑ چکا ہے۔ سوویت عوام کیفیتی حیثیت سے ایک بالکل نئی سماجی اور بین قومی برادری ہے جو مشترکہ معاشی مفادات، نظریے اور سیاسی مقاصد کے ذریعے متحد ہے۔

پھر بھی، ہماری کامیابیوں کو یہ تاثر نہیں پیدا کرنا چاہیئے کہ قومی سلسلہ ہائے عمل میں کوئی مسئلے نہیں ہیں۔ کسی بھی قسم کی ترقی میں تضادات لاینفک ہوتے ہیں اور اس میدان میں بھی ناگزیر ہیں۔ اہم چیز یہ ہے کہ ان کے ابھرتے ہوئے پہلوؤں اور رخوں کو دیکھا جائے اور ان سوالوں کے جو زندگی پیش کرتی ہے، جواب بروقت تلاش اور مہیا کئے جائیں۔ یہ اس لئے اور بھی ضروری اور اہم ہے کہ قومی علیحدگی پسندی، علاقہ پرستی اور طفیلیت کی طرف میلان آج بھی پایا جاتا ہے اور بعض اوقات یہ رجحانات اپنے آپ کو انتہائی تکلیف دہ طور پر محسوس کرواتے ہیں۔

قومیتوں سے متعلق ایک طویل مدتی پالیسی مرتب کرتے وقت اس چیز کا خیال رکھنا خاص طور پر ضروری اور اہم ہے کہ ہمارے متحدہ اور مربوط قومی معاشی کامپلکس کی ترقی میں جمہوریاؤں کا حصہ ان کی اپنی اونچی معاشی اور روحانی صلاحیت کے ہم پلہ ہونا چاہیئے۔ یہ چیز ہماری کثیر قومی ریاست کے اور خود ہر جمہوریہ کے اعلیٰ ترین مفادات میں ہے کہ جمہوریاؤں کے درمیان پیداوار میں تعاون، ساجھے داری اور باہمی امداد کو فروغ دیا جائے۔ یہ پارٹی تنظیموں اور سوویتوں کا فریضہ ہے کہ وہ دستیاب صلاحیتوں سے مشترکہ مفادات میں ممکنہ حد تک بھرپور استفادہ کریں اور علاقہ پرستی کی تمام علامتوں پر ثابت قدمی کے ساتھ قابو پائیں۔

ہمیں اپنی کثیر قومی سوویت سوشلسٹ ثقافت کی کامیابیوں پر بجا طور سے فخر ہے۔ وہ قومی اسالیب اور خصوصیات کی دولت کو سمیٹتے ہوئے عالمی ثقافت میں ایک منفرد مظہر بن کر ابھر رہی ہے۔ لیکن ہر قومی ثقافت میں گرانقدر چیزوں سے صحت مند دلچسپی کو اس معروضی سلسلۂ عمل سے جس کے ذریعے قومی ثقافتیں ایک دوسرے پر اثر ڈالتی اور ایک دوسرے سے قریب آتی ہیں، اپنے آپ کو الگ تھلگ کر لینے کی کوششوں کی شکل ہرگز اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔ یہ بات، اور چیزوں کے علاوہ ادب اور فن کی بعض تخلیقات اور بعض عالمانہ تحریروں پر صادق

آتی ہے، جن میں قومی اپج اور قومی انفرادیت کی آڑ میں رجعت پسند قوم پرستانہ اور مذہبی باقیات کو جو ہمارے نظریے، سوشلسٹ طرز زندگی اور ہمارے سائنسی عالمی نقطۂ نظر کے مغائر اور منافی ہیں، دلکش پیرایے میں پیش کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں ۔

ان تمام باتوں کے بارے میں جو قومیتوں سے متعلق پالیسی اور ہر قوم اور قومیت کے مفادات یا قومی جذبات سے تعلق رکھتی ہیں، خاص طور پر محتاط، چوکس اور ہوشیار رہنے کی ہماری پارٹی کی وہ روایت جو لینن نے مرتب اور قائم کی ہے، ہم سے قومی تعصب، تنگ نظری اور تکبر، قوم پرستی اور شاؤنیت کے خلاف چاہے ان کا بھیس کچھ ہی کیوں نہ ہو، اولوالعزمانہ جدوجہد کی بھی طلب گار ہے۔ ہم کمیونسٹوں کو لینن کے احکامات کی ثابت قدمی سے تعمیل کرنی چاہیئے، انھیں نئے حالات کے مطابق تخلیقی انداز میں استعمال کرنا چاہیئے اور سوویت یونین کی تمام قوموں اور قومیتوں کے درمیان برادرانہ دوستی کے مزید استحکام کی خاطر قوموں اور قومیتوں کے درمیان تعلقات کے سلسلے میں چوکس، اور با اصول ہونا چاہیئے۔

پارٹی نے جو سماجی پالیسی مرتب کی ہے، اس کے کئی پہلو ہیں اور وہ پوری طرح قابل عمل ہے۔ لیکن اس کی کامیابی کا انحصار بڑی حد تک کارکنوں کی سماجی آگہی پر، ہمارے منصوبوں کی عمل آوری میں ثابت قدمی اور پہل کاری پر ہے۔ عوام کی ضروریات اور مفادات کے لئے فکرمندی کو پارٹی، حکومت اور معاشی تنظیموں کی، ٹریڈ یونینوں اور ہر عہدے دار کی انتھک توجہ کا مرکز بننا چاہیئے۔ اگر ہم سماجی میدان کو ایک فیصلہ کن موڑ دینے میں کامیاب ہو جائیں تو بہت سارے مسئلے جن سے ہم آج دوچار ہیں یا کل دوچار ہوں گے موجودہ رفتار سے کہیں زیادہ جلد اور کہیں زیادہ موثر انداز میں حل کئے جا سکیں گے ۔

۳ - سماج کی مزید جمہوریت کاری اور عوام کی سوشلسٹ خود انتظامی کا فروغ

رفیقو، لینن محنت کش عوام کی تخلیقی پہل کاری اور جمہوریت کو نئے نظام کی ترقی اور فروغ کی اہم ترین طاقت سمجھتے تھے۔ لینن نے جن کا عوام پر یقین اور بھروسہ لاثانی اور بے نظیر تھا، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ان پڑھ لوگ سیاست سے باہر ہوتے ہیں، عام لوگوں کی سیاسی سرگرمی اور ثقافت کی سطح کو بلند کرنے کے لئے فکرمندی کا اظہار کیا اور توجہ دی۔ اس واقعہ کو تقریباً ۷۰ سال گزر چکے ہیں۔ آج سوویت عوام کی عام تعلیمی اور ثقافتی سطح بے حد اونچی ہو گئی ہے اور ان کا سماجی، سیاسی تجربہ زیادہ مالا مال ہو گیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر شہری کے لئے ریاست اور سماج کے معاملات کے انتظام و انصرام میں حصہ لینے کا

امکان اور ضرورت بے انتہا بڑھ گئی ہے۔

جمہوریت وہ صحت بخش اور صاف ہوا ہے جس کے بغیر سوشلسٹ عوامی نظام تندرست اور توانا زندگی گزار نہیں سکتا۔ اس لئے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں سوشلزم کی زبردست صلاحیت کو پوری طرح استعمال نہیں کیا جا رہا ہے تو ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سوشلسٹ جمہوریت کے تمام پہلوؤں اور مظاہر کی مزید ترقی اور فروغ کے بغیر سماج کی ترقی کی رفتار میں تیزی ناقابل تصور اور ناممکن ہے۔

ہماری پارٹی اور اس کی مرکزی کمیٹی اسی حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسے اقدامات کر رہی ہے جن کا مقصد سوشلسٹ نظام کے جمہوری کردار کو بڑھانا ہے۔ ان میں سوویتوں، ٹریڈ یونینوں کو مسومول، کام کے اجتماعیوں اور عوامی کنٹرول کے اداروں کو تقویت پہنچانے اور تشہیر کو فروغ دینے کے اقدامات بھی شامل ہیں۔ لیکن جو کچھ بھی کیا گیا ہے اور کیا جا رہا ہے اس کا تشخص کل کے معیاروں کی بنیاد پر نہیں بلکہ ہمارے نئے فریضوں کی وسعت اور پیچیدگی کی اصطلاحوں میں کیا جانا چاہئے۔ یہ فریضے، جیسا کہ پارٹی پروگرام کے نئے ایڈیشن میں زور دے کر کہا گیا ہے، عوام کی سوشلسٹ خود انتظامی کی ترقی اور فروغ کے طلب گار ہیں۔

سوشلسٹ سماج میں، خاص طور پر موجودہ حالات کے تحت، حکومت کو پیشہ ور لوگوں کے ایک مٹھی بھر حلقے کا امتیازی حق نہیں ہونا چاہئے۔ اپنا وسیع تجربہ اور نظریہ ہمیں بتاتا ہے کہ سوشلسٹ نظام صرف اسی صورت میں کامیابی کے ساتھ ترقی کر سکتا ہے جب کہ عوام خود اپنے معاملات کا حقیقی معنوں میں انتظام وانصرام کریں، جب کروڑوں لوگ سیاسی زندگی میں حصہ لیں۔ یہی تو محنت کش عوام کی خود انتظامی ہے، جیسا کہ لینن نے پیش بینی کی تھی۔ یہ سوویت اقتدار کی روح اور جوہر ہے۔ خود انتظامی کے عناصر ریاستی اور عوامی زندگی کے تمام پہلوؤں میں سرایت کرتے ہوئے، جمہوری مرکزیت کے جوہر کو مالامال اور اس کی سوشلسٹ نوعیت اور کردار کو مستحکم کرتے ہوئے ہماری ریاست کے باہر نہیں بلکہ اسی کے اندر نشوونما اور فروغ پاتے ہیں۔

پارٹی ہی سوشلسٹ خود انتظامی کی رہنما قوت اور اس کے ترقی اور فروغ کی اصل ضامن ہے۔ خود ہماری پارٹی جو سماج میں رہنمایانہ رول ادا کرتی ہے، ایک سیلف گورننگ سماجی، سیاسی تنظیم کی اعلیٰ شکل ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اندرون پارٹی جمہوریت کو فروغ دیتے ہوئے اور سیاسی نظام کی تمام سطحوں پر کمیونسٹوں کی سرگرمی کو بڑھاتے ہوئے عوام کی سوشلسٹ خود انتظامی کو فروغ دینے اور ملک کے معاملات کی انجام دہی میں عام لوگوں اور ہر شخص کی شرکت کو وسیع کرنے کے سلسلۂ عمل کے لئے صحیح سمت متعین کرتی ہے۔

محنت کش عوام کی انقلابی خلاقیت کا نتیجہ یعنی عوامی نمائندوں کی سوویتیں وقت کی کسوٹی پر کھری اتر چکی ہیں، انھوں نے عوام کے لئے مکمل اقتدار حاصل کرنے اور عام لوگوں کو متحد منظم اور سرگرم عمل بنانے میں اپنی قوت حیات اور زبردست صلاحیتوں کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ خود سوشلسٹ جمہوریت کی ترقی اور فروغ

کی منطق سوویت نمائندہ اداروں کی ان صلاحیتوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کی فوری ضرورت کو اجاگر کرتی ہے۔

یہ حقیقت انتہائی خوش آئند ہے کہ سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت اور یونینی اور خود اختیار جمہوریاؤں کی اعلیٰ سوویتیں اپنی سرگرمی میں وقت کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ عملی اور موثر بنتی جارہی ہیں۔ یہ ان کا فرض ہے کہ وہ رفتہ رفتہ قانون کو بہتر سے بہتر بنائیں، قانونوں کی عمل آوری پر نظر رکھیں، ہر ریاستی ادارے اور ہر عہدے دار کے کام کے واقعی نتیجہ کی جانچ کریں۔ اعلیٰ سوویتوں کو اپنے اجلاسوں میں ان تجویزوں پر جو ٹریڈ یونینیں، کومسومول اور دوسری سماجی تنظیمیں پیش کرتی ہیں، انتظامی اداروں کی رپورٹوں پر، معیشت کی مختلف شاخوں کی صورت حال پر بحث کرنے اور مختلف علاقوں کی ترقی کے سوالوں کا جائزہ لینے پر زیادہ زور اور زیادہ توجہ دینی چاہیے۔

میں کانگریس کے مندوبین کی توجہ مقامی سوویتوں کی سرگرمیوں کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ آج وہ اس موقف میں ہیں کہ ملک کی سماجی معاشی ترقی میں تیزی لانے کی کوششوں کے سلسلے میں عوام کو ابھارنے والے ایک انتہائی اہم وسیلے کے طور پر کام کرسکیں اور انھیں کرنا چاہیئے۔ جب وہ رائے دہندگان کی طرف سے چنی جاتے ہیں تو مقامی حکومت کے اداروں پر اپنے اپنے علاقے میں زندگی کے تمام پہلوؤں کی ذمہ داری آتی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ "یہ میرا کام نہیں ہے"، تو یہ رویہ یقینی طور پر سوویتوں کے لئے نا قابلِ قبول ہے۔ رہائش اور تعلیم، صحت عامہ اور اشیا رصارفین، تجارت اور خدمات، پبلک ٹرانسپورٹ اور فطرت کا تحفظ سبھی سوویتوں کا خاص فریضہ ہیں۔ جب بھی ان معاملات میں محنت کش عوام کی جانب سے ہمیں شکایات موصول ہوتی ہیں جن کی تعداد اب بھی خاصی ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ان میں کارکردگی اور پہل کاری کی کمی ہے اور پورا کنٹرول حاصل نہیں ہے۔ لیکن سوویتوں سے جائز مطالبہ کرتے ہوئے ہمیں اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ فی الحال متعدد مقامی مسائل سے نمٹنے کی ان کی صلاحیت محدود ہے۔ ان معاملات میں ضرورت سے زیادہ مرکز کو عمل دخل حاصل ہے حالانکہ ایسا ہمیشہ ہی نہیں ہوسکتا کہ مرکز انھیں صاف طور پر دیکھ سکے اور انھیں مقامی طور پر زیادہ بہتر ڈھنگ سے حل کیا جاسکتا ہے۔

اسی لئے ہم نے مستقل مزاجی کے ساتھ حکومت کے مقامی اداروں کی آزادی اور سرگرمی کو فروغ دینے پر توجہ دی ہے۔ اس سے متعلق تجاویز اس وقت سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی، اعلیٰ سوویت کی مجلسِ صدارت اور سوویت یونین کی مجلسِ وزراء تیار کررہی ہے۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ ہر سوویت کو ان تمام معاملات میں پوری طرح ذمہ دار اور خود مختار و مجاز بنا دیا جائے جن کا تعلق عوام کی روزمرہ کی ضروریات پوری کرنے، انھیں دیئے جانے والے فنڈ کو، مقامی صلاحیتوں اور وسائل کو استعمال کرنے اور آبادی کی خدمت کرنے والی تمام تنظیموں کے کام میں تال میل پیدا کرنے اور اس کی نگرانی کرنے سے ہے۔ اس سلسلے میں

ہمیں سوویتوں اور ان کے علاقے میں مرکز کے زیر انتظام اداروں اور کارخانوں کے باہمی تعلق کا بھرپور جائزہ لینا چاہیئے۔ اور ان کے کام کے نتائج کے سلسلے میں مقامی اداروں کی ذمہ داری میں اضافہ کر دینا چاہیئے ۔

سوویتوں کے اجلاسوں کو کہیں زیادہ موثر ڈھنگ سے چلایا جانا چاہیئے۔ مستقل کمیٹیوں کی تجزیاتی اور قائدانہ سرگرمی کو اور زیادہ بھرپور بنایا جانا چاہیئے اور نمائندوں کی طرف سے سوالات اور انکوائری کے عمل کو اور وسعت دی جانی چاہیئے۔ کمیٹیوں کی سفارشوں پر اور نمائندوں کی تجاویز اور تبصروں پر انتظامی مجلسوں کو احتیاط کے ساتھ غور کرنا چاہیئے اور انھیں مدِنظر رکھنا چاہیئے ۔

سوویتوں کے کام میں مزید سدھار لانے کی کوشش کرتے ہوئے ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ان سے حسب خواہش نتائج اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتے جب تک انھیں نمائندوں کی پہل کاری سے تقویت نہ دی جائے ۔ پارٹی اس بات پر نظر رکھنا جاری رکھے گی کہ ایسے لائق ترین لوگوں میں سے نمائندوں کا انتخاب کیا جائے جو ریاستی امور موثر ڈھنگ سے انجام دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ اور یہ کہ سوویتوں کی رکنیت میں باقاعدگی کے ساتھ نیا خون لایا جاتا رہے ۔ وقت آگیا ہے کہ ہمارے طریقۂ انتخاب میں ضروری تصحیح کی جائے ۔ اس سلسلے میں بہت سارے مسائل اب بھی حل کئے جانے ہیں ۔

پارٹی نے ہمیشہ اسے اپنا فرض تصور کیا ہے کہ عوامی نمائندوں کے اختیار اور وقار کو بڑھایا جائے اور اسی کے ساتھ ہر ممکن طور پر رائے دہندگان کے سامنے ان کی جوابدہی اور ذمہ داری میں بھی اضافہ کیا جائے ۔ نمائندہ بننے کا خطاب کوئی ایسی چیز نہیں جس کا تعلق محض کسی عہدے سے ہو ۔ یہ کوئی اعزازی وصف نہیں ہے، اس کے معنی ہیں سوویت کے اندر اور آبادی میں بہت سارا کام اور سخت محنت ۔ اور ہمیں اپنے بس بھر اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے کہ نمائندوں کی حیثیت سے متعلق قانون کی سختی سے پابندی کی جائے اور اس پر نظر رکھنی چاہیئے کہ ہر نمائندے کو اپنے اختیارات کے استعمال کا بھرپور موقع فراہم کیا جائے ۔

عوام کی حکومت خود اختیاری کے فروغ کا تقاضہ یہ ہے کہ انتظامیہ میں، سوویتوں میں اور انتظامیہ کمیٹیوں کی نیز ان کے اداروں اور حکومت کے دوسرے تمام اداروں کی سرگرمیوں میں، جمہوری اصولوں کو مزید بڑھاوا دیا جائے ۔ ان سے وابستہ بیشتر لوگ اپنا کام دل لگا کر کرتے ہیں اور لائق ہیں لیکن ہر شخص کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ بھلے ہی کسی ادارے کے کارکن اپنے کام میں پوری طرح طاق کیوں نہ ہوں کوئی ادارہ اس وقت تک اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتا جب تک اسے محنت کش عوام کی پرجوش حمایت اور حکومت میں ان کی شرکت حاصل نہ ہو ۔ جہاں تک اداروں کے کام کا سوال ہے وقت روز افزوں طور پر سخت گیر اور سخت بنتا جا رہا ہے اس معاملہ میں اچھی خاصی کمزوریاں موجود ہیں، اکثر تنگ شعبہ جاتی رویہ، مقامی محدودیت، غیر ذمہ داری، لال فیتہ شاہی اور عوام کی جانب رسمی عدم توجہی ہمارے سامنے آتی رہتی ہیں۔ اس کی

ایک خاص وجہ یہ ہے کہ اداروں کی کارکردگی پر محنت کش عوام کا، خود سوویتوں کا اور سماجی تنظیموں کا کنٹرول کمزور پڑ گیا ہے۔

ان سب باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے پارٹی نے یہ تہیّہ کیا ہے کہ ان تمام طریقوں کو بروئے کار لائے گی جو واقعی طور پر ہر شہری کو اس قابل بناتے ہیں کہ وہ انتظامیہ کے فیصلوں پر سرگرمی کے ساتھ اثر ڈال سکے، فیصلوں کی تعمیل کا معائنہ کر سکے اور متعلقہ ادارے کی سرگرمی کے بارے میں ضروری اطلاعات حاصل کر سکے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے ایک ایسا نظام ہوگا جس کے تحت انتظامیہ کے تمام ادارے کاروباری اجتماعیوں کو اور عام جلسوں کو برابر رپورٹ دیتے رہیں گے۔ اس سلسلے میں عوامی کنٹرول کمیٹیاں گروہ اور ٹیمیں، ٹریڈ یونین کے رضاکار، انسپکٹر اور پرچار کے وسائل بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

منتخب اداروں کو اپنے اعضاء کی جانب زیادہ سخت گیری اور سختی کا رویّہ اپنانا چاہئے۔ اس حقیقت سے کوئی چشم پوشی نہیں کر سکتا کہ جو کارکن لمبے عرصے تک کسی عہدے پر فائز رہتے ہیں وہ نئی چیزوں کو محسوس کرنے کی صلاحیت سے محروم ہونے لگتے ہیں، خود اپنی ہی اختراع کردہ ہدایات کی بدولت اپنے آپ کو عوام سے الگ کر لیتے ہیں اور یہی نہیں بعض اوقات تو منتخب اداروں کے کام میں ہی بادھائیں ڈالنے لگتے ہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ ایک ایسا قاعدہ تیار کیا جائے جو سوویتوں کو اور عام طور پر سبھی سماجی اداروں کو اس قابل بنا دے کہ ہر الیکشن کے بعد اپنے مختلف محکموں سے وابستہ ذمہ دار انتظامی کارکنوں کے کام کا جائزہ لے سکیں اور ان کے بارے میں رائے قائم کر سکیں اور عملے میں مناسب تبدیلی لا سکیں۔

ہمارے دور میں ضرورت اس کی ہے کہ ملک کا انتظام کرنے میں سماجی تنظیموں کو ہمیشہ سے زیادہ فعال طور پر شریک کیا جائے لیکن جب اس نقطۂ نظر سے سماجی تنظیموں کے کام کا جائزہ لیا جاتا ہے تو یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ ان میں سے بہت سی تنظیموں میں مناسب پہل کاری کی کمی ہے۔ بعض تنظیمیں خاص طور پر اپنے مستقل عملے کے ذریعے اور نوکر شاہی کے انداز میں کام کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور عوام کا بہت کم سہارا لیتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں کہا جائے کہ سماجی تنظیموں کی عوامی، تخلیقی اور آزادانہ نوعیت اب تک پوری طرح روبہ عمل نہیں لائی جا رہی ہے۔

ہمارے ملک میں ٹریڈ یونینیں سب سے بڑی عوامی تنظیم ہیں۔ بحیثیت مجموعی وہ کارخانوں اور دفتروں کے کارکنوں اور اجتماعی کسانوں کی ضروریات پوری کرنے، مسابقت کو فروغ دینے، نظم و ضبط کو مضبوط بنانے اور محنت کی پیداواریت میں شدّت لانے کے لئے بہت کچھ کرتی ہیں۔ اس کے باوجود ٹریڈ یونین کمیٹیاں بعض معاملات میں مثلاً محنت کش عوام کے جائز مفادات کا تحفظ کرتے ہوئے تحفظ محنت اور سلامتی کو یقینی بناتے ہوئے نیز صحت بڑھانے والی کھیل کود اور تہذیبی سہولیات کی تعمیل کرتے ہوئے اور انھیں چلاتے ہوئے اکثر اتنے جوش و خروش اور تہیّہ سے کام نہیں لیتیں جتنی ضرورت ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اس طرح کی مجہولیت ان منیجروں کے لئے مفید ہے جن کے نزدیک پیداوار کے سامنے کبھی کبھی لوگوں کی اہمیت گھٹ جاتی ہے، لیکن ٹریڈ یونینوں کو ہمیشہ سماجی

پالیسی کو، محنت کش عوام کے مفادات کے فروغ کو ترجیح دینی چاہیئے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان کی کارکردگی کا بنیادی مقصد یہی ہے۔ ٹریڈ یونینوں کی کل یونین مرکزی کونسل اور دوسرے ٹریڈ یونین ا اروں کو وسیع حقوق حاصل ہیں اور ان کے کنٹرول میں ریاست کا اور خود اپنا خاصا سرمایہ ہے۔ اس لئے یہ ان کا کام ہے کہ اس بات کا انتظار کرنے کے بجائے کہ انھیں جو مناصب سونپے گئے ہیں اسے کوئی اور انجام دے اس سرمائے کا وسیع اور یقینی طور پر استعمال کریں۔

رفیقو،

بڑی حد تک ہمارے مستقبل کا انحصار ان نوجوانوں پر ہے جنھیں آج ہم پروان چڑھا رہے ہیں۔ یہ پوری پارٹی اور پورے عوام کا فریضہ ہے۔ یہ لینینی نوجوان کمیونسٹ لیگ کا اہم ترین اور بنیادی فریضہ ہے۔ ہمارے ملک کے نوجوان جفاکش ہیں، وہ اولوالعزمی اور ایثار کے لئے تیار ہیں اور سوشلزم سے سچی لگن رکھتے ہیں۔ پھر بھی یہ پرانی نسلوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بعد آنے والوں کو اور زیادہ ذہین اور زیادہ باصلاحیت اور بہتر طور پر تعلیم یافتہ بنانے کے لئے اور اس لائق بنانے کیلئے وہ سب کچھ کریں جو ان کے بس میں ہے تاکہ وہ انصاف اور آزادی کے آدرشوں کے اس پرچم کو جو عظیم اکتوبر انقلاب نے ہمارے ہاتھوں میں دیا تھا بلند رکھ سکیں اور اسے لے کر مستقبل میں آگے بڑھ سکیں۔

جیسا کہ لینن نے کہا تھا کہ کمیونزم پر محض کتابوں کے ذریعے پوری دسترس حاصل کرنا ناممکن ہے۔ عوام کو ذمہ دارانہ فرائض سونپے بغیر ان میں ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا ناممکن ہے۔ نویں دہائی کے نوجوان وسیع النظر، اچھی طرح تعلیم یافتہ اور پرجوش ہیں۔ میں تو کہوں گا کہ وہ عمل کیلئے تیار ہیں اور اس موقع کے منتظر ہیں کہ عوامی زندگی کے تمام میدانوں میں اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرسکیں۔ نوجوان کمیونسٹ لیگ کو بھی اس بات کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے کہ تمام میدانوں میں قومی معیشت، سائنس، انجینیرنگ، علم و ثقافت پر دسترس، سیاسی زندگی اور مادرِ وطن کے تحفظ میں ان کی کوششوں اور سرگرمیوں کو ہر طرح بڑھاوا دے۔ اس کوشش کو دوسری تمام کوششوں سے کہیں زیادہ جستجوئی نوعیت کا ہونا چاہیئے' دلچسپ اور نوجوانوں کیلئے پرکشش اور پیداوار تعلیم، گھریلو زندگی اور فرصت کے اوقات کے سلسلے میں نوجوانوں کی ضروریات کے ساتھ پوری طرح جڑی ہوئی۔

نوجوان کمیونسٹ لیگ کے ساتھ پارٹی، حکومت اور معاشی اداروں کو لگاتار اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے کہ لائق نوجوانوں کو انتظام کاری، پیداوار، سائنس اور کلچر کے میدانوں میں اعلیٰ عہدوں پر ترقی دی جائے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں نوجوانوں کے لئے سارے راستے کھلے ہوئے ہیں۔ یہ سچ ہے لیکن اس کے لئے مسلسل کوشش کی ضرورت ہے کہ ان الفاظ کی آب و تاب ختم نہ ہو پائے اور نوجوانوں کے لئے راستہ حقیقی معنوں میں کشادہ بنا رہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی عام طور پر مناسب سمجھتی ہے کہ ٹریڈ یونینوں، نوجوان کمیونسٹ لیگ، تخلیقی کارکنوں کی یونینوں اور رضاکارانہ انجمنوں کے رول کو عوامی سوشلسٹ خود انتظامی کے نظام میں فروغ

دینے کے لئے مزید اقدامات کئے جائیں۔ خاص طور پر یہ منصوبہ بنایا گیا ہے کہ ان مسائل کا دائرہ وسیع کیا جائے جنھیں سرکاری ادارے ٹریڈ یونین، نوجوان کمیونسٹ لیگ یا عورتوں کی تنظیموں کے مشورے اور ان کے پہلے سے اتفاق رائے کے بعد ہی حل کر سکتے ہیں اور ان تنظیموں کو بعض معاملات میں انتظامی فیصلوں کی عمل آوری کو وقتی طور پر روک دینے کا حق بھی دیدیا جائے۔

ہمارے پارٹی پروگرام کا مقصد ہے کہ براہ راست جمہوریت کی سرکاری اور دوسرے فیصلوں کی تیاری، منظوری اور تعمیل کے کام میں عوام الناس کی براہ راست شرکت کی تمام شکلوں کو انتہائی موثر ڈھنگ سے استعمال میں لایا جائے۔ اس سلسلے میں اور سماجی زندگی کے تمام میدانوں میں خاص طور سے قومی معیشت میں مصروف کار کاروباری اجتماعیوں کو زبردست رول ادا کرنا ہے۔ کارخانوں کو وسیع تر اختیارات دیا جانا، لاگت کھاتے کا رواج اور سوشلسٹ عزم و ارادے کے جذبے کا فروغ صحیح معنوں میں اسی وقت موثر بن سکے گا جب خود محنت کش انسان اور زیادہ فعالیت کا مظاہرہ کرے گا۔ ہم آج کی یہ صورت حال برداشت نہیں کر سکتے کہ بعض مزدور خود اپنے کارخانے کے پروگرام سے ناواقف ہوں، ان کے مشوروں پر مناسب توجہ نہ دی جائے اور غور نہ کیا جائے۔ ان مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض جگہوں پر صورت حال میں لاپرواہی کا غلبہ ہے جس کی وجہ سے انتظام کاری میں کارخانوں اور دفتروں کے مزدوروں کی شرکت نہیں ہو پاتی اور ان کے اندر یہ احساس جگانے میں رکاوٹ پڑتی ہے کہ وہ پیداوار کے پورے پورے مالک ہیں۔

دو سال پہلے کاروباری اجتماعیوں کے بارے میں جو قانون بنایا گیا تھا اس سے بلاشبہ ان اجتماعیوں کی پہل کاری کو فروغ ملا ہے۔ لیکن ہم ابھی تک یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس قانون کے وہ نتائج برآمد ہو رہے ہیں جن کی ہمیں توقع تھی، اس کا ثبوت منسک کے موٹر ساز کارخانے اور دوسری جگہوں پر اس کی عمل آوری کی رفتار کا وہ جائزہ ہے جو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی طرف سے لیا گیا۔ ہم نے جو نتائج اخذ کئے ہیں ان میں کوئی ابہام نہیں یعنی یہ کہ اس میکانزم کو بنیادی طور پر بہتر بنانا ضروری ہے جو ہمیں اس قابل بناتا ہے کہ قانون کے جمہوری اصولوں اور ضابطوں کو روزمرہ زندگی میں رائج کر دیں۔ ہمیں بتدریج ان مسائل کے دائرے کو وسعت دینی چاہیئے جن کے معاملے میں کاروباری اجتماعیوں کے فیصلے حتمی ہیں، کارخانوں اور دفتروں میں کام کرنے والوں کے عام جلسوں کے رول کو بڑھانا چاہیئے اور ان کے فیصلوں کی عمل آوری کے سلسلے میں ان کی ذمہ داری دوچند کرنی چاہیئے۔ یہ خیال بھی ذہن میں آیا ہے کہ کاروباری اجتماعیوں کی ایک کونسل کو جو انتظامیہ پارٹی، ٹریڈ یونین اور نوجوان کمیونسٹ لیگ کی تنظیموں، ٹیم کونسلوں عام مزدوروں اور ماہروں کے نمائندوں پر مشتمل ہو وجود میں لایا جائے جو ٹیموں اور مجموعی طور پر کارخانے کی سطح پر عام جلسوں کی درمیانی مدت میں سرگرم ہو۔

آج ترقی یافتہ ٹیمیں جو لاگت کھاتے کے اصول سے کام لیتی ہیں بنیادی خود انتظامی کی بنیادی اکائیاں بنتی جا رہی ہیں جو اپنے میمبروں کا انتخاب کرتی ہیں۔ زندگی نے اس دستور کی قوت حیات کا ثبوت فراہم کر دیا ہے۔ اس نے ثابت کر دیا ہے کہ معاشی انتظام کاری کے جمہوری اصولوں کی توسیع کے سلسلے میں یہ مناسب ہوگا کہ تمام ٹیم لیڈروں

کے معاملے میں انتخاب کے اصول کو رائج کیا جائے اور پھر بتدریج انتظامی عملے کے دوسرے زمروں کو فورمینوں، پالی سیکٹر یا کارگاہ کے سپرنٹنڈنٹ اور ریاستی فارموں کے شعبوں کے منیجروں کو بھی اس دائرے میں شامل کر لیا جائے۔ تجربے کی طویل مدت تصدیق کرتی ہے کہ یہی وہ سمت ہے جس میں ہمیں مرکزیت بندی اور جمہوریت کے ایک لفری انتظام کاری اور انتخابیت کے قومی معیشت چلانے کے سلسلے میں باہمی امتزاج کی جدید شکلیں تلاش کرنی چاہیئیں۔

اجتماعی فارموں اور دوسری پنچایتی تنظیموں کی رہنمائی کے جمہوری اصولوں پر اٹل طور سے عملدرآمد جس میں ان کے ضابطوں کی تعمیل بھی شامل ہے، ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر ہم مسلسل توجہ دیتے ہیں۔ حالیہ دور میں اس سلسلے میں ہماری کوششوں میں کچھ سستی آئی ہے اور کوآپریٹیو سوسائٹیوں کی سرگرمیوں میں بہت ساری تنظیمیں مداخلت کرنے لگی ہیں۔ پارٹی اور حکومت کے اداروں کو اس پر نظر رکھنی چاہیئے کہ اجتماعی فارم یا پنچایتی خود انتظامی کو اٹل طور سے عمل میں لایا جائے اور دباؤ ڈالنے یا نشستوں پر بیٹھ کر حکم چلانے کی کسی بھی کوشش کو ناکام بنا دیا جائے۔

ہمارا آئین ہمارے ملک کی زندگی کے اہم سوالات پر قوم گیر بحث اور استصواب رائے اور مقامی سودیتوں کے منظور کردہ فیصلوں پر بحث کا موقع دیتا ہے ہمیں اس انتہائی اہم سوال پر قانون کا مسودہ تیار کرنے کے کام میں تیزی لانی چاہیئے۔ ہمیں راست جمہوریت کو فروغ دینے کے اس طرح کے باوثوق وسائل کو بہتر طور پر استعمال کرنا چاہیئے جیسے شہریوں کے جلسے، رائے دہندگان کی ہدایات، عوام کے خطوط، اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن نیز رائے عامہ کا پتہ لگانے اور عوام کی ضروریات اور ان کی ذہنی کیفیت پر فوری اور مستعد انداز میں ردعمل کا اظہار کرنے کے دوسرے وسائل۔

وسیع تر مشتہری اور پرچار ہمارے لئے ایک اصولی معاملہ ہے۔ یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ مشتہری کے بغیر جمہوریت، شہریوں کی سیاسی تخلیقیت اور نظم ونسق اور انتظام کاری میں شہریوں کی شرکت کی نہ گنجائش ہے نہ ہو سکتی ہے۔ اسے یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ کروڑوں مزدوروں اور اجتماعی کسانوں اور دانشوروں کی طرف سے مشترکہ نصب العین کی طرف ایک ذمہ دارانہ اور کاروباری رویہ اپنائے جانے کی بنیاد اور ہمارے عملے کی ذہنی تشکیل نو کے سلسلے میں ایک موڑ ہے۔

مشتہری کی بات آتی ہے تو اکثر اس طرح کی باتیں کی جانے لگتی ہیں کہ ان کمزوریوں، خامیوں، اور دقتوں کا ذکر کرتے ہوئے جو آگے بڑھنے کی کوششوں میں بہر حال پیش آتی ہیں، کہیں زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہیئے اس کا صرف ایک ہی جواب ہو سکتا ہے۔ لینن کا جواب کمیونسٹ ہمیشہ اور ہر صورت حال میں سچائی کے طلبگار ہیں۔ پچھلے سال کا تجربہ بتاتا ہے کہ سودیت عوام کتنے جوش وخروش کے ساتھ ہر اس چیز کے بے لاگ جائزے کی حمایت کرتے ہیں جو ہماری ترقی کے راستے میں حائل ہو۔ لیکن جو لوگ لاپرواہی سے کام لیتے ہیں، دھوکہ دہی کے عادی ہیں، مشتہری کی آب وتاب کا مقابلہ کرنے سے یقیناً گھبراتے ہیں جب ریاست اور سماج میں انجام پانے والا ہر کام عوام کے کنٹرول کے تحت ہوتا ہے اور سارے عوام کے سامنے انجام دیا جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں مشتہری کے نظام کو قطعیت کے ساتھ

عملی جامہ پہنانا چاہیئے۔ اس کی مرکز میں بھی ضرورت ہے اور اتنی ہی بلکہ کچھ زیادہ ہی بستیوں میں، جہاں بھی لوگ رہتے اور کام کرتے ہیں۔ شہری جاننا چاہتا ہے اور اسے جاننا چاہیئے صرف ان فیصلوں کے بارے میں ہی نہیں جو ملک گیر پیمانے پر لئے جاتے ہیں بلکہ مقامی طور پر لئے گئے ان فیصلوں کے بارے میں بھی جو پارٹی اور حکومت کے ادارے کارخانوں کا انتظامی عملہ اور ٹریڈ یونینیں لیتی ہیں۔

سوویت شہریوں کے سماجی، سیاسی اور ذاتی حقوق اور آزادیوں کے پورے مجموعے کو سوشلسٹ جمہوریت کی توسیع اور مزید ترقی کے فروغ میں معاون بننا چاہیئے۔ پارٹی اور ریاست ان حقوق اور آزادیوں کی گیرائی اور گہرائی کو اور ان سے متعلق ضمانتوں کے استحکام کو اپنا بنیادی فریضہ سمجھتی ہیں لیکن سوشلزم کا لب لباب یہ ہے کہ جس طرح فرائض متعلقہ حقوق کے بغیر نہیں ہوسکتے اسی طرح شہریوں کے حقوق کا بھی ان کے فرائض کے دائرے سے باہر نہ کوئی وجود ہوتا ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔

تعمیری کاموں میں، غلط کاریوں، کوتاہیوں اور تمام غیر صحت مند مظاہر کو ختم کرنے میں اور ہمارے قانونی اور اخلاقی معیاروں کی تمام خلاف ورزیوں کو دُور کرنے میں تمام شہریوں کی اور ہر ایک شہری کی سرگرمیوں کا بڑھایا جانا ضروری ہے۔ جمہوریت پہلے بھی سوشلسٹ قانونیت کو تقویت پہونچانے والا ایک اہم وسیلہ تھی اور آج بھی ہے، اور مستحکم و مضبوط قانونیت، ہماری جمہوریت کا جز ولاینفک رہی ہے اور اب بھی ہے۔

سماج کی زندگی کے سبھی میدانوں میں قانون اور امن وامان کو تقویت پہنچانے کے لئے حالیہ زمانے میں بہت کام کیا گیا ہے۔ لیکن اس سلسلے میں کی جانے والی کوششوں کو کسی طرح کم نہیں کیا جانا چاہیئے۔ ہمیں سوویت قوانین کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ ہمارے قانون کو بھی شہری، محنت سے متعلق، مالیاتی، انتظامی، معاشی اور فوجداری قوانین کو معاشی طور سے جاندار طریقوں کو رواج دینے، محنت اور صَرف کے معاملوں پر موثر انداز سے کنٹرول رکھنے اور سماجی انصاف کے اصولوں کو حقیقت کا روپ دینے میں زور وشور کے ساتھ معاون ہونا چاہیئے۔

قانون کا نفاذ کرنے والے اور دوسرے اداروں کی ذمہ داری میں ہمیں مسلسل اضافہ کرتے رہنا چاہیئے اور سوویتوں اور قومی معیشت میں اور ریاست کی ثالثی میں قانونی خدمات کو تقویت پہنچانی چاہیئے اور عام لوگوں کی قانون کی تعلیم میں سُدھار کرنا چاہیئے۔ پہلے کی طرح ہی جرائم پر قابو پانے اور دوسری قسم کی قانون شکنیوں کو روکنے کے لئے سوویت قوانین کا پورا استعمال کیا جانا چاہیئے تاکہ سبھی شہروں اور دیہاتوں کے رہنے والوں کو اس کا یقین دلایا جا سکے کہ امن وامان قائم کرنے اور انھیں دوسروں سے محفوظ رکھنے کی فکر ریاست کو ہے اور یہ کہ کوئی بھی مجرم اس سزا سے نہیں بچ سکے گا جو اس کو ملنی چاہیئے۔

انصاف کے جمہوری اصولوں کی، قانون کی نظر میں سب شہریوں کی برابری اور ان دوسری ضمانتوں کی جو ریاست اور ہر شہری کے مفادات کا تحفظ کرتی ہیں سختی کے ساتھ پابندی کرنی چاہیئے۔ اس سلسلے میں ضروری ہے کہ

پروکیوریٹروں کی نگرانی کے رول کو بڑھایا جائے، عدالت اور وکیلوں کے کاموں میں سُدھار لایا جائے اور مستقبل قریب میں ان افسروں کی غیر قانونی کارروائیوں کے خلاف، جو شہریوں کے حقوق سلب کرنے کی کوشش کرتے ہیں عدالت میں اپیل دائر کرنے کے متعلق قانون کا مسودہ تیار کیا جائے جس کی رعایت ہمارے دستور میں رکھی گئی ہے۔ قدرتی طور پر پارٹی اور سرکاری ادارے، ٹریڈ یونین، نوجوان کمیونسٹ لیگ، کاروباری اجتماعیے اور امن وامان قائم کرنے والے عوامی رضاکار دستے اور سارے عوام جتنے زیادہ جوش وخروش کے ساتھ اس کوشش میں حصّہ لیں گے اتنا ہی زیادہ قانون کی پابندی اور امن وامان کی ضمانت دی جا سکے گی۔

سامراج کے جاسوسی کے اداروں کی طرف سے سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ممالک کے خلاف جو بڑھتی ہوئی تخریبی کارروائیاں کی جارہی ہیں ان کے پیش نظر ریاست کا تحفظ کرنے والے اداروں کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے۔ پارٹی کی قیادت کے تحت اور سوویت قوانین کی سختی کے ساتھ پابندی کرتے ہوئے یہ ادارے دشمن کی ریشہ دوانیوں کو بے نقاب کرنے، تمام تخریبی کارروائیوں کو ناکام بنانے اور ہمارے ملک کی مقدس سرحدوں کی حفاظت کرنے کے لئے بڑا کام کررہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ سوویت یونین کا تحفظ کرنے والی فوج اور سرحدوں کی نگرانی کرنے والے دستے اپنے فرائض حسن وخوبی کے ساتھ انجام دیں گے اور ہمارے سیاسی اور سماجی نظام میں دخل اندازی کی جو بھی کوشش کی جائے گی اس کے خلاف ہمیشہ چوکنے رہیں گے، خود پر قابو رکھیں گے اور بڑی پامردی کے ساتھ جدوجہد کریں گے۔

پیچیدہ بین الاقوامی صورت حال اور رجعت پرست سامراجی حلقوں کی بڑھتی ہوئی جارحیت پرستی کے پیش نظر سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور اس کا سیاسی بیورو ملک کی دفاعی صلاحیت، سوویت یونین کی مسلح افواج کی جنگی طاقت اور ان کے سخت فوجی نظم وضبط پر پوری پوری توجہ دیتا ہے۔ سوویت بری اور بحری فوج کے پاس جدید ترین اسلحے اور سازوسامان، پوری طرح تربیت یافتہ سپاہی اور قابل افسر اور سیاسی کارکن ہیں جو عوام کے پوری طرح وفادار ہیں، انتہائی پیچیدہ اور کبھی کبھی بڑی خطرناک صورت حال میں بھی انھوں نے بڑے پُروقار انداز سے حالات کا مقابلہ کیا ہے۔ آج ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ اعلان کر سکتے ہیں کہ سوویت یونین کی دفاعی صلاحیت ایک ایسی سطح پر رکھی جاتی ہے جو سوویت عوام کی پُرامن زندگی اور اُن کی محنت کا قابلِ اعتماد انداز سے تحفظ کر سکے۔

پارٹی اور حکومت ہمیشہ اس امر کی کوشش کرتی ہے کہ سوویت سپاہیوں اور افسروں کو اپنے سخت فرائض کی ادائیگی کے دوران سماج کی پوری توجہ ملے اور ان کی پوری پوری دیکھ بھال کی جائے اور یہ کہ ہماری مسلح افواج شہری ذمہ داری، ہمت اور وطن پرستی کے اسکول بن جائیں۔

رفیقو! ظاہر ہے کہ یہاں اس کانگریس میں ہم صرف اپنی جمہوریت، ریاست اور پورے سوویت سیاسی نظام کو اکمل بنانے کے لئے عام ڈھانچے کی تیاری اور اس کے خدوخال کا تعین کررہے ہیں۔ اس میں شک نہیں

کہ کانگریس کے فیصلوں پر عمل درآمد عوام کی پہل کاری کے نت نئے اظہار کو اور عوام کی سماجی سیاسی تخلیقیت کی نئی نئی شکلوں کو سامنے لائے گا۔

۴۔ پارٹی کی خارجہ پالیسی کی حکمتِ عملی کے بنیادی مقاصد اور سمتیں

رفیقو!

ملک کی معاشی اور سماجی ترقی کے سلسلے میں جو فرائض ہیں وہ عالمی میدان میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی حکمت عملی کا بھی تعین کرتے ہیں۔ اس کا اصل مقصد بالکل واضح ہے یعنی اس کی ضمانت دینا کہ سوویت عوام پائیدار امن اور آزادی کے ماحول میں کام کر سکیں۔ ہماری خارجہ پالیسی کے تعلق سے پارٹی پروگرام کا تقاضا بنیادی طور پر یہی ہے۔ موجودہ صورت حال میں اس کو پورا کرنے کے لئے سب سے پہلے نیوکلیائی جنگ کی مادی تیاریوں کو ختم کیا جانا چاہیئے۔

جو صورتِ حال اس وقت رونما ہوئی ہے اس کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی نے ۲۱ ویں صدی ختم ہونے سے پہلے عام ہلاکت کے تمام ہتھیاروں کو ختم کرنے کا ایک مربوط پروگرام پیش کیا ہے۔ یہ پروگرام اپنی وسعت اور اہمیت کے اعتبار سے تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی تعمیل کے ساتھ انسانیت کے لئے ترقی کے ایک نئے عہد کا دروازہ کھل جائے گا اور اسے موقع ملے گا کہ تعمیری محنت پر پوری طرح توجہ مرکوز کر سکے۔

جیسا کہ آپکو معلوم ہے ہم نے اپنی تجاویز روایتی سفارتی ذرائع کے ذریعے ہی نہیں بلکہ راست عالمی رائے عامہ کے سامنے، قوموں کے سامنے پیش کی ہیں۔ وقت آگیا ہے کہ ہمارے زمانے کے تلخ حقائق کو پوری طرح سمجھایا جائے یعنی یہ کہ نیوکلیائی ہتھیاروں میں ایک ایسا طوفان چھپا ہوا ہے جو انسان کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر سکتا ہے۔ ہمارا پیغام سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی خارجہ پالیسی کی واضح، دیانت دارانہ اور لینن وادی نوعیت کا مزید ثبوت پیش کرتا ہے۔

سوشلزم جنگ کو ریاستوں کے آپسی سیاسی معاشی اختلافات اور نظریاتی تنازعوں کو حل کرنے کے ایک وسیلے کے طور پر غیر مشروط طور پر رد کرتا ہے۔ ہمارا آدرش ایک ایسی دنیا ہے جس میں نہ ہتھیار ہوں نہ تشدد، ایک ایسی دنیا ہے جس میں ہر قوم اپنی ترقی کے راستے اور طرز زندگی کا آزادی کے ساتھ انتخاب کر سکے۔ یہ کمیونسٹ نظریے کی انسان دوستی کا اظہار ہے۔ اسی لئے آئندہ بھی نیوکلیائی لعنت اور ہتھیاروں کی دوڑ کے خلاف اور عالمی امن کو برقرار رکھنے اور تقویت پہنچانے کی جدوجہد بین الاقوامی میدان میں پارٹی کی سرگرمیوں کا بنیادی رجحان بنی رہے گی۔

اس پالیسی کا کوئی اور متبادل نہیں ہے۔ بین الاقوامی امور میں کشیدگی کے دوران یہ بات اور بھی زیادہ صحیح ہے۔ میں کہوں گا کہ جنگ کے بعد کی دہائیوں میں عالمی صورت حال کبھی اتنی دھماکہ خیز اور اس کے نتیجے میں الجھی ہوئی اور ناخوشگوار نہیں تھی جتنی نویں دہائی کے نصف اوّل میں بن گئی ہے۔ دائیں بازو کے اس گروپ نے جس نے ریاستہائے متحدہ امریکہ میں اقتدار حاصل کیا اور اس کے ناٹو کے ہم سفروں نے صلح و آشتی کی پالیسی کی طرف سے یکسر منھ موڑ کر فوجی طاقت کی پالیسی پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے، انھوں نے ایسے نظریات تراشے ہیں جو اچھے پڑوسیوں جیسے رشتوں اور تعاون کو عالمی تعلقات کے اصولوں اور بین الاقوامی رشتوں کے سیاسی فلسفے کے طور پر رد کرتے ہیں۔ امریکہ کی سرکار نے ہتھیاروں کی دوڑ کو ختم کرنا اور حالات کو بہتر بنانے کے تعلق سے ہماری بات جیسے سُنی ہی نہیں ہے۔

شاید یہاں ماضی کو گھسیٹنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ خصوصیت کے ساتھ اس وقت جب ایسا لگتا ہے کہ سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے باہمی تعلقات میں بہتری کے آثار پیدا ہو رہے ہیں اور ناٹو میں شامل بعض قوموں کی قیادت کے اقدامات اور رویہ میں حقیقت پسندانہ رجحانات ایک بار پھر سامنے آنے لگے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اچھی بات ہے اس لئے کہ ۹ویں دہائی کے نصف اول میں بین الاقوامی ماحول میں سرد مہری کی جو سخت لہر آئی تھی اس نے ایک دفعہ پھر ہمیں بتایا کہ از خود کچھ نہیں ہوتا۔ امن کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے اور یہ جدوجہد مسلسل بھی ہونی چاہئے اور بامقصد بھی۔ جہاں تک ممکن ہو ہمیں جنگ کے خطرے کو بڑھنے سے روکنے کے لئے چھوٹے سے چھوٹے موقع کی بھی تلاش کرنی چاہئے اور اسے ڈھونڈھ نکالنا چاہئے اور اسے کام میں لانا چاہئے۔ اس کو محسوس کر کے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے اپنے مکمل اجلاس میں ایک دفعہ پھر نیوکلیائی خطرے کی نوعیت اور حجم کا تجزیہ کیا اور ان عملی اقدامات کی تشریح کی جو حالات کو سُدھار سکتے ہیں۔ اس معاملہ میں ہماری رہنمائی مندرجہ ذیل اصولوں نے کی۔

پہلا:— آج کے ہتھیاروں کی ایسی نوعیت ہے کہ کوئی ملک بھی اس کی توقع نہیں کر سکتا کہ وہ

محض فوجی یا تکنیکی ذرائع سے مثلاً انتہائی طاقت ور دفاعی مورچہ بنا کر اپنی حفاظت کر سکے گا۔ آج سلامتی کو یقینی بنانے کا سوال زیادہ سے زیادہ سیاسی مسئلہ بن چکا ہے اور اسے محض سیاسی ذرائع سے حل کیا جا سکتا ہے۔ ترکِ اسلحہ کے راستے پر چلنے کے لئے سب سے زیادہ ضرورت ہے قوت ارادی کی۔ جوابی کارروائی کے خوف کو ہمیشہ کے لئے سلامتی کی بنیاد نہیں بنایا جا سکتا۔ دوسرے لفظوں میں "قابو میں رکھنے" یا "روک لگانے" جیسے نظریوں کی آڑ نہیں لی جا سکتی۔ ایک ایسی واہیات اور غیر اخلاقی صورتِ حال کے علاوہ جس میں ساری دُنیا نیوکلیائی یرغمال بن جائے گی، یہ نظریئے ہتھیاروں کی ایک ایسی دوڑ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں جو جلد یا بدیر کنٹرول سے باہر ہو جائے گی۔

دوسرا — سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے باہمی تعلقات کے سیاق وسباق میں سلامتی محض باہمی ہو سکتی ہے اور اگر ہم فی الجملہ بین الاقوامی رشتوں پر غور کریں تو وہ محض عالمی ہو سکتی ہے۔ اعلیٰ ترین عقل مندی یہ ہے کہ محض اپنے بارے میں نہ سوچا جائے بالخصوص دوسرے فریق کی قیمت پر اسے نقصان پہنچا کر۔ ضرورت اس کی ہے کہ سب اپنے آپ کو محفوظ محسوس کریں، اس لئے کہ نیوکلیائی عہد کے خوف اور ترددات سیاست اور ٹھوس اقدامات میں غیر یقینی حالات کو جنم دیتے ہیں۔ یہ زیادہ سے زیادہ اہم ہوتا جا رہا ہے کہ ہمارے پاس جو وقت ہے اس کی سنگین اہمیت کو مدِنظر رکھا جائے۔ عام ہلاکت کے ہتھیاروں کے نئے نئے نظاموں کے وجود میں آنے کی بنا پر بحرانی صورتِ حال میں جنگ اور امن کے سوالوں پر سیاسی فیصلے لینے کے لئے وقت کم ہوتا جا رہا ہے اور اس کے امکانات بھی کم ہوتے جا رہے ہیں۔

تیسرا — ریاستہائے متحدہ امریکہ اور اس کا فوجی صنعتی کامپلکس عسکریت پسندی کا انجن بنا ہوا ہے۔ اس لئے ابھی تک کارروائیوں کو کم کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ بلاشبہ اس کا خیال رکھنا ہوگا۔ لیکن ہمیں احساس ہے کہ فوجی۔صنعتی کامپلکس کے مفادات ومقاصد امریکی عوام کے مفادات ومقاصد سے کوئی مطابقت نہیں رکھتے جو اس عظیم ملک کے حقیقی قومی مفادات ہیں۔

قدرتی طور سے دنیا ریاستہائے متحدہ امریکہ اور بدیسی علاقوں میں اس کے مقبوضہ اڈوں سے بہت بڑی ہے۔ اور عالمی سیاست میں کوئی بھی محض ایک ملک کے ساتھ، چاہے وہ کتنا ہی اہم کیوں نہ ہو، اپنے مراسم تک محدود نہیں رہ سکتا۔ جیسا کہ تجربہ ہمیں بتاتا ہے کہ اس سے صرف طاقت پر غرور بڑھتا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ہم سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے باہمی رشتوں کی نوعیت کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ ہمارے ملکوں میں بعض باتیں یکساں بھی ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ پُرامن زندگی گزارنا اور مساوات اور باہمی افادہ مندی کی بنیاد پر تعاون کرنا مرضی

ضرورت ہے جس کے علاوہ کوئی بھی اور بُنیاد نہیں ہو سکتی۔

چوتھا۔ دنیا میں تیزی کے ساتھ تبدیلیاں ہو رہی ہیں اور کسی کیلئے بھی ممکن نہیں رہا ہے کہ اس میں صورتِ حال کو مستقل جوں کا توں برقرار رکھ سکے۔ دنیا بہت سے ملکوں پر مشتمل ہے جس میں سے ہر ایک کے اپنے اپنے جائز مفادات ہیں۔ کسی امتیاز کے بغیر ان میں سے ہر ایک بنیادی اہمیت رکھنے والے فرض سے دوچار ہے: سماجی، سیاسی اور نظریاتی اختلافات کی طرف سے آنکھیں بند کئے بغیر ان میں سے ہر ایک کو بین الاقوامی میدان میں صبر و ضبط سے کام لینے اور چوکنا رہنے، مہذب انداز میں زندگی گزارنے کا دوسرے لفظوں میں یوں کہا جائے کہ شہری بین الاقوامی ارتباط اور تعاون کے حالات میں زندگی گزارنے کا علم اور فن سیکھنا ہے۔ لیکن اس تعاون کو وسعت دینے کے لئے معاشی سلامتی کے ایک ہمہ جہت بین الاقوامی نظام کی موجودگی ضروری ہے جو تفریقات، تحدیدات اور سامراجی اور نو استعمارانہ پالیسی کے دوسرے حربوں سے ہر قوم کو یکساں طور پر محفوظ رکھ سکے۔ ترک اسلحہ کے ساتھ مل کر اس قسم کا نظام عام طور پر بین الاقوامی سلامتی کا ایک قابلِ اعتماد ستون بن سکتا ہے۔

اس کے معنی ہیں کہ یہ بات سمجھ میں آجائے کہ ہتھیاروں کی دوڑ یا نیوکلیائی جنگ میں کسی کی جیت نہیں ہو سکتی۔ بیرونی خلا میں اس کی توسیع کا ذکر ہی کیا، خود زمین پر ہتھیاروں کی دوڑ جاری رہنے سے نیوکلیائی ہتھیاروں کی ذخیرہ سازی اور انھیں اکمل بنانے کی رفتار اور زیادہ تیز ہو جائے گی جو پہلے ہی سنگین نوعیت اختیار کر چکی ہے۔ دنیا میں اس قسم کے حالات پیدا ہو سکتے ہیں کہ بات سیاسی رہنماؤں کے شعور اور مرضی سے باہر نکل جائے۔ وہ تکنالوجی اور تکنوکریٹک فوجی منطق کی اسیر ہو کر رہ جائیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نہ صرف نیوکلیائی جنگ بلکہ اس کی تیاری یا دوسرے لفظوں میں، ہتھیاروں کی دوڑ اور فوجی برتری حاصل کرنے کی خواہش سے بھی کسی کو کوئی سیاسی فائدہ نہ پہونچ سکے گا۔

مختصراً یہ کہ جدید دنیا جنگ اور طاقت کی پالیسی کے لئے بہت چھوٹی اور بہت کمزور بن چکی ہے۔ اس کو اس وقت تک بچایا نہیں جا سکتا اور برقرار نہیں رکھا جا سکتا جب تک صدیوں میں صورت پذیر ہونے والا وہ تصور اور اندازِ کار بالکل ختم نہ کر دیا جائے جو جنگوں کو قابلِ قبول سمجھتا ہے اور ان کو جائز ٹھہراتا ہے۔

مزید برآں اس کے معنی یہ سمجھنا ہیں کہ مخالف فریقوں کی نیوکلیائی طاقت کے توازن کی سطح اس وقت کہیں زیادہ بلند ہو چکی ہے۔ فی الوقت یہ دونوں کے لئے یکساں طور پر خطرے کی حامل ہے لیکن صرف وقتی طور پر۔ نیوکلیائی ہتھیاروں کی دوڑ اگر جاری رہی تو یہ مساوی خطرہ لازمی طور سے بڑھ جائے گا اور ایک

وقت وہ بھی آسکتا ہے کہ یہ برابری بھی فوجی ۔سیاسی روک نہ رہ جائے ۔ چنانچہ یہ ضروری ہے کہ سب سے پہلے فوجی صف بندی میں ڈرامائی کمی کی جائے ۔ ہمارے دَور میں انتہائی اونچی سطح پر حاصل کی جانے والی برابری کے بجائے نچی سے نچی سطح پر فوجی برابری مساوی سلامتی کی ضمانت ہے جس میں سے نیوکلیائی اور عام ہلاکت کے دوسرے ہتھیار پوری طرح علیحدہ کر دیئے گئے ہوں ۔

آخر میں کہا جاسکتا ہے کہ اس کے معنی یہ سمجھنا ہیں کہ آج کے حالات میں صرف ایک راستہ ہے سبھی ملکوں کے درمیان تعاون اور ارتباط عمل کا راستہ ۔ چنانچہ ایسے معروضی اور یہاں معروضی پر میں زور دینا چاہتا ہوں ، حالات پیدا ہوگئے ہیں جن میں سرمایہ داری اور سوشلزم کا ٹکراؤ صرف اور صرف پُرامن مقابلے اور پُرامن جدوجہد کی شکل ہی اختیار کر سکتا ہے ۔

پُرامن بقائے باہم ہمارے لئے ایک ایسا سیاسی راستہ ہے جس پر سوویت یونین ثابت قدمی کے ساتھ گامزن رہے گا ۔ اپنی خارجہ پالیسی کی حکمت عملی کے تسلسل کو یقینی بنانے کے لئے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی ایک پُرجوش بین الاقوامی پالیسی پر عمل کرے گی جس کا سرچشمہ ہیں اس دنیا کے حقائق جس میں ہم رہتے ہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ بین الاقوامی سلامتی کے مسئلے کو امن کی دو ایک یلغاروں سے حل نہیں کیا جا سکتا چاہے وہ کتنی ہی شدید کیوں نہ ہوں ۔ کامیابی کے لئے مسلسل ، باقاعدہ اور جانفشانی کے ساتھ کوشش کی جانی چاہیئے ۔

خارجہ پالیسی کے تسلسل کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں کہ جو کچھ ہو چکا ہے خاص طور پر ان مسائل کو حل کرنے میں جو جمع ہو گئے تھے ان کو بار بار دہرایا جائے ۔ ضرورت اس کی ہے کہ فیصلے کرتے وقت خود اپنی طاقت کا اندازہ لگانے میں پوری چوکسی برتی جائے ، صبر وتحمل اور کئے جانے والے فیصلوں سے متعلق زبردست احساس ذمہ داری کا اظہار کیا جائے ۔ ضرورت اس کی ہے کہ اصولوں اور موقفوں پر سختی سے قائم رہا جائے ، ضرورت کے مطابق لچک ہو ، باہمی قابلِ قبول سمجھوتوں کے لئے آمادگی ہو اور صف بندی کے بجائے مذاکرات اور باہمی مفاہمت کا رُخ اختیار کیا جائے ۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں ہم نے کچھ یک طرفہ اقدامات کئے ہیں ... ہم نے یورپ میں متوسط دوری تک مار کرنے والی میزائیلوں کی تنصیب پر روک لگا دی ہے ، اس طرح کی میزائیلوں کی تعداد میں کمی کی ہے اور ہر طرح کے نیوکلیائی تجربوں کو روک دیا ہے ۔ اس سلسلے میں ماسکو میں اور بیرونی ممالک میں بھی متعدد ملکوں کے لیڈروں اور حکومت کے ممبران سے بات چیت ہوتی رہی ہے ۔ سوویت ہند ، سوویت فرانسیسی اور سوویت امریکی چوٹی بات چیت ضروری بھی تھی اور مفید بھی ۔

سوویت یونین نے جنیوا، اسٹاک ہوم اور ویانا میں ہونے والی بات چیت کو نیا تحرک دینے کے لئے بھرپور کوشش کی ہے، جس کا مقصد ہتھیاروں کی دوڑ کی سطح کو کم کرنا اور ریاستوں کے درمیان اعتماد پیدا کرنا ہے۔ بات چیت ہمیشہ سے ہی ایک نازک اور پیچیدہ معاملہ رہا ہے۔ یہاں بنیادی اہمیت اس کی ہے کہ مفادات میں باہمی طور پر قابلِ قبول توازن حاصل کیا جا سکے۔ عام تباہی کے ہتھیاروں کو سیاسی ریشہ دوانیوں کا حربہ بنانے کی کوشش اگر کچھ اور نہ کہا جائے تو کم از کم اخلاق سوز تو ہے ہی اور سیاسی اصطلاح کے مطابق غیر ذمہ دارانہ بھی۔

آخر میں کچھ اس سال ۱۵ جنوری کو جاری ہونے والے ہمارے بیان کے بارے میں۔ بہ حیثیت مجموعی ہمارا پروگرام لازمی طور پر ٹھوس اقدامات کے ذریعے دنیا کو محفوظ بنانے کے فلسفے کا حلیف ہے۔ سوویت یونین کی پیشکش یہ ہے کہ ترک اسلحہ کے مسائل کو بہ حیثیت مجموعی لیا جائے کیونکہ سلامتی کے معاملے میں یہ سارے ہی مسائل ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہاں نہ میں جامد قسم کے تعلق کی بات کر رہا ہوں نہ اس طرح کی کوششوں کی جو ایک سمت میں "پسپائی" کے لئے کی جاتی ہیں تاکہ دوسری سمت میں رکاوٹیں قائم کی جا سکیں۔

میں جس کا ذکر کر رہا ہوں وہ ٹھوس اقدامات کا وقت کے لحاظ سے سختی کے ساتھ نپا تُلا پروگرام ہے۔ سوویت یونین اسے آئندہ برسوں کے لئے اپنی خارجہ پالیسی کی مرکزی سمت سمجھتے ہوئے اس کی عمل آوری کے لئے ثابت قدمی کے ساتھ کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

سوویت فوجی نقطۂ نظر بھی ان پہل کاریوں کے لفظ و معنی سے پوری طرح ہم آہنگ ہے جو کی گئی ہیں۔ اس کا رُخ واضح طور پر دفاعی ہے۔ فوجی میدان میں ہم اس طرح عمل کرنا چاہتے ہیں کہ اپنی سلامتی کے سلسلے میں کسی کے ذہن میں بھی کسی خوف کی، چاہے وہمی ہی کیوں ہو کوئی گنجائش نہ رہ جائے۔ لیکن اسی کے ساتھ ساتھ ہم اور ہمارے حلیف بھی اس احساس سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں خطرہ لاحق ہے۔ سوویت یونین یہ عہد کر چکا ہے کہ وہ نیوکلیائی ہتھیاروں کے استعمال میں پہل نہیں کرے گا اور وہ اس عہد کی پوری پوری پیروی کرے گا۔ لیکن یہ کوئی راز کی بات نہیں کہ ہم پر نیوکلیائی حملہ ہونے کے امکانات موجود ہیں۔ ہمیں اسے نظر انداز کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ سوویت یونین ہر شکل میں نیوکلیائی جنگ کا زبردست مخالف ہے۔ ہمارے ملک کا موقف ہے کہ عام تباہی کے ہتھیاروں کو استعمال کے دائرے سے خارج کر دیا جائے، اور معقول حد تک فوجی طاقت کو محدود کر دیا جائے۔ لیکن اس حد بندی کی سطح کی نوعیت ریاستہائے متحدہ امریکہ اور اس کے بلاک میں شامل حلیفوں کے رویّے اور اقدامات کی بدولت لگاتار محدود بنی ہوئی ہے۔ ان حالات میں ہم ایک بار پھر دہرانا چاہتے ہیں کہ سوویت یونین زیادہ سلامتی کا دعویٰ نہیں کرتا لیکن یہ کہ وہ کسی سے کم سلامتی بھی قبول نہیں کرے گا۔

میں تصدیق کے مسئلے پر بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جسے ہم خصوصی اہمیت دیتے ہیں۔ ہم یہ بات کئی موقعوں پر کہہ چکے ہیں کہ سوویت یونین کے دروازے تصدیق کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ اس سے ہمیں بھی اتنی ہی دلچسپی ہے جتنی کسی اور کو۔ ایک ہمہ گیر اور سخت تصدیق غالباً ترک اسلحہ کے عمل کا کلیدی عنصر ہے۔ ہمارے خیال میں اس معاملے کا لب لباب یہ ہے کہ بغیر تصدیق کے ترک اسلحہ نہیں ہو سکتا اور ترک اسلحہ کے بغیر تصدیق کے کوئی معنی نہیں رہ جاتے۔

ایک اور اصولی مسئلہ بھی ہے۔ ہم نے ستاروں کی جنگ سے متعلق اپنا رویہ بھرپور طور پر بیان کر دیا ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ نے اپنے بہت سے حلیفوں کو اس پروگرام میں کھینچ لیا ہے۔ خطرہ یہ ہے کہ معاملہ ایسی نوعیت اختیار کر لے کہ بدلا نہ جا سکے۔ یہ لازمی ضرورت ہے کہ وقت کے ہاتھ سے نکلنے سے پہلے ایک حقیقت پسندانہ حل تلاش کر لیا جائے تاکہ ہتھیاروں کی دوڑ بیرونی خلاء تک نہ پھیل سکے۔ اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ ستاروں کی جنگ کے پروگرام کو ہتھیاروں کی مزید دوڑ کے لئے تحریک کے طور پر یا ریڈیکل ترک اسلحہ کے راستے کی رکاوٹ کے طور پر استعمال کیا جائے۔ نیوکلیائی قوتوں میں زبردست کمی کی سمت قابل ذکر پیش قدمی اس رکاوٹ کو دور کرنے میں معاون بن سکتی ہے۔ اسی وجہ سے سوویت یونین اس سمت میں ایک بڑا قدم اٹھانے کے لئے تیار ہے یعنی یورپی منطقے میں اوسط دوری کی میزائلوں کا مسئلہ علیحدہ طور پر نیوکلیائی ہتھیاروں اور بیرونی خلاء سے وابستہ مسائل کے ساتھ اسے راست طور پر جوڑے بغیر حل کر لیا جائے۔

سوویت پروگرام نے لاکھوں کروڑوں لوگوں کے دل چھو لئے ہیں اور سیاسی رہنماؤں اور عوامی شخصیتوں کے درمیان اس سے دلچسپی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ آج کا زمانہ ایسا ہے کہ اسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا ہمارے دور کے اس فوری مسئلے یعنی نیوکلیائی ہتھیاروں کی تباہی کے مسئلے سے عملی لحاظ سے نمٹنے میں تیزی لانے سے متعلق سوویت یونین کے تعمیری عہد کے بارے میں شک و شبہ پیدا کرنے کی کوششیں اپنے قائل کن اثر سے دن بہ دن محروم ہوتی جا رہی ہیں۔ نیوکلیائی ترک اسلحہ کو خالصتاً سیاسی رہنماؤں کا دائرہ کار نہیں رہنا چاہئے' ساری دنیا آج اس پر غور کر رہی ہے، کیونکہ یہ خود زندگی کا سوال بن گیا ہے۔

لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ طاقت کے ان مرکزوں کے ردعمل پر نظر ڈالی جائے جن کے ہاتھوں میں ترک اسلحہ کی کامیابی یا ناکامی کی کنجی ہے۔ یقیناً امریکہ کے حکمراں طبقے، یا یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ فوجی صنعتی کامپلکس سے وابستہ وہاں کے انتہائی خودغرض گروہوں کے مقاصد واضح طور پر ہمارے مقاصد سے متضاد ہیں۔ ان کے لئے ترکِ اسلحہ کے معنی ہیں منافع سے محرومی اور سیاسی خطرے کے جبکہ ہمارے لئے یہ ہر لحاظ سے، معاشی، سیاسی اور اخلاقی ہر اعتبار سے ایک برکت ہے۔

ہم اپنے خاص مخالفوں کو جانتے ہیں اور ان کے ساتھ اپنے تعلقات اور بات چیت کا ایک پیچیدہ اور وسیع تجربہ ہمارے پاس جمع ہو چکا ہے۔ پرسوں ہمیں اپنے ۱۵ر جنوری کے بیان کا صدر ریگن کی طرف سے جواب موصول ہوا ہے۔ امریکی فریق نے جنیوا کی بات چیت میں ہی اپنی مصلحتیں زیادہ تفصیل کے ساتھ پیش کرنی شروع کر دی تھیں۔ ہم ان تمام باتوں پر پوری توجہ کے ساتھ غور کریں گے جو امریکہ اس معاملہ میں کہے گا۔ لیکن چونکہ جواب ٹھیک اس وقت موصول ہوا جب کانگریس شروع ہونے جارہی تھی اس لئے لگتا ہے کہ امریکی حکومت اس کی توقع کررہی ہے کہ امریکی موقف کے بارے میں ہم اس اسٹیج سے دنیا کے سامنے اپنا رویہ واضح کریں۔

فوری طور پر میں جو بات کہہ سکتا ہوں وہ یہ ہے کہ صدر کے خط نے کوئی ایسی گنجائش نہیں پیدا کی ہے کہ ہم بین الاقوامی صورت حال کے اس تجزیے میں ترمیم کریں جو جواب موصول ہونے سے پہلے رپورٹ میں کیا جا چکا تھا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ نیوکلیائی ہتھیاروں کا خاتمہ وہ نصب العین ہے جس کے حصول کے لئے تمام نیوکلیائی طاقتوں کو کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے خط میں صدر نے ترک اسلحہ اور سلامتی کے مسائل سے متعلق مختلف سوویت تجاویز اور ارادوں سے عام طور پر اتفاق کیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جائے کہ ایسا لگتا ہے کہ جواب میں کچھ امید افزا ارائیں اور تھیسز شامل ہیں۔

لیکن ان مثبت اعلانات کی آب و تاب مختلف تحفظات ''سلسلوں'' اور ''شرطوں'' کی وجہ سے مدھم پڑ گئی ہے جو درحقیقت ترک اسلحہ کے بنیادی مسائل کے حل میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ اسٹریٹیجک نیوکلیائی ہتھیاروں میں تخفیف کو مشروط کر دیا گیا ہے اور شرط ہے ستاروں کی جنگ کے پروگرام کے لئے اور سوویت روایتی اسلحوں میں تخفیف وہ بھی یک طرفہ تخفیف کے لئے ہماری رضامندی اسی کے ساتھ خطہ جاتی تصادموں اور دو طرفہ تعلقات کے مسائل بھی جوڑ دئے گئے ہیں۔ یورپ میں نیوکلیائی ہتھیاروں کے خاتمے کی راہ میں برطانیہ اور فرانس کے اختیار کردہ موقفوں کے حوالے سے رکاوٹ کھڑی کر دی گئی ہے، ساتھ ہی اس مطالبے سے بھی کہ ملک کے مشرقی حصے میں ہم اپنے دفاع کو کمزور کردیں جبکہ امریکہ کی فوجی طاقت اپنی جگہ بنی رہے۔ نیوکلیائی تجربے کو روکنے سے انکار کے جواز میں یہ دلیل دی گئی ہے کہ نیوکلیائی ہتھیار ''قابو میں رکھنے'' کا ایک عنصر ہیں۔ یہ بات اس مقصد سے، نیوکلیائی ہتھیاروں کو تباہ کرنے کے مقصد سے قطعی متضاد ہے جس کی توثیق خط میں کی گئی ہے۔ نیوکلیائی ترک اسلحہ کا راستہ اختیار کرنے سے امریکہ اور وہاں کے حکمراں حلقوں کی عدم آمادگی کا انتہائی واضح اظہار نیوکلیائی دھماکوں سے متعلق ان کے رویہ سے ہوتا ہے جن کے ختم کئے جانے کا مطالبہ پوری دنیا کر رہی ہے۔

مختصر یہ کہ ہمیں ابھی ابھی جو خط موصول ہوا ہے اس میں کسی ایسی چیز کا تلاش کرلینا مشکل ہے جس

سے امریکی حکومت کی نیوکلیائی خطرہ دور کرنے سے وابستہ بنیادی مسائل کے حل کئے جانے کے سلسلے میں سنجیدہ آمادگی کا اظہار ہوتا ہو۔ ایسا لگتا ہے کہ امریکہ میں اور اس لحاظ سے دوسری جگہوں پر بھی کچھ ایسے لوگ ہیں جو نیوکلیائی ہتھیاروں کے شانہ بہ شانہ زندگی بسر کرنے اور بین الاقوامی میدان میں اپنے منصوبوں کو ان سے جوڑنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ لیکن مغربی سیاستداں چاہیں یا نہ چاہیں انھیں اس سوال کا جواب دینا ہی ہوگا کہ وہ نیوکلیائی ہتھیاروں کو چھوڑنا چاہتے بھی ہیں یا نہیں ؟

جنیوا میں باہم اتفاق کی بنا پر ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر کے ساتھ ایک اور ملاقات ہوگی۔ ہم اس کی اہمیت اس لئے سمجھتے ہیں کہ اسے اسلحہ سازی میں تحدید اور تخفیف کے کلیدی میدانوں میں لازمی طور پر عملی نتائج کا باعث بننا چاہیئے۔ کم سے کم دو ایسے معاملے ہیں جن میں مفاہمت ہو سکتی ہے۔ نیوکلیائی تجربات کا خاتمہ اور یورپی منطقے میں اوسط فاصلے تک مار کرنے والی امریکی اور سوویت میزائیلوں کا خاتمہ۔ اور پھر صاف بات یہ ہے کہ اگر سمجھوتے کی تلاش کا جذبہ موجود ہے تو ملاقات کے وقت کا مسئلہ خود ہی طے ہو جائے گا۔ ہم اس معاملے میں کوئی بھی تجویز قبول کر لیں گے۔ لیکن خالی خولی بات چیت سے کوئی فائدہ نہیں۔ ہم اس بات سے بے نیاز نہیں رہ سکیں گے اگر سوویت امریکی بات چیت کو جو شروع ہو چکی ہے اور جس نے بہتر تبدیلی سے متعلق معقول بنیادوں پر امید کی جوت جگائی ہے، ہتھیاروں کی دوڑ جاری رکھنے اور جنگ کی مادی تیاریوں کے لئے استعمال کیا گیا۔ سوویت یونین تہیہ کر چکا ہے کہ ہمارے دونوں ملکوں کے عوام اور پوری دنیا کے عوام کے دلوں میں جو امید پیدا ہوئی ہے، اسے پورا جواز فراہم کرے گا جو ٹھوس عمل کی، عملی اقدامات کی توقع کر رہے ہیں اور سوویت یونین اور امریکہ کے رہنماؤں کے درمیان اس بات پر سمجھوتوں کے خواہاں ہیں کہ ہتھیاروں کی دوڑ کا سدباب کیسے کیا جائے۔ ہم اس کے لئے تیار ہیں۔

قدرتی طور پر کسی بھی دوسرے ملک کی طرح ہم اپنی بری اور بحری سرحدوں کی سلامتی کو خاصی اہمیت دیتے ہیں، ہمارے بہت سے پڑوسی ہیں اور وہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ کسی کے خلاف بھی ہمارا کوئی علاقائی دعویٰ نہیں ہے۔ ہم کسی کے لئے خطرہ پیدا نہیں کرتے۔ لیکن ہمارے تجربے نے بار بار بتایا ہے کہ اچھی خاصی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جو ہمارے ملک نیز ہمارے پڑوسی ملکوں کے قومی مفادات کو نظر انداز کرتے ہوئے سوویت یونین کی سرحدوں پر صورتِ حال بگاڑنے کے لئے کوشاں ہیں۔

مثلاً انقلاب دشمنی اور سامراج نے افغانستان کو ایک مسلسل رسنے والا زخم بنا دیا ہے۔ سوویت یونین اس ملک کی ان کوششوں کی حمایت کرتا ہے جو اپنے ملک کے اقتدار اعلیٰ کے تحفظ کے لئے کی جا رہی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہاں کی حکومت کی درخواست پر افغانستان میں جو سوویت فوجیں مقیم ہیں انھیں قریب ترین مستقبل میں

واپس بلا لیا جائے۔ یہی نہیں ہم نے کسی ایسے سیاسی تصفیے کے فوراً بعد جو افغانستان کی جمہوری ری پبلک کے اندرونی معاملات میں بیرونی مسلح مداخلت کے واقعی طور پر ختم ہونے اور ان کے دوبارہ نہ شروع کئے جانے کی قابل اعتماد ضمانت دیتا ہو ان فوجوں کی مرحلہ وار واپسی کے نظام اوقات کے بارے میں اپنے افغان حلیف سے اتفاق بھی کر لیا ہے۔ یہ بات خود ہمارے بنیادی قومی مفاد میں ہے کہ اپنے تمام پڑوسیوں کے ساتھ ہمیشہ سوویت یونین کے اچھے اور پُرامن رشتے قائم رہیں۔ یہ ہماری خارجہ پالیسی کا ایک بنیادی اہمیت رکھنے والا مقصد ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی یورپی سمت کو اپنی بین الاقوامی سرگرمی کی ایک خاص سمت سمجھتی ہے۔ یورپ کا تاریخی امکان اور اس کا مستقبل براعظم کی قوموں کے درمیان پُرامن تعاون میں مضمر ہے اور یہ بات اہمیت رکھتی ہے کہ جو دولت اب تک جمع ہو چکی ہے اس کو برقرار رکھتے ہوئے آگے بڑھا جائے: ابتدائی صلح و آشتی سے، صلح و آشتی کے زیادہ دیرپا مرحلے کی طرف، پختہ صلح و آشتی کی طرف، اور پھر ہیلسنکی سلسلۂ عمل کی بنیاد پر، نیوکلیائی اور روایتی ہتھیاروں میں ریڈیکل تخفیف کی بنیاد پر قابل اعتماد سلامتی کی تعمیر کی جائے۔

ایشیا اور بحرالکاہل سے متعلق پہلو کی اہمیت بھی بڑھ رہی ہے۔ اس وسیع علاقے میں تضادات کی متعدد انتہائی الجھی ہوئی گتھیاں موجود ہیں، ساتھ ہی بعض مقامات پر سیاسی صورت حال غیر مستحکم ہے۔ یہاں یہ ضروری ہے کہ کسی ٹال مٹول کے بغیر متعلقہ حل اور راستے تلاش کئے جائیں۔ بہ ظاہر اس کا آغاز تکلیف دہ مسائل کے سیاسی تصفیے کی غرض سے کوششوں میں تال میل سے کیا جا سکتا ہے اور پھر کوششوں کو ایک مرکز پر جمع کیا جا سکتا ہے تاکہ ساتھ ہی ساتھ اس بنیاد پر کم سے کم ایشیا کے مختلف حصوں میں فوجی ٹکراؤ کی دھار کو ختم کیا جا سکے اور وہاں کی صورتِ حال میں استحکام لایا جا سکے۔

یہ بات اس لئے اور بھی زیادہ فوری بن گئی ہے کہ ایشیا اور دوسرے براعظموں میں فوجی خطرے کے سنگین مرکز ختم نہیں ہو رہے ہیں۔ ہم مشرقِ وسطیٰ، وسطی امریکہ، جنوبی افریقہ میں اور کرۂ ارض کے سبھی طوفان خیز مرکزوں میں ٹکراؤ کی صورتِ حال ختم کرانے کے لئے اجتماعی کوششوں میں نئی زندگی اور نئی قوت پیدا کرنے کے حق میں ہیں۔ یہ عام سلامتی کے مفادات کا لازمی تقاضا ہے۔

بحران اور ٹکراؤ بین الاقوامی دہشت پسندی کے لئے بھی زرخیز زمین کی حیثیت رکھتے ہیں۔ غیر معلنہ جنگیں، ہر شکل میں انقلاب دشمنی کی برآمد، سیاسی قتل، لوگوں کو یرغمال بنانا، ہوائی جہازوں کا اغوا اور سڑکوں، ہوائی اڈوں اور ریلوے اسٹیشنوں پر بموں سے حملے، یہ ہے دہشت پسندی کا وہ کریہہ اور بھیانک چہرہ جسے اس کی آگ بھڑکانے والے طرح طرح کی مجنونانہ اختراعات کے ذریعے نقاب پہنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سوویت یونین

اصولی طور پر دہشت پسندی کو رد کرتا ہے اور اسے بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے دوسری ریاستوں کے ساتھ سرگرم تعاون کرنے کو تیار ہے۔ سوویت یونین تشدد پر مبنی حرکتوں سے اپنے شہریوں کی جم کر حفاظت کرے گا اور ان کی زندگی، عزت اور وقار کے تحفظ کے لئے وہ سب کچھ کرے گا جو اسکے بس میں ہے۔

پچھلے سال کا جائزہ لیا جائے تو بھی اس بات کے آثار نظر آئیں گے کہ بین الاقوامی صورت حال میں سُدھار کی بنیادی شرائط سامنے آ رہی ہیں۔ لیکن کسی ٹرک کے لئے بنیادی حالات کا پیدا ہونا بجائے خود موثر نہیں ہوتا۔ ہتھیاروں کی دوڑ جاری ہے اور نیوکلیائی جنگ کا خطرہ اپنی جگہ برقرار ہے۔ لیکن بین الاقوامی رجعت پرستی اب ہرگز واحد طاقت نہیں رہ گئی ہے۔ عالمی انقلابی عمل کے فروغ اور عوامی جمہوری اور جنگ مخالف تحریکوں کے ابھار نے امن، عقل و دانش اور خیر سگالی کی بے پناہ طاقت میں اہم اضافہ کیا ہے اور اسے مضبوط بنا دیا ہے۔ یہ سامراج کی جارحانہ پالیسی کے خلاف ایک طاقتور جوابی قوت بن گئی ہے۔

امن اور سماجی ترقی کے مقدرات اب ہمیشہ سے زیادہ گہرائی کے ساتھ عالمی سوشلسٹ نظام کی معاشی اور سماجی ترقی کی متحرک نوعیت سے جڑ گئے ہیں۔ اس تحرک کی ضرورت نے قوموں کی خوش حالی کے لئے فکرمندی پیدا کی ہے۔ سوشلسٹ دنیا کے علاوہ یہ فوجی خطرے کے خلاف جوابی اقدام کے نقطۂ نظر سے بھی ضروری ہے۔ آخری بات یہ کہ سوشلسٹ طرز حیات کی صلاحیتوں اور قوتوں کا اظہار بھی اسی میں مضمر ہے۔ ہم پر دوست اور دشمن دونوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔ ہم پر وسیع اور مختلف النوع ترقی پذیر قوموں کی دنیا کی نظریں بھی لگی ہوئی ہیں۔ وہ انتخاب کرنا چاہتی ہے۔ اپنا راستہ چننا چاہتی ہے اور یہ انتخاب کیا ہوگا اس کا انحصار بڑی حد تک سوشلزم کی کامیابیوں پر ہے، اس بات پر ہے کہ وہ وقت کی چنوتیوں کا جو جواب فراہم کرتا ہے وہ کس حد تک صحیح ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ سوشلزم اپنے سامنے آنے والے انتہائی مشکل مسائل بھی حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے لئے بنیادی اہمیت ہے روز افزوں پیمانے پر زبردست تفاعل باہم اور ارتباط عمل کی جس کا اثر ہماری قوتوں میں محض اضافے تک محدود نہ ہو بلکہ اسے دہ چند کر دے اور مشترکہ کامیابیوں کی طرف رہنمائی کرے۔ اس کی عکاسی سوشلسٹ برادری کے ملکوں کی مشترکہ دستاویزوں میں بھی ہوتی ہے۔

حکمراں کمیونسٹ پارٹیوں کے درمیان ارتباطِ عمل ان ملکوں کے آپسی سیاسی تعاون کا دل اور اس کی روح ہے۔ پچھلے سال عملی طور پر کوئی بھی ایسا برادرانہ ملک نہیں چھوٹا جس کے رہنماؤں سے ہم نہ ملے ہوں اور ہماری مفصل بات چیت نہ ہوئی ہو۔ خود اس طرح کے تعاون کی شکلوں کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔ ایک نئے اور غالباً کلیدی عنصر یعنی برادرانہ ملکوں کے رہنماؤں کے درمیان کثیر طرفی کاروباری ملاقاتوں کو ایک باضابطہ ادارے کی شکل دی

جارہی ہے۔ اس سے سوشلسٹ تعمیر سے متعلق مسائل کے پورے تناظر پر، اس کے اندرونی اور بیرونی پہلوؤں پر فوری اور دوستانہ صلاح ومشورے کی گنجائش پیدا ہوتی ہے۔

دشوار بین الاقوامی صورت حال میں وارسا معاہدے پر دستخط کرنے والے سبھی ملکوں کے متفقہ فیصلے کے ذریعے اس کی مدت کا بڑھایا جانا بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ایک طرح سے اس معاہدے کا دوسرا جنم ہوا ہے اور آج اس کے بغیر مجموعی طور پر عالمی سیاست کی تصویر ابھارنا مشکل ہے۔ معاہدے کی سیاسی مشاورتی کمیٹی کی صوفیہ کانفرنس ہی کو لیجئے۔ یہ ایک طرح سے جنیوا بات چیت کے لئے دہلیز کی حیثیت اختیار کر گئی۔

معاشی میدان میں اب معاشی اور تکنیکی ترقی کا جامع پروگرام موجود ہے۔ اس کی درآمد کا انحصار سائنس اور تکنالوجی میں باہمی معاشی امداد کونسل کے ممالک کی طرف سے ایک مربوط پالیسی اپنائے جانے پر ہے۔ بنیادی طور پر تجارتی تعلقات کے بجائے پیداوار اور خاص کر بھاری انجینئرنگ میں تخصیص کاری اور تعاون پر زور دیا جارہا ہے۔ ہمارے خیال میں سوشلسٹ یکجہتی کے مرکز یعنی باہمی معاشی امداد کونسل کے کام میں بھی تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ لیکن خاص بات یہ ہے کہ اس پروگرام کو لاگو کرنے کے سلسلے میں کرسی نشین انتظام کاری کا عمل دخل اور ہر قسم کی کمیٹیوں اور کمیشنوں کی تعداد کم سے کم ہو، معاشی محرکات، پہل کاری اور سوشلسٹ عزم وارادے پر زیادہ توجہ دی جائے اور کام کے اجتماعیوں کو اس سلسلۂ عمل میں شامل کیا جائے۔ ایسے غیر معمولی کام کی طرف یقیناً ایک پُرخلوص رویہ ہوگا۔

جان داری، خوش کاری اور پہل کاری، یہ ساری خصوصیات وقت کا لازمی تقاضا ہیں اور ہم کوشش کریں گے کہ یہ برادرانہ پارٹیوں کے باہمی تعلقات کے پورے نظام میں جاری وساری ہو جائیں۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سوشلسٹ ممالک کے شہریوں کے درمیان، مختلف پیشوں اور مختلف نسلوں کے لوگوں کے درمیان زندگی سے بھرپور اور وسیع رابطوں کو روزافزوں اہمیت دیتی ہے۔ یہ باہمی دانشورانہ ثروت مندی کا سرچشمہ، خیالات اور تصورات نیز سوشلسٹ تعمیر کے تجربہ کے باہمی تبادلے کا وسیلہ ہے۔ سوشلسٹ طرز زندگی کی نوعیت کا تجزیہ کرنا اور کسی ایک ملک کے بجائے متعدد ملکوں کی ترقی کی بنیاد پر جمہوریت، انتظامی طریقوں اور عملے سے متعلق پالیسی کو اکمل بنانے کے عمل کی سمجھ حاصل کرنا آج بڑی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ ایک دوسرے کے تجربہ کا لحاظ واحترام اور اس تجربے کو عملی روپ دینے ہی میں سوشلسٹ دنیا کی عظیم طاقت مضمر ہے۔

عام طور پر کہا جائے تو سوشلزم کے قواعد میں سے ایک ہے اس کی سیکھنے کی صلاحیت: زندگی

کے پیش کردہ مسائل کو حل کرنے کا طریقہ سیکھنا، اس بحرانی صورتِ حال کو رونما ہونے سے روکنے کا ہنر سیکھنا جسے ہمارے طبقاتی دشمن پیدا کرنے اور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں، یہ سیکھنا کہ سوشلسٹ دنیا میں پھوٹ ڈالنے اور ملکوں کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانے کی کوششوں کا مقابلہ کس طرح کیا جائے، یہ سیکھنا کہ مختلف سوشلسٹ ممالک کے مفادات میں ٹکراؤ کو کیسے روکا جائے، ان میں باہمی کوششوں سے کس طرح ہم آہنگی پیدا کی جائے اور انتہائی پیچیدہ مسائل کا بھی مناسب اور باہمی طور پر قابلِ قبول حل تلاش کیا جائے۔

ہمیں ایسا لگتا ہے کہ مجموعی طور پر سوشلسٹ دنیا کے تعلقات پر گہری نظر ڈالنا بھی ضروری ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ کوئی ایسی روک ہے جو برادری کو دوسرے سوشلسٹ ممالک سے الگ کرتی ہو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی تمام کمیونسٹ پارٹیوں اور سوشلسٹ عالمی نظام کے تمام ممالک کے ساتھ ایماندارانہ اور جرأتمندانہ تعلقات کی خواہاں ہے اور ان کے درمیان رفیقانہ تبادلہ خیال کی حامی ہے۔ ہم اس چیز کی تلاش کرتے ہیں جو سوشلسٹ دنیا کو متحد کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام سوشلسٹ ممالک کے درمیان گہرے تعلقات کی سمت اٹھا ہر قدم اور تعلقات میں ہر مثبت پیش رفت سوویت کمیونسٹوں کے لئے باعثِ مسرت ہوتی ہے۔

اس بات پر خوشی کا اظہار کیا جا سکتا ہے کہ سوویت یونین کے تعلقات اس کے عظیم بڑوسی سوشلسٹ چین سے بہتر ہوئے ہیں۔ دونوں کے رویوں اور خاص کر بہت سے بین الاقوامی مسائل سے متعلق ان کے رویوں کا فرق ابھی موجود ہے۔ لیکن ہم ایک دوسری بات بھی محسوس کر رہے ہیں اور وہ یہ کہ بہت سے معاملات میں ہم مل کر کام کر سکتے ہیں اور تیسرے ممالک سے تعصب برتے بغیر مساوی اور اصولی بنیاد پر تعاون کر سکتے ہیں۔

اس بات کی اہمیت پر زور دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ چینی کمیونسٹوں نے دوسری عالمی جنگ میں سوویت یونین اور ترقی پسند طاقتوں کی فتح کو چین کے عوامی انقلاب کی فتح کی تمہید کہا۔ دوسری طرف عوامی چین کے قیام سے دنیا میں سوشلزم کے موقف کو تقویت پہنچی اور جنگ کے بعد کے مشکل دنوں میں سامراج کے بہت سے منصوبوں اور اقدامات کو ناکام بنانے میں مدد ملی۔ مستقبل کے بارے میں سوچتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ سوویت یونین اور چین کے درمیان تعاون کے نہایت زبردست امکانات پائے جاتے ہیں۔ یہ امکانات اس لئے زبردست ہیں کیونکہ اس قسم کا تعاون دونوں ملکوں کے مفادات کے عین مطابق ہے اور اس لئے کہ سوشلزم اور امن کو جو ہمارے عوام کو بہت عزیز ہیں ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کا اٹوٹ حصہ ہے۔ ہم سوویت

کمیونسٹ اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ سوشلزم کی تعمیر میں ہماری ہر پیش رفت سے پوری تحریک آگے بڑھتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اکتوبر انقلاب کے ذریعہ دکھائے اور روشن کئے گئے راستے پر اپنے ملک کی کامیاب ترقی کو یقینی بنانا اپنا بنیادی بین الاقوامی فریضہ سمجھتی ہے

کمیونسٹ تحریک دنیا کے غیر سوشلسٹ حصے میں بورژوا طبقے کے رجعت پسند حلقوں کے سیاسی دباؤ اور جور وستم کا خاص نشانہ بنی ہوئی ہے۔تمام برادرانہ پارٹیاں لگاتار کمیونسٹ دشمن پروپیگنڈے کی زد میں ہیں جو نہایت قابلِ نفرت ذرائعوں اور طریقوں کے استعمال سے بھی احتراز نہیں کرتا۔بہت سی پارٹیاں زبردست ظلم وستم کی صورت حال میں روپوش رہ کر کام کرتی ہیں۔کمیونسٹ جو بھی قدم اٹھاتے ہیں اس کے لئے جدوجہد اور ذاتی حوصلے کی ضرورت ہے۔رفیقو! اجازت دیجئے کہ ۲۷ ویں کانگریس کی جانب سے اور سوویت کمیونسٹوں کی طرف سے اپنے رفیقوں کی جاں بازانہ جدوجہد کے لئے پرخلوص ستائش کا اور ان سے گہری برادرانہ یکجہتی کا اظہار کروں۔

کمیونسٹ تحریک کے سامنے حالیہ برسوں میں بہت سے نئے حقائق، فریضے اور مسائل اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔اس کے تمام آثار موجود ہیں کہ تحریک ترقی کے کیفیتی لحاظ سے ایک نئے مرحلے میں داخل ہو گئی ہے۔ کمیونسٹوں کے کام کے بین الاقوامی حالات تیزی اور گہرائی سے بدل رہے ہیں۔بورژوا سماج کے سماجی انداز کے ڈھانچے کی قابلِ لحاظ تشکیل نو ہو رہی ہے جس میں مزدور طبقے کی ہیئت بھی شامل ہے۔نو آزاد ملکوں میں ہمارے دوستوں کے سامنے اٹھنے والے مسائل آسان نہیں ہیں۔غیر سوشلسٹ دنیا کے مزدور طبقے کے مادی حالات اور شعور پر سائنس اور ٹکنولوجی کی تبدیلیاں ایک متضاد اثر ڈال رہی ہیں۔ان سب باتوں پر کافی غور وخوض کرنے کے لئے صلاحیت درکار ہے اور ان کا تقاضا ہے کہ مارکس، اینگلس اور لینن کے لافانی نظریے کی بنیاد پر نئے حقائق کی طرف جرأتمندانہ اور تخلیقی رویہ اختیار کیا جائے۔سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی خود اپنے تجربے سے اس بات کو اچھی طرح جانتی ہے۔

کمیونسٹ تحریک کا اور جن فریضوں سے وہ دوچار ہے ان کا تنوع بھی اسی طرح ایک حقیقت ہے۔ کچھ صورتوں میں اس کی وجہ سے اختلافات اور فرق پیدا ہو جاتے ہیں۔سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس بات کو ڈرامائی نہیں بناتی کہ کمیونسٹوں کے درمیان ہمیشہ اور ہر حال میں مکمل اتفاق رائے نہیں پایا جاتا۔ ظاہر ہے کہ بغیر استثنیٰ تمام مسائل پر خیالات کی ہم آہنگی عام طور سے ہو بھی نہیں سکتی۔کمیونسٹ تحریک اس وقت وجود میں آئی جب مزدور طبقہ مضبوط سیاسی طاقت کی صورت میں بین الاقوامی میدان میں داخل ہوا۔ جن پارٹیوں پر یہ مشتمل ہے ان کا ارتقا قومی سرزمین پر ہوا ہے اور وہ امن و سوشلزم کے مشترکہ مقصد پر

کاربند ہیں۔ اصل میں یہی وہ فیصلہ کن چیز ہے جو انھیں متحد کرتی ہے۔

ہم اسی طرح اپنی تحریک کے تنوع کو عدم اتحاد کا مترادف نہیں سمجھتے جس طرح اتحاد کا یکسانیت، نظام مراتب، کچھ پارٹیوں کی دوسروں کے معاملات میں مداخلت یا جو کچھ درست ہے اس پر اپنی اجارہ داری قائم کرنے کی کسی پارٹی کی کوشش سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ کمیونسٹ تحریک اپنی طبقاتی یکجہتی اور مشترکہ مقاصد کے لئے جدوجہد میں تمام برادرانہ پارٹیوں کے مساوی تعاون کی بنا پر مضبوط ہوسکتی ہے اور اسے ہونا چاہیے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اتحاد کا یہی مطلب سمجھتی ہے اور اسے مضبوط بنانے کے لئے ہر قدم اٹھانے کو تیار ہے

امن، سوجھ بوجھ اور خیرسگالی کی طاقت کو مستحکم کرنے کا رجحان پائدار ہے اور اصولاً ناقابل تغیر ہے۔ اس کے پس پشت تمام لوگوں اور تمام قوموں کی یہ خواہشات کارفرما ہیں کہ مل جل کر زندہ رہا جائے اور آپس میں تعاون کیا جائے۔ لیکن چیزوں کے جائزے میں حقیقت پسندی سے کام لینا چاہیئے۔ جنگ کے خلاف جدوجہد میں طاقت کا توازن ترقی پسندی اور رجعت پرستی کے دوران سنگین اور متحرک صف آرائی کے حالات میں تشکیل پارہا ہے۔ قومی آزادی اور سماجی نجات کی طاقتوں کے ساتھ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی یکجہتی، سوشلزم کی طرف مائل ممالک، انقلابی جمہوری پارٹیوں اور ناوابستہ تحریک کے ساتھ گہرے ارتباط عمل کی ہماری روش ایک اٹل عنصر ہے۔ سوویت عوام جنگ کے خلاف لڑنے والی مذہبی تنظیموں سمیت غیر کمیونسٹ تحریکوں اور تنظیموں سے تعلقات بڑھاتے رہنے کے لئے تیار ہیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سوشل ڈیموکریٹک تحریک کے ساتھ اپنے تعلقات کو بھی اسی زاویہ نگاہ سے دیکھتی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کمیونسٹوں اور سوشل ڈیموکریٹوں کے درمیان نظریاتی اختلافات گہرے ہیں اور ان کی کامیابیاں اور تجربے نہ ایک جیسے ہیں اور نہ ہم پلّہ ہیں۔ لیکن ایک دوسرے کے موقفوں اور خیالات کو تعصب سے اوپر اٹھ کر دیکھنا یقیناً کمیونسٹوں اور سوشل ڈیموکریٹوں دونوں کے لئے مفید ہے اور سب سے زیادہ امن اور بین الاقوامی سلامتی کی جدوجہد کو آگے بڑھانے کے سلسلے میں فائدہ مند ہے۔

ہم حقائق کی دنیا میں رہ رہے ہیں اور بین الاقوامی صورتحال کے موجودہ مرحلے کی مخصوص خصوصیات کے پیش نظر اپنی بین الاقوامی پالیسی وضع کررہے ہیں۔ اس مرحلے کے ہمارے تخلیقی تجزیے اور امکانات کے تصور نے ہمیں ایک نتیجے پر پہنچایا ہے جو نہایت اہم ہے۔ ان حکومتوں، پارٹیوں، عوامی تنظیموں اور ان تحریکوں کے ساتھ جو روئے زمین پر امن کے مقدرات کے معاملے میں فکرمند ہیں اور تمام قوموں کے ساتھ زیادہ

گہرے اور زیادہ بارآور تعاون کے راستے تلاش کئے جانے کی جتنی اہمیت آج ہے اتنی کبھی نہیں تھی تاکہ بین الاقوامی سلامتی کا ایک ہمہ گیر نظام وجود میں لایا جا سکے ۔

ہماری نظر میں اس نظام کے بنیادی اصول مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں :

۱ــ فوجی میدان میں

ـــ نیوکلیائی طاقتوں کے ذریعہ ایک دوسرے کے خلاف یا تیسرے ملک کے خلاف نیوکلیائی اور روایتی دونوں طرح کی جنگ سے احتراز ،

ـــ بیرونی خلا میں ہتھیاروں کی دوڑ کا تدارک ، ہر طرح کے نیوکلیائی ہتھیاروں کے تجربے کو روکنا اور ایسے ہتھیاروں کو مکمل طور سے ختم کرنا ، کیمیائی ہتھیاروں کو ممنوع قرار دینا اور انھیں ختم کرنا اور عام تباہی کے دوسرے ذرائع کو ترقی دینے سے احتراز کرنا ،

ـــ ملکوں کی فوجی صلاحیتوں کی سطح کو سخت کنٹرول کے تحت کم کرنا اور اسے مناسب حد تک محدود کرنا ۔

ـــ فوجی بلاکوں کو ختم کرنا اور اس مقصد کے حصول کی ایک منزل کے طور پر ان کی توسیع اور نئے بلاکوں کی تشکیل سے احتراز ،

ـــ فوجی بجٹ میں توازن کو اور متناسب کمی

۲ــ سیاسی میدان میں !

ـــ آزادانہ ترقی کے راستوں اور اس کی شکلوں کے انتخاب کے ہر قوم کے حق کا بین الاقوامی میدان عمل میں غیر مشروط احترام ،

ـــ بین الاقوامی بحرانوں اور علاقائی تصادموں کا منصفانہ سیاسی تصفیہ ،

ـــ ریاستوں کے درمیان اعتماد پیدا کرنے ، باہر سے حملے کے خلاف اور ان کی سرحدوں کی حرمت کے لئے موثر ضمانتوں کی فراہمی کے لئے ایک مجموعۂ اقدامات کی ترتیب ،

ـــ بین الاقوامی دہشت گردی کو روکنے کے موثر طریقوں کا تعین جس میں ، بری ، ہوائی اور بحری

بین الاقوامی مواصلات کی سلامتی بھی شامل ہے ۔

۳ــ معاشی میدان میں !

ـــ بین الاقوامی میدان عمل سے امتیاز و تفریق کی تمام شکلوں کو مٹانا، معاشی ناکہ بندی اور تحدیدات سے احتراز بشرطیکہ عالمی برادری کی سفارشات میں یہ اقدامات شامل نہ ہوں ۔

ـــ قرض سے متعلق مسائل کے منصفانہ تصفیے کے طریقوں کی مشترکہ تلاش ،

ـــ تمام ممالک کو مساوی معاشی سلامتی کی ضمانت دینے والے ایک نئے عالمی معاشی نظام کا قیام ،

ـــ فوجی بجٹ میں کمی کی وجہ سے دستیاب رقوم کے کچھ حصّے کو عالمی برادری اور خاص کر ترقی پذیر ممالک کی فلاح کے لئے استعمال میں لانے کے اصولوں کی ترتیب ،

ـــ بیرونی خلاء کی کھوج اور پُرامن مقاصد کے لئے اس کے استعمال اور جن عالمگیر مسائل پر تہذیب کے مقدرات کا دار و مدار ہے انھیں حل کرنے کے سلسلے میں کی جانے والی کوششوں میں تال میل ،

۴ــ انسان دوستی کے میدان میں !

ـــ امن، ترک اسلحہ اور بین الاقوامی سلامتی کے خیالات کو پھیلانے کے سلسلے میں تعاون ، ایک دوسرے کے بارے میں جاننے کی غرض سے قوموں کے درمیان عام معروضی اطلاعات اور رابطوں کا زیادہ بڑے پیمانے پر باہمی تبادلہ اور ان کے باہمی تعلقات میں باہمی مفاہمت اور صلح پسندی کے جذبے کو تقویت پہنچانا ،

ـــ انسان کشی، نسلی امتیاز، فاشزم اور نسلی، قومی یا مذہبی الگاؤ کی دوسری تمام شکلوں کے پرچار اور اس بنیاد پر لوگوں کے خلاف امتیاز برتنے کی بیخ کنی کرنا ،

ـــ ہر ملک کے قوانین کا احترام کرتے ہوئے عوام کے سیاسی، سماجی اور ذاتی حقوق کی عمل آوری میں بین الاقوامی تعاون کی توسیع ،

ـــ شادی اور خاندانوں کو متحد کرنے سے متعلق مسائل کے بارے میں انسان دوستانہ اور مثبت جذبے سے فیصلہ کرنا اور لوگوں اور تنظیموں کے درمیان رابطوں کو بڑھانا ،

۔ ثقافت، فنون لطیفہ، سائنس، تعلیم اور طب میں تعاون کی نئی شکلوں کی تلاش اور ان کا استحکام،

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام کی دفعات سے یہ اصول منطقی طور پر وضع ہوتے ہیں۔ یہ ہماری خارجہ پالیسی کی ٹھوس پہل کاریوں کے عین مطابق ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہونے سے پُرامن بقائے باہم کو ریاستوں کے باہمی تعلقات کا اعلیٰ ترین اصول بنانا ممکن ہو جائے گا۔ ہمارے خیال میں یہ اصول عالمی برادری کے ممالک کے رہنماؤں کے درمیان راست اور با قاعدہ دو فریقی اور کثیر فریقی بات چیت کے لئے ایک طرح کے رہنما خطوط اور نقطۂ آغاز بن سکتے ہیں۔

اور چونکہ اس طرح کی بات چیت کا تعلق امن کے مقدرات سے ہے اس لئے سلامتی کونسل کے مستقل ممبروں یعنی پانچوں نیوکلیائی طاقتوں کے درمیان اس قسم کی بات چیت خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔ ان پر انسانیت کے مقدرات کے سلسلے میں خصوصی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں زور دے کر کہتا ہوں کہ یہ نہ کوئی امتیازی وصف ہے اور نہ عالمی امور میں "قیادت کے حصول" کے دعوے کی کوئی بنیاد بلکہ ذمہ داری ہے جسے فراموش کرنے کا حق کسی کو نہیں ہے۔ تو پھر ایسا کیوں نہ ہو کہ ان ممالک کے رہنما گول میز کانفرنس کے لئے جمع ہوں اور اس بات چیت کریں کہ امن کے استحکام کے لئے کیا کیا جا سکتا ہے اور کیا کیا جانا چاہئے؟

ہمارا خیال ہے کہ ہتھیاروں کی تحدید کے بارے میں بات چیت کے پورے موجودہ میکانزم کو بھی انتہائی بارور انداز میں کام کرنا شروع کر دینا چاہیئے۔ کیا کوئی بھی شخص اس بات کا "عادی بن سکتا ہے" کہ سالہا سال سے باتوں کا سلسلہ جاری ہے اور اسی کے ساتھ ہتھیاروں کی تیاری کا کام بھی زور شور کے ساتھ چل رہا ہے؟

سوویت یونین عالمی معاشی مسائل اور امکانات کی، ترک اسلحہ اور ترقی کے باہمی تعلق اور بین الاقوامی فورموں کی سطح پر اور ساتھ ہی ہلسنکی سلسلۂ عمل کے دائرے میں بھی تجارت اور سائنس وٹکنولوجی میں تعاون کی توسیع کی مشترکہ جانچ پڑتال پر کافی توجہ دے رہا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ مستقبل میں معاشی سلامتی کے مسائل پر ایک عالمی کانگریس منعقد کرنا خاصا اہم ہوگا جس میں یہ ممکن ہوگا کہ عالمی معاشی تعلقات میں سد راہ بننے والی ہر چیز پر مجموعی حیثیت سے غور کیا جائے۔

ہم اس مقصد کے حصول کے لئے کسی بھی دوسری تجویز پر سنجیدگی سے غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جنگ کو روکنے کی جد و جہد میں ہر حالت میں کامیابی حاصل کی جانی چاہیئے۔ یہ روئے زمین پر ہر انسان

کے لئے اور بلوری النانیت کے لئے ایک عہد ساز فتح ہوگی۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس جدوجہد میں سرگرم شرکت کو اپنی خارجہ پالیسی کی حکمت عملی کا جوہر سمجھتی ہے۔

۵۔پارٹی

رفیقو،

ہمیں جو کچھ کرنا ہے اس کی وسعت اور اس کا نیا پن سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے سیاسی، نظریاتی اور تنظیمی کام کی نوعیت کے بارے میں غیر معمولی طور پر بلند تقاضے کر رہا ہے جس کے آج ایک کروڑ ۹۰ لاکھ رکن ہیں جنھیں مقصد، ارادے اور نظم وضبط کے اتحاد نے ایک دوسرے سے جوڑ رکھا ہے۔

پارٹی کی طاقت یہی ہے کہ اسے وقت کا احساس ہے وہ زندگی کے دل کی دھڑکن کو محسوس کرتی ہے اور ہمیشہ عوام کے درمیان کام کرتی ہے۔ جب کبھی ملک نئے مسائل سے دوچار ہوتا ہے تو پارٹی انھیں حل کرنے کی راہیں تلاش کرتی ہے اور ملک کی تقدیر کے لئے اور سوشلزم اور کمیونزم کے نصب العین کے لئے اپنی تاریخی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قیادت کے طریقہ کار کی تشکیل نو کرتی ہے اور اسے نیا روپ دیتی ہے۔

زندگی ہماری طاقتوں کا مسلسل امتحان لیتی رہتی ہے۔ اس سلسلے میں گزشتہ برس کو خصوصی نوعیت حاصل تھی۔ پارٹی کے عام ممبروں میں مرکزی کمیٹی کے اندر اتحاد کی ضرورت جتنی اس وقت تھی اتنی کبھی نہیں تھی۔ ہمارے سامنے یہ بات واضح تھی کہ سماجی ترقی کے فوری مسائل سے دامن بچانا اور غیر ذمہ داری، بے عملی اور جمود کے سامنے سر تسلیم خم کئے رہنا ہرگز ممکن نہیں رہا ہے۔

ان حالات میں سیاسی بیورو، مرکزی کمیٹی کے سکریٹریٹ اور مرکزی کمیٹی نے طے کیا کہ وقت نے جو بنیادی مسائل کھڑے کئے ہیں ان کو حل کیا جانا چاہیئے۔ مرکزی کمیٹی کا اپریل کا مکمل اجلاس اس سلسلے میں ایک اہم سنگ میل تھا۔ ہم نے اپنے کام کے دوران پیش آنے والی مشکلات اور خامیوں کے بارے میں اور مستقبل قریب کے لئے اور طویل مدت کے لئے اپنے منصوبوں کے بارے میں عوام کو صاف صاف سب کچھ بتادیا ہے آج اس کانگریس میں ہم اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اپریل کے مکمل اجلاس میں طے پانے والی روش کو کمیونسٹوں اور لاکھوں محنت کش عوام کی سرگرم حمایت حاصل ہوئی ہے۔

موجودہ مرحلہ جو سماج کی کیفیتی تبدیلی کا ایک مرحلہ ہے پارٹی اور اس کی ہر تنظیم سے نئے سرے سے کوشش کرنے، اپنے کام کے جائزے میں اصول پرستی سے کام لینے اور خوش کاری اور لگن کا مظاہرہ کرنے

کا طالب ہے۔ کانگریس میں پیش کئے گئے پارٹی پروگرام کے نئے ایڈیشن کے مسودے اور سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے ضوابط میں ترمیمات کے پس پشت یہ سمجھ کارفرما ہے کہ تیز رفتاری کے تمام عوامل کو حرکت میں لانے کا فریضہ صرف وہی پارٹی پورا کر سکتی ہے جو لوگوں کے مفادات کو دل سے عزیز رکھتی ہو، جس کے پاس سائنسی لحاظ سے مدلل تناظر ہوں اور جو اپنی محنت کے ذریعہ یہ اعتماد پیدا کر سکے کہ متعینہ نشانے پورے کر لئے جائیں گے۔

پارٹی نئے مسائل کو کامیابی سے اس وقت حل کر سکتی ہے جب خود اس کی بھی مسلسل ترقی ہوتی رہے۔ وہ "قطعیت" کے مغالطے سے آزاد ہو، حاصل شدہ نتائج کا تنقیدی جائزہ لے اور جو کچھ کیا جانا ہے اسے واضح طور پر سامنے رکھے۔ کارکن کام کرنے کے پورے انداز سے اور طریقوں اور کام کی نوعیت سے جو نئے تقاضے کئے جارہے ہیں وہ مسائل کی وسعت اور پیچیدگی اور کسی لیپاپوتی اور ذہنی تحفظ کے بغیر ماضی سے سبق حاصل کرنے کی ضرورت دین ہیں۔

رفیقو! اس وقت ہمیں اپنے کام کی عملی تنظیم پر، کارکنوں اور پارٹی کے سرگرم کارکنوں کی جمعیت کے تقرر اور ان کی تربیت پر توجہ دینی ہے اور ہر سطح پر اور ہر صف میں پارٹی کے تازے تصور کے تحت اپنے پورے کام کا از سر نو جائزہ لینا ہے۔ اس سیاق و سباق میں میں آپ کو لینن کے الفاظ یاد دلانا چاہوں گا کہ "جب صورت حال بدل جائے اور مختلف قسم کے مسائل حل کرنے ہوں تو ہم پیچھے مڑ کر نہیں دیکھ سکتے اور گزرے ہوئے کل کے طریقۂ کار سے انھیں حل کرنے کی کوشش نہیں کر سکتے، اس کی کوشش مت کیجئے۔ آپ کامیاب نہیں ہونگے!"
(مجموعہ تصانیف، جلد ۳۳، صفحہ ۱۷۳)

۱۔ نئے انداز سے کام کرو، پارٹی تنظیموں کی ذمہ داری اور رول میں اضافہ کرو

پارٹی کے کام کی تشکیل کا مقصد یہ ہے کہ جمہوریائی سطح سے لے کر بنیادی اکائی کی سطح تک ہر ایک پارٹی تنظیم اپریل کے کمل اجلاس کے ذریعہ مقرر کی ہوئی روش پر تندہی سے عمل کرے اور اپنی سرگرمی کی اشکال اور اس کے طریقوں کی تلاش اور تجدید کے ماحول میں سانس لے۔ یہ کام صرف تمام کمیونسٹوں کی کوششوں سے، خود پارٹی کے اندر زیادہ سے زیادہ جمہوریت کے فروغ، ہر سطح پر اجتماعی قیادت کے اصول کے اطلاق، تنقید اور خود تنقیدی کے فروغ، کنٹرول اور جو کام ہو رہا ہو اس کی طرف ذمہ دارانہ رویے کے ذریعے ہی کیا جا سکتا ہے تبھی ندرت کا جذبہ جاگتا ہے اور تساہلی اور جمود نا قابل برداشت ہو جاتے ہیں۔

ہر قسم کی کوتاہیوں اور اس کے لئے ذمہ دار لوگوں کے خلاف ہمارا غصہ یقیناً جائز ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فرائض نظر انداز کرتے ہیں اور سماج کے مفادات سے لاپرواہی برتتے ہیں جیسے گھٹیا کارکن،

کاہل، دست دراز، گمنام خطوط لکھنے والے، معمولی نوکر شاہی اور رشوت خور۔ لیکن یہ ہم سے دور نہیں رہتے بلکہ کسی مخصوص اجتماعیہ، شہر یا گاؤں اور کسی خاص تنظیم میں کام کرتے ہیں۔ پھر اجتماعیہ اور کمیونسٹوں کے علاوہ کون ہے جسے دو ٹوک انداز میں یہ کہنا چاہئے کہ ہمارے عملی سماج میں ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ ایمانداری سے کام کرے اور انسانوں کی سوشلسٹ تنظیم کے ضابطوں کی سختی کے ساتھ پابندی کرے جو سب کے لئے یکساں ہیں۔ اس میں کیا چیز اور کون مانع ہے؟

یہی مقام پارٹی تنظیموں کے رول کو بڑھانے کا نقطۂ عروج ہے۔ دوسروں پر الزام رکھنا ہم کمیونسٹوں کے شایان شان نہیں ہے۔ اگر کوئی پارٹی تنظیم رشتوں کے اصول پر مبنی بھرپور زندگی جی رہی ہے، اگر ہم کمیونسٹ ٹھوس اقدامات میں مصروف ہیں اور محض عام موضوعات پر گپ شپ نہیں کرتے تو کامیابی یقینی ہے۔ کوتاہیوں اور خامیوں کو دیکھنا اور ان کی انگشت نمائی کرنا کافی نہیں ہے۔ ضرورت اس کی ہے کہ انھیں مٹانے کے لئے وہ سب کچھ کیا جائے جو بس میں ہے۔ کمیونسٹوں کا ہراول دستے کے طور پر کوئی عام رول نہیں ہے، اس کا اظہار عملی اقدامات میں ہوتا ہے۔

ہمیں آج پارٹی کی ایسی زندگی کی ضرورت ہے جو صحت مند، کاروباری، اپنے ٹھوس اظہاروں اور فکر مندیوں میں مختلف النوع ہو اور فیصلوں اور منصوبوں کی برملا نوعیت اور مشتہری، انسان دوستی اور کمیونسٹوں کا انکسار جس کی خصوصیت ہو۔ ہم کمیونسٹوں کو کام اور طرزِ زندگی میں، ہر معاملے میں مثال کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ ہمیں اس انداز سے رہنا اور کام کرنا ہے کہ محنت کش کہہ سکے کہ "ہاں، یہی اصل کمیونسٹ ہے"! پارٹی کے اپنے گھر میں ہماری زندگی جتنی خوش آئند اور صاف ہوگی اتنی ہی جلدی ہم ان مسائل کا مقابلہ کر پائیں گے جو آسان نہیں ہیں اور تبدیلی کے اس دور کی مخصوص پیداوار ہیں۔

کئی پارٹی تنظیموں نے مرکزی کمیٹی کے اپریل اور بعد کے مکمل اجلاسوں کے فیصلوں سے رہنمائی حاصل کرکے اور جرأتمندی اور استقلال سے کام کرتے ہوئے اچھے نتائج حاصل کئے ہیں۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی ترقی کے راستوں کا تعین کرتے ہوئے ان تجربوں کا خاص طور پر سہارا لیتی ہے اور انھیں سب کی ملکیت بنانے کی کوشش کر رہی ہے مثلاً سائنسی اور ٹکنولوجیکل ترقی کی رفتار تیز کرنے کے فیصلے خاصی حد تک ان معاملات میں لینن گراد کی پارٹی تنظیم میں اختیار کئے گئے اختراعی رویّہ پر مبنی ہیں اور سائنس اور پیداوار کی شدّت کاری اور یک جہتی کے پروگراموں کا مسودہ تیار کرنے اور سماجی معاشی منصوبہ سازی میں اس کے تجربوں سے فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ یوکرین کی پارٹی تنظیمیں سائنس اور ٹکنولوجی کے کامپلکس اور انجینیرنگ مراکز تعمیر کرنے اور وسائل کو بار بار موثر ڈھنگ سے استعمال کرنے کے اپنے بارآور کام کے لئے قابلِ ستائش ہیں۔ ملک میں مربوط زرعی صنعتی کامپلکس تعمیر کرنے کے سلسلے میں ابتدائی آزمائشیں جارجیا اور استونیا میں کی گئیں۔

کام کی طرف جدید رویّہ کی متعدد مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ نئی چیزوں اور بدلتے حالات کے مطابق

ڈھانچے کی سرگرم تشکیلِ نو کا احساس بیلوروس، لاتویا، سوردلودسک، چیلیابنسک، کراسنودار، اومسک، اولیانودسک اور دوسری جگہوں کی پارٹی تنظیموں کی خصوصیت ہے۔ اس کی شہادتیں بہت سے انتخابی جلسوں، کانفرنسوں اور جمہوریائی کانگریسوں میں بھی سامنے آئی ہیں۔ یہ کاروباری انداز سے مسائل کی وضاحت کرنے، غیر مستعمل وسائل اور اپنی ترقی کو تیز رفتار بنانے کی راہیں تلاش کرنے اور منتخب اداروں کے کام کا جائزہ لینے کے سلسلے میں سخت گیری کا مخلصانہ کمیونسٹ رویّہ ان کی نمایاں خصوصیت تھا۔

لیکن تشکیلِ نو کی ضرورت اب تک ہر جگہ اور ہر آدمی محسوس کر رہا ہے۔ اب بھی کئی ایسی تنظیمیں ہیں جیسا کہ الیکشن مہم نے توثیق کر دی ہے۔ جہاں سنجیدہ، خود تنقیدی پر مبنی تجزیے کیلئے، عملی نتائج اخذ کرنے کیلئے مناسب ذہنی فضا کا احساس نہیں ہوتا۔ یہ نتیجہ ہے پرانی روش پر ہٹ دھرمی سے عمل کرنے کا، وقت کے عدم احساس غیر ضروری تنظیم کے رجحان، مبہم انداز میں بات کہنے کی عادت اور صحیح صورتِ حال کے انکشاف سے خوف محسوس کرنے کا۔ اگر ہم نئے طریقے سے کام کرنا نہیں سیکھتے "کسی بھی شکل میں پائی جانے والی کاہلی اور قدامت پسندی کو دور نہیں کرتے اور صورتِ حال کا حقیقت پسندی کے ساتھ اندازہ لگانے اور اسے اسی طرح دیکھنے کی جیسی کہ وہ ہے ہمت کھو بیٹھتے ہیں تو ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔ غیر ذمہ داری کو ماضی کی آغوش میں دفن کر دینے کے لئے ہمیں یہ طریقہ اپنانا ہوگا کہ صورتِ حال کو جوں کا توں پیش کریں اور ہر چیز کا اندازہ کھلّم کھلا لگائیں۔ وقت آگیا ہے کہ نامناسب ہوشیاری، موقعہ شناسی کا وطیرہ ترک کیا جائے اور سخت گیری اور ایمانداری کو پارٹی کے ضمیر کا حصّہ بنایا جائے کسی کو اس بات کا حق نہیں ہے کہ لینن کی سخت تنبیہ کو فراموش کر دے کہ "جھوٹی خطابت اور جھوٹی مبالغہ آمیزی اخلاقی طور پر تباہ کر دیتی ہے اور یقینی طور پر سیاسی عدم وجود کا باعث بنتی ہے"۔
(مجموعہ تصانیف جلد ۹ صفحہ ۲۹۷)

اجتماعیت پسندی کے اصول پر مسلسل عمل درآمد ہر پارٹی تنظیم میں صحت مند زندگی کی ایک کلیدی شرط ہے۔ لیکن بعض تنظیموں میں مکمل اجلاسوں اور بیورو کا رول اجتماعی اداروں کے لحاظ سے گھٹایا گیا اور فیصلوں کا مسودہ مل جل کر تیار کرنے کے بجائے کسی ایک فرد کی ہدایات پر تیار کیا جانے لگا جس کی وجہ سے اکثر سنگین غلطیاں سرزد ہوئیں۔ پارٹی زندگی کے ضابطوں کی اس طرح کی خلاف ورزی کو کرغیزیہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی میں برداشت کیا گیا۔ جمہوریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی کانگریس میں نہ صرف یہ کہ سابق اول سکریٹری کی سرگرمیوں کا ایک اصولی جائزہ پیش کیا گیا بلکہ ان لوگوں کی سرگرمیوں کا بھی جنھوں نے اخلاقی عدم دیانتداری اور خوشامد پسندی سے ساز باز کر رکھی تھی۔

یہ اجتماعی قیادت کے اصول کی سخت پابندی اور اس کا انتہائی حد تک زیادہ سے زیادہ استحکام ہی ہے جو غیر معروضی اوہام و تصورات کا راستہ روکتا ہے اور ایسے حالات پیدا کرتا ہے جس میں اچھی طرح سوچے سمجھے اور مدلل فیصلے لئے جا سکتے ہوں۔ وہی رہنما طویل اور بار آور کام کی امید رکھ سکتا ہے جو اسے واضح

طور پر سمجھتا ہو۔

آج ہمیشہ سے زیادہ فوری طور پر اس بات کی ضرورت ہے کہ تنقید اور خود تنقیدی کو فروغ دیا جائے اور ظاہری لیپا پوتی کو دور کرنے کی کوشش تیز کی جائیں۔ ماضی قریب کا تجربہ بتاتا ہے کہ جہاں تنقید اور خود تنقیدی کا گلا گھونٹا جائے، جہاں اصل صورت حال کے پارٹی تجزیے کی جگہ صرف کامیابیوں کی بات کی جائے وہاں ساری پارٹی سرگرمی کی شکل بگڑ جاتی ہے اور تساہلی، چشم پوشی اور پاداش سے احساس بریت کی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے جو انتہائی سنگین مابعد نتائج کی باعث بنتی ہے۔ مقامی طور پر اور خود مرکز میں بھی ایسے افسران اچھی خاصی تعداد میں پیدا ہو گئے جنھوں نے اپنے بارے میں کئے گئے تنقیدی تبصروں پر افسوسناک رویہ اختیار کیا اور حد یہ ہے کہ ان لوگوں کو تنگ کرنے لگے جنھوں نے تنقید کی جرأت کی تھی۔

ماسکو کے عوام نے محنت کے جو کارنامے انجام دیئے، ان سے وسیع طور پر لوگ واقف ہیں۔ لیکن یہ بات پورے اعتماد کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ یہ کارنامے کہیں زیادہ شاندار ہوتے اگر کچھ دنوں سے شہر کی پارٹی تنظیم خود تنقیدی اور جو کچھ حاصل کیا گیا ہے اس کی طرف صحت مند بے اطمینانی کے جذبے سے محروم نہ ہو گئی ہوتی اور تساہلی نے سر نہ اٹھایا ہوتا۔ جیسا کہ شہری پارٹی کانفرنس میں محسوس کیا گیا شہری کمیٹی کی قیادت اپنی کامیابیوں کا تو بڑا چرچا کرتی رہی مگر پیچیدہ مسائل پر فیصلے لینے سے کتراتی رہی۔ اس کی وجہ سے تساہلی کا رویہ پیدا ہوا اور سنگیں کوتاہیوں کے اصولی جائزے میں رکاوٹ آئی۔

تنقید اور خود تنقیدی کی غیر موجودگی کی وجہ سے جنم لینے والے منفی سلسلۂ عمل کا غالباً سب سے بین مظاہرہ ازبکستان میں ہوا۔ جمہوریہ کی زندگی سے دور ہو جانے کی وجہ سے سابق اعلیٰ قیادت نے عام طور پر یہ وطیرہ بنا لیا کہ صرف کامیابیوں کی بات کی جائے، کوتاہیوں کو نظر انداز کر دیا جائے اور تنقیدی رائے کے اظہار پر ناراضگی کا اظہار کیا جائے۔ جمہوریہ کی پارٹی تنظیم میں نظم وضبط ڈھیلا ہو گیا اور ایسے لوگوں کی ہمت افزائی کی گئی جن کے لئے بے اصولی ہی اصل اصول تھی، جو ذاتی خوشحالی اور منفعت پسندانہ اغراض کے اسیر تھے۔ کاسہ لیسی اور "برتر عہدوں پر فائز" لوگوں کی بے لگام چاپلوسی اور قصیدہ خوانی کا چلن عام ہو گیا۔ ان ساری چیزوں کا اثر صورت حال پر پڑے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ معیشت اور سماجی میدان میں صورت حال نمایاں طور پر بگڑ گئی۔ ریشہ دوانیوں، غبن اور رشوت خوری کو فروغ حاصل ہوا اور سوشلسٹ قانونیت کی زبردست خلاف ورزی کی گئی۔

صورت حال کو معمول پر لانے کیلئے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کو مداخلت کرنی پڑی۔ جمہوریہ کو ہمہ جہت مدد دی گئی۔ پارٹی، حکومت اور معاشی کام کے متعدد زمروں میں کارکن فراہم کئے گئے۔ ان اقدامات کو ازبکستان کے کمیونسٹوں اور محنت کش عوام کی تائید اور زبردست حمایت

حاصل ہوئی۔

ایک اور چیز بھی تردد کا باعث ہے۔ جمہوریہ میں یہ کوتاہیاں راتوں رات پیدا نہیں ہوئیں وہ برسوں سے جمع ہوتی رہی تھیں اور معمولی سے بڑھکر زبردست نوعیت حاصل کرتی رہی تھیں۔ کل یونین اداروں کے جن میں مرکزی کمیٹی بھی شامل ہے ذمہ دار عہدیداران متعدد موقعوں پر ازبکستان جاتے رہے اور لازمی طور پر انھوں نے جو کچھ ہو رہا تھا اسے محسوس کیا ہوگا۔ جمہوریہ کے محنت کش عوام نے اس کینسر جیسی صورت حال کے خلاف مرکزی اداروں کو غم وغصّے سے بھرے خطوط لکھے۔ لیکن ان اشاروں پر مناسب جانچ پڑتال نہیں کی گئی۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض مرحلوں پر الگ الگ جمہوریوں، علاقوں، خطوں اور شہروں کو تنقید کے دائرے سے خارج قرار دے دیا گیا۔ اس کے نتیجہ میں ان مقامات پر ایسے علاقے، پنچایتی فارم، ریاستی فارم، صنعتی سہولیات وجود میں آنے لگیں جنھیں ایک طرح سے ہر قسم کی پاداش سے بریت حاصل تھی۔ ہمیں اس سے ٹھوس نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ پارٹی میں ایسی تنظیمیں نہ ہیں نہ ہونی چاہئیں جو کنٹرول کے دائرے سے باہر ہوں اور جن پر تنقید نہ کی جا سکے اور نہ ایسے رہنما ہیں اور نہ ہونے چاہئیں جو پارٹی ذمہ داری سے خارج ہوں۔

اس کا اطلاق یکساں طور پر وزارتوں، محکموں، ہر طرح کے کارخانوں اور تنظیموں پر ہوتا ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی سمجھتی ہے کہ وزارتوں اور محکموں کی پارٹی کمیٹیوں کے رول میں خاصی بڑی حد تک اضافہ کیا جانا چاہیئے اور یہ کہ انتظامی اعضاء اور مجموعی طور پر صنعتوں کے کام کے ڈھانچے کی تشکیل نو کے سلسلے میں ان کی سرگرمی کی سطح بلند کی جانی چاہیئے۔ مرکزی کمیٹی میں بعض صنعتوں کی پارٹی کمیٹیوں کی رپورٹوں کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اب بھی کنٹرول کے سلسلے میں اپنے حق کا استعمال بے دلی اور بزدلی کے ساتھ کرتی ہیں اور نہ جدت کو انگیز کرتی ہیں نہ محکمہ پرستی' کاغذی کارروائی اور لال فیتہ شاہی کے خلاف جدوجہد کو۔

پارٹی ترقی کے عمل کو سیاسی قیادت فراہم کرتی ہے اور اس کے عمومی امکانات کا تعین کرتی ہے۔ وہ سماجی معاشی اور ذہنی زندگی سے متعلق اصل فریضے معین کرتی ہے' کارکنوں کا انتخاب اور تقرر کرتی ہے اور عام کنٹرول عمل میں لاتی ہے۔ جہاں تک مخصوص معاشی اور سماجی ثقافتی مسائل کے حل کے لئے راستوں اور طریقوں کا سوال ہے تو ہر انتظامی ادارے، کام کے اجتماعیے اور معاشی عملے کو اس معاملے میں انتخاب کی وسیع آزادی حاصل ہے۔

قیادت کی شکلوں اور طریقوں کو بہتر بنانے کے سلسلے میں پارٹی واضح طور پر اس بات کے خلاف ہے کہ پارٹی کمیٹیوں اور حکومت کے نیز عوامی اداروں کے کاموں کو ایک دوسرے سے گڈمڈ کیا جائے۔ یہ کوئی آسان مسئلہ نہیں ہے۔ زندگی میں بسا اوقات ان حدود پر نظر رکھنا مشکل ہو جاتا ہے جن سے آگے نکلنے کے بعد پارٹی کنٹرول اور عملی مناصب کی عمل آوری کی تنظیم کاری سرکاری اور معاشی اداروں کی ادنیٰ قسم کی سرپرستی اور یہی نہیں ان کی جگہ لینے کے دائرے میں داخل ہو جاتی ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ہر صورت حال مخصوص رویہ کا تقاضا کرتی ہے اور اس معاملے میں بہت کچھ انحصار رہنماؤں کی سیاسی تہذیب و تربیت اور ان کی پختگی پر ہے۔ پارٹی کام کی تنظیم اس طرح کرنے کی کوشش

کرے گی کہ ہر شخص اپنے ذمے آنے والے زمرے میں ہر کام پیشہ ورانہ انداز میں جوش وخروش کے ساتھ اور ذمہ داریوں کے بوجھ سے گھبرائے بغیر انجام دے۔ اس معاملے میں یہی اصولی لینن وادی روّیہ ہے اور پارٹی کے کام کی تمام سطحوں پر ہمیں سختی کے ساتھ اس کی پابندی کرنی چاہیئے۔

۲- پارٹی ممبر کی پاکیزگی اور دیانتداری کے لئے، عملے سے متعلق بااصول پالیسی کے لئے

رفیقو،

سوویت سماج کی ترقی کی رفتار تیز کرنے کی کوششوں میں ہم پارٹی کی بے پایاں تخلیقی قوت کو جتنی مستقل مزاجی کے ساتھ استعمال کریں گے، اپریل کے مکمل اجلاس میں کارکنوں کی پہل کاریوں اور ذمہ داریوں کو بڑھانے کی ضرورت کے بارے میں اور پارٹی ممبر کی پاکیزگی اور دیانتداری کے لئے انتھک جدوجہد کی اہمیت کے بارے میں جو نتائج نکالے گئے تھے ان کی گہری استدلالی نوعیت پختہ ہوتی جائے گی۔

کمیونسٹ پارٹی سیاسی اور اخلاقی ہراول دستہ ہے۔ پچھلے پانچ برسوں کے دوران اس نے اپنی صفوں میں تقریباً ۱۶ لاکھ نئے ممبران داخل کئے ہیں۔ مزدور طبقے میں اور سماج کے سبھی زمروں میں اس کی جڑیں روز افزوں طور پر مضبوط ہوتی جارہی ہیں۔ ہر ایک سو نئے ممبروں میں ۵۹ مزدور اور ۲۶ تربیت یافتہ ماہرین ہیں جو معیشت کی مختلف شاخوں میں کام کرتے ہیں۔ ویسے بحیثیت مجموعی نئے ممبروں کا ۳/۴ حصّہ نوجوانوں پر مشتمل ہے۔

عام طور پر پارٹی کی ہیئت ترکیبی کی تشکیل اور اس کی صفوں میں اضافہ قواعد وضوابط کے مطابق ہے لیکن ہر معاملے کی طرح پارٹی میں لوگوں کے داخلے کے عمل کو بھی مزید بہتر بنانا ضروری ہے۔ بعض تنظیمیں پارٹی صفوں میں اضافے کے معاملے میں جلد بازی سے کام لیتی ہیں اور ان کے معیار پر نظر نہیں رکھتیں نہ ہی نئے ممبروں سے اعلیٰ معیار کا تقاضا کرتی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ پارٹی کی صفوں میں پاکیزگی کی مسلسل فکر کریں اور ایسے لوگوں پر اس کے دروازے حتمی طور پر بند کردیں جو سچی لگن نہیں رکھتے اور ابن الوقتی یا دوسری منفعتی مصلحتوں کی بناء پر پارٹی میں شامل ہوتے ہیں۔

ہمیں کمیونسٹوں کی نظریاتی تعلیم کو بہتر بنانے کا عمل جاری رکھنا چاہیئے اور اس بات پر اصرار کرنا چاہیئے کہ پارٹی نظم وضبط کی زیادہ سختی کے ساتھ پیروی کی جائے اور قواعد وضوابط میں جو تقاضے عائد کئے گئے ہیں انھیں غیر مشروط طور پر پورا کیا جائے۔ پارٹی کی ہر تنظیم میں خود کمیونسٹوں کو باہمی سخت گیری و جواب طلبی کا ایسا ماحول پیدا کرنا چاہیئے کہ کسی بھی فرد کی طرف سے پارٹی ضابطوں کی خلاف ورزی کا امکان ہی ختم ہو جائے۔ اس سلسلے میں ہمیں

کئی ایسی تنظیموں کے تجربے کی تائید اور تشہیر کرنی چاہیئے جن میں کمیونسٹ باقاعدگی کے ساتھ اپنے ساتھیوں کے سامنے رپورٹ پیش کرتے ہیں اور پارٹی کے دارے متعلق جو اسناد جاری کرتی ہے ان پر پارٹی جلسوں میں بحث کی جاتی ہے اور انھیں منظوری دی جاتی ہے اس کے ذریعے کسی امتیاز کے بغیر تمام پارٹی ممبروں میں اپنی تنظیم کے سلسلے میں ذمہ داری کا اعلیٰ تر احساس پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

ہمیں خاصا نقصان اس وجہ سے پہنچتا ہے کہ بعض کمیونسٹوں کا طرز عمل کمیونسٹوں کے شایان شان نہیں ہوتا اور وہ بعض ذلیل حرکتیں کرتے ہیں۔ حالیہ مدت میں متعدد ذمہ دار افسروں کو ان کے عہدوں سے برطرف کیا گیا ہے اور مختلف ناروا حرکتوں کی وجہ سے پارٹی سے نکالا گیا ہے۔ ان میں سے کچھ پر فرد جرم عائد کی جا چکی ہے مثلاً اس طرح کے واقعات الما آتا، چمکند اور بعض دوسرے خطوں میں ساتھ ہی بعض جمہوریوں نیز محکموں اور وزارتوں میں بھی پیش آئے ہیں۔ عام طور پر اس طرح کے مظاہر کے پیچھے کارکنوں کو چننے اور انھیں تعلیم دینے نیز ان کے کام پر کنٹرول رکھنے سے متعلق پارٹی اصولوں کی خلاف ورزی کا ہاتھ رہا ہے۔ پارٹی مستقل مزاجی کے ساتھ ایسے لوگوں سے پیچھا چھڑانے کا سلسلہ جاری رکھے گی جو اس کی رسوائی کا باعث ہیں۔

میں اپنی کانگریس میں خوش کاری سے متعلق اور کچھ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ یہ اصول کا معاملہ ہے۔ قول و عمل میں پایا جانے والا ہر فرق اصل چیز کو یعنی ہماری پارٹی کے وقار کو نقصان پہنچاتا ہے اور اسے کسی بھی شکل میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ کمیونسٹ پارٹی قول و عمل میں یکسانیت کی پارٹی ہے۔ ہر لیڈر کو، ہر کمیونسٹ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ یہ قول و عمل کا اتحاد ہی ہے جس کے آدھار پر سوویت عوام ہمارے کام کا جائزہ لیں گے۔

اپریل کے مکمل اجلاس کے بعد مرکز میں اور مقامی طور پر بھی اہم فیصلے لئے گئے ہیں اور دلچسپ خیالات اور سفارشیں پیش کی گئی ہیں۔ اگر ہمیں یہ تجزیہ کرنا ہو کہ ان میں سے کتنوں کو زندگی میں رواج دیا گیا ہے اور ہمارے کاموں میں ان کی جھلک دکھائی دیتی ہے تو پتہ چلے گا کہ ناقابل تردید تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ بہت سی چیزیں عملی طور پر اب بھی استعمال میں نہیں آسکی ہیں۔ ڈھانچے کی کوئی بھی تشکیل نو اور کوئی بھی تبدیلی اس وقت تک عمل میں نہیں لائی جا سکتی جب تک ہر کمیونسٹ بالخصوص ہر لیڈر عملی اقدامات کی بے پناہ اہمیت کو نہیں سمجھ لیتا جو ایسا واحد وسیلہ ہیں جو زندگی کو آگے بڑھا سکتا ہے اور محنت کو زیادہ پیداآور بنا سکتا ہے۔ تنظیمی کام کو لاتعداد جلسوں اور کانفرنسوں میں پرزور اور کھوکھلی لفاظی اور خطابت کے ذریعے ضائع نہیں کیا جا سکتا۔

اب ایک اور چیز۔ پارٹی کو نوکرشاہانہ طرز عمل کے خلاف ایک فیصلہ کن اور انتھک جنگ لڑنی ہے ولادیمیر

ایلیچ لینن کا کہنا تھا کہ تبدیلی کے لمحات میں، اس وقت جب تنظیم کاری کے ایک نظام سے دوسرے نظام میں عبور کی منزل ہو جہاں زیادہ سے زیادہ خوش کاری، رفتار اور توانائی کی ضرورت ہوتی ہے ان سے لڑنا خاص طور پر بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ نوکرشاہی آج ہمارے سب سے اہم مسئلے کے حل میں یعنی ملک کی سماجی معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے اور اس ترقی سے وابستہ معاشی انتظام کاری کے میکانزم کے ڈھانچے کی بنیادی تشکیل نو میں، ایک سنگین رکاوٹ بن گئی ہے۔ یہ پریشان کن مسئلہ ہے اور یہاں نتائج اخذ کرنے کی ضرورت ہے۔ یہاں اس کی بڑی اہمیت ہے کہ ذہن میں یہ بات رکھی جائے کہ نوکرشاہانہ بدعنوانیاں وہاں کچھ اور زیادہ طاقت کے ساتھ سامنے آتی ہیں جہاں خوش کاری نہ ہو، تشہیر نہ ہو اور نیچے سے کنٹرول نہ ہو اور جہاں لوگ جو کچھ کرتے ہوں اس کی جواب دہی کا مطالبہ پوری طرح نہ کیا جاتا ہو۔

رفیقو! حالیہ عرصے میں اعلیٰ عہدوں پر متعدد نئے اور اولوالعزم لوگوں کا تقرر کیا گیا ہے جو جدید انداز میں سوچتے ہیں۔ پارٹی قیادت میں تجربہ کار اور نوجوان کارکنوں کا امتزاج پیدا کرنے کی روش جاری رکھے گی۔ اب زیادہ عورتوں کو قائدانہ عہدوں پر ترقی دی جا رہی ہے۔ اب پارٹی حکومت کے مقامی اداروں میں ان کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ ترقیوں اور تبدیلیوں کی کسوٹی کا لب لباب صرف ایک چیز ہے، متعلقہ فرد کی سیاسی خصوصیات، خوش کاری، صلاحیت، حقیقی کارنامے اور عوام کی طرف اس کا رویہ۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اس پر زور دینے کی ضرورت ہے کیونکہ بعض لوگوں نے عام کمیونسٹوں سے محنت کش عوام سے مسلسل رابطہ قائم رکھنے کی پارٹی کی روایت ترک کر دی ہے۔ یہ ایسی چیز ہے جو پارٹی کام کے جوہر پر ہی ضرب لگاتی ہے۔

ہر پارٹی تنظیم کی قیادت کے لئے ایک ایسے فرد کی ضرورت ہے جس کے عام لوگوں کے ساتھ گہرے رشتے ہوں، جو نظریات کے ساتھ مخلص ہو اور پرخلوص وابستگی رکھتا ہو، نئے ڈھنگ سے سوچتا ہو اور اولوالعزم ہو۔ آپ کو یہ یاد دلانے کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ لیڈر کی، خاص طور پر پارٹی لیڈر کی شخصیت ہے جس سے لوگ اپنی ٹھوس اور واقعی زندگی کے سارے حالات اور کیفیات کو جوڑتے ہیں۔ پارٹی کی ضلع کمیٹی، شہری کمیٹی یا خطہ جاتی کمیٹی کا سکریٹری ہی وہ کسوٹی ہے جس کی بنا پر عام کارکن پارٹی کمیٹی کے بارے میں اور مجموعی طور پر پوری پارٹی کے بارے میں اپنی رائے قائم کرتا ہے۔

پارٹی کے نصب العین کی لگن رکھنے والے اور اس کی سیاسی روش کو عملی روپ دینے کی کوششوں کی قیادت کرنے والے کارکن ہماری اصل اور انتہائی بیش قیمت دولت ہیں۔ پارٹی کے سرگرم کارکنوں کو سبھی کمیونسٹوں کو بولشوازم کی عظیم روایات پر دسترس حاصل کرنی چاہیئے اور انھیں ان روایات کے مطابق ڈھالا جانا چاہیئے۔ پارٹی کے اندر ہر سطح پر ایک بااصول رویہ اور پارٹی کے جذبۂ رفاقت کو اٹل ضابطے بن جانا چاہیئے۔ یہ وہ اکیلا رویہ ہے جو

پارٹی کی اخلاقی صحت کو یقینی بنا سکتا ہے اور یہی سماج کی صحت مندی کی بنیاد ہے۔

۳۔ زندگی کے ساتھ نظریہ کے رشتے کو اور زیادہ مضبوط بناؤ اور عوام کی ذہنی دنیا کو ثروت مند کرو

رفیقو،

"آپ نظریاتی رہنما نہیں بن سکتے بغیر... نظری کام کئے اسی طرح اس کام کا رخ نصب العین کی تکمیل کی ضروریات کی طرف موڑے بغیر اور اس تھیوری کے نتائج کو عام کئے بغیر بھی آپ یہ منصب حاصل نہیں کر سکتے۔" (مجموعہ تصانیف جلد ا صفحہ ۲۹۸) لینن نے ہمیں یہی سکھایا ہے۔

مارکس واد لینن واد سب سے عظیم انقلابی فلسفہ ہے۔ اس نے انسانیت کی پوری تاریخ کے سب سے زیادہ انسان دوستانہ نصب العین کو استدلال فراہم کیا، یہ ہے روئے زمین پر ایک منصفانہ سماجی نظام کی تخلیق کا نصب العین۔ وہ ایک ایسے مربوط عمل کے طور پر سماج کی ترقی کے سائنسی مطالعے کا راستہ دکھاتا ہے جو اپنے بے پایاں تنوع اور تضادات کے ساتھ قانون کے تحت رونما ہونے والا عمل ہے، معاشی اور سماجی قوتوں کے کردار اور تفاعل باہم کو سمجھنے کا گر، جدوجہد کی صحیح سمتوں، شکلوں اور طریقوں کے انتخاب کا ہنر اور تاریخ کے ہر تیکھے موڑ پر اعتماد محسوس کرنے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اپنے سارے کام میں یہ مان کر چلتی ہے مارکس وادی لینن وادی نظریہ سے وفاداری کے معنی یہ ہیں کہ تجربات کی جمع ہونے والی دولت کی بنیاد پر اسے خلاقانہ طور پر فروغ دیا جائے۔ ہمارے سماج اور مجموعی طور پر دنیا کی صورت حال کے موجودہ اہم کردار سے پیدا ہونے والے مسائل کے پورے پیچیدہ مجموعے پر پارٹی کی نظری فکر مرکوز ہے۔ رفتار میں تیزی لانے اور اس کے باہمی طور پر مربوط سیاسی معاشی، سائنسی، تکنولوجیکل، سماجی، ثقافتی اور ذہنی نیز نفسیاتی پہلوؤں کے مزید گہرے اور ہمہ جہت تجزیے کی ضرورت ہے۔ ہم معاشی اور سیاسی پیش قیاسیوں کی بنیاد پر، گہری تاریخی تحقیقات کی بنیاد پر سنجیدہ فلسفیانہ تعمیمات کی فوری ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔

ہم اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ ہمارا فلسفہ اور معاشیات اور یقیناً مجموعی طور پر ہماری سماجی سائنس میرے خیال میں ایک ایسی صورت حال میں ہے جو وقت کے لازمی تقاضوں سے کسی قدر دور ہے۔ اس کے علاوہ ہماری معاشی منصوبہ سازی کے ادارے اور دوسرے محکمے سماجی سائنس والوں کی تعقل پسندانہ سفارشات کو عملی روپ دینے کے کام میں مناسب دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔

وقت کا تقاضہ ہے کہ سماجی سائنسیں بڑے پیمانے پر عمل کے ٹھوس تقاضوں سے نمٹیں اور وہ مطالبہ کرتا ہے کہ سماجی سائنسداں زندگی میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کو پوری طرح محسوس کریں، نئے مظاہر پر نظر رکھیں اور ایسے نتائج نکالیں جو عمل کو صحیح رُخ دے سکیں۔ قوتِ حیات کا دعویٰ صرف وہی سائنس ادا کر سکتے ہیں جو عمل سے اُبھرتے ہیں اور بامعنی تعیمات اور تعمیری سفارشات سے ثروت مند بن کر اس کی طرف لوٹتے ہیں۔ اندھی تقلید، فلسفہ پرستی اور کٹھ ملائیت بھی علم میں سچے اضافے کی راہ کا روڑا رہے ہیں۔ ان سے فکر میں جمود پیدا ہوتا ہے، سائنس بندھ کر رہ جاتی ہے، زندگی سے کٹ جاتی ہے اور اس کی ترقی رُک جاتی ہے۔ سچائی اعلانوں اور ہدایتوں سے نہیں حاصل ہوتی، وہ سائنسی بحثوں اور مباحثوں سے جنم لیتی ہے اور عمل سے توثیق حاصل کرتی ہے۔ مرکزی کمیٹی ہماری سوشل سائنس کے فروغ کے اس راستے کو پسند کرتی ہے، یہ وہ راستہ ہے جو ہمیں نظریہ اور عمل کے میدان میں اہم نتائج تک پہنچاتا ہے۔

تخلیقیت کا وہ ماحول جسے پارٹی زندگی کے تمام میدانوں میں لاگو کر رہی ہے سماجی سائنسوں کے لئے خصوصی طور پر بارآور ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ ہمارے معاشیات داں اور فلسفی، وکلا، اور عمرانیات کے ماہرین، مورخ اور ادب کے نقاد نئے مسائل کو جراُتمندانہ اور اختراعی انداز میں وضع کرنے کے لئے اور ان کی خلاقانہ نظری ترتیب کے لئے سرگرمی کے ساتھ اس کا استعمال کریں گے۔

لیکن خیالات و تصورات چاہے وہ کتنے ہی پُرکشش کیوں نہ ہوں اگر انھیں عوام کے سماجی سیاسی تجربے کی پشت پناہی حاصل نہیں ہے تو اپنے طور پر اور آپ سے آپ کوئی مربوط، منظم اور سرگرم عالمی نقطۂ نظر کا روپ نہیں لیتے۔ سوشلسٹ نظریہ ترقی یافتہ تصورات اور نئے سماج کی تعمیر کے عمل کے باہمی تفاعل سے توانائی اور تاثیر حاصل کرتا ہے۔

پارٹی نے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام کے نئے ایڈیشن میں نظریاتی کام کی بنیادی سمتوں کا تعین کیا ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاسوں میں اور سوویت یونین کی اس علمی۔سائنسی کانفرنس میں جو دسمبر ۱۹۸۴ء میں ہوئی تھی ان پر بحث کی جا چکی ہے۔ میں یہاں صرف چند باتوں کا ذکر کروں گا۔

سب سے ضروری چیز جس پر پارٹی کے اثر کا سارا وزن مرکوز کیا جانا چاہئے یہ ہے کہ ہم جس لمحے میں رہ رہے ہیں اس کے اہم کردار اور فوری نوعیت کو ہر شخص سمجھ لے۔ اگر عوام بے نیاز رہے، اگر ہم عوام کے درمیان محنت سے متعلق اور سماجی جوش و خروش کو اُبھار نہ سکے، ان کی قوت اور پہل کاری کو جگا نہ سکے تو ہمارے سارے منصوبے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ ملک کی سماجی معاشی ترقی کی رفتار میں تیزی لانے کی بنیادی شرط یہ ہے کہ سماج کو نئے فرائض کی طرف موڑا جائے اور ان کی انجام دہی میں عوام کی، کام کے ہر اجتماعیہ کی تخلیقی قوت کو بروئے کار لایا جائے۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ذہانت سے بھرے اور صداقت پر مبنی الفاظ بے پناہ اثر ڈالتے ہیں۔ لیکن اگر ان کے ساتھ ساتھ سیاسی، معاشی اور سماجی اقدامات بھی کئے جائیں تو ان کی اہمیت ہزار گنا بڑھ جاتی ہے۔ تھکا دینے والی اصلاح کاری سے نجات حاصل کرنے اور پیغامات اور نعروں میں حقیقی زندگی کی گرمی پیدا کرنے کا واحد راستہ یہی ہے۔

الفاظ کا حقیقت سے دور ہونا نظریاتی کام کی قدر و قیمت ڈرامائی انداز میں گھٹا دیتا ہے۔ ہم خوش سلیقگی پر کتنے ہی لکچر کیوں نہ دیں اور بے حسی اور نوکر شاہی کی کتنی ہی مذمت کیوں نہ کریں، اگر کوئی شخص دفتر میں، سڑک پر، کسی کارگاہ میں ناشائستگی اور گھٹیاپن سے دوچار ہوتا ہے تو سب کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ رہن سہن اور آداب کے قواعد وضوابط کی ہم کتنی ہی باتیں کیوں نہ کریں، یہ سب بے کار رہیں گی اگر ان کے ساتھ ساتھ پیداوار میں، لوگوں کے آپسی روابط میں اور انسانی رشتوں میں تہذیب و شائستگی کا اعلیٰ معیار قائم کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ سماجی انصاف، امن و امان اور نظم و ضبط پر کتنے ہی مضامین کیوں نہ لکھے جائیں اس وقت تک ان کا کوئی اثر نہ ہوگا جب تک کام کے اجتماعیے کی جانب سے ان کے ساتھ ساتھ سخت اقدامات نہ کئے جائیں اور قانون کے ذریعے انھیں مسلسل نافذ نہ کیا جاتا رہے۔

ہمارے نظریہ کی عظیم صداقت اور ہماری پالیسی کی اصولی نوعیت سب کے سامنے ہونی چاہئیں دراس طرح کہ سب اسے محسوس کریں۔ کام اور برکتوں کی تقسیم اس طرح کی جانی چاہئے اور انسانوں کی سوشلسٹ جمعیت کے قوانین کا نفاذ اتنے واضح انداز میں ہونا چاہئے کہ ہر سوویت شہری میں ہمارے آدرشوں اور ہماری قدروں پر گہرا اعتماد پیدا ہو جائے۔ رہائش گاہیں، خوراک کی فراہمی، اشیائے صارفین کا معیار اور صحت کی دیکھ ریکھ کی سطح وہ چیزیں ہیں جو انتہائی راست طور پر عوام کے شعور اور جذبات کو متاثر کرتی ہیں۔ ہمیں پارٹی اور حکومت کے اداروں اور عوامی تنظیموں کے تعلیمی کام سے وابستہ مسائل کے پورے منظرنامے کی طرف ٹھیک انہی موقفوں کی روشنی میں رویہ اپنانا چاہئے۔

سماجی معاشی ترقی کی رفتار بڑھانے کی مہم میں نظریاتی کام کی اثر آفرینی دوچند کرنے کے لئے انتہائی سازگار سماجی حالات پیدا کئے گئے ہیں۔ لیکن کسی کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ اس طرح نظریاتی، سیاسی محنت سے متعلق اور اخلاقی تربیت کا کام آسان بن گیا ہے۔ یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہئے کہ موجودہ حالات اس کام کے لئے کتنے ہی سازگار کیوں نہ ہوں، اس کے اپنے تضادات اور دشواریاں بھی ہیں۔ جائزہ لینے اور اندازہ لگانے میں کسی قسم کی رواعائت سے کام نہیں لیا جانا چاہئے۔

سماجی شعور کو ترقی دینا اور نکھارنا سنوارنا ایک پیچیدہ سلسلۂ عمل ہے لیکن موجودہ مرحلے کی امتیازی خصوصیات نے کئی شدید مسئلوں کو خاص طور پر حساس بنا دیا ہے۔ پہلے تو یہ کہ ترقی کی رفتار تیز کرنے کے فریضے کی وسعت اور اہمیت ہی سماجی فضا اس کی نوعیت و کردار اور اس کی خصوصیات کا تعین کرتی ہے۔ اب تک بھی بعض لوگوں نے یہ

ثابت نہیں کیا ہے کہ وہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے، اس کو سمجھنے اور قبول کرنے کے لیئے تیار ہیں۔ دوسرے یہ کہ، اور اس پر زور دیا جانا چاہیے کہ سماجی معاشی ترقی کی سست رفتاری نہ صرف معاشی انتظام کاری میں بلکہ نظریاتی کام میں بھی سنگین نوعیت کی فاش غلطیوں کا نتیجہ ہے۔

یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس معاملے میں کم کہا گیا یا کہ وہ غلط تھا۔ لیکن عملاً ہوا یہ کہ بامقصد تعلیمی کام کی جگہ عام طور پر مصنوعی مہمیں چلائی گئیں جو تشہیر کو زندگی سے دور کرتی تھیں اور اس کا سماجی فضا پر نقصان دہ اثر پڑا۔ اکثر و بیشتر زندگی کے تضادات کی شدت کو نظرانداز کیا جاتا رہا اور معیشت ہی نہیں بلکہ سماجی اور دوسرے میدانوں میں بھی حقیقی صورت حال کی تشخیص کرنے کے معاملے میں حقیقت پسندی سے کام نہیں لیا گیا۔ ماضی کے بلبلے ہمیشہ اپنی چھاپ چھوڑتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو لوگوں کے شعور میں، اعمال و افعال اور کردار میں آشکار کرتے ہیں اور اس طرح اپنے آپ کو محسوس کرواتے ہیں۔ زندگی کا ڈھرا پلک جھپکتے نہیں بدلا جا سکتا اور فکر و خیال میں کاہلی کو ختم کرنا تو اور بھی زیادہ مشکل ہے۔ اس سلسلے میں جوش و خروش کے ساتھ کوششیں کی جانی چاہئیں۔

پالیسی در کار نتائج صرف اسی صورت میں پیدا کر سکتی ہے جبکہ وہ طبقات، سماجی گروہوں اور افراد کے مفادات کے صحیح احساس اور ادراک پر مبنی ہو۔ یہ بات جہاں سماج کا انتظام اور انصرام کرنے کے نقطۂ نظر سے صحیح ہے وہیں وہ نظریہ اور تعلیم کے معاملے میں اور بھی زیادہ صحیح ہے۔ سماج مادی صورت میں موجود لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جن کے اپنے ٹھوس مفادات، اپنی خوشیاں اور غم، زندگی کے بارے میں، اس کی حقیقی اور مصنوعی قدروں کے بارے میں اپنے تصورات ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں میں تعلیم کے ایک اہم میدان کی حیثیت سے افراد کے درمیان کام کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس پر کوئی توجہ نہیں کی جاتی لیکن نظریاتی میدان میں روایتی "مجموعی" رویہ ایک زبردست رکاوٹ ہے۔ متعلقہ اعداد و شمار یقیناً متاثر کن ہیں۔ لکھو کھا پرچارک، اندولن کار، سیاست پر معلوماتی تقریریں، علمی مباحثے اور مذاکرے، لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں چھپنے والے اخبارات اور رسائل، لکچروں میں لکھو کھا سامعین۔ یہ ساری چیزیں قابلِ تعریف ہیں لیکن کیا اعداد و شمار کے اس گورکھ دھندے اور اس "لیپا پوتی" میں جیتا جاگتا شخص گم نہیں ہو جاتا؟ کیا نظریاتی اعداد و شمار ہمیں ایک طرف ان بے غرض محنت کش لوگوں کی طرف سے جو سماج کی انتہائی قدر شناسی کے مستحق ہیں اور دوسری طرف غیر سوشلسٹ اخلاقیات کے ترجمانوں کی طرف سے اندھا نہیں بنا دیتے؟ اسی لیئے تعلیم میں زیادہ سے زیادہ ٹھوس پن بے حد اہمیت رکھتا ہے۔

نظریاتی کام کی ایک لازمی خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ ایک ایسی صورتِ حال میں کیا جا رہا ہے جس میں سوشلسٹ اور بورژوا نظریے کے درمیان شدید ٹکراؤ ہو رہا ہے۔ بورژوا نظریہ ایسا نظریہ ہے جو سرمایے کی اور اجارہ داریوں کے منافعوں کی مہم بازی اور سماجی انتقام پسندی کی خدمت کرتا ہے، یہ اس سماج کا نظریہ ہے جس کا کوئی مستقبل نہیں۔ اس کے رہنما اصول بالکل واضح ہیں: سرمایہ داری کو سجانے اور سنوارنے کے لیئے ہر ہتھکنڈہ استعمال

کیا جائے؛ اس کی جبلی سنگدلی، انسان دشمنی اور ناانصافی کی لیپا پوتی اور پردہ پوشی کی جائے؛ زندگی اور ثقافت سے متعلق اس کے معیاروں کو مسلّط کیا جائے؛ سوشلزم کو جس طرح بھی بن پڑے، بدنام کیا جائے اور جمہوریت، آزادی، مساوات اور سماجی ترقی جیسی قدروں کے معنی اور مفہوم کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جائے۔

سامراج نے جو نفسیاتی جنگ چھیڑ رکھی ہے اسے جارحیت کی، اطلاعاتی سامراج کی ایک خصوصی شکل کے علاوہ کوئی اور نام نہیں دیا جاسکتا جو قوموں کے اقتدار اعلیٰ، تاریخ اور ثقافت پر دست درازی کرتی ہے یہی نہیں بلکہ یہ جنگ کی راست سیاسی اور نفسیاتی تیاریوں کا پیش خیمہ ہے اور اس کے اور خیالات کے تقابل یا تبادلۂ خیالات کی آزادی کے درمیان جس کا مغرب میں بڑا ڈھول پیٹا جاتا ہے، کوئی قدر مشترک نہیں ہے۔ ایسے میں جبکہ لوگوں کو ہر ایسے سماج کو جو سامراج کی خواہش کے مطابق نہیں ہے بندوق کی نال سے دیکھنا سکھایا جاتا ہو، اعمال و افعال کو جانچنے پرکھنے کا کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے۔

ظاہر ہے، بورژوا پروپیگنڈے کے اثر کو بڑھا کر دیکھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ سوویت عوام مختلف پیش قیاسیاں کرنے والوں اور پیش قیاسیوں کی حقیقی قدر و قیمت سے اچھی طرح واقف ہیں اور وہ حکمراں اجارہ دار طاقتوں کی تخریب کارانہ سرگرمیوں کے حقیقی مقاصد کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ لیکن ہمیں اس بات کو فراموش کرنے کا کوئی حق نہیں ہے کہ نفسیاتی جنگی عوام کے ذہنوں، دنیا کے بارے میں ان کی سمجھ، ان کی بنیادی سماجی اور ذہنی سمت کے لئے ایک جدوجہد ہے۔ ہم ایک چالاک اور چابک دست طبقاتی دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں جس کا سیاسی تجربہ متنوع اور وقت کے اعتبار سے صدیوں پرانا ہے۔ اس نے ایک دیوہیکل پروپیگنڈہ مشین تیار کی ہے جو انتہائی پیچیدہ اور عصری تکنیکی ذرائع سے لیس ہے اور اس کے پاس سوشلزم کے تربیت یافتہ دشمنوں کی ایک بڑی جمعیت ہے۔

بورژوا پروپیگنڈہ بازوں کی مکاری، دغابازی اور بددیانتی کا توڑ ہمارے نظریاتی کارکنوں کی پیشہ ورانہ مہارت کے اعلیٰ معیار سے، سوشلسٹ سماج کی اخلاقیات اور ثقافت سے، اطلاعات کے کھلے پن سے اور ہمارے پرچار کی اثر آفرینی اور تخلیقی نوعیت اور کردار سے کیا جانا چاہئے۔ ہمیں نظریاتی تخریب کاری کو بے نقاب کرنے اور سوشلزم کی حقیقی کامیابیوں کے تعلق سے، سوشلسٹ طرز زندگی کے تعلق سے سچی معلومات مہیا کرنے میں یلغاری موقف اختیار کرنا چاہئے۔

ہم نے ایک ایسی دُنیا تعمیر کی ہے جو جبر و استبداد اور استحصال سے پاک ہے، ہم نے سماجی اتحاد اور اعتماد کا سماج تخلیق کیا ہے۔ ہم اپنی مادر وطن کے وفادار دوست، اس کی دولت میں اضافہ کرتے رہیں گے اور اس کی معاشی اور اخلاقی طاقت کو مستحکم بناتے رہیں گے۔ اپنی پوری طاقت سے اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ سوویت وطن دوستی کے باطنی سرچشمے سماجی نظام میں، ہمارے انسان دوست نظریے میں ہیں۔ سچی حب الوطنی ایک عملی اور سرگرم مدنی رویے میں مضمر ہے۔ سوشلزم ایک ایسا سماج ہے جو اخلاقیات کی

اعلیٰ سطح رکھتا ہے۔ کوئی بھی شخص نظریات کا وفادار نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دیانتدار نہ ہو، جب تک کہ وہ پاک ضمیر، مہذب و شائستہ اور اپنا محاسبہ آپ کرنے والا نہ ہو۔ جتنے جوش و خروش کے ساتھ نئے سماج کے آدرشوں، اصولوں اور قدروں کو عام کیا جائے گا، ہماری تعلیم اتنی ہی زیادہ بیدآور اور بارآور ہوگی۔ زندگی کی پاکیزگی کیلئے جدوجہد نظریاتی تعلیم کی تاثیر اور سماجی دین کو فروغ دینے اور غیر صحت مند مظاہر کے ظہور کے خلاف ضمانتیں تخلیق کرنے کا انتہائی موثر طریقہ ہے۔

رفیقو، اس کا لب لباب یہ ہے کہ ہم چاہے نظریاتی کام کے کسی بھی میدان کو لیں، زندگی ہی کو ہر بات میں نقطۂ آغاز ہونا چاہیئے۔ اطلاعات، پرچار، فنکارانہ خلاقیت اور شوقیہ فنی سرگرمی، کلبوں، تھیٹروں، کتب خانوں اور میوزیموں کے کام جیسے اہم، فعال اور ہمہ جہت معاملے ہیں۔ نظریاتی، سیاسی، محنت سے متعلق، اخلاقی اور جمالیاتی تعلیم و تربیت کے پورے میدان میں جمود قطعاً ناقابلِ برداشت ہے۔

آج کے دور میں جو حرکت اور تبدیلیوں سے معمور ہے، عام پرچار کے ذرائع کا رول بہت بڑھتا جا رہا ہے۔ مرکزی کمیٹی کے اپریل ۱۹۸۵ء کے اجلاس کے بعد جو وقت گزرا ہے، وہ صحافت کے میدان میں ہماری پارٹی کے پورے کام کے لئے ایک کڑی آزمائش کا دور تھا۔ ادارتی عملے ثابت قدمی اور کامیابی کے ساتھ ان پیچیدہ مسئلوں سے عہدہ برآ ہوئے جو کئی اعتبار سے نئے ہیں۔ اخباروں، رسالوں اور ٹیلی ویژن پروگراموں نے زندگی کی اس کی کامیابیوں اور تضادات کے ساتھ عکاسی کی اور مسئلوں کو اجاگر کرنے میں نیز کوتاہیوں اور کمزوریوں پر ٹھوس تنقید میں اب زیادہ تجزیاتی رویہ مدنی محرک اور شدت ملتی ہے۔ اہم معاشی اور نظریاتی سوالوں کے بارے میں کئی تعمیری سفارشات پیش کی گئی ہیں۔

آج عام پرچار کے ذرائع کی تاثیر اور زیادہ اہمیت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ مرکزی کمیٹی انھیں تخلیق کا ایک ذریعہ اور پارٹی کے عام نقطۂ نظر کا ایک ترجمان سمجھتی ہے جو شعبہ واریت اور علاقہ پرستی سے میل نہیں کھاتا۔ پارٹی ہر اس چیز کی حمایت کرتی رہے گی جس کا محرک با اصول تقاضے، ہمارے کام کو بہتر بنانے کے مفادات ہوں۔ جتنا زیادہ غور و فکر سے کام لیا جائے، جتنا زیادہ اس کا خیال رکھا جائے کہ ہر بات بروقت اور برمحل ہو اور وقتی ہنگامی اور سنسنی خیز چیزوں کی جستجو پر جتنی کم توجہ دی جائے، عوامی رابطے کے ذرائع کا کام اتنا ہی پیدآور اور بارآور ہوگا

ہمارے ٹیلی ویژن اور ریڈیو کی تمام کڑیاں تیزی سے ترقی کر رہی ہیں اور انتہائی عصری تکنیکی سطح حاصل کرتی جا رہی ہیں۔ انھوں نے اطلاعات کی ترسیل کرنے والے اور ہماری اخلاقی قدروں اور ثقافت کا پرچار کرنے اور انھیں اُجاگر کرنے والے ایک ہمہ گیر وسیلے کی حیثیت سے زندگی میں قدم رکھا ہے۔ اس شعبے میں بہتری نمایاں طور پر محسوس کی جا سکتی ہے: ٹیلی ویژن اور ریڈیو پروگرام اب زیادہ متنوع اور دلچسپ بن گئے ہیں اور موجودہ بندھی ٹکی ڈگر پر قابو پانے، اپنے ناظرین اور سامعین کی دلچسپیوں کے تنوع پر زیادہ اچھی

طرح دھیان دینے کی نمایاں امنگ پائی جاتی ہے۔

لیکن کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے عام پرچار کے ذرائع اور پروپگنڈہ کے وسائل اپنی تمام صلاحیتوں کو کام میں لا رہے ہیں؟ اس کا جواب اس وقت تو نہیں ہیں ہے۔ آج بھی خاصی سستی ہے، کاہلی پر قابو نہیں پایا گیا ہے اور نئی چیزوں سے بے التفاتی دور نہیں ہوئی ہے۔ عوام خبروں کی فراہمی ہیں ناکافی مستعدی سے، ترقی یافتہ ایجادات اور اختراعات کو جو عموماً رائج کی جا رہی ہیں، مقبول بنانے کی مہم کی سطحی تشہیر سے غیر مطمئن ہیں۔ بعض ادبی تخلیقات کے گھٹیا معیار کی اور ایسے ٹیلی ویژن پروگراموں اور فلموں کی جو نہ صرف نظریاتی اور فنکارانہ وضاحت سے عاری ہوتی ہیں بلکہ عام ذوق تک کی تسکین نہیں کرتیں، بجا طور پر مذمت کی جا رہی ہے۔ فلموں کی تقسیم اور کتابوں اور رسالوں کی اشاعت کے کام میں بنیادی نوعیت کی اصلاح کرنی ہوگی۔ سوویت یونین کی وزارت ثقافت کو، ٹیلی ویژن اور ریڈیو کی ریاستی کمیٹی کو، ریاستی فلم کمیٹی اور ریاستی اشاعتی کمیٹی اور خبر رساں اداروں کو عوام کی بے شمار تنقیدوں سے موثر نتائج اخذ کرنے چاہیں۔ کوتاہیاں مشترک ہیں لیکن ذمہ داری الگ ہے اور یہ بات ہر وقت نظریاتی کارکنوں کے ذہنوں میں رہنی چاہئے۔

پارٹی کی نظروں میں ثقافتی میدان میں ہماری پالیسی کا اصل مقصد یہ ہے کہ عوام کی صلاحیتوں اور قابلیتوں کو پہچاننے اور نکھارنے کے لئے وسیع ترین مواقع مہیا کئے جائیں اور ان کی زندگیوں کو ثقافتی حیثیت سے مالدار اور متنوع بنایا جائے۔ اس میدان میں بھی بنیادی بہتری پیدا کرنے کی کوشش میں یہ بات اہمیت رکھتی ہے کہ ثقافتی اور تعلیمی کام کو اس طرح منظم کیا جائے کہ وہ عوام کی ثقافتی ضروریات اور مفادات کی پوری طرح تکمیل و تسکین کر سکے۔

سماج کی اخلاقی صحت اور ذہنی فضا کا تعین جس میں لوگ رہتے ہیں بڑی حد تک ادب اور فن کی عام صورت حال بھی کرتی ہے۔ ہمارا ادب نئی دنیا کی تخلیق کی عکاسی کرتے ہوئے اس کی تعمیر میں، اس دنیا کے شہریوں، حقیقی معنوں میں مادر وطن کے جاں نثاروں اور بین الاقوامیت پسندوں کی بھرپور صورت گری میں سرگرمی سے مدد دیتا رہا ہے۔ اس طرح اس نے اپنے مقام کا، پورے عوام کی کاوشوں میں اپنے رول کا بالکل صحیح انتخاب کیا ہے۔ لیکن یہ وہ کسوٹی بھی ہے جس پر عوام اور پارٹی ایک ادیب اور فنکار کی تخلیقات کو پرکھتی ہے اور خود ادب اور سوویت آرٹ بھی اپنے فریقوں کی پرکھ کے لئے اسے اپناتے ہیں۔

جب زمانے کی، خاص طور پر زمانے کی تصور کشی تیار کرنے کی سماجی ضرورت پیدا ہوتی ہے تو وہ ایسے لوگوں کو سامنے لاتی ہے جن کے لئے یہ ایک داخلی ضرورت بن جاتی ہے۔ آج ہم ایک ایسے ہی زمانے میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ پارٹی اور عوام دونوں میں سے کسی کو بھی زرق برق اور پیچیدار لفاظی کی، گھٹیا طریقے سے گھر کے جھگڑے باہر لے جانے کی، ابن الوقتی اور غرض پرستی کی ضرورت نہیں ہے۔ سماج ایک ادیب سے فنکارانہ جدت اور زندگی کی سچائی کی عکاسی چاہتا ہے جو ہمیشہ سے حقیقی آرٹ کی روح اور جوہر ہے۔

لیکن سچائی کوئی مجرد تصور نہیں ہے بلکہ ایک ٹھوس حقیقت ہے۔ وہ عوام کی کامیابیوں میں اور سماج کے ارتقا کے تضادات میں، جانبازی اور روزمرہ کے کام کے تسلسل اور تواتر میں، کامیابیوں اور ناکامیوں میں، دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ وہ خود زندگی میں، اس کی پوری ہمہ گیری اور آفاقیت، ڈرامائیت اور جاہ و جلال میں مضمر ہے۔ ایسا ادب جو نظریاتی دھار رکھتا ہو، فنکارانہ ہو اور عوام کا وفادار اور ان کے مفادات کا عکاس ہو، صرف وہی عوام کو دیانتدار، اولوالعزم اور جرأتمند اور اپنے زمانے کا بوجھ اٹھانے کے قابل بننے کی تعلیم دے سکتا ہے۔

تنقید اور خود تنقیدی ہمارے سماج کی زندگی کا ایک قدرتی اصول ہے۔ ان کے بغیر کوئی ترقی نہیں ہو سکتی۔ اب وقت آچکا ہے کہ ادبی اور فنی تنقید یہ ذہن میں رکھتے ہوئے کہ تنقید کسی ادیب یا مصنف کی خود پسندی اور امنگوں کی خدمت کرنے والا میدان نہیں بلکہ ایک سماجی معاملہ ہے، آسودہ خاطری اور خدمت گزاری کی ذہنیت ترک کر دے جو صحت مند اخلاقی اصولوں کو نقصان پہنچاتی ہے۔

ہمارے تخلیقی کارکنوں کی یونینیں شاندار روایات رکھتی ہیں اور فن کی زندگی میں اور اس اعتبار سے پورے سماج کی زندگی میں نمایاں رول ادا کرتی ہیں۔ ان کے کام کے نتائج قرار دادوں اور اجلاسوں کے ذریعے نہیں بلکہ ہنرمند تخلیقی اور تخیلی کتابوں، فلموں، ڈراموں، مصوری کے شاہکاروں اور موسیقی کے ذریعے جن کی سماج کو ضرورت ہے اور جو عوام کی ذہنی زندگی کو مالا مال کر سکتے ہیں، جانچے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں عوام کی اس تجویز پر سنجیدگی سے غور کیا جانا چاہیئے کہ اعلیٰ انعامات کے لئے جو تخلیقات تجویز کی جاتی ہیں، انھیں جانچنے کا معیار بلند کیا جائے۔

ذہنی، ثقافتی زندگی کی رہنمائی کوئی سیدھا سادہ کام نہیں ہے۔ اس کے لئے شعور اور ہوشیاری کی، تخلیقی کام کی فہم اور بلاشبہہ ادب اور فن سے محبت اور ذہانت و صلاحیت کے احترام کی ضرورت ہے۔ اس معاملے میں بہت کچھ انحصار ثقافتی میدان میں پارٹی کی پالیسی کی تشہیر اور اس کی عمل آوری کی صلاحیت پر، اندازہ لگانے اور تجزیہ کرنے میں نصاب پسندی اور ادیبوں، موسیقاروں اور فنکاروں کے تخلیقی کاموں اور جستجو کے بارے میں بہی خواہانہ رویہ پر ہے۔

نظریاتی کام ایک تخلیقی کام ہے اس کے پاس تمام موقعوں کے لئے کوئی عالمگیر یا کلی ذرائع نہیں ہیں۔ اس کے لئے مسلسل جستجو کی، زندگی کے ساتھ ساتھ، دوش بدوش چلنے کی قابلیت ضروری ہے۔ آج یہ خاص طور پر ضروری ہے کہ موجودہ مسئلوں کی نوعیت کی گہری فہم ایک ٹھوس سائنسی عالمی نقطۂ نظر ایک اصول پسند رویہ، اعلیٰ کارکردگی اور ہر میدان میں کام کے تئیں ذمہ داری کا احساس پیدا کیا جائے۔ سماج کی پختگی کی سطح کو بلند کرنے اور کمیونزم کو تعمیر کرنے کے معنی یہ ہیں کہ فرد کے شعور کی پختگی میں اضافہ کیا جائے اور اس کی ذہنی دنیا کو مالا مال کیا جائے۔

ہماری پارٹی اپنے نظریاتی کارکنوں کے علم، تجربے اور لگن کو انتہائی قدر کی نگاہوں سے دیکھتی ہے۔ یہاں ہماری کانگریس میں، ان لاکھوں پارٹی ارکان کی ستائش کی جانی چاہئے جنھوں نے پارٹی کے کام کے ایک اہم میدان میں ایک انتہائی اہم فریضے کو شایان شان انداز میں انجام دیا اور دے رہے ہیں، ہمیں اپنے ایسے ساتھیوں کو نظریاتی کام سپرد کرنا چاہئے جو اپنی شخصی مثال سے اپنی نظریاتی وابستگی کو ثابت کر چکے ہیں، جو تجزیاتی انداز میں سوچنے کے قابل ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ کوئی بات لوگوں سے کس طرح کہی جائے اور ان کی بات کس طرح سنی جائے، مختصر لفظوں میں، ایسے لوگوں کو جو سیاسی اور پیشہ ورانہ اصطلاحوں میں اعلیٰ تربیت کے حامل اور ہمارے دور کے نئے فریضوں کو کامیابی کے ساتھ سرانجام دینے کے قابل ہوں۔

٦- پارٹی پروگرام کے نئے ایڈیشن اور پارٹی قواعد وضوابط میں ترمیمات پر بحث کے نتائج

رفیقو، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی رپورٹ میں پارٹی کے پروگرام کے مقاصد کا، اس کی موجودہ معاشی اور سیاسی حکمت عملی کا، پارٹی کی اندرونی زندگی اور اس کے کام کے طرز اور طور طریقوں کو بہتر بنانے کے مسئلوں کا یعنی ہر اس چیز کا جو پروگرام کے نئے ایڈیشن اور سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے قواعد وضوابط میں ترمیمات کے مسودوں کا جوہر ہے، جائزہ لیا گیا ہے۔ اس لئے یہاں ان کی تفصیلی وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ان دستاویزوں کے مسودوں پر پوری پارٹی میں اور ملک بھر میں جو بحث ہوئی ہے، اس کے نتائج کو پیش نظر رکھتے ہوئے صرف بعض اصولی باتوں پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

یہ نتائج کیا ہیں؟ پہلی بات تو یہ کہ، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام اور قواعد وضوابط کے نتائج اور دفعات کی وسیع اور ہمہ گیر پیمانے پر حمایت کی گئی ہے۔ کمیونسٹ اور سوویت عوام ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے کی پارٹی کی پالیسی کی اور کمیونسٹ تناظر اور عالمی امن کے استحکام کی سمت اس کے پروگرام کے واضح رخ کی تائید کرتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ نئے تاریخی فریضے سماج کے ارتقا کے شدید مسئلوں کے گہرے تجزیے پر مبنی ہیں۔

پروگرام کے نئے ایڈیشن کا بیرونی ملکوں میں بھی وسیع پیمانے پر خیر مقدم کیا گیا ہے۔ ترقی پسندوں نے اس کی گہری انسان دوستانہ نوعیت اور ماہیت کو، انسان پر اس کی ساری توجہ کو، قوموں کے درمیان باہمی مفاہمت کے لئے اور نوع انسان کی خاطر پر امن مستقبل کو یقینی بنانے کے لئے اس کی دردمندانہ اپیل کو محسوس کیا ہے۔ بیرونی ملکوں میں ہمارے دوست، عالمی سوشلسٹ نظام کے تمام ملکوں کے ساتھ پائیدار رفیقانہ تعلقات اور ہمہ جہت تعاون کے لئے سوویت یونین کی غیر متزلزل کوششوں سے اور امن، جمہوریت اور سماجی ترقی کے لئے اور آزادی کو مستحکم بنانے کے لئے قوموں کی سامراج دشمن جدوجہد کی سوویت یونین جس ثابت قدمی سے حمایت کر رہا ہے، اس سے جوش اور تخلیقی تحریک حاصل کرتے ہیں۔ بورژوا ملکوں کی اکثر سنجیدہ فکر عوامی شخصیتیں ہمارے پروگرام کے امن پسند رخ کو، ترک اسلحہ کی اور تمام ملکوں کے بیچ نارمل اور محکم تعلقات استوار کرنے کی سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی روش کو محسوس کرتے ہیں۔

کانگریس سے پہلے کی دستاویزوں کی تیاری اور ان پر بحث نے پارٹی کے نظریاتی اور سیاسی کام کو تقویت پہنچائی اور کروڑوں محنت کش عوام کی تخلیقی سرگرمی کو فروغ دیا۔

پروگرام کے نئے ایڈیشن اور قواعد و ضوابط کے مسودوں پر پارٹی کی ابتدائی تنظیموں کے جلسوں میں، ضلعوں، شہروں، خطوں، منطقوں اور علاقوں کی پارٹی اکائیوں کی انتخابی کانفرنسوں میں اور یونینی جمہوریاؤں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی کانگریسوں میں سیر حاصل بحث کی گئی۔ بحث کے آغاز کے بعد سے اب تک صرف پروگرام کے مسودے ہی کے بارے میں ۶۰ لاکھ سے زیادہ تاثرات موصول ہو چکے ہیں۔ یہ تاثرات مزدوروں، اجتماعی کسانوں، سائنسدانوں، ٹیچروں، انجینئروں، ڈاکٹروں، بری، بحری اور فضائی فوج کے افسروں، سپاہیوں، کمیونسٹوں اور غیر پارٹی لوگوں، بزرگوں اور نوجوانوں نے پیش کئے ہیں۔ انھوں نے پروگرام کا ایک ایسی دستاویز کی حیثیت سے جائزہ لیتے ہوئے جو سوویت عوام کے بنیادی مفادات کی تکمیل کرتی ہے، کئی تجاویز پیش کی ہیں اور اضافے اور الفاظ کی زیادہ صحیح ترتیب اور طرز بیان تجویز کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے بعض کا ذکر کرنا مفید ہوگا۔

بعض خطوط میں زیر بحث مسودے کی ندرت اور جدت پسندی پر زور دیتے ہوئے تجویز کیا گیا ہے کہ اس کو کانگریس میں چوتھے پارٹی پروگرام کی حیثیت سے منظور کیا جانا چاہئے۔ یاد ہوگا کہ نئے پارٹی پروگراموں، شروع میں دوسرے اور پھر تیسرے پروگرام کو منظور کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی تھی کہ سابقہ پروگرام میں جو مقاصد متعین کئے گئے تھے وہ حاصل کر لئے گئے تھے۔ ہمارے معاملے میں صورت حال مختلف ہے۔

سوشلزم کو، اس کی منصوبہ بند اور ہمہ جہت ترقی کو فروغ دینے اور مستحکم بنانے اور کمیونزم کی سمت سوویت سماج کی مزید پیش قدمی کو یقینی بنانے کا پارٹی کا بنیادی فریضہ آج بھی باقی ہے۔ اس دستاویز میں جو آپ کے غور کے لئے پیش کی گئی ہے، ان نظریاتی اور سیاسی رہنما خطوط کا اعادہ کیا گیا ہے جو وقت کی کسوٹی پر

کھرے اتر چکے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ، پچھلے ۲۵ برسوں کے دوران جو تیسرے پارٹی پروگرام کی منظوری کے بعد گزرے ہیں، ہماری زندگی میں بہت کچھ تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ نیا تاریخی تجربہ حاصل کیا گیا ہے۔ بعض اندازے اور نتیجے صحیح ثابت نہیں ہوئے۔ کمیونزم کی بھرپور تعمیر کو فوری طور پر عملی جامہ پہنانے کا فریضہ قبل از وقت اور عجلت پسند ثابت ہوا۔ کئی ٹھوس مسئلوں کے حل کے لئے وقت مقرر کرنے کے معاملے میں بھی غلط اندازے لگائے گئے۔ سوشلزم کو نکھارنے اور اس کی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے سے متعلق نئے مسئلے اور بین الاقوامی سیاست کے بعض سوال ابھرے اور شدید ہوتے گئے۔ پارٹی پروگرام کی دستاویز میں ان تمام باتوں کی عکاسی ہونی چاہئے۔

چنانچہ، اس دستاویز کو جو پیش کی گئی ہے، تیسرے پارٹی پروگرام کا نیا ایڈیشن قرار دینا، درحقیقت واجب بھی ہے اور بنیادی اہمیت بھی رکھتا ہے۔ اس دستاویز میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے اہم ترین مقاصد کو، کمیونسٹ تعمیر کا تعین کرنے والے بنیادی قوانین کو دوبارہ زور دے کر پیش کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ظاہر ہوتا ہے کہ حاصل کردہ تاریخی تجربے کی تخلیقی انداز میں تشریح اور ترجمانی کی گئی ہے اور حکمت عملی اور تدبیریں اس طرح مرتب کی گئی ہیں کہ وہ موجودہ موڑ کی خصوصیات سے پوری مطابقت رکھتی ہیں۔

عوام نے پروگرام کے ان حصوں پر بہت زیادہ توجہ دی ہے جن میں سماجی ترقی کے اس مرحلے کا جس پر ملک پہنچ چکا ہے اور ان مقاصد کا بیان کیا گیا ہے جو اس کی عمل آوری کے ذریعے حاصل کرنے ہیں، اس سلسلے میں مختلف اور متعدد رائیں ظاہر کی گئی ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ترقی یافتہ سوشلزم کا ذکر پروگرام سے پوری طرح نکال دیا جانا چاہئے جب کہ بعض لوگ، اس کے برعکس، یہ سمجھتے ہیں کہ اس پر اور زیادہ تفصیل سے روشنی ڈالی جانی چاہئے۔

مسودہ میں اس سوال پر ایک متوازن اور حقیقت پسندانہ موقف اپنایا گیا ہے۔ آج کے سوشلسٹ سماج کے بارے میں اہم نتائج اس کی توثیق کرتے ہیں کہ ہمارا ملک ترقی یافتہ سوشلزم کے مرحلے میں داخل ہو گیا ہے۔ ہم ترقی یافتہ سوشلزم تعمیر کرنے کے اس فریضے سے بھی جو سوشلسٹ ملکوں میں برادرانہ پارٹیوں کے پروگراموں میں متعین کیا گیا ہے، اتفاق اور ہمدردی رکھتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ یاد دلانا مناسب ہوگا کہ ہمارے ملک میں ترقی یافتہ سوشلزم کا تصور کمیونسٹ تعمیر کے فریضے کی عمل آوری کے طریقوں اور شرائط کے بارے میں سطحی اور سادگی پسند تصورات کے ردعمل کی حیثیت سے پھیلا۔ لیکن آگے چل کر ترقی یافتہ سوشلزم کی تشریح و تعبیر میں زور رفتہ رفتہ بدلتا گیا۔ معاملہ عام طور پر محض کامیابیوں کے تذکرے تک محدود ہو کر رہ گیا اور معیشت کو شدت کاری کے خطوط پر منظم کرنے، محنت کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے، آبادی کو اشیا اور خدمات کی فراہمی کے انتظام کو بہتر بنانے اور منفی چیزوں پر قابو پانے سے متعلق مسئلوں پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی۔ چار و ناچار یہ دیرینہ مسئلوں کو حل کرنے میں سستی اور آرام طلبی کا ایک

خاص ثبوت تھا۔ آج، جب کہ پارٹی نے سماجی، معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے کی پالیسی اپنائی ہے اور اس پر عمل کر رہی ہے، یہ رویہ نا قابل قبول ہے۔

موجودہ حالات ہمیں اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ ہم اپنی نظری اور سیاسی فکر اور توجہ ان چیزوں کے ذکر پر مرکوز نہ کریں جو حاصل کی جاچکی ہیں بلکہ سماجی اور معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے کے طریقوں اور ذریعوں کو جن پر زندگی کے مختلف میدانوں میں کیفیتی تبدیلیوں کا انحصار ہے، ثابت کرنے پر پوری توجہ دیں۔ سماجی ترقی کے اہم ترین اور بنیادی سوالوں کو حل کرنے کے سلسلے میں ایک بے حد گہرا رویہ درکار ہے۔ سودیت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی حکمت عملی کا جو پروگرام کے نئے ایڈیشن میں مرتب کی گئی ہے مفہوم تبدیلی کی، سماج کی ترقی کی حرکت اور رفتار کو تیز کرنے کی ضرورت پر مرکوز ہے۔ یہ سماجی، معاشی تیز رفتاری ہی ہے جس کے ذریعے ہمارا سماج نئی بلندیوں کو سر کرنے والا ہے، تب سوشلزم کے فوائد اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ بھرپور انداز میں آشکار کریں گے اور منوائیں گے اور وہ مسئلے حل کئے جائیں گے جو ہمیں پچھلے مرحلوں سے ورثے میں ملے ہیں۔

پروگرام کی دفعات کی تفصیلات کے بارے میں بھی مختلف رایوں کا اظہار کیا گیا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پروگرام کو اور زیادہ مختصر دستاویز، پارٹی کے ارادوں کا ایک قسم کا مختصر اعلان ہونا چاہئے۔ دوسروں کا خیال ہے کہ معاشی اور سماجی ترقی کے امکانات اور حدود کا اور زیادہ تفصیلی بیان ہونا چاہئے۔ بعض خطوں میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ان ادوار کی اور زیادہ صحت پسند تشریح ہونی چاہئے، جن سے سودیت سماج کمیونزم کی سمت اپنی پیش قدمی کے دوران گزرے گا۔

پروگرام دستاویزوں کی ترتیب و تشکیل کے لینن وادی اصولوں اور مابعد روایات کے مطابق پروگرام میں جدید دنیا کی بھرپور تصویر، اس کے ارتقا کا تعین کرنے والے اہم رجحانات اور قوانین اور ان مقاصد کا واضح اور مدلل بیان پیش کیا جانا چاہئے جو پارٹی حاصل کرنا چاہتی ہے اور جن کے حصول کے لئے عوام کو دعوت دے رہی ہے۔ لیکن ساتھ ہی لینن نے اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ پروگرام کو صحیح معنوں میں سائنسی ہونا چاہئے، پوری طرح مسلمہ حقائق پر مبنی ہونا چاہئے اور یہ کہ اس کو معاشی حیثیت سے صحت پسند ہونا چاہئے اور جتنا حاصل کیا جا سکتا ہے، اس سے زیادہ کا وعدہ نہیں کرنا چاہئے۔ انھوں نے یہ بھی تاکید کی ہے کہ مستقبل کے سماج اور متعینہ مقاصد کی تشریح میں زیادہ سے زیادہ حقیقت پسندی سے کام لیا جانا چاہئے۔ لینن نے لکھا ہے کہ "ہمیں جتنا ہو سکے محتاط اور راست ہونا چاہئے . . . لیکن اگر ہم کسی ایسی چیز کا جو ہم دے نہیں سکتے، ہلکے سے ہلکا ادعا بھی کریں، تو ہمارے پروگرام کا اثر اور طاقت کمزور ہو جائے گی۔ یہ سمجھا جانے لگے گا کہ ہمارا پروگرام محض ایک فنطیسی، ایک خیالی پلاؤ ہے" (مجموعہ تصانیف۔ جلد ۲۷، صفحہ ۱۴۸)۔

میں سمجھتا ہوں کہ پروگرام کا جو ایڈیشن پیش کیا گیا ہے، وہ ان تقاضوں کی تکمیل کرتا ہے۔ جہاں تک ان مدتوں کے تعین کا تعلق ہے جن کے اندر پروگرام کے نشانے حاصل کئے جانے ہیں، تو اس کی ضرورت

محسوس نہیں ہوتی یا ماضی کی غلطیاں ہمارے لئے سبق آموز ہیں آج ہم قطعیت کے ساتھ صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ موجودہ پروگرام کی تکمیل کا کام موجودہ صدی کے اختتام کے بعد بھی جاری رہے گا۔

ان فریضوں کو زیادہ معین انداز میں اور صراحت کے ساتھ پیش کیا جا سکتا ہے جو ہمیں اگلے پندرہ برسوں کے دوران انجام دینے ہیں اور جو پروگرام کے نئے ایڈیشن میں اور زیادہ تفصیل کے ساتھ ...۲۰ء تک کی مدت کے لئے سوویت یونین کی معاشی اور سماجی ترقی کے رہنما اصولوں میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور بلاشبہ ۱۲ویں پنجسالہ منصوبے کو جو سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کی تیز رفتاری کی بنیاد پر معیشت کو شدت کارانہ ترقی کے خطوط پر منظم کرنے کی سمت ایک بڑے قدم کی حیثیت رکھتا ہے، ہمارے پروگرام کے مقاصد کی تکمیل میں ایک اہم مقام حاصل ہوگا۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے کمیشن کو جس نے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام کا نیا ایڈیشن مرتب کیا ہے، کئی ایسے تاثرات اور خطوط بھی موصول ہوئے ہیں جو سماجی پالیسی سے تعلق رکھتے ہیں۔ سوویت عوام ان اقدامات کی توثیق اور حمایت کرتے ہیں جن کا مقصد عوام کی خوشحالی میں اضافہ کرنا، سماجی انصاف کو ہر جگہ قائم کرنا اور ہماری زندگی کو ہر اس چیز سے پاک صاف کرنا ہے جو سوشلزم کے اصولوں کے مغائر و منافی ہو۔ انھوں نے جو تجویزیں پیش کی ہیں ان کا مقصد محنت کی کمیت اور کیفیت کے مطابق اشیا کی تقسیم کے اصول کی زیادہ سے زیادہ مکمل اور سخت عمل آوری کو یقینی بنانا اور سماجی صرفہ فنڈوں کو ترقی دینا، محنت کی مقدار اور صرفے کی مقدار پر کنٹرول کو سخت بنانا، بلا محنت آمدنیوں اور عوامی ملکیت کو خود غرضانہ مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی کوششوں کو ختم کرنا، معیشت کی مختلف شاخوں میں مساوی کام کے لئے مادی معاوضے میں ناواجب فرق کو دور کرنا اور تنخواہوں میں یکسانیت پیدا کرنے کے رجحان پر قابو پانا ہے۔ ان میں سے بعض تجویزوں کی عکاسی مسودے میں کی گئی ہے۔ دوسری تجویزوں کا پارٹی اداروں، حکومتی اور معاشی اداروں کو احتیاط سے جائزہ لینا چاہئے، قانونوں اور فیصلوں میں اور ہمارے عملی کاموں میں انھیں پیش نظر رکھا جانا چاہئے۔

عوام کی سوشلسٹ خود انتظامی نے فروغ سے متعلق پروگرام کی دفعات سے بھی ملک گیر بحث کے دوران گہری دلچسپی کا اظہار کیا گیا۔ سوشلسٹ سماج کی ہمہ جہت جمہوریت کاری اور معاشی، سماجی اور سیاسی سلسلہ ہائے عمل کے اہتمام و انصرام میں تمام محنت کش عوام کی زیادہ سے زیادہ اور موثر شرکت کو یقینی بنانے کی متفقہ طور پر حمایت کی گئی۔ اس میدان میں جو ٹھوس اقدامات کئے گئے ہیں، ان کی بھی ستائش کی گئی اور ان خیالات کا اظہار کیا گیا کہ سماج اور ریاست کے معاملات کے انتظام و انصرام کو بہتر بنانے کے مسئلوں سے نمٹتے وقت راست اور بلاواسطہ جمہوریت کی ابتدائی اکائی کی حیثیت سے کام کے اجتماعیوں کی صلاحیت زیادہ واضح طور پر ظاہر ہونی چاہئے۔ ان خیالات پر دھیان دیا جانا چاہئے۔

ہمارے سماج کے روحانی ارتفاع کے لئے فکرمندی ان تجاویز کی محرک ہے کہ سوویت عوام کی

تعلیم زیادہ نمایاں طور پر کمیونسٹ آدرشوں اور اخلاقی اصولوں کیلئے اور ان کی اضداد کے خلاف جدوجہد کے جذبے میں ہونی چاہیئے۔ پروگرام کمیشن نے ان تجاویز کو قبول کرلینا مناسب سمجھا تاکہ پارٹی پروگرام میں اعلیٰ نظریاتی وابستگی کے اصول اور اخلاقیات اور زیادہ بھرپور انداز میں رچے بسے ہوں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے قواعد وضوابط کے بارے میں تقریباً ۲۰ لاکھ لوگوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے بحث کا جائزہ لینے کے بعد یہ ضروری سمجھا کہ کمیونسٹوں کے ہراول رول کو ابتدائی پارٹی تنظیموں کی صلاحیت کو بلند کرنے، اندرون پارٹی جمہوریت کو وسیع کرنے اور ہر پارٹی تنظیم کی، ہر پارٹی کارکن کی سرگرمی پر متواتر کنٹرول کو یقینی بنانے کیلئے قواعد وضوابط کے مسودے میں کئی مستقل اور اہم اضافے اور وضاحتیں شامل کی جائیں۔

بعض رفیقوں نے اعلیٰ کمیونسٹ معیار مرتب اور قائم کرنے کے خیال کی حمایت کرتے ہوئے یہ تجویز کیا کہ پارٹی کو ایسے لوگوں سے پاک کرنے کیلئے جن کا چال چلن، طور طریقے اور طرز زندگی ہمارے اصولوں، معیاروں اور آدرشوں کے مغائر ومنافی ہے، تطہیر کی مہم چلائی جائے۔ ہم نہیں سمجھتا کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی صفوں کو پاک کرنے کیلئے کسی خصوصی مہم کی ضرورت ہے۔ ہماری پارٹی ایک صحت مند ہیئت اجتماعی ہے، وہ اپنے کام کے طرز اور طریقوں کو کامل بنا رہی ہے، ضابطہ پرستی، لال فیتہ اور رسومات پرستی کا قلع قمع کر رہی ہے اور ہر اس چیز کو جو جامد اور قدامت پرست ہے اور جو ہماری ترقی میں رکاوٹ ہے، ترک کر رہی ہے۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو ایسے لوگوں سے پاک کر رہی ہے جنھوں نے اپنے ناقص کام اور ناروا طرز عمل سے اپنے آپ کو مشتبہ بنالیا ہے۔ پارٹی تنظیمیں اس کام کو متواتر باضابطہ اور ثابت قدمی کے ساتھ جاری رکھیں گی۔

پروگرام کے نئے ایڈیشن اور پارٹی کے قواعد وضوابط میں مجوزہ تبدیلیوں میں پارٹی کی تعمیر و استحکام کے، پارٹی کام کے طور طریقوں کے، کمیونسٹوں کے طرز عمل کی اخلاقیات کے بولشویک اصولوں کو جنھیں لینن نے مرتب کیا ہے اور جو عمل کی کسوٹی پر پرکھے اور کھرے اتر چکے ہیں، پیش نظر رکھا گیا اور نکھارا گیا ہے۔

مجموعی حیثیت سے رفیقو! سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام اور قواعد وضوابط پر بحث غیر معمولی طور سے فائدہ مند رہی۔ اس بحث سے کئی خیالات اور تصورات کو نکھارنے، ضابطوں کی وضاحت کرنے اور عبارت اور طرز بیان کو زیادہ بہتر بنانے میں مدد ملی۔ اجازت دیجئے کہ میں، ہماری کانگریس کی طرف سے کمیونسٹوں کا اور تمام سوویت عوام کا تہ دل سے شکریہ ادا کروں کہ انھوں نے ماقبل کانگریس کی دستاویزوں پر بحث میں مستعدی اور لگن کے ساتھ حصہ لیا۔

پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ پیش کردہ مسودے جو پارٹی اور عوام کے تجربے سے مالامال ہو چکے ہیں، روح عصر سے اور تاریخ کے اس دور کے جس میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں، تقاضوں سے ہم آہنگ ہیں۔ وہ مارکس واد لینن واد کی عظیم تعلیمات کے ساتھ ہماری پارٹی کی وفاداری کی توثیق کرتے ہیں۔ داخلی اور

بین الاقوامی معاملات کے بنیادی سوالوں کے سائنسی طور پر مدلل جواب مہیا کرتے ہیں اور کمیونسٹوں کو اور تمام محنت کش عوام کو ایک صاف تناظر مہیا کرتے ہیں۔

• • •

رفیقو! یہ ہماری مزید ترقی کے پروگرام بند مقاصد ہیں جو ہم نے ۲۷ ویں کانگریس میں غور کے لئے پیش کئے ہیں۔

کس بنیاد پر ہم مُرتبہ منصوبوں کو قابل عمل سمجھتے ہیں؟ اس کی کیا ضمانت ہے کہ سماجی، معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے کی پالیسی صحیح ہے اور روبعمل لائی جائے گی؟

سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر یہ حقیقت ہے کہ ہمارے منصوبے مارکس وادی لینن وادی نظریے کی ٹھوس بنیاد پر مبنی ہیں، یہ کہ وہ لینن کے تصورات کے لازوال خزانے پر مبنی ہیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سوشلزم کی بے پناہ صلاحیتوں سے عوام کی جاندار تخلیقی کاوشوں سے طاقت حاصل کرتی ہے۔ لینن وادی پارٹی نے تاریخ کے پیچیدہ موڑوں پر ایک سے زیادہ مرتبہ ترقی کے صحیح راستے تلاش اور دریافت کرنے کی کروڑوں محنت کش عوام میں تخلیقی تحریک اور جوش پیدا کرنے، انھیں متحد کرنے اور منظم کرنے کی اپنی قابلیت ثابت کر دکھائی ہے۔ انقلاب کے دوران، پرامن تعمیری کاوشوں کے، جنگ کی آزمائشوں کے برسوں میں، دوسری عالمی جنگ کے بعد کے صبر آزما اور کٹھن دور میں یہی ہوا اور ہمیں یقین ہے کہ مستقبل میں بھی یہی ہوگا۔

ہمیں مزدور طبقے کی حمایت پر بھروسہ ہے کیونکہ پارٹی کی پالیسی ان کی پالیسی ہے۔

ہمیں کسان برادری کی حمایت پر بھروسہ ہے کیونکہ پارٹی کی پالیسی ان کی پالیسی ہے۔

ہمیں عوامی دانشوروں کی حمایت پر بھروسہ ہے کیونکہ پارٹی کی پالیسی ان کی پالیسی ہے۔

ہمیں اپنی سوویت مادر وطن کی عورتوں، نوجوانوں، بزرگوں، تمام سماجی زمروں، تمام قوموں اور قومیتوں کی حمایت پر بھروسہ ہے۔ کیونکہ پارٹی کی پالیسی تمام عوام کی امیدوں، مفادات اور امنگوں کی عکاسی کرتی ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ تمام دیانتدار اور بااصول سوویت محبان وطن ہمارے ملک کی طاقت کو مستحکم بنانے کی، ہماری زندگی کو بہتر، پاکیزہ تر اور مہذب تر بنانے کی پارٹی کی حکمت عملی کی حمایت کرتے ہیں۔

یہ وہ زبردست سماجی طاقتیں ہیں جو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے ساتھ ہیں، وہ اس کی پیروی کرتی ہیں، وہ کمیونسٹ پارٹی پر یقین اور بھروسہ رکھتیں ہیں۔

تاریخ کی امنڈتی ہوئی لہر اب اس گھاٹ کی سمت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ جو دوسرے اور تیسرے عہد ہزار سالہ کو ایک دوسرے سے الگ کرتا ہے۔ اس کے آگے اس گھاٹ کے پرے کیا ہے؟ ہم اس کی پیش گوئی نہیں کریں گے۔ لیکن ہم یہ تو یقیناً جانتے ہیں کہ یہ منصوبے جو آج ہم پیش کر رہے ہیں، جرأتمندانہ ہیں اور یہ کہ ہمارے روزمرہ کے معاملات میں سوشلسٹ اخلاقیات اور انصاف کی روح رچی بسی ہے۔ اس پر آشوب دور میں ہماری سماجی بلکہ میں تو یہ بھی کہوں گا، بنیادی حکمت عملی کا رخ اور مقصد یہ ہے کہ لوگ ہماری کرۂ ارض کو، فضا کو اور بیرونی خلا کو اپنی آنکھ کی پتلی کی طرح عزیز رکھیں، امن پسند تہذیب کے رہنماؤں کی حیثیت سے اس کی کھوج کریں، زندگی کو نیوکلیائی خطرے سے نجات دلائیں، انسان کی، کائنات کے اس بے مثل باشندے کی بہترین خوبیوں کو صرف پرامن کوششوں کیلئے کام میں لانے کے امکانات پیدا کریں۔

سوویت عوام اس بات کا یقین رکھ سکتے ہیں کہ پارٹی ہمارے ملک کے مستقبل کیلئے، دنیا میں پائیدار امن کیلئے مرتبہ پالیسی کی صحت اور درستی کیلئے اپنی ذمہ داری سے پوری طرح واقف ہے۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کیلئے جن چیزوں کی ضرورت ہے، وہ ہیں متواتر کام، پارٹی اور عوام کا اتحاد اور تمام محنت کش عوام کے مربوط اقدامات۔

صرف اسی طرح ہم اس قابل ہوں گے کہ متحدہ قوت اور عزم کے ساتھ اور آگے بڑھنے کے لئے عظیم لینن کے حکم کی تعمیل کرسکیں۔

تاریخ نے ہمیں اس کے سوا کوئی دوسرا مقدر عطا نہیں کیا ہے لیکن رفیقو، یہ بھی کتنا شاندار مقدر ہے! (تالیاں)

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی
سیاسی رپورٹ کے بارے میں
سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی
۲۷ ویں کانگریس کی قرارداد

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ کو جو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جنرل سکریٹری کامریڈ میخائیل گورباچیف نے پیش کی، سننے اور اس پر بحث کرنے کے بعد سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ ویں کانگریس محسوس کرتی ہے کہ ہماری لینینی پارٹی اپنی کانگریس میں اس شان سے آئی ہے کہ وہ تعمیری سرگرمی کے نئے تجربے سے مالامال اور پوری طرح متحد ہے۔ سوویت عوام نے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام کے نشانوں اور پارٹی کی ۲۶ ویں کانگریس کے فیصلوں کو روبعمل لاکر کافی معاشی، سماجی اور ثقافتی پیش قدمیاں کی ہیں۔ بین الاقوامی معاملات میں سوویت یونین کے موقف طاقتور ہوئے ہیں، اس کا بین الاقوامی وقار بلند ہوا ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی امن اور سماجی ترقی کی جدوجہد کا پرچم سربلند رکھے ہوئے ہے۔

موجودہ موڑ پر، ملک کے اندر اور بین الاقوامی میدان میں کیفیتی حیثیت سے ایک نئی صورت حال میں، پارٹی نے پھر ایک مرتبہ مارکسزم، لینن ازم سے اپنی وفاداری اور صورت حال کا گہرا تجزیہ اور حقیقت پسندانہ تشخیص کرنے، تجربے سے صحیح سبق حاصل کرنے، فوری مسئلوں کو حل کرنے کے راستے تلاش کرنے اور تمام ازکار رفتہ اور بے جان چیزوں پر غالب آنے کی اپنی صلاحیت اور قوت ثابت کر دکھائی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے اپنے اپریل ۱۹۸۵ء کے مکمل اجلاس میں قومی معیشت اور سماج کے دوسرے میدانوں کی صورت حال کا سیر حاصل تجزیہ کیا اور ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے کی حکمت عملی مرتب کی جس کی تمام کمیونسٹوں اور تمام عوام نے بھرپور تائید کی۔ مکمل اجلاس نے جرأت مندی کے ساتھ خامیوں کا اظہار کیا، عوام کو صاف صاف مشکلات اور کوتاہیوں

سے واقف کرایا، ہماری پیش قدمی کو ایک زبردست قوت محرکہ مہیا کی اور پرجوش عملی اقدامات کی سمت، نظم وضبط کو سخت بنانے اور کارکردگی میں اضافہ کرنے کی سمت ایک بنیادی موڑ کی شروعات کی۔

مرکزی کمیٹی کے اپریل ۱۹۸۵ء کے مکمل اجلاس کے فیصلوں کی اور سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام کے نئے ایڈیشن، پارٹی کے قواعد وضوابط میں ترمیمات اور ۱۹۸۶ء۔ ۱۹۹۰ء کے لئے اور ۲۰۰۰ء تک کی مدت کے لئے سوویت یونین کی معاشی اور سماجی ترقی کے رہنما اصولوں کے مسودوں کی ملک بھر میں جو تائیداز توثیق کی گئی، وہ پارٹی اور عوام کے اتحاد کے مزید استحکام کا، پارٹی کے رہنمایانہ رول کی توسیع کا ایک ثبوت ہے اور وہ سوشلزم کی معاشی اور روحانی طاقت اور صلاحیت کے زیادہ بھرپور استعمال کے لئے نئے مواقع مہیا کرتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ویں کانگریس فیصلہ کرتی ہے کہ

— سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی سیاسی روش اور عملی سرگرمی کو منظور کیا جائے؛

— ان دفعات، نتائج اور فریضوں کو منظور کیا جائے جو کانگریس میں مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ میں پیش کئے گئے ہیں اور تمام پارٹی تنظیموں کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ ان سے اپنے کام میں روشنی اور رہنمائی حاصل کریں۔

(۱)

۱۔ یہ کانگریس عصری دنیا کی صورت حال کے بنیادی رجحانات اور تضادات کے تجزیے کی جو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ میں پیش کیا گیا ہے، اس کی تشخیصوں اور نتیجوں کی توثیق کرتی ہے۔

۲۔ ۲۰ویں صدی میں ترقی صحیح طور پر سوشلزم کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ عالمی سوشلزم ایک طاقتور بین الاقوامی وجود ہے۔ وہ ایک انتہائی ترقی یافتہ معیشت پر، ایک جدید ترین سائنسی بنیاد اور ایک قابل بھروسہ فوجی، سیاسی طاقت اور صلاحیت پر مبنی ہے۔ سوشلزم اس حقیقت کو متواتر آشکار کر رہا ہے کہ سماجی مسئلے ایک بنیادی حیثیت سے مختلف، اجتماعیت پسند بنیاد پر حل کئے جا سکتے ہیں اور اس نے ان ملکوں کو جنھوں نے یہ راستہ اپنایا ہے، ترقی کی نئی بلندیوں پر پہنچا دیا ہے۔

سوشلزم سماجی تعلقات کو متواتر بہتر بنا رہا ہے، اپنی کامیابیوں میں با مقصد انداز سے اضافہ کر رہا ہے، اپنی مثال کی کشش اور ساکھ کو وسیع اور مستحکم بنا رہا ہے، امن اور قوموں کی خوشحالی کے لئے وسیع بین الاقوامی تعاون میں مساوی اور باہمدگیری کی بنیاد پر حصہ لینے کے لئے اپنی آمادگی کا اظہار کر رہا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے، سوشلزم جنگ اور عسکریت پسندی، رجعت پرستی اور طاقت کے نظریے اور پالیسی کے خلاف، انسان دشمنی کی

تمام شکلوں کے خلاف زیادہ سے زیادہ قابل بھروسہ رکاوٹ کھڑی کر رہا ہے اور نوع انسان کی سماجی ترقی میں سرگرمی سے مدد دے رہا ہے۔

۳۔ سائنسی اور ٹکنالوجیکل انقلاب کے اثر کے تحت اور اس انقلاب کے حال اور ماحول میں دورِ حاضر کی سرمایہ داری بے پایاں پیدآور قوتوں اور نجی ملکیت پر مبنی سماجی تعلقات کے درمیان ٹکراؤ کو اور زیادہ تیز کر رہی ہے۔ ہم سرمایہ داری کے عام بحران میں مزید شدت اور ابتری کو دیکھ رہے ہیں۔ سرمایہ داری کے تمام تضادات اس طرح ایک دوسرے سے جڑتے اور تیز ہوتے جا رہے ہیں جس کی پہلے کوئی مثال نہیں ملتی، وہ اپنی تاریخ میں پہلی مرتبہ بے شمار سماجی، معاشی اور دوسرے بحرانوں اور تضادموں میں گھر گئی ہے وہ ہمارے دور کے تمام اہم مسئلوں کے لئے ذمہ دار ہے، اس حقیقت کے لئے ذمہ دار ہے کہ وہ اب تک باقی ہیں اور زیادہ شدید ہوتے جا رہے ہیں۔

آج کے حالات میں سرمایہ داری کے بنیادی تضاد محنت اور سرمایے کے درمیان تضاد کا ایک اثر بعض بڑے سرمایہ دار ملکوں کی پالیسی میں، پوری صورت حال میں دائیں بازو کی سمت اور زیادہ نمایاں جھکاؤ کا سنگین خطرہ ہے۔

۴۔ آج کے حالات میں سامراج نوع انسان کی بقا کے لئے بڑھتا ہوا خطرہ ہے۔ عسکریت پسندی اس کی انتہائی وحشیانہ اور انسانیت سوز پیداوار ہے جو بورژوا سماج کی پوری سیاسی مشینری کو اپنے اثر اور مفادات کا تابع بنانے اور روحانی زندگی اور ثقافت کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

ہماری صدی کی جنگوں اور تضادموں کی ذمہ داری، ہتھیاروں کی دوڑ کو اکسانے، اس کو متواتر بھڑکانے اور ہتھیاروں کی دوڑ کے نئے راستے کھولنے کی ذمہ داری، سامراج اور صرف سامراج پر عائد ہوتی ہے، کسی اور پر نہیں۔ سامراج، جس نے سب سے پہلے نیوکلیائی ہتھیار استعمال کئے، اب پورے کرہ ارض پر نگاہیں لگائے ہوئے ایک نیا، غالبًا ناقابل تلافی اقدام کرنے اور ہتھیاروں کی دوڑ کو بیرونی خلا میں پہنچانے کی تیاریاں کر رہا ہے۔

سامراج نے نوآستعماریت کا ایک سنوارا نکھارا ہوا نظام تخلیق کیا ہے۔ ترقی پذیر ملکوں کا بیرحمانہ استحصال، سامراج کی فوجی تیاریوں کے لئے اس کی داخلی پالیسی کے لئے خود اس کے وجود کے لئے رقم حاصل کرنے کا اہم ذریعہ بنتا جا رہا ہے۔ سامراج اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ شدت کے ساتھ نوع انسانی کے حریف کے روپ میں پیش کر رہا ہے۔

۵۔ تاریخ کی اور سماجی ترقی کی روش پہلے سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ اس بات کی طلبگار ہے کہ ریاستیں اور قومیں پورے کرہ ارض کی سطح پر ایک دوسرے سے تعمیری اور مثبت انداز میں تعاون اور تفاعل کریں۔ عالمی برادری کے اندر ریاستوں کے ایک دوسرے پر انحصار کے بڑھتے ہوئے رجحان

کے ساتھ ان دو نظاموں کے درمیان مسابقت اور تاریخی جدوجہد کی الجائی آج کی دنیا کے ارتقا کی حقیقی جدلیات ہے۔ اضداد کی جدوجہد سے ایک نزاعی لیکن ایک دوسرے پر منحصر، اور کئی حیثیتوں سے مربوط، دنیا تشکیل پا رہی ہے۔ عالمی معاملات، ان کا موجودہ مرحلہ، ہر ریاست سے خاص طور پر سخت تقاضے کر رہا ہے اور یہ خارجہ پالیسی میں، معاشی اور سماجی سرگرمی میں اور سماج کے روحانی طرز میں کئے جا رہے ہیں۔

۲۰ویں صدی کی پچھلی کچھ دہائیوں میں دنیا کی قوموں کو مشکل اور شدید مسئلوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اہم ترین عالمی مسئلوں کو حل کرنے کی ضرورت کو انھیں مشترکہ اقدامات کے لئے نوع انسان کے تحفظ اور بقا کے رجحانات کو تیز کرنے کے لئے آمادہ کرنا چاہیے۔ عالمی ارتقا کی روش نے اس کے لئے درکار مادی، سماجی اور سیاسی حالات پیدا کر دئے ہیں۔ اس کانگریس کے لئے یہ ہمارے دور کی حقیقتوں سے ہم آہنگ فیصلے اور اقدامات کرنے کا ایک محرک ہے۔

ساری دنیا کی امن پسند اور ترقی پسند طاقتیں اس خطرے کو بے اثر کر سکتی ہیں جو سامراج نے پیدا کیا ہے، نیوکلیائی غار کے دھانے کی سمت دنیا کے پھسلنے کا تدارک کر سکتی ہیں اور بیرونی خلا کو ایک میدان جنگ بننے سے روک سکتی ہیں۔ انسانی زندگی، اس کی ہمہ جہتی ترقی کے امکانات، سماج کے ارتقا کے مفادات اولین اہمیت رکھتے ہیں اور اس مقصد کے لئے یہ کانگریس سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اور سوویت ریاست کی عملی سرگرمی کا راستہ دکھا رہی ہے۔

(۲)

۱۔ پارٹی کی سرگرمی کا اصل میدان، ہمیشہ کی طرح آج بھی، معیشت ہی ہے۔ اس میدان میں سوویت عوام کے لئے امن کے حال اور ماحول میں مادی اور روحانی حیثیت سے خوشحال اور سماجی حیثیت سے ثروت مند زندگی مہیا کرنے کے لئے سماج کی کیفیتی حیثیت سے ایک نئی حالت حاصل کرنے کے لئے حالات تخلیق کئے گئے ہیں۔

یہ کانگریس محسوس کرتی ہے کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے تیسرے پروگرام کی منظوری کے بعد ان ۲۵ برسوں کے دوران ملک کی معیشت نے کافی ترقی کی ہے۔ قومی آمدنی تقریباً ۴۰۰ فیصد، صنعتی پیداوار ۵۰۰ فیصد اور زرعی پیداوار ۷۰ فیصد بڑھی ہے۔ کئی کلیدی اشیا کی پیداوار میں سوویت یونین دنیا میں سرفہرست ہے۔ عوام کی خوشحالی میں اضافہ ہوا ہے۔ فی کس حقیقی آمدنیوں میں ۱۶۰ فیصد اور سماجی صرفہ فنڈوں میں ۴۰۰ فیصد سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ کئی خاندانوں کے رہائشی حالات بہتر ہوئے ہیں۔ سوویت سائنس، تعلیم، صحت اور ثقافت کی کامیابیوں کو دنیا بھر میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔

یہ کانگریس، اب تک جو کچھ حاصل کیا گیا ہے، اس کی قدر و ستائش کرنے کے ساتھ ساتھ

سماجی اور معاشی ترقی میں ان مشکلات اور منفی سلسلہ ہائے عمل کی جانب بھی توجہ دلاتی ہے جو آٹھویں دہائی اور نویں دہائی کے اوائل میں محسوس کی گئیں ۔ اس زمانے میں معاشی ترقی کی اور محنت کی پیداواری صلاحیت کی شرحوں میں نمایاں کمی ہوئی ، کارکردگی کے دوسرے اشاریوں میں بھی کمی ہوئی سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کی رفتار بھی مدھم پڑ گئی اور معیشت میں عدم تناسبات زیادہ واضح ہوئے ۔ پنجسالہ منصوبے کے نشانے پورے نہیں کئے گئے اور سماجی ذمہ داریوں کی پوری طرح تکمیل نہیں کی گئی ۔ کانگریس سمجھتی ہے کہ ان کوتاہیوں اور سست رفتاری کی اصل وجہ یہ ہے کہ معاشی صورت حال میں تبدیلی کا بروقت سیاسی تجزیہ اور تشخص نہیں کیا گیا ، معیشت میں ترقی کے شدت کارانہ طریقے رائج کرنے کی فوری اور شدید ضرورت کو محسوس نہیں کیا گیا ، نہ ہی معاشی پالیسی کو ، معاشی میکانزم کو اور خود ہماری معاشی سرگرمی کی نفسیات کو نئے سرے سے مرتب کرنے اور متوازن اور ہم آہنگ بنانے کے فوری سوال سے نمٹنے میں خاطر خواہ عزم و استقلال کا مظاہرہ کیا گیا ۔ ادھر کچھ دنوں سے ہماری کوششوں کے باوجود ہم صورت حال کی پوری طرح اصلاح نہیں کر پائے ہیں ۔

ان حالات میں پوری پارٹی اور پورے ملک کا انتہائی اہم فریضہ یہ ہے کہ معاشی ترقی میں ناسازگار رجحانات پر ممکنہ حد تک کم سے کم وقت کے اندر ثابت قدمی سے پوری طرح قابو پایا جائے ، معیشت کو زبردست قوت محرکہ اور فعالیت عطا کی جائے ، حقیقی معنوں میں انقلابی تبدیلیوں کے لئے امکانات مہیا کئے جائیں اور ان سلسلہ ہائے عمل میں محنت کش عوام کے وسیع حلقوں کو شامل کیا جائے ۔

۲ ۔ یہ کانگریس ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے کے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے تصور کی اور اس مقصد کے لئے عملی اقدامات کی بھرپور توثیق کرتی ہے ۔ پارٹی کی طویل مدتی حکمت عملی یہ ہے کہ ہمہ گیر اور ترقی یافتہ پیداآور قوتوں ، پیداوار کے پختہ سوشلسٹ تعلقات اور پرسکون انداز میں کام کرنے والے معاشی میکانزم کے ساتھ معیشت کے انتہائی منظم اور موثر انتظام و انصرام اور کارکردگی کو یقینی بنایا جائے ، ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی مدت پیداوار میں دور رس کیفیتی تبدیلی کے لئے ایک اہم مرحلہ ہے ۔

یہ کانگریس تمام پارٹی تنظیموں ، حکومتی ، معاشی اور عوامی تنظیموں کا یہ فرض قرار دیتی ہے کہ وہ اپنی تمام سرگرمی معیشت کو ترقی کے شدت کارانہ راستے پر ڈالنے کے پروگرام کی دفعہ کی غیر مشروط عمل آوری پر مرکوز کریں ۔ تمام سطحوں پر معاشی انتظامیہ کو کمیتی اشاریوں کی بجائے کیفیت اور کارکردگی پر ، درمیانی نتائج کی بجائے آخری نتائج پر ، پیداواری صلاحیتوں کی توسیع کی بجائے ان کی جدید کاری پر ، ایندھن اور خام اشیاء کے وسائل میں اضافہ کرنے کی بجائے ان کے استعمال کو بہتر بنانے پر اور سائنس پر مبنی صنعتوں کی تیز رفتار ترقی پر زور دینا چاہیئے ۔ ڈھانچہ جاتی اور سرمایہ کاری کی پالیسیاں بھی اسی کے مطابق تبدیل کی جانے والی ہیں ۔

پارٹی سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کی ترجیحی تیز رفتاری کو ، نئی نسلوں کی مشینری اور بنیادی حیثیت سے نئی پیداواری تکنیکوں کی جو اعلیٰ پیداواری صلاحیت اور کارکردگی کو یقینی بناتی ہیں ، وسیع پیمانے پر ترویج کو معیشت

کی شدت کاری کا اہم ترین وسیلہ سمجھتی ہے۔ کانگریس جو اولین فریضہ مقرر کرتی ہے، وہ یہ ہے کہ سائنس اور ٹکنالوجی میں جدید ترین کامیابیوں کی بنیاد پر معیشت کی دوررس تکنیکی تعمیر نو کی جائے۔ ہر صنعت کے پاس، ہر صنعتی ادارے، کارخانے اور انجمن کے پاس پیداوار کی متواتر جدید کاری کا ایک واضح پروگرام ہونا چاہئے۔ اور ان منیجروں سے جو حقیقی چیزوں کی بجائے نمائشی انداز اور نیم دلانہ فیصلوں کا سہارا لیتے ہیں اور جو تکنیکی تعمیر نو کے تصور ہی کو مسخ کرتے ہیں سختی سے جواب طلب کیا جانا چاہئے اور ان کا مواخذہ کیا جانا چاہئے۔

انجینئرنگ صنعت کی جس کو ممکنہ حد تک کم سے کم وقت میں اعلیٰ تکنیکی معیار حاصل کرنے چاہئیں، یہ ذمہ داری ہے کہ وہ سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی کی رفتار تیز کرنے میں رہنمایانہ رول ادا کرے۔ ایک اہم ترین فریضہ یہ ہے کہ جدید ترین کمپیوٹروں کو ترقی دی جائے اور ان کی بڑے پیمانے پر پیداوار شروع کی جائے۔ ایندھن اور توانائی کے کامپلکس کی بنیادی تعمیر نو کی جانی چاہئے؛ توانائی کے پروگرام کو پورا کیا جانا چاہئے۔ دھات سازی اور معیشت کی کیمیا کاری کو ترقی دینے، نئے ڈھانچہ جاتی اور دوسری ترقی یافتہ اشیاء کی مانگ پوری کرنے کے لئے ابھی بہت کچھ کیا جانا ہے۔ ہماری پارٹی صنعتی زیریں ڈھانچے، سب سے پہلے حمل ونقل اور مواصلات کی نئے سرے سے مشین بندی کو نیز ہلکی صنعت اور دوسری معاشی شاخوں کی جو عوام کی ضروریات کی راست تکمیل کرتی ہیں، ترجیحی ترقی کو زبردست اہمیت دیتی ہے۔

اس مہم کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو معیشت کی تعمیر نو کے لئے چلائی جا رہی ہے، یہ کانگریس بنیادی تعمیرات میں بنیادی نوعیت کی بہتری پیدا کرنے، پورے تعمیراتی کامپلکس کو بلند کرکے نئی صنعتی اور تنظیمی سطح پر پہنچانے اور سرمایہ کاری کے سلسلے کو کافی گھٹانے کی ضرورت کو اجاگر کرتی ہے۔

کانگریس یہ فریضہ متعین کرتی ہے کہ سائنس کا رخ قطعی طور پر معیشت کی تکنیکی جدید کاری کی، اس کو پیداوار کے اور قریب لانے، ان اغراض کے لئے یکجہتی اور تفاعل کی نئی، آزمودہ شکلیں استعمال کرنے، تحقیقات کے نتائج کو عمل میں رائج کرنے کی کوششیں تیز کرنے، اکادیمی اور شعبہ جاتی اداروں کے، اعلیٰ تعلیمی اداروں کی سائنسی صلاحیت کے کام کو بڑھانے اور سائنسدانوں کی نئی نسل کی تربیت کو بہتر بنانے کی ضرورت پر مرکوز کیا جانا چاہئے۔

۳. یہ پارٹی، حکومتی اور معاشی اداروں کا، تمام کمیونسٹوں کا، تمام عوام کا ترجیحی فریضہ ہے کہ وہ ثابت قدمی کے ساتھ پارٹی کی جدید ترین زرعی پالیسی کو عملی جامہ پہنائیں اور سوویت یونین کے غذائی پروگرام کو پورا کریں۔ زرعی، صنعتی کامپلکس کو ترقی دینے کے لئے ایک موثر بیش قدمی کی ضرورت ہے تاکہ ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی مدت ہی میں لوگوں کو غذائی اشیا کی سربراہی نمایاں طور پر بہتر بنائی جا سکے۔ یہ ضروری ہے کہ زرعی، صنعتی کامپلکس کی تمام کڑیوں کی پرسکون اور معاشی حیثیت سے مربوط کارکردگی کو یقینی بنایا جائے اور زراعت اور اس سے متعلق صنعتوں کی زیادہ پائیدار ترقی کے حصول پر سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی کے اثر

کو بڑھایا جائے۔

زرعی، صنعتی کامپلکس کی مادی اور تکنیکی بنیاد کو ثابت قدمی کے ساتھ مستحکم بنانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ موجودہ طاقتور پیداواری صلاحیت کے موثر استعمال کو بنیادی طور پر بہتر بنایا جائے، ان رجحانات پر کوششوں اور وسائل کو مرکوز کیا جائے جو بہترین نتائج پیدا کر سکتے ہیں۔ ہر جگہ شدت کارانہ تکنیکوں کو رائج کرنے، حقیقی لاگت کھاتے پر مبنی اجتماعی کنٹراکٹوں کے استعمال کو وسیع کرنے، زرعی، صنعتی پیداوار کی تمام سطحوں پر پیداوار کے نقصانات کو گھٹانے اور ممکنہ حد تک کم سے کم وقت میں گودام کاری کے لئے درکار سہولتیں اور صنعتی فصلوں کی پروسسنگ کے لئے کارخانے تعمیر کرنے پر خصوصی توجہ دی جانی چاہئے۔ گاؤں کی سماجی تعمیر نو کی رفتار تیز کی جانی چاہئے اور ان لوگوں کے لئے جو دیہی علاقوں میں کام کرتے ہیں، ان کے کام کاج اور رہن سہن کے حالات کے لئے متواتر فکرمندی کا اظہار کیا جانا چاہئے۔

ان فریضوں کو تنظیم جدید اور نئے دوررس اقدامات سے مدد ملے گی جن کا مقصد زرعی، صنعتی کامپلکس کے اندر ایک موثر مینیجریل میکانزم کو تشکیل دینا ہے۔ یہ اپنے ذیلی ڈیویژنوں کے کام میں ترغیبات اور منافع پر مبنی طریقوں کے وسیع استعمال کے لئے، اجتماعی اور ریاستی فارموں اور دوسرے صنعتی اداروں اور کارخانوں کی خودمختاری اور پہل کاری میں کافی توسیع کے لئے اور بدانتظامی اور طفیلیت کے خلاف ایک قابل بھروسہ رکاوٹ کھڑی کرنے کے لئے حالات مہیا کرے گا۔ گاؤں کی سطح پر کوئی بھی بنیادی تبدیلی زرعی صنعتی کامپلکس کی سطح پر انتظام کے طرز اور طور طریقوں میں واقعی بہتری کی طلبگار رہے۔ ہمیں کام کے اجتماعوں کے کام کاج میں نااہل اور غیر مجاز مداخلت کو، زرعی، صنعتی کامپلکس کے انتظامی اداروں کے کام میں دوہرے پن کو ختم کرنا چاہئے۔ نئے حال اور ماحول میں سوویت یونین کی ریاستی زرعی، صنعتی کمیٹی اور یونینی جمہوریاؤں کی مجالس وزرا پر ملک کو غذائی اور صنعتی فصلوں کی فراہمی کے لئے پہلے سے زیادہ ذمہ داری ہوگی۔

۴۔ سماجی، معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے کی پالیسی کا تقاضہ یہ ہے کہ معاشی میکانزم کی نئے سرے سے گہری ڈھانچہ بندی کی جائے، جمہوری مرکزیت کے اصول کی بنیاد پر انتظام کاری کا ایک مربوط، موثر اور لچکدار نظام تشکیل دیا جائے اور سوشلزم کے امکانات کے زیادہ بھرپور استعمال کا موقع مہیا کیا جائے۔ کانگریس سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور سوویت یونین کی مجلس وزرا کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ جلد سے جلد ایسے اقدامات کریں جو معاشی انتظام کاری کی شکلوں اور طریقوں کو موجودہ ضرورت کے مطابق اور ہم آہنگ بنائیں۔

اس مقصد کے لئے:

— پارٹی کی معاشی حکمت عملی کے اہم فریضوں کی تکمیل کو یقینی بنانے کی کوششوں میں مرکزی بند رہنمائی کو زیادہ موثر اور کارگر بنایا جانا چاہئے، اس کے ساتھ ساتھ ہمیں انجمنوں اور صنعتی اداروں اور کارخانوں کے رول اور

خودمختاری میں اضافہ کرنا چاہیئے نیز حقیقی لاگت کھاتہ، خود انحصاری) اور خود مالیہ کاری کی بنیاد پر اور کام کے اجتماعیوں کی آمدنیوں کو ان کے کام کی تاثیر کے ساتھ جوڑ کر ممکنہ حد تک اعلیٰ آخری نتائج کے حصول میں ان کی دلچسپی کو اور ایسے نتائج کے حصول کے لئے ان کی ذمہ داری کو بڑھایا جائے۔

— معیشت کی تمام سطحوں پر انتظام کاری کے ترغیبات اور منافع پر مبنی طریقوں کو رائج کیا جائے ؛ منصوبہ بندی اور مالیہ اور قرض میکانزم کو بہتر بنایا جانا چاہیئے ؛ اسی طرح قیمتوں کے تعین کو بھی تکنیکی ساز و سامان اور اشیا کی فراہمی کی نئے سرے سے ڈھانچہ بندی کی جانی چاہیئے ؛

— پیداوار میں ارتکاز، تخصیص کاری اور تعاون، ایک دوسرے سے مربوط صنعتوں کے کامپلکسوں، علاقائی پیداواری کامپلکسوں اور دوسری بین صنعتی تشکیلات کی ترقی کی سمت رجحان کو پیش نظر رکھتے ہوئے انتظامیہ کو جدید ترین تنظیمی ڈھانچے ملنے چاہئیں ؛

— علاقائی سطح پر معاشی انتظام کاری کے ساتھ شاخ کی سطح پر انتظام کاری کے زیادہ سے زیادہ میل اور اتحاد کو نیز جمہوریاؤں اور منطقوں کی جامع معاشی اور سماجی ترقی کو، جمہوریائی اور مقامی اداروں کے حقوق کی خاص طور پر تعمیراتی صنعت، بین صنعتی اداروں اور کارخانوں اور سماجی اور پیداآور زیریں ڈھانچوں کی رہنمائی میں، مزید توسیع کو یقینی بنایا جانا چاہیئے۔

انتظام کاری میں کسی بھی بہتری کے لئے یہ ضروری ہے کہ ذہنیت کی تربیت نو کی جائے، پارٹی کے سرگرم کارکنوں، انتظامی عملے کے لوگوں اور محنت کش عوام میں نئے فریضے کا واضح احساس اور ادارک پیدا لیا جائے اور موجودہ بندھے ٹکے رویے اور طریقے ترک کئے جائیں۔ یہ ضروری ہے کہ انتظام کاری کے نظری پہلوؤں میں، سب سے بڑھ کر ان پہلوؤں میں جن کا تعلق سوشلزم کے تحت پیداآور قوتوں اور پیداواری تعلقات کے تفاعل کی جدلیات، سماجی ملکیت کے فروغ، شے۔ زر تعلقات کے استعمال اور معاشی اداروں کی خودمختاری کے ساتھ مرکزیت کے امتزاج سے ہے، تحقیقات کو بہتر بنایا جائے۔

۵۔ یہ کانگریس اس پہلو پر زور دیتی ہے کہ مجوزہ فریضوں کی کامیاب تکمیل اس بات کی طلبگار ہے کہ قومی معیشت میں دستیاب صلاحیتوں کو جنھیں اب تک بروے کار نہیں لایا گیا ہے، زیادہ سے زیادہ حرکت میں لایا جائے۔ پارٹی، حکومتی، معاشی اور عوامی اداروں کو اپنی توجہ تنظیم اور ڈسپلن کو سخت کرنے پر اور بدانتظامی کے خلاف جدوجہد کرنے پر مرکوز کرنی چاہیئے۔ اصل زور اس بات پر دیا جانا چاہیئے کہ چالو پیداواری صلاحیتوں کا مکمل استعمال کیا جائے خام اور دوسری اشیا، ایندھن اور توانائی کا ہر طرح سے کفایت شعارانہ استعمال ہو، ایسی پیداواری تکنیکیں استعمال کی جائیں جن سے وسائل کی بچت ہو اور اشیا کا اتلاف نہ ہو، دوبارہ استعمال کی جانے والی اشیا کو کام میں لایا جائے، پیداوار کو اس طرح منظم کیا

جائے کہ وہ باقاعدہ تواتر اور ہم آہنگی کے ساتھ چلتی رہے اور اس بات پر نظر رکھی جائے کہ کنٹراکٹوں کے مطابق مال یقینی طور پر فراہم کیا جاتا رہے۔ پیداوار کے معیار اور پورے کام کے معیار میں بنیادی بہتری کو یقینی بنانے کی زیادہ سے زیادہ کوششیں کی جانی چاہئیں۔ اس اہم ترین ملک گیر مقصد کو حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سائنس اور ٹکنالوجی کی تازہ ترین کامیابیوں پر انحصار کرتے ہوئے، تمام صنعتی اداروں اور کارخانوں کے وسائل کو انتظام کی تمام سطحوں کو پوری طرح حرکت میں لایا جائے۔ معیار کو بلند کرنے کے لئے مستقل اور روزمرہ کوششوں کو ہر کمیونسٹ کا، ہر محنت کش شخص کا آدرش بن جانا چاہئے۔

تمام معاشی، تنظیمی اور سیاسی کام کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ پیداوار میں اس کے حقیقی مالک کی حیثیت سے عوام کی شرکت کو یقینی بنایا جائے، اپنے صنعتی ادارے اور کارخانے چلانے میں ان کی پہلے سے زیادہ سرگرم شرکت کو یقینی بنایا جائے، محنت کش عوام کی تخلیقی پہل کاری کو بڑھایا جائے اور ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کے نشانوں کی تکمیل کی مہم میں موثر سوشلسٹ مسابقت منظم کی جائے۔ صف اول کے مزدوروں کو ابھارنے اور بڑھاوا دینے میں اخلاقی عنصر کے رول کو بڑھانا اور برق رفتار کام کی روایات اور استاخالوف مہم کو تیز کرنا ضروری ہے۔

۶۔ یہ کانگریس ایک سرگرم، مربوط سماجی پالیسی کو، معیار زندگی میں اضافہ کرنے کے پروگرام کو، جو عوام کی زندگیوں کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے، اور جو ۱۲ ویں پنجسالہ مدت اور اس سے لمبی مدت کیلئے تجویز کیا گیا ہے۔ اولین اہمیت دیتی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ منصوبہ سازی کے اداروں اور انتظامی اداروں کا رخ سماجی ضروریات پر مرکوز کیا جائے اور اس میدان میں فوری مسئلوں کو گھٹا کر دیکھنے کے رجحان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کیا جائے۔ افسروں کی طرف سے عوام کی ضروریات سے لاپرواہی یا ان کے جائز اور قانونی مفادات پر دست درازی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ پارٹی سماجی انصاف کے اصول پر سختی سے کاربند رہے گی اور ہر اس چیز کو جو اس کی متواتر عمل آوری میں رکاوٹ بنتی ہے، ختم کرنے کے لئے ثابت قدمی سے کام کرے گی

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی عوام کی خوشحالی کو کیفیتی حیثیت سے ایک نئی سطح پر پہنچانے کے لئے ایک جامع پروگرام شروع کر رہی ہے۔ عوام کی زندگی میں بہتری کو ہر محنت کش شخص کی، ہر کام کے اجتماعیے کی محنتی اور عوامی سرگرمی کے ساتھ اٹوٹ طور پر جوڑا جانا چاہئے۔

یہ کانگریس اس بات کو ضروری سمجھتی ہے کہ محنت اور صرفے کے پیمانے پر کنٹرول کو سخت کیا جائے، اجرتوں اور تنخواہوں کو محنت کی پیداواری صلاحیت اور محنت کے کیفیتی اشاروں کے ساتھ اور زیادہ سختی سے جوڑا جائے۔ اجرتوں اور تنخواہوں میں یکسانیت پیدا کرنے کے رجحان اور طریقے کو ختم کیا جانا چاہئے اور غیر کمائی ہوئی رقموں اور غیر مستحق بونسوں کی ادائیگی بند کی جانی چاہئے؛ غیر کمائی ہوئی

آمدنیوں کے خلاف سخت اور اٹل جدوجہد کرنا اور سوشلزم کے بنیادی اصول "ہر ایک سے اس کی صلاحیت کے مطابق کام اور ہر ایک کو اس کے کام کے مطابق معاوضہ" سے انحراف کا قلع قمع کرنا بے حد ضروری ہے۔ طفیلیوں، مفت خوروں، سوشلسٹ ملکیت کے چوروں اور رشوت خوروں کے خلاف مزید اقدامات جلد از جلد کئے جانے چاہئیں۔

مرکزی اور مقامی دونوں سطحوں پر پارٹی، حکومتی اور معاشی اداروں کو چاہئے کہ وہ بازار کو معیاری اشیا اور خدمات کی کثرت سے فراہمی کے سوال کے تئیں، اشیائے صارفین کی پیداوار اور خدمات کی ترقی کے جامع پروگرام کی غیر مشروط عمل آوری کو یقینی بنانے اور اس اہم ترین فریضے کی انجام دہی میں ہر جمہوریہ، ہر علاقے اور منطقے کے، قومی معشیت کی ہر شاخ کے کام کے ہر اجتماعیے کے حصے کو بڑھانے کے سوال کے تئیں اپنے رویے کو بنیادی طور پر تبدیل کریں۔ صارفین کی مانگ کی تکمیل و تسکین کے سلسلے میں مقامی اداروں کے ذمہ داری کو بڑھایا جانا چاہئے۔

ہمیں مقررہ وقت کے اندر ہر خاندان کو ایک الگ رہائش گاہ یا مکان فراہم کرنے کے لئے نئے مکانوں کی تعمیر اور موجودہ مکانوں کی جدید کاری کے پیمانے اور رفتار میں اضافہ کرنا چاہئے اور کوآپریٹو بنیادوں پر مکانوں کی تعمیر اور انفرادی مکانوں کی تعمیر کی، نوجوان لوگوں کے لئے مکانوں کی تعمیر کی ہر طرح حوصلہ افزائی کرنی چاہئے اور مکانوں کی تقسیم کے طریقۂ کار اور ضابطوں کو بہتر بنانا چاہئے۔

۷۔ سماجی میدان میں کیفیتی ترقیات کے لئے یہ لازم ہے کہ محنت میں اور اُس کے جوہر میں گہری تبدیلیاں لائی جائیں، پیداواری صلاحیت بڑھائی جائے، جسمانی محنت کے اور غیر ماہرانہ کاموں میں قابلِ لحاظ کمی کی جائے اور عملے کے تقرر اور تقرر نو کے ریاستی نظام کو بہتر بنایا جائے۔

کانگریس غیر منقطع تعلیم کا ایک واحد نظام قائم کرنے کا فریضہ متعین کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لئے عام اور پیشہ ورانہ تعلیم کے نظام میں اصلاحات کو ثابت قدمی سے عمل میں لانا، تعلیم و تربیت کی تاثیر بخشی کو بلند کرنے کے لئے مستقل مزاجی سے کام کرنا، اس بات کو یقینی بنانا کہ تمام طالب علم کمپیوٹروں کو استعمال کرنے کا ہنر سیکھیں اور آزادانہ زندگی اور کام کے لئے نوجوانوں کی تربیت کو بنیادی طور پر بہتر بنانا ضروری ہے۔ اعلیٰ اور تخصیصی ثانوی تعلیم کے ڈھانچے کو نئے سرے سے ترتیب دینا اور ماہرین کی تربیت اور پیداوار میں ان کی خدمات سے استفادے کے نظام کو بہتر بنانا ضروری ہے۔ ریفریشر نصابوں اور مزدوروں و ماہروں کی تربیت نو کے نصابوں کو موجودہ ضرورتوں کے مطابق بنایا جانا چاہئے۔

لوگوں، صحت کی حفاظت، جسمانی ورزش اور کھیل کود، راحت اور لوگوں، خاص طور سے نوجوانوں کے لئے فرصت کے اوقات کی سہولیات کو بہتر بنانے کے لئے اہم اقدامات کی ضرورت ہے۔ یہ کانگریس اس مہم کی غیر معمولی اہمیت کو محسوس کرتی ہے جو صحت بخش طرز زندگی کو رواج دینے اور شراب

خوری اور الکحل زدگی کی لت کا مقابلہ کرنے کے لئے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی پہل پر شروع کی گئی ہے اور جس کو سوویت عوام کی سرگرم حمایت حاصل ہے۔ اس لعنت کے خلاف جدوجہد میں کسی طرح کی ڈھیل نہیں دی جانی چاہیئے۔

ماحول کی حفاظت اور قدرتی وسائل کے معقول استعمال کا مسئلہ آج کے حالات میں زیادہ سے زیادہ اہم بنتا جارہا ہے۔ عالمگیر نوعیت کے اس مسئلہ کے حل میں سوشلزم کی برکتوں اور اس کی منصوبہ بند پیداوار کے فائدوں اور انسان دوستانہ نقطۂ نظر کا پوری طرح استعمال کیا جانا چاہیئے۔

۸۔ پارٹی اپنی پالیسی میں طبقات اور سماجی گروہوں کے مشترکہ بنیادی مفادات اور ان کے مخصوص مفادات کا احتیاط سے جائزہ لینے کے کام کو انتہائی اہم تصور کرتی اور اسے سوویت سماج کے مضبوط اتحاد کے لئے اور کمیونسٹ تعمیر کے فریضوں کی کامیاب انجام دہی کے لئے ایک لازمی شرط مانتی ہے۔ جیسا کہ کانگریس کا خیال ہے یہ مزدور طبقے کے رہنمایانہ رول کو یقینی بنانے، مزدور طبقہ، اجتماعی کسانوں اور محنت کش دانشوروں کے اتحاد و یکجہتی کو مضبوط بنانے کی سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی پالیسی کی بنیاد اور رُوح ہے۔ سوشلسٹ طرز زندگی میں بہتری لانے کے لئے یہ لازم ہے کہ اجتماعیت پسندی کی ترویج کے لئے اور فرد کی شخصیت کی نشوونما کے لئے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کئے جائیں۔

خاندان کو مزید مضبوط بنانے، اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے والدین کی ذمہ داری بڑھانے، اور عورتوں کے کام کاج کے نیز رہن سہن کے حالات بہتر بنانے کے لئے تاکہ وہ ماں کی حیثیت سے اپنے فرائض کو اپنے کام اور عوامی سرگرمی سے کامیابی کے ساتھ ہم آہنگ بنا سکیں، ضروری اقدامات بروئے کار لائے جانے چاہئیں۔ بچوں کے ماقبل اسکول اداروں سے متعلق آبادی کی ضرورت کو اگلے چند برسوں میں مکمل طور سے پورا کرنا ضروری ہے۔

یہ پارٹی اور حکومتی اداروں نیز عوامی تنظیموں کا فرض ہے کہ محنت اور جنگ کے سورماؤں کا متواتر خیال رکھیں اور پیداوار نیز سماجی، سیاسی زندگی میں اُن کی وسیع تر شرکت میں سہولیات بہم پہنچائیں۔

۹۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی قومیتوں سے متعلق اپنی پالیسی کے لینن اصولوں پر وفاداری سے عمل کرتے ہوئے ہمارے ملک کی قوموں کی برادرانہ دوستی کو مضبوط بنانے، محنت کش عوام کو سوویت وطن دوستی اور بین الاقوامیت پسندی کے جذبے میں تعلیم دینے کے لئے انتھک کوشش کرتی رہے گی اور ہر ایسے معاملے میں جس کا تعلق قومی تعلقات سے ہو یا جو قوموں اور قومیتوں کے مفادات کو اور لوگوں کے قومی احساسات کو متاثر کرتا ہو، خصوصی احتیاط اور ہوشیاری سے کام لے گی؛ اس میدان میں پیدا ہونے والے تمام مسائل کو فوراً حل کیا جانا چاہیئے اور قوم پرستی، شاونزم اور علاقہ پرستی کی تمام علامتوں کے خلاف بے دردی سے جدوجہد کی جانی چاہیئے۔

ہماری پارٹی تنظیموں کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ جمہوریاؤں کی ہمہ گیر ترقی پر مسلسل توجہ دیں، ملک کے مجموعی معاشی کامپلکس کے استحکام میں، ہماری کثیر قومی ریاست، سوویت سوشلسٹ جمہوریاؤں کی یونین کی معاشی

طاقت اور دفاعی صلاحیت میں اُن میں سے ہر ایک کے حصّہ کو بڑھائیں ۔

(۳)

۱ - ہماری ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کی حکمت عملی میں سماجی تعلقات کی مزید بہتری، سیاسی اور نظریاتی اداروں کے کام کے جوہر، شکلوں اور طریقوں کی تجدید شامل ہے ۔

سماج کے سیاسی نظام کو بہتر بناتے، سوویتوں، ٹریڈ یونینوں، نوجوان کمیونسٹ لیگ، کام کے اجتماعیوں اور عوام کے کنٹرول کی سرگرمی کو بڑھانے نیز وسیع تر پیمانے پر تشہیر کو فروغ دینے کے لئے مرکزی کمیٹی جو قدم اٹھا رہی ہے، کانگریس اُن کی انتہائی سراہنا کرتی ہے ۔ پارٹی، لینن کے اس قول سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے کہ "جاندار تخلیقی سوشلزم خود عوام کی تخلیق ہے"، نمائندہ اور راست جمہوریت کی تمام شکلوں کا زیادہ موثر طور پر استعمال کرنے حکومتی اور دوسرے فیصلوں کی تیاری، منظوری اور صورت گری میں عوام الناس کی شرکت کو بتدریج وسیع کرنے پر مسلسل توجہ دے گی اور عوام کی سوشلسٹ خود انتظامی کو مسلسل گہرا بنانے کی رہنما قوت اور ضامن کا رول ادا کرے گی ۔

۲ - کانگریس، قانون سازی کے عمل کو ترقی دینے، اپنے سامنے جواب دہ اداروں کے کام کی نگرانی کرنے اور عوامی نمائندوں کی تمام سطحوں کی سوویتوں کی رہنمائی کرنے سے متعلق سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت اور یونینی اور خود اختیار جمہوریاؤں کی اعلیٰ سوویتوں کے کام کو زیادہ سے زیادہ تعمیری اور بار آور بنانے کی اہمیت پر زور دیتی ہے ۔ مقامی سوویتوں کے رول کو بڑھانے اور سماج کی سماجی معاشی اور ذہنی ترقی کو تیز کرنے کے لئے عوام کو حرکت میں لانے نیز عوام کی روزمرہ زندگی سے وابستہ تمام معاملات کو حل کرنے اور اُن کی تمام ضرورتوں اور حاجتوں کو پورا کرنے کے مقامی سوویتوں کے کام کو بہتر بنانے کی پالیسی پر ہمیں اور بھی زیادہ مضبوطی اور ثابت قدمی سے عمل کرنا چاہیئے ۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ مستقبل قریب میں ہی ایسے اقدامات مرتب کئے جائیں جن کے ذریعے سوویتوں کی خود اختیاری اور ذمہ داری کو بڑھایا جا سکے، اعلیٰ اداروں کے ماتحت صنعتی اداروں اور کارخانوں اور تنظیموں کے ساتھ ان کے تعلقات کے میکانزم کو نکھارا جا سکے ۔ کانگریس سمجھتی ہے کہ انتخابی نظام کو کامل بنانے کا سوال اٹھانا بر وقت اور درست ہے ۔

نظم و نسق میں جمہوری اصولوں کو مزید گہرا بناتے، سوویتوں کی ایگزیکٹیو کمیٹیوں اور دوسرے حکومتی اداروں کے کام کو زیادہ موثر و چست بنانے پر مسلسل توجہ دینا اور محکمہ جاتی رویے، علاقہ پرستی، غیر ذمہ داری، لال فیتہ شاہی اور عوام کے تئیں رسمی اور لاپرواہ رویے کے تمام مظاہر کی بیخ کنی کرنا ضروری ہے ۔ ایک ایسے باقاعدہ اور موثر نظام کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ ایگزیکٹیو کمیٹیاں، جج، وزراء اور دوسرے انتظامی ادارے اپنی سرگرمیوں کی رپورٹ کام کے اجتماعیوں اور محنت کش عوام کے جلسوں میں پابندی سے دیا کریں اس کے علاوہ انتظامی

مشینری کے کام کاج پر محنت کش عوام کی نگرانی کی مختلف شکلوں کو موثر ڈھنگ سے کام میں لایا جانا چاہیئے۔ یہ کانگریس حکومتی اور غیر حکومتی اداروں کے انتظامی عہدیداروں کے لئے تصدیق کے ضابطہ کو رائج کرنے کی تجویز کی حمایت کرتی ہے۔

۳۔ ترقی کا موجودہ مرحلہ عوامی تنظیموں کے سامنے اہم فریضے پیش کرتا ہے۔

ٹریڈ یونینوں کو جو سب سے بڑی عوامی تنظیمیں ہیں، قومی، معاشی منصوبوں کی عمل آوری کے لئے محنت کش عوام کو حرکت میں لانے، سوشلسٹ مسابقت کو فروغ دینے، ڈسپلن کو سخت کرنے اور محنت کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کی اپنی کوششوں میں ذمہ داری کے اعلیٰ احساس کا اظہار کرنا چاہیئے۔ ٹریڈ یونینوں اور اُن کے منتخبہ اداروں کا فرض ہے کہ وہ محنت کش عوام کے قانونی مفادات کی حفاظت کرنے میں، مزدوروں کی حفاظت اور سیفٹی کی تکنیکوں کی نگرانی کرنے، صحت بنانے کے مراکز، کھیل کود کے مراکز، کمیونٹی مراکز اور بچوں کے مراکز کی ترقی اور کارکردگی میں زیادہ مقصدیت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں اور پوری سماجی پالیسی کی عمل آوری میں زیادہ سرگرم وفعال حصہ لیں۔

پارٹی تنظیموں کا فرض ہے کہ وہ نئے سماج کے فعّال اور سیاسی طور پر باشعور معماروں کو جو کمیونزم کے آدرشوں کے وفادار ہوں، جفاکش ہوں، شجاعت اور قربانی کے معرکے انجام دینے کے لئے کمربستہ ہوں، تربیت دینے کے بنیادی فریضے کی انجام دہی میں لینینی نوجوان کمیونسٹ لیگ کی بھرپور مدد کریں۔ سماج کی زندگی کے مختلف میدانوں میں اپنی طاقت وصلاحیت کے جوہر دکھلانے کی نوجوانوں کی کوشش اور جستجو کی حمایت اور ہمت افزائی کی جانی چاہیئے۔ مستحق نوجوانوں کو پیداوار، سائنس، ثقافتی میدان اور انتظامیہ کے اعلیٰ عہدوں پر ترقی دینے کی ایک محکم پالیسی ہونی چاہیئے۔

یہ کانگریس ٹریڈ یونینوں، نوجوان کمیونسٹ لیگ، تخلیقی کارکنوں کی یونینوں، رضاکارانہ انجمنوں اور عورتوں کی تنظیموں کے رول کو مزید بڑھانے کے لئے یہ ضروری تصور کرتی ہے کہ ایسے سوالات کا دائرہ وسیع کیا جائے جن کے بارے میں ریاستی ادارے فیصلے متعلقہ، عوامی تنظیموں کی شرکت، یا ان کی پیشگی منظوری کے بعد ہی کرسکتے ہیں، اس کے علاوہ متعلقہ عوامی تنظیموں کو بعض صورتوں میں انتظامی فیصلے ملتوی کردینے کا حق حاصل ہونا چاہیئے۔

۴۔ پارٹی، راست جمہوریت کی تمام شکلوں کے استعمال پر، سب سے پہلے کام کے اجتماعیوں کی سرگرمی کو بڑھانے پر، اُن میں سوشلسٹ باہمی امداد اور سخت گیری کا ماحول پیدا کرنے اور اُن میں سماج کے تئیں اپنے فرائض کی تکمیل کی ذمہ داری کے اعلیٰ احساس کے ساتھ یہ احساس تیز کرنے پر خصوصی توجہ دیتی ہے کہ وہ پیداوار کے پوری طرح مالک ہیں۔ کام کے اجتماعیوں سے متعلق قانون میں درج جمہوری اصولوں اور معیاروں کو عملی شکل دینے کی مشینری کو بنیادی طور پر بہتر بنانا، ایسے معاملوں کا دائرہ وسیع کرنا جن کے بارے میں کام کے اجتماعیوں کے فیصلے

قطعی ہوتے ہیں ، صنعتی مزدوروں اور دفتری ملازمین کے عام اجلاسوں کے رول کو اور ان اجلاسوں کے فیصلوں کی تعمیل کے لئے ذمہ داری کو بڑھانا ضروری ہے۔ کانگریس صنعتی اداروں اور کارخانوں کی سطح پر کام کے اجتماعیوں کی ایسی کونسلوں کے قیام کی تجویز کی حمایت کرتی ہے جو ان کے عام اجلاسوں کے درمیان کی مدت میں کام کریں گی، نیز وہ صنعتی اداروں اور کارخانوں میں منیجروں کے انتخاب کے طریقے کو بتدریج وسیع کرنے کی تجویز کی بھی حمایت کرتی ہے۔ پارٹی اور ریاستی اداروں کو اجتماعی فارموں اور کوآپریٹو انجمنوں کی خود انتظامی کے جمہوری اصولوں کو شدت سے فروغ دینا چاہیئے اور ان کے قواعد وضوابط کا سختی کے ساتھ احترام کرنا چاہیئے۔

ملک کی زندگی کے اہم سوالوں پر قوم گیر بحث اور رائے شماری کے دستور کو نیز مقامی سودیتوں کے تیار کردہ فیصلوں کے مسودوں پر ملک میں عام بحث کے طریقے کو مزید بہتر بنانا چاہیئے اور راست جمہوریت کو ترقی دینے کے دوسرے ذرائع مثلاً شہریوں کے جلسے، رائے دہندوں کے فرمانوں، اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن، محنت کش عوام کے خطوط اور رائے عامہ کو جاننے کے دوسرے وسیلوں کو بہتر طور پر استعمال کرنا چاہیئے۔

کانگریس، حکومتی اور دوسرے اداروں کے کام کی وسیع تر پیمانے پر تشہیر کو اور ان کے فیصلوں سے نیز فیصلوں کے بعد انجام دئے گئے کام سے لوگوں کو بہتر طور پر باخبر رکھنے کو بنیادی اہمیت دیتی ہے۔

۵۔ کانگریس، سرکاری سرگرمیوں کی نیز سماج کی زندگی کی قانونی بنیاد کو مستحکم بنانے کو، قوانین کی زیادہ سے زیادہ سختی کے ساتھ پابندی کو، سوویت شہریوں کے حقوق اور آزادیوں کی ضمانتوں کو مضبوط بنانے کو کلیدی اہمیت دیتی ہے۔ ہمیں قانون نافذ کرنے والے محکموں اور ایسے دوسرے اداروں کے عملے کی ذمے داری مسلسل بڑھانی چاہیئے جو قوانین کی عمل آوری سے، امن و قانون کے تحفظ سے، سوشلسٹ ملکیت اور سوویت شہریوں کے قانونی مفادات کی حفاظت سے تعلق رکھتے ہیں؛ پروکیوریٹروں کی نگرانی کے اثر کو بڑھانا چاہیئے، عدالت اور بار کی کارکردگی کو بہتر بنانا چاہیئے؛ معاشی بین تعلقات میں قانونیت کو مزید مستحکم بنانے اور انتظامی و معاملاتی بے ضابطگیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے سودیتوں میں اور صنعتی اداروں اور کارخانوں اور تنظیموں میں قانونی سروس کو نیز ریاستی ثالثی کے کام کو بہتر بنانا چاہیئے۔ سوویت عوام کی، خاص طور سے نوجوانوں کی اخلاقی اور قانونی تعلیم کے ذریعہ نیز ان کے اندر شہری فرض کے احساس کی بیداری کے ذریعہ اُن کی سماجی، سیاسی سرگرمی کو، خامیوں اور قانون کی خلاف ورزیوں کے تئیں ناقابل مصالحت رویے کو، سماج اور ریاست کے مفادات سے وفاداری کو موثر طور پر فروغ دینا چاہیئے۔

۶ — سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کے خلاف سامراج کی بڑھتی ہوئی تخریب کارانہ دست درازیوں کے پس منظر میں ریاستی سلامتی کے اداروں پر زبردست ذمے داری عائد ہوتی ہے۔ انھیں زیادہ سے زیادہ چوکسی سے کام لینا چاہیئے، ہمارے سیاسی اور سماجی نظام کو سرنگ لگانے اور کمزور کرنے کی تمام کوششوں کا بروقت پردہ فاش کرنا چاہیئے اور انھیں ثابت قدمی سے ناکام بنانا چاہیئے۔

کانگریس کے لئے یہ امر باعثِ اطمینان ہے کہ پارٹی، اس کی مرکزی کمیٹی اور مرکزی کمیٹی کے سیاسی بیورو کی ان تھک توجہ کی بدولت سوویت یونین کی دفاعی صلاحیت ایسی سطح پر برقرار ہے جو سوویت عوام کی پُرامن تعمیری محنت اور کاوشوں کی قابلِ بھروسہ ضمانت فراہم کرتی ہے۔ پہلے کی طرح آج بھی پارٹی، ریاست اور عوام کا یہ اہم ترین فریضہ ہے کہ وہ مسلح افواج کی محاذ بانہ کمربستگی کی حالت کو زیادہ سے زیادہ بلند کریں، فوج اور بحریہ کے جوانوں اور افسروں کو اور تمام سوویت عوام کو چوکسی کے جذبے میں اور سوشلزم کی عظیم کامیابیوں کی حفاظت کے لئے ہمہ وقت تیار رہنے کے جذبے میں تعلیم دیں

(۴)

۱۔ خارجہ پالیسی میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی حکمتِ عملی کا بنیادی مقصد سوویت عوام کے لئے پائیدار امن اور آزادی کے حالات میں کام کرنے کے امکان کو یقینی بنانا ہے۔ اس وجہ سے نیوکلیائی خطرے اور ہتھیاروں کی دوڑ کے خلاف، عالمی امن کی حفاظت اور استحکام کے لئے جدوجہد کو آئندہ بھی بین الاقوامی میدان میں پارٹی کی سرگرمیوں کی بنیادی سمت کی حیثیت حاصل رہنی چاہیئے۔

کانگریس اس حقیقت پر زور دیتی ہے کہ اس پالیسی کا کوئی بدل نہیں ہے۔ آج کے ہتھیاروں کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے کوئی ملک یہ امید نہیں کرسکتا کہ وہ صرف فوجی۔تکنیکی وسائل سے زیادہ سے زیادہ طاقتور دفاع قائم کرکے اپنی حفاظت کرسکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نہ صرف نیوکلیائی جنگ بلکہ ہتھیاروں کی دوڑ بھی جیتی نہیں جاسکتی۔ بیرونی خلا میں ہتھیاروں کی دوڑ کا پھیلاؤ تو کجا دھرتی پر اس کا تسلسل بھی نیوکلیائی اور دوسری قسم کے ہتھیاروں کا بھنڈار جمع کرنے اور انھیں کامل بنانے کی رفتار کو جو پہلے ہی خوفناک حد تک زیادہ ہے اور تیز کردے گا۔ اس کے نتیجے میں برابری بھی فوجی۔سیاسی روک کا عنصر نہیں رہے گی۔ چنانچہ، سلامتی کی حفاظت کا سوال روزافزوں ایک سیاسی مسئلہ بن رہا ہے جسے صرف سیاسی طریقوں سے حل کیا جاسکتا ہے۔

۲۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے نیوکلیائی خطرے کی نوعیت اور وسعت کا جو تجزیہ کیا ہے اُس کی بدولت ایک اس نتیجے پر، جو نظری اور عملی دونوں ہی لحاظ سے اہم ہے، پہنچنا ممکن ہوگیا ہے کہ اس وقت بین الاقوامی میدان میں ایسے معروضی حالات ہیں کہ سرمایہ داری اور سوشلزم کے درمیان محاذ آرائی صرف اور صرف پُرامن مسابقت کی شکلوں میں ہی جاری رہ سکتی ہے۔

اس حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے کانگریس مرکزی کمیٹی کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ بین الاقوامی سلامتی کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ثابت قدمی، مستقل مزاجی اور عزم و استقلال کے ساتھ کام کرے، سوویت یونین کی خارجہ پالیسی کو پُرامن بقائے باہم کے اٹل راستے پر، ہمارے اصولوں اور موقفوں کو مضبوطی سے سربلند رکھتے، تدبیری لچکداری سے کام لیتے، باہمی طور پر قابل قبول سمجھوتوں پر پہنچنے کی آمادگی اور بات چیت نیز باہمی مفاہمت کیلئے کوشش اور

آرزو کی روش پر چلاتی رہے۔ کانگریس، اس روش پر سوویت خارجہ پالیسی کو مزید جاندار بنانے کی، تصادم کے حالات کے منصفانہ پُرامن تصفیے کی تلاش کی اور تمام ملکوں کے ساتھ خوش ہمسائگی کے، باہمی فائدہ مند تعلقات کے فروغ کی ضرورت پر زور دیتی ہے۔

۳۔ آنے والے برسوں میں سوویت خارجہ پالیسی کی بنیادی سمت اُس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی کوششیں ہونی چاہئیں جو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جنرل سکریٹری کے ۱۵ جنوری ۱۹۸۶ء کے بیان میں عام غارت گری کے ہتھیاروں کو تباہ کرنے اور جنگ کے خطرے کو دور کرنے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کی جو اپنی وسعت اور اہمیت کے لحاظ سے عہد ساز ہے، عمل آوری سے نوع انسان کے سامنے ترقی کا ایک بالکل نیا دور شروع ہوگا، صرف تعمیری کام ہی پر کوشش مرکوز کرنے کا امکان روشن ہو جائے گا۔

کانگریس اس بات کی مکرر توثیق کرتی ہے کہ سوویت فوجی نظریہ سراسر دفاعی نوعیت رکھتا ہے، یہ نظریہ اس حقیقت پر مبنی ہے کہ سوویت یونین ہر طرح کی نیوکلیائی جنگ کا سخت مخالف ہے۔ ہمارا ملک عام غارت گری کے ہتھیاروں کو متروک کرنے اور فوجی طاقت کو مناسب حد کے اندر رکھنے کا حامی ہے۔ لیکن ریاستہائے متحدہ امریکہ اور اس کے بلاک حلیفوں کے طور طریقوں اور اقدامات کی وجہ سے اس حد کی نوعیت اور سطح ابھی تک متعین نہیں کی جا سکی ہے۔ سوویت یونین اپنے لئے زیادہ سلامتی کا طلبگار اور دعویدار نہیں لیکن وہ کم سلامتی کے لئے بھی آمادہ نہیں ہوگا۔

۴۔ کانگریس کا خیال ہے کہ وہ حالات جو بین الاقوامی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے حالیہ عرصے میں پیدا ہونے لگے ہیں، بجائے خود کوئی نقطۂ تغیر نہیں ہیں: ہتھیاروں کی دوڑ جاری ہے اور نیوکلیائی جنگ کا خطرہ برقرار ہے۔ تاہم بین الاقوامی رجعت پسندی مختار کل نہیں ہے، عالمی انقلابی سلسلۂ عمل کے فروغ نے اور وسیع پیمانے کی جمہوری اور مخالف جنگ تحریکوں نے امن، عقل سلیم اور خیر سگالی کی زبردست طاقت کو فروغ دیا اور مستحکم کیا ہے جو سامراج کی جارحانہ پالیسی کا ایک زبردست توڑ بن گئی ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس طاقت کو مضبوط بنانے میں زیادہ سے زیادہ حصہ ادا کرتی رہے گی۔

۵۔ امن اور سماجی ترقی کے مقدرات آج سوشلسٹ عالمی نظام کی حرکت آفریں معاشی اور سیاسی ترقی سے جتنے زیادہ جڑ گئے ہیں اتنے پہلے کبھی نہیں تھے۔ کانگریس انتہائی پیچیدہ فریضوں سے نمٹنے کی سوشلزم کی صلاحیت پر اپنے یقین و اعتماد کا اظہار کرتی ہے اور سوشلسٹ ملکوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ سرگرم تفاعل کی اہمیت کو اُجاگر کرتی ہے، یہ تفاعل اُن کی مشترکہ ترقی کی رفتار تیز کرنے کے لئے ایک حملان کا، ایک قوت محرکہ کا کام دیتا ہے۔

کانگریس ان نئے مثبت اوصاف کی واضح طور پر توثیق کرتی ہے جنھوں نے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اپریل ۱۹۸۵ء کے مکمل اجلاس کے بعد سوشلسٹ برادری کے ملکوں کے ساتھ تعلقات میں

اپنے آپ کو ظاہر کیا ہے ۔ سوشلسٹ ملکوں کے درمیان سیاسی تعاون میں حکمران کمیونسٹ پارٹیوں کے درمیان تفاعل کو، اس کی شکلوں اور طریقوں کی اکملیت اور تجدید کو روح اصل کی حیثیت حاصل رہی ہے اور آج بھی ہے ۔ اس کی بدولت سوشلسٹ تعمیر کے تمام مسائل کے بارے میں فوری رفیقانہ تبادلۂ خیال شروع ہو جاتا ہے ۔ یہ رویہ وقت کے تقاضوں کے عین مطابق ہے اور ہماری پارٹیوں اور ملکوں کے درمیان ہر سطح پر تعلقات کے جوہر کو ثروت مند کرتا ہے ۔

بین الاقوامی صورت حال کے پیش نظر، یہ کانگریس معاہدہ وارسا کی جو یورپی سیاست کا اور عالمی سیاست کا ایک موثر اور تعمیری عنصر ہے، مدت کو اس کے ارکان کے متفقہ فیصلے کے ذریعے بڑھا دینے کے اقدام کی زبردست اہمیت کو اجاگر کرتی ہے ۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی باہمی، معاشی امداد کونسل کے رکن ملکوں کی سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی کے جامع پروگرام کی منظوری کو خاص طور پر اہم سمجھتی ہیں اور اس کا نقطہ نظر یہ ہے کہ سوویت کمیونسٹوں، سائنسدانوں، انجینئروں اور مزدوروں کے لئے یہ ایک فخر اور اعزاز کی بات ہے کہ وہ سوشلسٹ معاشی یکجہتی کے کلیدی میدانوں میں ایجاد و اختراع اور پہل کاری کے جذبے کے ساتھ رسائی حاصل کریں ۔

یہ کانگریس سوشلسٹ ملکوں کے کام کے اجتماعیوں، عوامی تنظیموں اور انفرادی طور پر شہریوں کے درمیان وسیع میل ملاپ کی حمایت کرتے ہوئے ایک دوسرے کے محسوسات، خیالات اور سوشلسٹ تعمیر کے تجربوں کے تبادلوں کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر زور دیتی ہے ۔ اس سے ان مسئلوں کو حل کرنے میں جو زندگی نے پیش کئے ہیں، بحران کی صورت حال کا جو طبقاتی دشمن پیدا اور استعمال کر رہا ہے، پہلے ہی پہلے تدارک کرنے میں، بعض سوشلسٹ ملکوں کو دوسرے سوشلسٹ ملکوں کے خلاف صف آرا کرنے کی اس کی کوششوں کا توڑ کرنے میں، مختلف سوشلسٹ ملکوں کے مفادات کو ہم آہنگ بنانے اور انتہائی پیچیدہ مسئلوں کے باہمی طور پر قابل قبول حل دریافت کرنے میں مدد ملتی ہے ۔

۴ ۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی تمام کمیونسٹ پارٹیوں کے ساتھ اور سوشلسٹ عالمی نظام کے تمام ملکوں کے ساتھ دیانتدارانہ اور کھلے تعلقات کی اور ان کے ساتھ رفیقانہ تبادلہ خیالات کی حامی ہے ۔ پارٹی سوشلسٹ ملکوں کے اتحاد اور یکجہتی کی سمت ہر قدم کا اور ان کے درمیان تعلقات میں ہر مثبت تبدیلی کا خیر مقدم کرتی ہے ۔

اس سلسلے میں کانگریس سوویت یونین کے عظیم پڑوسی، سوشلسٹ چین کے ساتھ اس کے تعلقات میں کسی حد تک بہتری پر اور کئی بین الاقوامی مسئلوں پر رویوں میں فرق کے باوجود تیسرے ملکوں کو متاثر کئے بغیر، مساوات کی بنیاد پر تعاون کو فروغ دینے کے امکان پر خوشی اور اطمینان محسوس کرتی ہے ۔ کانگریس کی رائے میں، ایسے تعاون کے لئے زبردست امکانات اور صلاحیتیں موجود

ہیں کیونکہ یہ دونوں ملکوں کے مفادات سے ہم آہنگ ہیں، کیونکہ وہ قوتیں ناقابل تقسیم ہیں جن کے لئے سوشلزم اور امن، سب سے زیادہ عزیز چیزیں ہیں۔

۷۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی جو بین الاقوامی تحریک کا حصہ ہے، اس تحریک کے تئیں اپنا اولین بین الاقوامیت پسندانہ فرض اس شاہراہ پر سوویت یونین کی کامیاب پیش قدمی کو سمجھتی ہے جو اکتوبر انقلاب نے کھولی اور روشن کی ہے۔

کانگریس کا نقطہ نظر یہ ہے کہ کمیونسٹ تحریک کا تنوع اختلاف کے مترادف نہیں ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح اتحاد اور یکسانیت میں، درجہ بندی میں، بعض پارٹیوں کے اندرونی معاملات میں دوسری پارٹیوں کے مداخلت میں یا صداقت پر اجارہ داری قائم کرنے کی کسی پارٹی کی کوششوں میں کوئی قدر مشترک نہیں ہے۔ کمیونسٹ تحریک اپنی طاقت مارکس، اینگلس اور لینن کے نظریے اور تعلیمات کے مطابق نئی حقیقتوں کے بارے میں اپنے جراتمندانہ، تخلیقی رویے سے، اپنی طبقاتی یکجہتی اور مشترکہ مقاصد — امن اور سوشلزم کے لئے جدوجہد میں تمام برادرانہ پارٹیوں کے درمیان مساوی تعاون سے حاصل کرتی ہے۔ یہی مقاصد وہ اہم، فیصلہ کن چیز ہے جو مختلف ملکوں کے کمیونسٹوں کو متحد کرتی ہے۔ یہ کانگریس سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ اس یکجہتی اور کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے درمیان اس تعاون کے استحکام کو فروغ دینے کی ہر ممکنہ کوشش کرے۔

۸۔ عالمی میدان میں امن، عقل سلیم اور خیرسگالی کے حق میں طاقت کے توازن کی تبدیلی کی سمت رجحان پائیدار اور اٹل ہے۔ لیکن یہ توازن ترقی پسندی اور رجعت پرستی کے درمیان شدید اور حرکی جدوجہد کے دوران تشکیل پا رہا ہے۔ اس لئے یہ کانگریس قومی آزادی اور سماجی آزادی کی علمبردار طاقتوں کے ساتھ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی اٹل یکجہتی کا، سوشلسٹ رُخ رکھنے والے ملکوں کے ساتھ، انقلابی جمہوری پارٹیوں کے ساتھ اور ناوابستگی کی تحریک کے ساتھ گہرے تفاعل اور باہمی تعاون کی، سوشیل ڈیموکریٹک تحریک کے ساتھ تعلقات اور تعاون کو فروغ دینے کی، ان سبھوں کے ساتھ جو جنگ کے خلاف اور بین الاقوامی سلامتی کے لئے کام کرتے ہیں، تعلقات کو وسیع کرنے کی اپنی روش کا اعادہ کرتی ہے۔

۹۔ یہ کانگریس بین الاقوامی سلامتی کا ایک ہمہ گیر نظام تخلیق کرنے کے لئے بنیادی اصولوں کی جو مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ میں پیش کئے گئے ہیں، خصوصی اہمیت کو محسوس کرتی ہے۔ ان سے روشنی اور رہنمائی حاصل کرتے ہوئے پرامن بقائے باہم کو ریاستوں کے درمیان تعلقات کا اعلیٰ عالمی اصول بنانا ممکن ہو سکے گا۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی جانب سے یہ کانگریس تمام حکومتوں، پارٹیوں اور عوامی تنظیموں اور تحریکوں پر جنھیں دنیا میں امن کے مستقبل کی — حقیقی معنوں میں فکر ہے، تمام

قوموں پر زور دیتی ہے کہ وہ جنگ کے خلاف جدوجہد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے زیادہ قریبی اور بالاور انداز میں تعاون کریں، وہ کامیابی حاصل کرنے کے لئے جو تمام نوع انسانی کی، کرہ ارض پر ہر شخص کی تاریخی فتح ہوگی۔

(۵)

۱۔ موجودہ مرحلہ جو سماج کی کیفیتی قلب ماہیت کا مرحلہ ہے پارٹی سے، اس کی تمام تنظیموں سے نئی کوششوں کا، اپنے کام کو جانچنے پرکھنے میں اصول پسند موقف کا، ایک عملی رویے اور لگن کا طلبگار ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام کے نئے ایڈیشن کی اور پارٹی قواعد کی دفعات کی ثابت قدمی سے عمل آوری پارٹی کے رہنمایانہ رول اور سوشلسٹ سماج کی تمام اکائیوں کے کام پر اس کے اثر کو مزید بڑھانے میں مدد دے گی۔ ان دونوں دستاویزوں میں پارٹی کی تعمیر کے بالشویک اصولوں، پارٹی کام کے طرز اور طریقوں، کمیونسٹوں کے کردار کے نظریاتی اور اخلاقی معیاروں کو جنھیں لینن نے مرتب کیا تھا اور جو عمل کے کسوٹی پر کھرے اتر چکے ہیں، شامل کیا گیا اور وسیع کیا گیا ہے۔ پارٹی تنظیموں کو اپنے کام میں اس تصور کو رہنما بنانا چاہئے کہ سماجی سلسلہ ہائے عمل پر پارٹی کا اثر جتنا زیادہ طاقتور اور کارگر ہوگا، جتنا زیادہ اندرون پارٹی زندگی متنوع اور معنی خیز ہوگی جمہوری مرکزیت کے لینینی اصول کی بجاآوری اتنی ہی زیادہ محتاط اور صحت پسند بنے گی۔

۲۔ آج جب کہ درپیش فریضوں کی وسعت، ندرت اور پیچیدگی پارٹی کے تمام سیاسی، نظریاتی اور تنظیمی کام سے سخت تقاضے کر رہی ہے، یہ بات بنیادی اہمیت رکھتی ہے کہ پارٹی کام کی بنیادی حیثیت سے ترتیب نو کو یقینی بنایا جائے، ہر پارٹی تنظیم میں تخلیقیت اصول پسند سختی، محاسبہ اور خود تنقیدی کی، سماجی، معاشی، سائنسی، تکنیکی، نظریاتی اور تعلیمی مسئلوں کے نئے اور موثر حلوں کی تلاش اور جستجو کی فضا قائم کی جائے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اپریل ۱۹۸۵ء کے مکمل اجلاس نے جو فریضے متعین کئے ہیں، ان کی تکمیل سے متعلق رویے میں اختراع پسندی اور پہل کاری کے جذبے کی مثبت تشخیص کرتے ہوئے یہ کانگریس محسوس کرتی ہے کہ ترتیب نو کی ضرورت اب تک بھی ہر جگہ اور ہر شخص نے محسوس نہیں کی ہے۔ کئی تنظیمیں کاہلی، ضابطہ پرستی اور کام کے بندھے ٹکے طرزوں پر بہت سست رفتار سے قابو پا رہی ہیں۔ یونینی جمہوریاؤں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی مرکزی کمیٹیوں اور پارٹی کی علاقائی، منطقہ جاتی، خطہ جاتی، شہری اور ضلعی کمیٹیوں کو چاہئے کہ کٹرپن اور قدامت پرستی کی تمام شکلوں کی اور واقعی صورت حال

کو سجا سنوار کر اور اس پر ملمع چڑھا کر پیش کرنے کی کوششوں کی زیادہ ثابت قدمی کے ساتھ بیخ کنی کریں اور ضرورت سے زیادہ تنظیم کی سمت پرانی کشش، بے فائدہ اور لاحاصل کانفرنسیں کرنے کے رجحان اور کاغذی کارروائیوں پر مستقل مزاجی سے قابو پائیں۔ صاف گوئی، لفظی ہیر پھیر اور ٹال مٹول کے بغیر فیصلے کرنا، پارٹی کے اعلیٰ اداروں اور عام ارکان کو معروضی اطلاعات اور معلومات مہیا کرنا، ہمیشہ اور ہر معاملے میں سخت گیری اور دیانتداری سے کام لینا — یہ چیزیں پارٹی کام کا غیر متغیر ضابطہ ہونا چاہئیں۔

پارٹی کی ابتدائی تنظیموں کو ہر جگہ عملی اور تخلیقی طرز قائم کرنے میں ایک ذمہ دارانہ رول ادا کرنا ہوگا۔ پارٹی کمیٹیوں کو ان تنظیموں پر ہمیشہ انحصار کرنا چاہئے، کام میں خود مختاری کو فروغ دینا چاہئے۔ اور ہر پارٹی تنظیم میں ایسی پر جوش زندگی کو یقینی بنانا چاہئے جو صاف دلی اور کھلے پن، منصوبوں اور فیصلوں کی تشہیر، ہمدردی، کمیونسٹوں کی آپس میں سخت گیری اور باہمی محاسبہ اور مشترکہ مقصد کے لئے ان کی انتھک فکر مندی سے معمور ہو۔ نظم و نسق کی مشینری اور معشیت کی پوری شاخوں کے کام پر پارٹی تنظیموں کے، وزارتوں اور محکموں کے اثر میں کافی اضافہ ہونا چاہئے۔

۳۔ اس یقین کی بنیاد پر کہ اندرون پارٹی جمہوریت اور اجتماعی قیادت کے اصول کی سختی سے پابندی کے بغیر کسی پارٹی تنظیم کی صحت مند، عام زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، یہ کانگریس اس بات کو ضروری اور لازمی سمجھتی ہے کہ اچھی طرح سوچے سمجھے، مدلل فیصلوں کو مرتب کرنے اور ان کی تکمیل اور ممتاز کارکنوں کے کام پر کنٹرول کو بروئے کار لانے میں کالجیٹ اداروں — پارٹی کمیٹیوں کے مکمل اجلاسوں اور بیورو اور پارٹی اجلاسوں کو وسیع رول دیا جانا چاہئے۔

ہماری زندگی میں صحت مند اصولوں کو رائج کرنے، کارکنوں کے دلوں میں ایک نئے انداز سے کام کرنے کی خواہش اور قابلیت پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ پارٹی تنظیمیں تنقید اور خود تنقیدی کو فروغ دینے کی ہر ممکن کوشش کریں، دکھاوے اور خود نمائی کا خاتمہ کرنے کی کوششیں نیز کریں، ان عہدیداروں اور سرگرم کارکنوں کی اصلاح کریں جو ترتیب نو کی زبانی تائید تو کرتے ہیں لیکن فرسودہ طرزوں کے مطابق کام کرتے ہیں اور ان پر جو تنقید کی جاتی ہے، اس پر تکلیف دہ طور سے رد عمل کا اظہار کرتے ہیں۔ تنقید کو دبانے اور تنقید کرنے والوں کو تکلیفیں پہنچانے کی کوششوں کا قلع قمع کرنے کے لئے ثابت قدمی سے اقدامات کئے جانے چاہئیں۔ جہاں تنقید اور خود تنقیدی معدوم ہو جاتی ہے وہاں پارٹی کام کی شکل بگڑ جاتی ہے اور آسودہ خاطری اور باز پرسی یا سزا کے خوف سے برایت کی ایسی فضا پیدا ہو جاتی ہے جس کے نتیجے میں کام میں جمود اور کارکنوں میں اخلاقی تنزل اور بگاڑ گھر کر لیتا ہے۔ پارٹی میں ایسی کوئی تنظیم نہیں ہونی چاہئے جو تنقید کے دائرے سے باہر ہو، جس میں تنقید کے لئے دروازے بند ہوں۔ کوئی بھی رہنما، اپنے کاموں اور اقدامات کے لئے سب سے بڑھ کر، ابتدائی پارٹی تنظیموں

کے سامنے ذمہ داری اور جوابدہی سے مستثنیٰ یا بری نہیں ہونا چاہئے۔

۴۔ متعینہ فریضوں کی کامیاب تکمیل کی، ہمارے پروگرام مقاصد کے حصول کی ضمانت پارٹی کی متواتر اور مسلسل ترقی اور خود کاملیت، اس کی صفوں کے اٹوٹ اتحاد اور پارٹی ارکان کی پاکیزگی و پاک دامنی اور دیانتداری اور یکجہتی کو برقرار رکھنے کی انتھک کوششوں میں مضمر ہے۔ پچھلے کچھ برسوں کے دوران سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی تخلیقی صلاحیت میں مزید اضافہ اور استحکام پیدا ہوا ہے اور مزدور طبقے میں، سماج کے تمام زمروں میں اس کی جڑیں پھیلی اور مضبوط ہوئی ہیں۔ پارٹی کی صفوں میں نئی طاقتیں شامل ہوئی ہیں جو بے لوثی سے کمیونسٹ آدرش کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ دوسری طرف ایسے لوگوں کو جو خود غرضانہ اور خود پرستانہ مصلحتوں کو پیش نظر رکھ کر، زندگی میں بعض فائدے اور قانون کے سامنے رعائتیں حاصل کرنے کی نیت سے پارٹی میں شامل ہوتے ہیں، پارٹی رکنیت دینے کے معاملے میں سخت گیری اور جانچ میں نرمی برتنے کے واقعات جواب بھی پیش آتے ہیں، قطعاً ناقابل برداشت ہیں۔

پارٹی کے رکن کو کوئی مراعات حاصل نہیں ہوتیں۔ اس پر تو صرف زائد ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں: پارٹی رکنیت کے لئے لوگوں کو چننے میں اور سیاسی مجاہدوں اور عام لوگوں کے تنظیم کاروں کی حیثیت سے، پارٹی کی عام پالیسی اور ہدایت کے سرگرم پرچارکوں کی حیثیت سے تعلیم و تربیت دینے میں یہی لینی اصول ہر پارٹی تنظیم کا رہنما اور مینارہ نور ہونا چاہئے۔ کڑے قسم کا باہمی محاسبہ اور سخت گیری، خوب سوچا سمجھا نظریاتی اور تعلیمی کام اور اندرون پارٹی زندگی کی پوری تنظیم کو ایسی فضا تخلیق کرنی چاہئے جو پارٹی ارکان کو شخصی مثال کا مظاہرہ کرنے کے قابل بنائے، اہم بات یہ ہے کہ کمیونسٹوں کا عام طور پر کوئی ہراول رول نہیں ہونا، یہ کہ اس رول کا اظہار ٹھوس کارناموں میں، عملی کام اور سماج کے تئیں فرض کی بے داغ تکمیل میں ہونا ہے۔

پارٹی تنظیموں کا بنیادی کام یہ ہے کہ وہ کمیونسٹوں کو عظیم بالشویک روایات اور حقیقی رفاقت کے جذبے میں تعلیم و تربیت دیں، پارٹی ماحول سے اور ہمارے پورے سماج سے خوشامد، چاپلوسی اور کاسہ لیسی کا خاتمہ کریں۔ اصول پسندی، انکسار اور خود تنقیدانہ رویہ کمیونسٹوں کی فطرت ثانی ہونا چاہئے۔ پروگرام اور قواعد و ضوابط کی دفعات کی تعمیل اور پارٹی زندگی کے معیاروں کی سختی کے ساتھ پابندی کے سلسلے میں کمیونسٹوں اور پارٹی تنظیموں سے زیادہ سخت گیر تقاضے کئے جانے چاہئیں۔ پارٹی صفوں کو ایسے تمام لوگوں سے پاک کیا جانا چاہئے جو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے رکن کہلانے کے مستحق اور سزاوار نہیں ہیں۔

۵۔ یہ کانگریس مرکزی کمیٹی کے ان اقدامات کی متفقہ طور پر توثیق کرتی ہے جو اس نے سرگرم،

مستعد اور تربیت یافتہ کارکنوں کا تقرر کرکے، ایسے کارکنوں کو بدل کر جنھوں نے اپنے آپ کو شتبہہ بنا لیا ہے یا جو زمانے کے تقاضوں کے پیچھے رہ گئے ہیں۔ کئی پارٹی، حکومتی اور معاشی شعبوں کو مستحکم بنانے کیلئے کئے ہیں اور ان اقدامات کی بھی توثیق کرتی ہے جن کا مقصد پارٹی معیاروں کی خلاف ورزیوں پر جن کا ارتکاب کئی تنظیموں میں کیا گیا ہے، ثابت قدمی سے قابو پانا ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی، مقامی پارٹی اداروں اور تمام پارٹی تنظیموں کو چاہئے کہ وہ عملے سے متعلق یا اصول پالیسی کی جو پارٹی کے آج کے تقاضوں اور فریضوں سے ہم آہنگ ہے، ثابت قدمی کے ساتھ اور متواتر عمل آوری کو جاری رکھیں۔ عملے کا انتخاب اور تقرر کرنے اور اس کو تعلیم و تربیت دینے کے لینن اصولوں سے انحراف نہیں کئے جانے چاہئیں۔ منتقل غیر ذمہ داری اور ہر چیز کو جائز رکھنے کے، سب کچھ روا رکھنے کے رویے کے خلاف، پارٹی اور انتظامی ڈسپلن اور اخلاقیات کی خلاف ورزیوں کے خلاف جو کئی تنظیموں کی گہری جڑیں پکڑ گئی ہیں اور زیادہ جوش و خروش کے ساتھ جد و جہد کی جانی چاہئے۔ ان غلطیوں سے اہم سبق حاصل کئے جاتے چاہئیں جو کارکنوں سے متعلق معاملوں میں بعض پارٹی تنظیموں نے کی ہیں۔ پارٹی تحفظ پسندی اور بے جا سرپرستی کے، کارکنوں کو ان کی شخصی عقیدت کی وجہ سے یا اس لئے کہ وہ اسی شہر یا بستی کے رہنے والے ہیں، ترقی دینے کے اجنبی طریقے کار کو برداشت نہیں کرے گی۔

کارکنوں کے تمام تقررات میں نظریاتی اور اخلاقی اوصاف کو، کارکردگی اور پارٹی کی سیاسی روش کو موثر ڈھنگ سے روبعمل لانے کی قابلیت کو فیصلہ کن معیار کی حیثیت حاصل ہونی چاہئے۔ نظریاتی استقلال، اعلیٰ سطح کی سیاسی فکر، اہلیت، اجتماعی کام منظم کرنے اور اپنی مثال کے ذریعے عوام کو جوش اور تحریک دلانے کی قابلیت، اصولوں سے وابستگی اور وفاداری، محکم اخلاقی ایقانات اور عام لوگوں سے رابطہ بنائے رکھنے، دوسروں کے مفادات، دلچسپیوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کی مستقل دھن ہر اعلیٰ عہدیدار کی خصوصیات ہونی چاہئیں۔ ان کمیونسٹوں سے جو پارٹی تنظیموں کی سربراہی اور رہنمائی کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں، خصوصی تقاضے کئے جانے چاہئیں۔

پارٹی تجربہ کار اور نوجوان کارکنوں کو قیادت میں یکجا کرنے کی، کارکنوں کے ساتھ کام کی تنظیم کی، ترقی دینے کے لئے قابل بھروسہ لوگوں کی تربیت اور پارٹی تعلیم اور سیاسی تعلیم کے نظام کو بہتر بنانے کی پالیسی پر کاربند رہے گی اور عملے سے متعلق سوالوں کی یکسوئی میں وسیع پیمانے پر تشہیر کا طریقہ اختیار کرے گی۔ کام میں جمود کا تدارک کرنے اور ایسے سرگرم کارکن تیار کرنے کے لئے جو وسیع تجربہ رکھتے ہوں اور ہر نئی اور ترقی پسند چیز کو قبول کرنے کے لئے آمادہ رہتے ہوں، یہ مناسب ہوگا کہ ایسے عہدیداروں کا جو عرصۂ دراز سے ایک ہی جگہ کام کر رہے ہیں، دوسری تنظیموں اور علاقوں میں تبادلہ کیا جائے اور مرکز اور بستیوں میں کارکنوں کی باری باری سے

بدلی کی جاتی رہے۔ ممتاز عہدوں پر اور زیادہ عورتوں کو زیادہ سرگرمی سے ترقی دی جانی چاہئے۔

۶۔ ہماری پیش قدمی کو تیز کرنے کے لئے قابلیت اور کارکردگی کی ضرورت ہے۔ کئی عہدیداروں میں اب تک اس جوہر کی کمی ہے۔ ان کا جھکاؤ حقیقی کام کی جگہ لاحاصل بحثوں اور بے بنیاد یقین دہانیوں اور کھوکھلے وعدوں کو دینے کی سمت ہے۔ پارٹی تنظیموں کو اس معاملے میں کارکنوں کی مدد کرنی چاہئے کہ وہ اعلیٰ سطح کی کارکردگی کو اپنا شعار بنائیں۔ ہمیں یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہئے کہ قول اور عمل میں کسی بھی قسم کا فرق اصل چیز کو، پارٹی کی پالیسی کے وقار اور نیکنامی کو نقصان پہنچاتا ہے اور اس کو کسی بھی شکل میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ لال فیتے کے خلاف جو آج معاشی میکانزم کی بنیادی تنظیم نو کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ، تمام قابلِ قدر کام کے لئے ایک روک بن گیا ہے، فیصلہ کُن جدوجہد کی جانی چاہئے۔

پارٹی کمیٹیوں کو اپنی توجہ اور کوششیں ہماری ترقی کے کلیدی مسئلوں پر مرکوز کرنی چاہئیں، زندگی کے تمام میدانوں میں نئے، ترقی پسند طریقے رائج کرنے چاہئیں اور تنظیم کو زیادہ بلند سطح پر پہنچانا چاہئے۔ ان معاملوں میں انھیں نہ تو پارٹی کے کاموں اور دوسرے اداروں کے کاموں کو آپس میں خلط ملط کرنا چاہئے اور نہ انتظامی اور معاشی تنظیموں کے لئے کسی بدل یا ان پر گھٹیا قسم کی سرپرستی کو برداشت کرنا چاہئے۔ اہم چیز یہ ہے کہ معاملات کو اس طرح منظم کیا جائے کہ ہر شخص اپنے مفوضہ شعبے میں حسن خوبی سے کام کرے، پیشہ ورانہ صلاحیت اور ہنرمندی کے ساتھ، جوش وخروش سے کام کرے اور ذمہ داری سے نہ گھبرائے۔

کانگریس منظورہ فیصلوں اور منصوبوں کی عمل آوری پر نگرانی کو سخت کرنے کی ضرورت کی جانب توجہ مبذول کراتی ہے۔ جوں جوں ہم آگے بڑھتے جائیں، ہمارے کام میں نگرانی کا حصہ بڑھتے جانا چاہئے۔ پارٹی قیادت کے طرز اور طریقوں کو جن خطوط پر کامل بنایا جانا چاہئے، وہ یہ ہیں: حالات کا معروضی تجزیہ کیا جائے، صورت حال اور عہدیداروں کے کام کا حقیقت پسندانہ تشخص کیا جائے، تمام معاملوں میں جامع اور سخت اقدامات کئے جائیں اور تمام تنظیمی کاموں کو اس سطح پر لایا جائے جو سیاسی فریضوں کے مطابق اور ہم آہنگ ہو۔

۷۔ یہ کانگریس مارکسی، لینینی نظریے کی بے پناہ تغیر آفریں طاقت کو ہمارے ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے، انسانی عنصر کے رول کو بڑھانے، اور ان عادتی روّیوں کو جو اپنے دن پورے کر چکے ہیں ختم کرنے کے لئے کام میں لانے کی سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی روش کی حمایت کرتی ہے۔ پارٹی کی موجودہ روش نے نظریاتی کام کی تاثیر کو کافی حد تک بڑھانے کے لئے غیر معمولی طور پر سازگار امکانات پیدا کر دیئے ہیں، امکانات جنھیں اب تک بہت کم استعمال کیا گیا ہے۔ نظریے کے میدان میں اب تک بھی اہم کوتاہیاں پائی جاتی ہیں مثلاً پُرجوش مگر چند روزہ اور ناپائیدار مہمیں، ایسا تعلیمی کام جو زندگی کی حقیقتوں سے دور ہے، شدید مسئلوں کو جو نازک صورت اختیار کر چکے ہیں، گھٹا کر دیکھنا، روایتی اصولوں کی اندھی تقلید

اور مجہول غور و فکر کے عناصر، لفظوں کے ذریعے تعلیم جو اکثر و بیشتر نہ تو مثال کے ذریعے تعلیم سے جُڑی ہوتی ہے اور نہ عوام کے سماجی، سیاسی تجربے سے۔

عوام کی نظریاتی اور سیاسی تعلیم کے جوہر، شکلوں اور طریقوں کو داخلی اور خارجی معاملات کی حقیقتوں سے ہم آہنگ بنایا جانا اور تنظیمی اور معاشی سرگرمیوں کے ساتھ جوڑا جانا چاہئے۔ سوشلسٹ سماج کی پختگی کی سطح کو بلند کرنے اور کمیونزم تعمیر کرنے کے معنی یہ ہیں کہ عوام کے شعور کو متواتر بلند کیا جائے، ان کی اندرونی دنیا کو مالا مال کیا جائے اور ان کی تخلیقی صلاحیت کو حرکت میں لایا جائے۔

۸۔ کانگریس اس حقیقت پر زور دیتی ہے کہ سماجی ارتقاء کا تعین کرنے والے قوانین کو پالیسی میں جتنا زیادہ ٹھیک طرح سے پیش نظر رکھا جائے گا اور زندہ عمل کی تشریح میں مارکسی، لیننی نظریہ جتنا زیادہ سرگرم رول ادا کرے گا، سوشلزم کو کامل بنانے کی کوششیں اتنی ہی کامیابی سے آگے بڑھیں گی۔ جمود اور ادعائیت کے اور نظریاتی اور تصوراتی کام میں عجلت پسندی کے مظاہر کو ثابت قدمی سے دور کیا جانا چاہئے، پارٹی کی اجتماعی فکر کو بڑھایا جانا چاہئے اور کارکنوں کو اس طرح تربیت دی جانی چاہئے کہ ان میں نظریے کی خوبیوں کو سمجھنے اور گرفت میں لینے اور سماجی سلسلہ ہائے عمل کا تجزیہ کرنے کے لیننی طریقوں کو برتنے کی قابلیت پیدا ہو۔

ہمارے سماج کی ترقی کی رفتار تیز کرنے اور سماج کو کیفیتی حیثیت سے نئی سطح پر پہنچانے کے بنیادی مسئلوں کو سماجی علوم میں تحقیقات میں مرکزی مقام حاصل ہونا چاہئے۔ سماجی علوم کو زندگی کی ضروریات پر فوری متوجہ ہونا چاہئے، انھیں مدلل پیش قیاسیاں اور عملی کام کے لئے تعمیری سفارشات مرتب کرنی چاہئیں۔

پارٹی کمیٹیوں اور تنظیموں اور نظریاتی اداروں کو ایک مربوط مارکسی، لیننی عالمی زاویۂ نظر تشکیل دینے، سوویت عوام کی سیاسی آگہی، محنت کی سرگرمی اور سماج کی زندگی میں شرکت کو بڑھانے کے لئے پارٹی پروگرام کی، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ کی اور ۲۷ ویں پارٹی کانگریس کے فیصلوں کی نظریاتی دولت سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔ انھیں سیاسی اور معاشی مطالعات کے نظام کو نئے سرے سے منظم کرنا چاہئے اور اس طرح تشکیل دینا چاہئے کہ وہ کمیونسٹوں اور تمام محنت کش عوام کو سیاسی پختگی کے ساتھ سوچنے اور عمل کرنے کی قابلیت سے لیس کرے اور کام اور پیداوار کو منظم کرنے کی ترقی یافتہ شکلوں کی ترویج اور استحکام کو فروغ دے۔

۹۔ کانگریس سمجھتی ہے کہ نظریاتی کام میں اصل زور کمیونسٹ نظریاتی وابستگی اور سوویت مادرِ وطن سے وفاداری کے جذبے میں، پرولتاری، سوشلسٹ بین الاقوامیت پسندی، کام اور سوشلسٹ ملکیت کے تئیں دیانتدارانہ رویّے اور ہر اس چیز کو جو سوشلزم سے، ہماری ثقافت اور ہماری اجتماعیت پسند اخلاقیات سے بیگانہ اور بے جوڑ ہو برداشت نہ کرنے کے جذبے میں محنت کش عوام کی تعلیم پر ہونا چاہئے۔

کام کی سمت رُخ رکھنے والی تعلیم کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ ہر سوویت شہری میں پہل کاری کے ساتھ کام کرنے،

اچھا کام کرنے اور وسائل کے ممکنہ حد تک کم سے کم صرفے کے ساتھ محنت کی زیادہ سے زیادہ پیداواری صلاحیت حاصل کرنے کی بنیادی ضرورت کا احساس اُبھارا جائے۔ سوویت مزدور طبقے کی درخشاں روایات کو فروغ دینے اور پیداوار کے مخترعین کے، اپنے پیشے کے ماہروں کے سیاسی اور اخلاقی وقار کو بلند کرنے پر مسلسل توجہ دی جانی چاہئے۔

کمیونزم کے معماروں کی نظریاتی وابستگی اور وفاداری اٹوٹ طور پر دیانتداری، راست بازی اور شائستگی کے ساتھ جڑی ہوتی ہے۔ یہ کمیونسٹوں کا فرض ہے کہ وہ سوشلزم کے ستونوں کو مضبوط و مستحکم بنائیں، بیتی بورژوا نفسیات کی تمام علامتوں کو مٹانے کے لئے، اجتماعیت پسندی اور سماجی انصاف کے اصولوں کو مستحکم بنانے کے لئے سرگرمی سے کام کریں۔ یہ ان کا فرض ہے کہ وہ ہمارے آدرش کے تاریخی انصاف کی دانشمندی سے حفاظت کریں، سوشلسٹ تصورات کی کشش کا اظہار کریں، سوویت یونین کی امن پسند خارجہ پالیسی کا واضح طور پر پرچار کریں، بورژوا نظریہ اور اخلاقیات کے، سوویت دشمن اشتعال انگیزیوں اور نظریاتی تخریب کاری کی سامراج کی کارروائیوں اور سوشلسٹ دشمن اغراض کے لئے مذہب کو آلۂ کار بنانے کی کوششوں سے ڈٹ کر لوہا لیں۔

۱۰۔ کانگریس، پارٹی کی معاشی حکمت عملی اور اس کی سماجی پالیسی کو فروغ دینے اور سوشلسٹ شعور کو نکھارنے سنوارنے میں عوامی رابطے اور پروپگنڈے کے ذرائع کے بڑھتے ہوئے رول کو محسوس کرتی ہے؛ وہ ٹیلی ویژن، ریڈیو اور صحافت کو تشہیر اور عوامی کنٹرول کے طاقتور ذریعے اور وسیلے سمجھتی ہے۔ ہمیں ٹیلی ویژن کی زبردست نظریاتی قوت اور صلاحیت کو زیادہ موثر ڈھنگ سے استعمال کرنا چاہئے اور پورے پروپگنڈہ اور اطلاعاتی کامپلکس کے اثر کو بڑھانا چاہئے؛ اس کی مادی سہولتوں کو وسیع کیا جانا چاہئے۔ عوامی رابطہ کے ذرائع کا کام جتنا زیادہ بارآور ہوگا، اتنا ہی زیادہ وہ فکر انگیز، برمحل اور بروقت ہوگا اور حادثاتی اور سنسنی خیز چیزوں اور اطلاعوں کی تلاش اتنی ہی کم کرے گا۔

۱۱۔ کانگریس ثقافتی ترقی کے میدان میں پارٹی تنظیموں کی سرگرمی کا رُخ اس سمت مرکوز کرتی ہے کہ وہ عوام کی ذہنی اور دانشورانہ ضروریات اور مفادات کی زیادہ سے زیادہ بھرپور تکمیل وتسکین کا خیال رکھیں، ان کے لئے ایسے حالات مہیا کریں کہ وہ اپنی قابلیت اور صلاحیتوں کو ترقی دیں اور اپنی فرصت کا وقت بارآور مصروفیتوں میں گزار سکیں۔ یہ ضروری ہے کہ ان طریقوں کو ثابت قدمی کے ساتھ ترقی دی جائے جو تخلیقی کارکنوں کی یونینیں اور ثقافتی ادارے اپنی سرگرمی میں استعمال کرتے ہیں اور اس کو گہرے نظریاتی جوہر سے معمور کیا جائے۔

کانگریس ادیبوں اور فن کاروں کو آواز دیتی ہے کہ وہ ایسے شاہکار تخلیق کریں جو پارٹی کی اور عوام کے اختراعی کام اور کاوشوں کی عظمت کے شایان شان ہوں اور اعلیٰ درجہ کے فنکارانہ اور حسن کارانہ اسلوب اور پیرائے میں سوویت عوام کی زندگی کی اس کے تنوع اور حرکت کے ساتھ سچی عکاسی کریں۔ ادبی اور فنی نقادوں کو چاہئے کہ وہ اپنی بے تعلقی اور عہدہ پرستی ترک کریں، اپنے جائزوں میں واضح فنکارانہ اور طبقاتی معیاروں سے رہنمائی حاصل کریں اور غیر وابستہ اور خود نما طوالت پسندی کے خلاف، لوگوں کی زندگیوں کا خواہ مخواہ تجسس

کرنے کے رویّے کے خلاف، زمانہ سازی اور تنگ نظر ضابطہ پرستی اور واقعیت پسندی کے خلاف زیادہ سرگرمی سے جدوجہد کریں۔

پارٹی ادب اور فنون لطیفہ میں ایسی ذہین تخلیقات کی حمایت کرتی ہے اور ہمیشہ کرتی رہے گی جو پارٹی آدرشوں سے جڑی ہوں اور جن میں عوام کے ساتھ وابستگی اور دردمندی کا گہرا احساس رچا بسا ہو۔ اعلیٰ نظریاتی اور فنکارانہ معیارات، صلاحیت و ذہانت کا احترام، ہوشیاری اور سلیقہ یہ وہ معیار ہیں جو پارٹی تنظیمیں فنکارانہ دانشوروں کے ساتھ اپنے کام میں اختیار کریں گی۔

۱۲۔ یہ بات ضروری اور اہم ہے کہ نظریاتی کام کی تنظیم کو کامل بنایا جائے، اس کا خیال رکھا جائے کہ تمام سربرآوردہ کارکن اس میں حصہ لیں، تعلیم کے بارے میں ایک جامع رویّہ اپنائیں اور تمام کام کے مرکز میں ٹھوس فرد کو رکھیں۔ ہمیں کام کی جگہ پر، پڑھائی کی میز پر اور پڑوس میں تعلیم کے اتحاد کو یقینی بنانا چاہئے۔

نئے انسان کی صورت گری کے پارٹی نصب العین میں نظریاتی کارکنوں کا، سرگرم کارکنوں کا حصہ متواتر بڑھتے رہنا چاہئے۔ پارٹی ان نظریاتی کارکنوں کے وقار کو بلند کرتی رہے گی جو اپنے قول کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں، جو تجزیاتی انداز میں سوچتے ہیں، نظریہ کا ذوق رکھتے ہیں اور ذی علم، پیشہ ورانہ حیثیت سے تربیت یافتہ اور ہمارے نئے دور کے مسئلوں کو حل کرنے کے قابل ہیں۔

• • •

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ویں کانگریس کمیونسٹ آدرشوں کی، امن اور ترقی کی فتح کی جدوجہد میں ایک لینِنی طرز کی، جراُتمندانہ، حقیقت پسندانہ، حرکت آفریں اور ولولہ انگیز حکمت عملی کو منظور کرتے ہوئے پارٹی کے اس غیر متزلزل عزم کا اظہار کرتی ہے کہ وہ ہماری عظیم شاہراہ پر پورے خلوص کے ساتھ چلتی رہے گی اور مزدور طبقے، اجتماعی کسانوں اور عوامی دانشوروں کی تخلیقی توانائی اور انقلابی پہل کاری کے لئے نئی راہیں کھولے گی۔

سوویت یونین کے کمیونسٹ ہمیشہ تمام تعمیری کاموں کی صف اول میں رہیں گے، وفاداری اور لگن اور عوام کے تئیں اپنے فرض کی آنے والی نسلوں کے لئے اپنی اعلیٰ ذمہ داری کی سچے دل سے تکمیل کے نمونے پیش کریں گے۔

کانگریس تمام سوویت عوام کو آواز دیتی ہے کہ کمیونسٹ تعمیر کے عظیم مقاصد کے لئے اپنی پوری طاقت و توانائی، اپنا علم، اپنی قابلیت اور تخلیقی جوش و خروش کو وقف کر دیں اور لینن کے فتحمندانہ انقلابی آدرش، اکتوبر انقلاب کے آدرش کو شایان شان انداز میں جاری اور سربلند رکھیں۔

۱۹۸۶ء - ۱۹۹۰ء کیلئے اور ۲۰۰۰ء تک کی مدّت کیلئے سوویت یونین کی معاشی اور سماجی ترقی کے رہنما اصولوں کے بارے میں رپورٹ

جو ۳ مارچ، ۱۹۸۶ء کو

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ویں کانگریس میں
سوویت یونین کی مجلسِ وزرار کے صدرنشین

نکولائی ریژکوف

نے پیش کی

ساتھی مندوبین

محترم مہمانو!!

قریب قریب پچھلی سات دہائیوں سے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس شاہراہ پر ملک کی رہنمائی کرتی رہی ہے جو عظیم لینن نے دکھائی تھی۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ ویں کانگریس کو پارٹی اور عوام کی جانبازانہ تاریخ میں ایک خاص مقام حاصل ہوگا۔ اس پر یہ فرض عائد ہوا ہے کہ کمیونسٹ تعمیر کے ایک انتہائی اہم مرحلے پر مادر وطن کی ترقی کی حکمت عملی طے کرے اور سوویت سماج کی زندگی کے تمام پہلوؤں کے ڈھانچے کی بنیادی تشکیل نو کا آغاز کرے۔

پارٹی اور عوام کے تخلیقی کام کی ایک بھرپور تصویر سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی اس سیاسی رپورٹ میں پیش کی جا چکی ہے جسے ۲۷ ویں کانگریس میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جنرل سکریٹری میخائیل گورباچیف نے پیش کیا۔ تعمیری ڈھنگ سے اس نے مارکس واد، لینن واد کے ٹھوس اصولوں کے نقطۂ نظر سے تیز رفتار سماجی، معاشی ترقی کے تصور کی گہری دلیلیں پیش کی ہیں، پارٹی، ریاست اور سماج کی زندگی سے وابستہ مسائل کے پورے دائرے کی نئی تعبیر و تشریح کی ہے۔

رپورٹ میں سوشلزم کی ہمہ جہت بلندی کے لئے اختراعی انداز میں حکمت عملی اور تدابیر کا، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اور سوویت حکومت کی اندرونی اور بیرونی پالیسیوں کا تعین کیا گیا ہے۔ ایک گہرے طبقاتی تجزیہ کی بنیاد پر وہ جدید دنیا میں قوتوں کی باہمی صف بندی کا اور اس کے ارتقار کے خاص رجحانات اور تضادات کا اظہار کرتی ہے اور سوشلسٹ عالمی نظام کی بڑھتی ہوئی قوت کو سامنے لاتی ہے۔ اس نے پوری قوت کے ساتھ اس



نکولائی رِیژکوف

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے سیاسی بیورو کے رُکن،
سوویت یونین کی مجلسِ وزراء کے صدر نشین

سوال پر ہمارا موقف پیش کیا ہے جس کے لئے پوری انسانیت فکرمند ہے ۔ یہ جنگ اور امن کا، نیوکلیائی خطرے کو دور کرنے کا سوال ہے ۔

نظریاتی مواد کی گہرائی، تخلیقی فکر اور ان کوتاہیوں اور دشواریوں کے جو جمع ہو گئی ہیں، اسباب کا تجزیہ کرنے میں غیر مصالحانہ رویہ اور نئے فرائض کی تشکیل اور تعین میں حقیقت پسندی اور جرأتمندی، وہ بنیادیں ہیں، جن کے آدھار پر سوویت یونین کی کیمونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی رپورٹ کو بے پناہ تاریخی اہمیت رکھنے والی دستاویز سمجھا جا سکتا ہے ۔

سوویت یونین کی کیمونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اپریل ۱۹۸۵ء کے مکمل اجلاس کے زیر اثر جو اخلاق اور سیاسی فضا پیدا ہوئی ہے، اس نے اور سیاسی رپورٹ میں رچے بسے پارٹی روش کی صحت پر پختہ یقین نے اس کانگریس میں کام کے ماحول کا تعین کیا ہے ۔ یہ کاروباری انداز میں، تعمیری رویے کے ساتھ، سخت گیر جذبے کے ساتھ اور سوویت عوام کے بارے میں پارٹی کے اعلیٰ احساس ذمہ داری کے ساتھ جاری ہے ۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی رپورٹ پر اور پارٹی پروگرام کے نئے ایڈیشن پر بحث نے قائل کن انداز میں پارٹی کی صفوں کے اٹوٹ اتحاد کو، سوویت کیمونسٹوں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ سارے سوویت عوام کے فکر و عمل کی وحدت کو پوری طرح ظاہر کرتا ہے ۔

۱۹۸۶ء — ۱۹۹۰ء کے لئے اور ۲۰۰۰ء تک کی مدت کے لئے سوویت یونین کی معاشی اور سماجی ترقی کے رہنما اصولوں کا مسودہ ایک اہم سیاسی اور معاشی دستاویز ہے جو پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے اس کانگریس کے غور و فکر کے لئے پیش کی ہے ۔ اس کا بنیادی محور تیز رفتاری کا وہ تصور ہے جو سوویت یونین کی کیمونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اپریل مکمل اجلاس نے پیش کیا تھا ۔ مسودے میں پروگرام سے متعلق ان فریضوں اور مقاصد کی تخصیص کی گئی ہے جو موجودہ صدی کے اختتام تک کی مدت کے دوران حاصل کئے جائیں گے اور پیداوار قوتوں کی کیفیتی تربیت نو کے لئے نیز سماج کی سماجی ترقی کے لئے خاص سمتوں کا تعین کیا گیا ہے ۔

رہنما اصولوں کا مسودہ سوویت عوام کے بنیادی مفادات سے اور مستقبل کے لئے ان کی امیدوں سے پوری پوری مطابقت رکھتا ہے ۔ اس کا انتہائی واضح اظہار مسودے پر صحیح معنوں میں ملک گیر بحث و مباحثے کی صورت میں ہوا جس میں لگ بھگ ۱۱ کروڑ شہریوں نے حصہ لیا ۔

اس ساری بحث سے محنت کش عوام کی بلند تر سیاسی پختگی اور سوشلسٹ مادر وطن کی طاقت کو اور زیادہ مضبوط بنانے کے کام سے ہمارے سماج کے تمام حلقوں کی گہری وابستگی کا ایک بار پھر اظہار ہوا ہے ۔

رہنما اصولوں کے مسودے سے بیرونی ملکوں میں بھی خاصی دلچسپی لی گئی ہے ۔ بلاشبہ اس سلسلے میں رویہ میں یکسانیت نہیں ہے ۔ ہمارے طبقاتی مخالف اور دشمن ان منصوبوں کی اہمیت اور ان کے مقاصد کو جن کا خاکہ اس میں پیش کیا گیا ہے، مسخ کر کے پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ لیکن ساتھ ہی وہ اس کے پیمانے

اور اس کی جرأت مندی کا اعتراف کرنے سے بھی ہرگز دامن نہیں بچا سکے۔ ہمارے دوست، خاص کر برادرانہ سوشلسٹ ملکوں میں، اس دستاویز کو نئے سماجی نظام کی برکتوں اور عصر حاضر کے بنیادی سماجی، معاشی مسائل حل کرنے کی اس کی صلاحیت کا بھرپور اظہار تصور کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ وہ ہماری برادری کے استحکام کو اور سوشلزم نیز تمام ترقی پسند قوتوں کے موقفوں کے استحکام اور دنیا میں امن کے نصب العین کے استحکام کو جوڑتے ہیں۔

۱۔ گیارہویں پنجسالہ منصوبے کی مدّت کے دوران سوویت یونین کی سماجی، معاشی ترقی : نتائج اور اندازے

رفیقو!

کیونسٹ پارٹی جو ثابت قدمی کے ساتھ لینن وادی روایات پر عمل پیرا ہے، ہمیشہ کی طرح آج بھی طویل مدت کے وسیع تصور کو، معیشت کی صورت حال اور اس کی مزید ترقی کے امکانات کے حقیقت پسندانہ تجزیے کے ساتھ، اس ترقی کے جو حاصل کی جا چکی ہے معروضی تجزیہ کے ساتھ جوڑتی ہے۔

رہنما اصولوں کے مسودے میں ان پیش قدمیوں کا احاطہ کیا گیا ہے جو پچھلے پانچ برسوں میں کی گئی ہیں۔ یہ اس اندازے کے اخذ کئے جانے کی پوری بنیاد فراہم کرتا ہے کہ سوویت عوام نے ملک کی معاشی طاقت کو مستحکم بنانے میں اپنے کام کے ذریعے خاطر خواہ حصّہ لیا ہے۔ عوام کی خوش حالی میں اضافے کی اور ہمارے ملک کی دفاعی طاقت وصلاحیت کو مناسب سطح پر برقرار رکھنے کی یہی بنیاد ہے۔

لیکن جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں ۲۶ ویں کانگریس نے جو فریضے مرتب کئے تھے ان کی تکمیل کا کام ایک ایسی صورتِ حال میں انجام پاتا رہا جو آسان نہ تھی بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ابتدائی مرحلے پر وہ انتہائی پیچیدہ ہو گئی تھی۔ ۷۰ ویں دہائی میں معاشی ترقی کے سلسلے میں جو ناسازگار میلانات سامنے آئے تھے وہ نویں دہائی کے اوائل میں کم ہونے کے بجائے اور شدت اختیار کر گئے۔ اور اس کا گیارہویں پنجسالہ منصوبے کی عمل آوری پر منفی اثر پڑا۔ اوائل کے دو برسوں کے دوران ترقی کی شرحیں کم ہوتی رہیں۔ معاشی انتظام کاری کے کیفیتی اشاریے بگڑتے گئے۔ ۱۹۸۲ء میں صنعتی پیداوار میں اضافے کی شرح ۱۰ ویں پنجسالہ منصوبے کی مدت کی اوسط شرح کے مقابلے میں ڈیڑھ گنا کم تھی۔ یہ بڑھتی ہوئی دشواریاں سماجی میدان میں اہم مسائل کے حل پر بھی اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی تھیں۔

مثلاً اس پنجسالہ مدت کے دوسرے سال میں لوگوں کی حقیقی آمدنی میں اضافہ درحقیقت رک سا گیا۔

اس کے متعدد اسباب تھے۔ جہاں تک ان کوتاہیوں کے بنیادی اسباب کا سوال ہے، تو وہ کچھ اس طرح ہیں۔ عملی کاموں میں اس بدلی ہوئی معاشی صورتِ حال کا بروقت احساس نہ کیا جا سکا جو خاص طور پر وسعت کارانہ ترقی کے امکانات ختم ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی اور سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کی کامیابیوں کو استعمال کرنے میں نیز وقت کے تقاضے کے مطابق معیشت اور اس کی انتظام کاری کے ڈھانچے کی تشکیلِ نو میں مناسب ثابت قدمی اور استقلال سے کام نہیں لیا جا سکا۔ اس کے علاوہ، مرکز میں بھی اور مقامی طور پر بھی متعدد رہنما فرسودہ طریقوں پر کام کرتے رہے اور نئے حالات میں کام کرنے کے لئے تیار نہیں پائے گئے۔ نظم وضبط اور ڈسپلن کی صورت حال ناقابل برداشت حد تک بگڑ گئی۔ سخت گیری اور احساس ذمہ داری کی سطح میں گراوٹ آئی۔ منصوبے کے نشانوں میں کمی لانے کا مذموم چکر مسلسل پھیلتا گیا۔ ان برسوں کے دوران سوشلسٹ معیشت کے اٹل اصول سے انحراف کیا گیا جس کے لئے منصوبے کی تکمیل، معاشی زندگی کا قانون اور ضابطہ ہے۔ ان مظاہر کا اصولی سیاسی تجزیہ نہیں کیا گیا اور کوئی عملی نتائج حاصل نہیں کئے گئے۔

صورتِ حال کا نقادانہ جائزہ لینے کے بعد پارٹی نے معاشی ترقی کی انتظام کاری کو مضبوط بنانے کے لئے قدم اٹھائے۔ یہ کام خاص طور پر تنظیم اور محنت کے ڈسپلن کو فروغ دے کر انجام دیا گیا۔ ان اقدامات کو سارے عوام کی حمایت حاصل ہوئی اور ان سے ہماری ترقی کو کسی قدر تحریک ملی۔ اس کے نتیجے میں ١٩٨٣ء کے آغاز سے مثبت تبدیلیاں آنے لگیں اور ان سے کسی حد تک اس سست رفتاری کو دور کرنے میں مدد ملی جو اوّلیں پنجسالہ منصوبے کی تکمیل کے سلسلے میں پائی جاتی تھی۔

	١٩٨١ء - ١٩٨٥ء کی میزان	١٩٧٦ء - ١٩٨٠ء کے مقابلے میں ١٩٨١ء - ١٩٨٥ء کا مجموعی اضافہ	١٩٧٦ء - ١٩٨٠ء کے مقابلے میں ١٩٨١ء - ١٩٨٥ء میں مجموعی حجم میں اضافہ
قومی آمدنی، صرفے اور اجتماع زر کیلئے استعمال کئے جانے والا حصّہ	٢٣٩٨ ارب روبل	٣٥٣ ارب روبل	١١٧ فیصد
صنعتی پیداوار	٣٧٧٨ ″ ″	٦٢٨ ″ ″	١٢٠ ″
زرعی پیداوار (١٩٨٣ء کی قیمتوں کے مطابق)	١٠١٠ ″ ″	٥٣ ″ ″	١٠٦ ″

حمل ونقل کے تمام وسائل کے ذریعے باربرداری								
(۱۰ کھرب ٹن کلومیٹر)	۳۷ر۱	״	״	۵ر۷	״	״	۱۱۸	״
قائم بنیادی اثاثے	۸۱۵	״	״	۱۴۷	״	״	۱۲۲	״
بنیادی سرمایہ کاری	۸۴۲	״	״	۱۲۵	״	״	۱۱۷	״
پھٹکر تجارت	۱۴۶۶	״	״	۲۲۶	״	״	۱۱۸	״

پنجسالہ منصوبے کی مدت کے دوران قومی آمدنی ۱۷ فیصد بڑھی اور صنعتی پیداوار میں ۲۰ فیصد اضافہ ہوا۔ صنعتوں میں گیس صنعت کا فروغ تیزی سے ہوا۔ حجم کے لحاظ سے گیس کی پیداوار کے معاملے میں ملک کو دنیا میں اول مقام حاصل ہوگیا۔ نیوکلیائی بجلی گھروں سے ملنے والی برقی توانائی کی پیداوار میں دگنے سے زائد اضافہ ہوا۔ الگ الگ قسموں کے مشینی اوزاروں کی تیاری کی رفتار بھی تیزی سے بڑھی۔ تعمیرات کی صنعت میں بھی بعض تبدیلیاں آئیں۔ غذائی پروگرام کی عمل آوری کے لیے بھی قدم اٹھائے گئے جس کی وجہ سے زرعی پیداوار کے حجم میں اضافہ ممکن ہوا۔ پنجسالہ مدت کے نصف آخر میں اس بات کے آثار سامنے آنے لگے کہ سماجی پیداوار کی خوش کاری سے متعلق اشارئے بہتر ہو رہے ہیں۔

اس بات پر زور دیا جانا چاہیئے کہ دشواریوں کے باوجود پارٹی نے اپنے بس بھر اس بات کی پوری کوشش کی ہے کہ ۲۶ ویں کانگریس میں معیار زندگی میں اضافے کے جو منصوبہ بند نشانے مقرر کئے گئے تھے وہ حاصل کرلئے جائیں۔ صنعتی اور دفتری مزدوروں اور ملازمین کی اوسط ماہانہ تنخواہوں میں ساتھ ہی اجتماعی کسانوں کے کام کے معاوضے میں اضافہ ہوا اور سماجی صرفہ فنڈ کو توسیع دی گئی۔

	رہنما اصولوں میں مقرر کردہ نشانے جو ۲۶ ویں کانگریس میں منظور کئے گئے	واقعی تعمیل
صنعتی اور دفتری مزدوروں اور ملازمین کی اوسط ماہانہ تنخواہیں، ۱۹۸۵ء میں ۱۹۸۰ء کے مقابلے میں فیصد کے لحاظ سے	۱۱۳ - ۱۱۶	۱۱۳

اجتماعی کسانوں کے کام کا اوسط ماہانہ معاوضہ ۱۹۸۵ء میں ۱۹۸۰ء کے مقابلے میں فیصد کے حساب سے	۱۲۰ - ۱۲۲	۱۲۹
سماجی صرف فنڈ، ۱۹۸۵ء میں ۱۹۸۰ء کے مقابلے میں، فیصد کے حساب سے	۱۲۰	۱۲۵
۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۵ء کی مدت میں مکمل ہونے والی رہائشی سہولیات، ۱۰ لاکھ مربع میٹر میں	۵۳۰ - ۵۴۰	۵۵۲
ماقبل اسکول سہولیات جو ۸۱ - ۱۹۸۵ء کی مدت میں تکمیل کی گئیں، ۱۰ لاکھ جگہوں کے لحاظ سے	۲٫۵	۲٫۹
۸۱ - ۱۹۸۵ء کی مدت میں تعمیر ہونے والے عام تعلیم کے اسکول طلبا کیلئے ۱۰ لاکھ جگہوں کے حساب سے	۴٫۳	۵٫۲
اسپتالوں میں بستروں کی تعداد، ۱۹۸۵ء میں ۱۹۸۰ء کے مقابلے میں، فیصد کے لحاظ سے	۱۰۸ - ۱۱۰	۱۰۸٫۷
۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۵ء کی مدت میں اعلیٰ تعلیم کے اداروں اور تخصیصی ثانوی اسکولوں میں تربیت پانے والے ماہرین، ۱۰ لاکھ کے حساب سے	۱۰	۱۰٫۵

پنشنوں میں اضافہ ہوا۔ صحت کی دیکھ ریکھ کے نظام میں سدھار ہوا اور بچوں والے خاندانوں کو دی جانے والی ریاستی امداد میں نمایاں اضافہ کیا گیا۔ تعلیم اور اسکولی اصلاحات کے لئے کافی رقم مختص کی گئی۔ پچھلی پنجسالہ مدتوں کی طرح مکانوں کی تعمیر کا کام بڑے پیمانے پر جاری رہا۔ ایک کروڑ سے زائد فلیٹ کرائے پر دئے گئے۔ پارٹی کی ہدایات کے مطابق دیہی علاقوں کے سماجی ڈھانچے کی تشکیل نو اور دیہی بستیوں اور شہری بستیوں میں رہنے والوں کے معیار زندگی کو یکساں کرنے کا کام جاری رہا۔

اس طرح پانچ برسوں کی مدت میں بہت کچھ کیا گیا۔ لیکن ہمیں اس کے نتائج کا ایک معروضی جائزہ لینا چاہیئے اور با اصول پارٹی جذبے کے ساتھ ان سنگین کوتاہیوں کو سامنے لانا چاہیئے جو ہماری ترقی کی راہ میں حائل ہیں تاکہ مستقبل کے لئے ضروری نتائج نکالے جا سکیں۔

صاف گوئی کے ساتھ کہنا چاہیئے کہ پنج سالہ منصوبے کی ذمہ داریاں پوری طرح انجام نہیں دی گئیں۔ بہت سی صنعتیں منصوبہ بند نشانے پورے نہ کر سکیں۔ پانچ برسوں کی مدت میں مجموعی طور پر تیار شدہ رولڈ اسٹاک

کی پیداوار میں ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن کی کمی رہی۔ کوئلے کے معاملے میں ۱۴ کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن، تیل کے معاملے میں ۵ کروڑ ٹن سے زائد اور ۱۶ ارب روبل کی مالیت کی اشیائے صارفین کی کمی رہی۔ مشینوں اور آلات کے ڈیزائن، تکنیکی سطح اور معیار بعض معاملات میں قومی معیشت کے تقاضوں سے کم رہے۔ کیمیائی، لکڑی کی اور لکڑی کے کام کی صنعتوں کی سُست رفتاری قائم رہی۔ عام تعمیرات کی اہم وزارتیں سال بہ سال اپنے منصوبے پورے کرنے میں ناکام رہیں۔ زراعت میں جو زبردست وسائل لگائے گئے، ان سے متوقع فائدہ ہمیں حاصل نہیں ہوا۔ کارکردگی اور خوش کاری کے سلسلے میں جو ذمہ داریاں سونپی گئی تھیں، وہ بھی بڑی حد تک پوری نہیں کی گئیں اور سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کی رفتار بھی سُست رہی۔

ان سب باتوں کا اثر معاشی ترقی کے مجموعی نتائج، اور توازن پر پڑا اور قومی آمدنی کو اربوں روبل کا نقصان ہوا۔ اس کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ متعدد ایسے فریضے پورے نہیں کیے جا سکے جن کا مقصد رہن سہن کا معیار مثلاً حقیقی آمدنیاں اور بھتکر تجارت کو بڑھانا تھا۔ مالیہ کی صورت حال میں اور گردشِ زر میں پیچیدگیاں پیدا ہوئیں۔

رفیقو! اس طرح ایک لمبی مدت کے دوران جمع ہونے والی کوتاہیوں کا بوجھ اتنا بڑھ گیا کہ مختصر سی مدت کے اندر اس سے نجات پا ناممکن نہ رہا۔ انفرادی طور پر جو قدم اٹھائے گئے وہ نہ تو معیشت کے منفی میلانات کو روک سکے اور نہ معیشت کو پائیدار اور تیز رفتار ترقی کے راستے پر لا سکے، بنیادی تبدیلیاں لانا اور ڈھانچے کی گہرائی کے ساتھ تشکیل نو کرنا ضروری بن گیا تھا اور پارٹی ملک کو درپیش مسائل کے بنیادی حل پوری تندہی کے ساتھ تلاش کر رہی تھی۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اپریل ۱۹۸۵ء کے مکمل اجلاس نے، جو ہمارے سماج کی زندگی میں ایک موڑ ثابت ہوا، کمیونسٹوں اور سوویت عوام کا رُخ ڈھانچے کی اسی تشکیل نو کی طرف موڑا۔ ڈھانچے کی یہی تشکیل نو ہے جو فوری ضروریات اور سماجی معاشی ترقی کی رفتار میں تیزی لانے کی پارٹی روش کے تقاضے پورے کرتی ہے۔

ہماری قومی معیشت کے پاس وہ ساری چیزیں موجود ہیں جو اس کام کے لئے ابتدائی شرائط کی حیثیت رکھتی ہیں یعنی ایک طاقتور پیداواری سائنسی، تکنولوجیکل اور دانشورانہ صلاحیت وقوت، تربیت یافتہ ہنرمند عملہ اور قدرتی وسائل۔ اب اصل کام یہ کرنا ہے کہ منصوبہ بند سوشلسٹ نظام کی برکتوں اور دن دونی رفتار سے بڑھتے ہوئے امکانات کو کام میں لایا جائے اور سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی معاشی حکمت عملی کو مستقل مزاجی کے ساتھ عملی روپ دیا جائے۔

۲۔ ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کی تیز رفتاری۔ ۲۰۰۰ء تک کے لئے طویل مدّتی فریضہ

رفیقو!

رہنما اصولوں کے مسودے میں ۲۰۰۰ء تک کی مدت کے لئے ملک کی سماجی معاشی ترقی کی رفتار میں تیزی لانے، سوویت سماج کو کیفیتی اعتبار سے ایک نئی سطح پر پہنچانے، اس کی پیداآور قوتوں میں گہری تبدیلیاں لانے اور پیداواری رشتوں کو بہتر بنانے کی پارٹی کی روش کو ٹھوس فرائض اور اعداد و شمار کی شکل دی گئی ہے۔

۱۵ سالہ مدت کو جن اسباب کی بنا پر چُنا گیا اُن میں سب سے پہلے ان فریضوں کی جن سے ملک دوچار ہے بڑھی ہوئی وسعت اور پیچیدگی قابلِ ذکر ہے۔ یہ ایسے فریضے ہیں جن کی تکمیل کے لئے ایک دو پنجسالہ مدتوں سے زائد وقت درکار ہے۔ ساتھ ہی یہ وہ زیادہ سے زیادہ مدت ہے جس میں سائنسی اور ٹکنولوجیکل انقلاب کے موجودہ مرحلے کی اہم کامیابیوں کو اُس کی ترقی کی پیش قیاسیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بھرپور طور پر کام میں لایا جاسکتا ہے۔

رہنما اصولوں کے مسودے کے پس پشت اہم مسائل حل کرنے اور خصوصی مقصد رکھنے والے ان ہمہ گیر پروگراموں کو عمل میں لانے کے راستوں اور طریقوں کا ایک سائنسی تجزیہ کارفرما ہے جو عام طور پر ۲۰۰۰ء تک کی مدت کا احاطہ کرتے ہیں؛ یہ ہیں غذائی اور توانائی پروگرام، انجینئرنگ صنعت اور قومی معیشت کی کیمیا کاری کا فروغ، اشیائے صارفین کی پیداوار اور خدمات کی صنعت کی توسیع۔ اس طرح ۱۵ سالہ مدت حقیقت پسندانہ طور پر قابلِ عمل ہے اور احتیاط کے ساتھ آزمائی ہوئی بنیاد اس کا آدھار ہے۔

معیشت کو ۲۰ ویں صدی کے اواخر تک جو نشانے پورے کرنے ہیں ان کا تعین سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام کے نئے ایڈیشن کی دفعات کو پوری طرح مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔ قومی آمدنی اور صنعتی پیداوار دگنی کرنے کا منصوبہ ہے۔ ملک کی پیداواری مشینری میں معتدبہ اضافہ ہوگا اور بنیادی تبدیلیاں لائیں جائیں گی۔ اس کے نتیجے میں ان پندرہ برسوں کے دوران جو معاشی صلاحیت و قوت پیدا ہوگی وہ کم و بیش اتنی ہوگی جتنی سوویت اقتدار کے بعد گزرنے والے تمام برسوں کے دوران حاصل ہوئی ہے اور کمیونزم کی مادی و تکنیکی بنیاد کی تعمیر کے سلسلے میں ایک لمبی جست لگائی جائے گی۔

سوشلزم کے تحت سماجی پیداوار کا خاص مقصد عوام کے میار زندگی اوران کی ثقافتی سطح میں لگاتار اضافے کو برقرار رکھنا ہے ۔ موجودہ مرحلے پر کمیونسٹ پارٹی جو فریضہ معین کر رہی ہے وہ عوام کی خوش حالی کو ایک بلند تر، کیفیتی لحاظ سے نئی سطح پر پہنچانے کا فریضہ ہے ۔

محنت کے میدان میں جو انسانی سرگرمی کا خاص میدان ہے، سماجی مسائل کے حل کو ترجیحی اہمیت دی گئی ہے ۔یہاں ایک اولین فریضہ زیادہ مشقت طلب اور اوب جانے کی حدتک یکساں کام میں کمی لانا ہے ۔ جسمانی محنت سے انجام پانے والے کام کے حصے میں نصف سے زیادہ کمی آئے گی ۔ اس کی وجہ سے دوکروڑ سے زائد لوگوں کو غیر ہنرمندانہ کاموں سے نجات مل جائے گی اوران کی محنت کو بامعنی اور اطمینان بخش بنایا جاسکے گا۔

یہ انتظام کیا جارہا ہے کہ آئندہ پندرہ برسوں میں مادّی خوش حالی اور ذہنی ترقی کے وہ مسائل بنیادی طور پر حل کرلئے جائیں جو سماج کے سبھی حصّوں کے لئے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں ۔ اس کے معنی سب سے پہلے یہ ہیں کہ اعلیٰ درجے کی اور متنوع اشیا، اور خدمات کی بڑھتی ہوئی واقعی مانگ کو بھرپور طور پر پُورا کیا جائے اور خوراک کے ان معقول معیاروں کو حاصل کیا جائے جن کی سائنس سفارش کرتی ہے ۔زبردست سماجی اہمیت رکھنے والا ایک فریضہ یعنی عملی طور پر ہر سوویت خاندان کو ایک الگ رہائش گاہ ۔ فلیٹ یا مکان کی فراہمی کا فریضہ، ۲۰۰۰ تک پورا کرلینا ہوگا ۔ اس کے لئے توانائی اور مالی وسائل کو پوری طرح اکٹھا کرنے اور مرکز اور مقامی دونوں جگہوں پر اس بنیادی سوال پر لگاتار توجہ کی ضرورت ہوگی ۔

تعلیم، عملے کی تربیت اور طبی خدمات کے نظام کو بنیادی طور پر بہتر بنانا ہے اور ثقافت، تفریح اور کھیل کود کے لئے، پورے سماجی میدان کے لئے مادی سہولیات کو کافی حدتک وسعت دی جانی ہے ۔

ظاہر ہے کہ معینہ مدت کے اندر اندر سماجی پیداوار اور معیار زندگی سے متعلق یہ نشانے خوش کاری اور کارکردگی میں اور ہماری ترقی کی شرح فروغ میں نمایاں اضافے کے ذریعے ہی پورے کئے جا سکتے ہیں ۔

پارٹی کی معاشی پالیسی میں ترقی کی شرحیں ہمیشہ ایک مرکزی سوال رہی ہیں اور آج بھی ہیں۔آج ملک کی سماجی معاشی ترقی کو تیزرفتار بنانے کے تصور کی روشنی میں یہ ایک بنیادی اہمیت اور ایک نئی معنویت حاصل کرگئی ہیں ۔

پہلے یہ کہ اس بات کا انتظام کیا گیا ہے کہ قومی آمدنی کو زیادہ متحرک کردار عطا کیا جائے ۔اس کی ترقی کی شرحوں میں اضافہ کیا جانا ہے ۔ یہ اضافہ پچھلی پنجسالہ مدت کے سالانہ اوسط، ۳۱ فیصد سے بڑھ کر ۹۰ ادیں پنجسالہ مدت میں ۵ فیصدی ہوجائے گا ۔ اس طرح پچھلی تین پنجسالہ مدتوں کے دوران ترقی کی شرحوں میں گراوٹ کا جو منفی رجحان تھا، اسے روک دیا جائے گا ۔ مطلق شکل میں قومی آمدنی میں اضافے کی شرح اور زیادہ بڑی ہوگی ۔ اس کے نتیجے میں اس مدت کے دوران جو قومی آمدنی پیدا کی جائے گی، وہ مجموعی طور پر کم و بیش ۱۲۰۰ کھرب روبل کے برابر ہوگی ۔ یہ رقم سوویت اقتدار کے قیام کے بعد اب تک گزرنے والے

تمام برسوں کی مجموعی رقم سے زائد ہوگی ۔بڑے پیمانے کے معاشی اور سماجی فریضوں کی بہ یک وقت انجام دہی کے لئے قومی آمدنی کی شرح ترقی میں اور اس کی مطلق شکل میں یہ اضافہ بنیادی ضرورت کی حیثیت رکھتا ہے۔ ساتھ ہی اس کی ضرورت اس لئے بھی ہے کہ ملک کی دفاعی صلاحیت کو مناسب سطح پر برقرار رکھا جا سکے۔

دوسرے یہ کہ سماجی اور معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے کے عمل کے دوران پیداوار کے ایک زیادہ متوازن ڈھانچے کی تشکیل کا کام انجام دیا جائے گا جو زیادہ جامع ہوگا اور بڑھتی ہوئی اور بدلتی ہوئی سماجی ضروریات سے مطابقت رکھے گا۔اس کے معنی یہ ہیں کہ ترقی کے ہر فیصد نکتہ اور ہر روبل کو کیفیتی لحاظ سے نئی اور موثر پیداوار کا اظہار کرنا چاہیئے جو صارفین کے لئے اعلیٰ تجارتی خصوصیات کی حامل ہو اور جس کی قومی معیشت اور آبادی کو ضرورت ہو اور اسی میں معاشی ترقی کی موجودہ حکمت عملی کے اٹل تقاضے مضمر ہیں۔

تیسری، اور میں کہوں گا کہ اہم ترین چیز یہ ہے کہ ترقی کی اعلیٰ شرح ہر حال میں ایک بنیادی طور پر نئے آدھار پر، ہمہ گیر اور مسلسل شدت کاری کی بنیاد پر حاصل کی جانی چاہیئے۔ اس فریضے کا تعین کرتے ہوئے پارٹی نے اس کی عمل آوری کے اہم طریقوں کی بھی نشاندہی کی ہے ۔یہ ہیں: سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کی رفتار میں بنیادی طور پر تیزی لانا اور سائنس اور تکنولوجی کی اعلیٰ سطحوں کا حصول۔اسے ہماری ترقی کے محرک یا حملان کی حیثیت حاصل ہے جس کے عمل کی رفتار ہر پنج سالہ مدت کے دوران دوچند ہوتی جائے گی۔

پارٹی شدت کاری کے سوال کو ہمہ گیر اور وسیع طور پر لیتی ہے ۔ہماری معیشت ایک ایسی سطح پر پہنچ گئی ہے جہاں وہ پہلے کی طرح وسائل کے مسلسل اضافے کے ذریعے اور وہ بھی تیز رفتار کے ساتھ ترقی نہیں کر سکتی بلکہ اس کے لئے اب پیداوار کی ہمہ جہت شدت کاری اور بڑے پیمانے پر شدت کاری کی ضرورت ہے۔ منصوبہ صرف یہی نہیں ہے کہ محنت کی پیداواری صلاحیت کو زبردست بڑھاوا دیا جائے بلکہ پیداوار کی فی اکائی کے لحاظ سے مادی ساز و سامان کی کھپت اور صرفے اور پیداوار اور اثاثے کے تناسب باہمی میں بھی کمی لانے کا منصوبہ ہے اور یہ بھی کہ الگ الگ صنعتوں میں نہیں بلکہ پوری قومی معیشت میں شدت کاری رائج کی جائے۔معاشی اور سماجی ترقی کی رفتار تیز کرنے کا صرف یہی یقینی راستہ ہے۔

سماجی محنت کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ آگے چل کر سوشلزم کے بنیادی مسائل کے حل کا خاص رُخ ہے ۔پروگرام سے متعلق جو فریضہ لینن نے ہمارے لئے ورثے میں چھوڑا ہے یعنی اعلیٰ عالمی سطح کا حصول اس کی انجام دہی کے سلسلے میں فیصلہ کن قدم اگلے پندرہ برسوں میں اٹھایا جائے گا۔رہنما اصولوں کے تحت پوری قومی معیشت میں پیداواری صلاحیت میں ۲۰۰۰ء تک ۲ء۳ تا ۵ء۲ گنا اضافے کا اہتمام کیا گیا ہے ۔اس کے نتیجے میں سوویت معیشت ترقی کی کیفیتی اعتبار سے ایک نئی شاہراہ پر آکھڑی ہوگی: پیداوار میں اضافے کو پہلی بار وسائل محنت کی ضرورت میں تخفیف کے ساتھ ساتھ یقینی بنایا جائے گا اور اس طرح متعدد سماجی مسائل کے حل کے لئے پہلے سے کہیں زیادہ امکانات پیدا کر دئے جائیں گے۔ان سب باتوں سے

ہم اس قابل بن جائیں گے کہ وسائل محنت کو قومی معیشت کے زیادہ متحرک کردار کے مطابق زیادہ معقول طور پر تقسیم کرنے کا سانچہ تشکیل دیں اور ساتھ ہی عوام کے لیئے مکمل اور موثر روزگار کو بھی یقینی بنائیں جو سوشلسٹ سماجی نظام کے جوہر اور کردار کا بنیادی تقاضا ہے۔

ہم جس دستاویز پر غور کر رہے ہیں اس میں مادی وسائل کے سلسلے میں معیشت کی ضرورت پوری کرنے کے لئے ایک بنیادی طور پر نیا رویہ کارفرما ہے۔ جہاں پچھلے برسوں میں یہ ضرورت بڑی حد تک پیداوار بڑھا کر پوری کی جاتی تھی وہاں طویل مدتی فریضہ یہ ہے کہ ایندھن، توانائی، خام مال، دھات اور دوسری اشیاء کی ضرورت میں ۷۵ تا ۸۰ فیصد اضافہ ان اشیاء کے کفایت شعارانہ استعمال سے پورا کیا جائے گا۔ درج ذیل مثال سے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قومی معیشت کے لئے یہ لائن کتنی موثر ہے۔ اگر معاشی ترقی کا کردار نہیں بدلتا تو اس صدی کے اواخر تک ہمیں مجوزہ مقدار سے تقریباً ۵ کروڑ ٹن زیادہ رولڈ اسٹاک درکار ہوگا۔ وسائل میں بچت کا جو راستہ اپنایا گیا ہے اس کے نتیجے میں فی اکائی پیداوار کے لحاظ سے توانائی اور ساز و سامان کے صرفے میں نمایاں کمی آئے گی۔

شدت کارانہ ترقی اور پیداواری مشین کی تکنیکی اصلاح پیداوار اور اثاثے کے تناسب باہمی سے سخت تقاضے کرتی ہے۔ افسوس اس کا ہے کہ اس تناسب باہمی میں کمی کے منفی رجحان پر ابھی تک قابو نہیں پایا جا سکا ہے۔ منصوبہ یہ ہے کہ آئندہ پندرہ برسوں میں اس اشاریے کی حرکیات میں بھی تبدیلی لائی جائے: پہلے مرحلے پر یعنی ۱۰ ویں دہائی میں پیداوار اور اثاثے کے تناسب باہمی کو مستحکم کیا جائے اور پھر اس کی ترقی کو یقینی بنایا جائے۔

سائنسی اور تکنولوجیکل انقلاب کی کامیابیوں کی بنیاد پر قومی معیشت کو مشینری اور آلات سے ازسرنو لیس کرنے کا کام حقیقی معنوں میں تاریخی اہمیت رکھنے والا فریضہ ہے۔ صرف یہی طریقہ ہمہ گیر اور ہمہ جہت شدت کاری کو ٹھوس بنیاد فراہم کر سکتا ہے۔ اس کے معنی ہیں ملک کی مادی اور تکنیکی بنیاد کی تیزی کے ساتھ جدید کاری اور کیفیتی بہتری۔ یہ بات بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ اس کی اعلیٰ سطح کو مسلسل برقرار رکھا جائے اور وہ عالمی کامیابیوں کی ہم پلّہ بنی رہے۔ اس سلسلۂ عمل کو تمام صنعتوں پر محیط ہونا چاہیئے۔ ہر وزارت اور ہر صنعتی ادارے کے پاس پیداواری اثاثوں کی لگاتار جدید کاری کا ایک ٹھوس پروگرام لازمی طور پر ہونا چاہیئے اور اسے ثابت قدمی کے ساتھ بروئے کار لانا چاہیئے۔ یہ محض معاشی نہیں بلکہ اہم سماجی مسائل کے حل کے لیئے بھی ضروری ہے۔

تو یہ ہیں معیشت کے فروغ اور عوام کے معیارِ زندگی میں اضافے کے وہ مقاصد اور اہم فریضے جن کا تعین پارٹی ایک لمبی مدت کے لئے کر رہی ہے۔ یہ بلاشبہ متاثر کن ہیں۔ ان کی انجام دہی ملک کو سماجی ترقی کی شاہراہ پر کافی آگے بڑھائے گی اور دنیا میں اس کے معاشی موقفوں کو خاطر خواہ تقویت پہنچائے گی جس کے

نتیجے میں سوشلزم کی قوتِ کشش میں مزید اضافہ ہوگا۔ جو کچھ منصوبہ بنایا گیا ہے اس کی عمل آوری کے لئے ضروری ہوگا کہ ہم اپنی کوششوں اور قوتوں کو اکٹھا کریں اور حرکت میں لائیں، سوشلسٹ پیداوار اور اس کی کارکردگی میں اضافے کے تمام عوامل کو پوری طرح سرگرم بنائیں۔

اور اس معاملے میں اہم ترین کام یہ ہے کہ انسانی عنصر میں نئی روح پھونکی جائے۔ یہ محنت اور صرف محنت ہے جو منصوبوں کو عمل میں لانے اور انھیں ٹھوس کاموں کا روپ دینے میں معاون بنتی ہے۔ اس لئے ہر محنت کش کا یہ بنیادی سیاسی فریضہ ہے کہ وہ پروگرام میں درج پارٹی کے مقاصد کو اپنے دل میں بسالے، انھیں اپنا بنیادی نصب العین سمجھے جن سے اس کے اپنے اور تمام سماج کے مفادات پورے ہوتے ہیں ہمارے ملک کی خوش حالی اور کمیونزم کی تعمیر کی سرگرمی میں نت نئی کامیابیوں کی قابلِ اعتبار ضمانت یہی ہے۔

مجوزہ ترتیب نو کی گہرائی اور وسعت یہ ضرورت پیدا کرے گی کہ قومی معیشت کی انتظام کاری کو ایک نئی اور بلند تر سطح پر پہنچایا جائے۔ تمام صنعتوں اور جمہوریاؤں کے سامنے آئندہ ۱۵ برسوں کے لئے انتہائی واضح سمتیں ہونی چاہئیں۔ صرف یہی وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے ہم اپنی ترقی کے مرحلوں کی واضح نشاندہی کرسکتے ہیں اور موجودہ صدی کے اواخر تک کی مدت میں معاشی انتظام کاری کے مقاصد اور تدابیر کے تسلسل کو یقینی بنا سکتے ہیں نیز پارٹی کی معاشی حکمتِ عملی کی تعمیل میں ہر پنج سالہ منصوبے کے مقام اور رول کا تعین کرسکتے ہیں۔

۳۔ بارہواں پنجسالہ منصوبہ۔ پارٹی کی معاشی حکمت عملی کی تعمیل کا ایک فیصلہ کن مرحلہ

پارٹی کی طویل مدتی معاشی حکمت عملی کی عمل آوری کے سلسلے میں ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کو ایک بنیادی اور انتہائی اہم مرحلے کی حیثیت حاصل ہے۔ اس مدت کے دوران ہماری معیشت میں نمایاں ترقی یقینی طور پر ہونی چاہیے اور اسے ترقی کے اعلیٰ راستے پر رفتار میں تیزی لانے کے راستے پر گامزن کیا جانا چاہیے۔

پنج سالہ منصوبے کے خاص فریضے کا تعین انہی موقفوں سے کیا گیا ہے۔ فریضے کی تفصیل اس طرح ہے کہ تیز رفتار سائنسی اور ٹکنولوجیکل ترقی، صنعت کی نئے سرے سے مشین بندی اور تکنیکی تعمیر نو نیز موجودہ پیداواری صلاحیت کے شدت کارانہ استعمال، معاشی انتظام کاری کے نظام اور معاشی میکانزم میں سدھار کے ذریعے معاشی ترقی

میں اضافے کی شرحوں اور اس کی کارکردگی کو بڑھایا جائے اور اسی بنیاد پر سوویت عوام کے معیار زندگی میں مزید اضافہ کیا جائے۔

کامریڈ مندوبین! مجھے یہ بتانے کی اجازت دیجئے کہ رہنما اصولوں میں سماجی پیداوار کی ترقی اور کارکردگی کے جو اشاریے پیش کئے گئے ہیں، وہ اس بات کو پوری طرح یقینی بناتے ہیں کہ ۱۲ویں پنجسالہ منصوبے کا خاص مقصد پورا ہو کر رہے گا۔

قومی معیشت کے متحرک کردار کی عکاسی حیرت انگیز طور پر اور قائل کن انداز میں کلیدی معاشی اشاریوں کی شرح ترقی میں، مطلق شکل میں، اضافے سے ہوتی ہے۔ ۱۹۸۶ء تا ۱۹۹۰ء کی مدت میں قومی آمدنی ۱۶ء۱ گنا بڑھ جائیگی۔ یہاں پر یہ بتانا ضروری ہے کہ پچھلے پانچ برسوں کے دوران اس اشاریے میں کمی آئی تھی۔

	شرح ترقی، مطلق شکل میں (ارب روبل میں)		اوسط سالانہ شرح ترقی (فیصد)	
	۱۹۸۰ء کے مقابلے میں ۱۹۸۵ء میں	۱۹۸۵ء کے مقابلے میں ۱۹۹۰ء میں رہنما اصولوں کے مطابق	گیارہویں پنجسالہ منصوبے میں	بارہویں پنجسالہ منصوبے میں رہنما اصولوں کے مطابق
قومی آمدنی کا جو حصہ صرفے اور اجتماع زر کے لئے کام آیا	۷۱	۹۶ – ۱۱۱	۳٫۱	۳٫۵ – ۴٫۰
صنعتی پیداوار	۱۳۵	۱۶۹ – ۱۹۴	۳٫۷	۳٫۹ – ۴٫۴
اس میں ذرائع پیداوار (گروپ الف)	۹۹	۱۲۳ – ۱۴۲	۳٫۶	۳٫۷ – ۴٫۲
اشیائے صارفین (گروپ ب)	۳۶	۴۶ – ۵۲	۳٫۹	۴٫۱ – ۴٫۶
زرعی پیداوار (پچھلے پنجسالہ منصوبے سے اوپر پیداوار میں اوسط سالانہ اضافہ، ۱۹۸۳ء کی قیمتوں میں)	۱۱	۲۸ – ۳۲	۱٫۱	۲٫۷ – ۳٫۰

پھٹکر تجارتی لین دین	۴۶	۵۹ ـ ۷۳	۳٫۱	۳٫۴ ـ ۴٫۰
آبادی کے لئے بامعاوضہ خدمات کا حجم	۹٫۸	۱۳٫۷ ـ ۱۸٫۲	۵٫۰	۵٫۴ ـ ۷٫۰

اس کے نتیجے میں ۱۹۹۰ء میں قومی آمدنی ۶۱۴ ارب روبل تک جا پہنچے گی۔ اور صنعتی پیداوار کے حجم میں ۱۰ کھرب روبل کا اضافہ ہوگا۔ یہ وہ شرحیں اور زاویے ہیں جو ۲۰ ویں صدی کی آخری دہائی کے آغاز میں ہماری معیشت کی خصوصیت ہوں گے۔

۱۲ واں پنجسالہ منصوبہ ایک اور نمایاں خصوصیت کا حامل ہوگا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ بعد کے دس برسوں کے دوران ملک کی سماجی معاشی ترقی کی شرح ترقی میں اضافے کی داغ بیل ڈالے۔ معاشی توازنوں کا تعین کرنے کے سلسلے میں اس نے ضروری قرار دیا ہے کہ سرمایہ کاری کی پالیسی پر خصوصی توجہ دی جائے۔ پچھلی تین پنجسالہ مدتوں میں ان کی شرح میں مسلسل اور معتد بہ کمی آئی ہے اور اس کے نتیجے میں قائم اثاثوں کی جدید کاری، صلاحیتوں کی شرح ترقی اور آخر آخر مجموعی طور سے معاشی ترقی کی رفتار کم ہوتی رہی۔

رفتار میں تیزی لانے کی روش کے پیش نظر سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے یہ مناسب سمجھا کہ پیداوار میں سرمایہ کاری کی شرح ترقی کو جو پچھلے پنجسالہ منصوبے کے دوران ۱۶ فیصد تھی، بڑھا کر ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کے دوران ۲۵ فیصد کر دیا جائے۔ قدرتی طور پر اس کے لئے قومی آمدنی کی تقسیم میں تناسبوں کے لحاظ سے تبدیلی لانا ضروری ہے یعنی اجتماع زر کے لئے مختص کئے جانے والے حصے میں اضافہ۔ موجودہ اور طویل مدتی مقاصد کے حصول کے لئے یہ قدم ضروری ہے۔ آگے چل کر اجتماع زر کے حصے میں استحکام لایا جائے گا اور یہی نہیں اسے کسی قدر کم کیا جائے گا۔

اس بات پر زور دیا جانا چاہئے کہ یہ قدم سماجی پیداوار کی بڑھتی ہوئی خوش کاری کے حالات میں اٹھایا جائے گا جس سے ممکن بنے گا کہ صرفہ فنڈ کے مطلق پہلوؤں میں کافی اضافہ کیا جائے جو سوویت عوام کے معیار زندگی کا تعین کرتا ہے۔ میں کچھ اعداد و شمار آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی مدّت کے دوران صرفہ فنڈ میں ۷۴ ارب روبل کا اضافہ ہوگا جبکہ پچھلی پنجسالہ مدّت کے دوران یہ اضافہ ۵۵ ارب روبل تھا۔ آبادی کی حقیقی آمدنی زیادہ تیز رفتار کے ساتھ بڑھے گی۔ ترقی کا یہ کردار ہمارے منصوبوں کے سماجی رُخ میں شدّت کاری کی سمت پارٹی کی طویل مدّتی روش سے پوری طرح ہم آہنگ ہے۔

۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی مدّت کے دوران ایک فوری معاشی اور سیاسی فریضے کی انجام دہی کے سلسلے میں ایک فیصلہ کن قدم اٹھایا جائے گا، یہ قومی معیشت کو ترقی کے شدّت کارانہ راستے پر لانے کا زینہ ہے۔ یہ انتظام کیا گیا ہے کہ حتمی نتائج میں اضافہ ہو، ساتھ ہی ساتھ کلیدی وسائل میں اضافے کی شرحوں

میں نمایاں کمی کی جاتی رہے اور اسی کے ساتھ کام کے سارے کیفیتی اشاریوں کو بہتر بنایا جاتا رہے۔

	پانچ برسوں میں اضافہ (فیصد) ۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۵ء	۱۹۸۶ء تا ۱۹۹۰ء رہنما اصولوں کے مسودے کے مطابق	ترقی کی شرحوں میں اضافہ (+) اور کمی (-)
۱۔ پیداوار کے نتائج			
قومی آمدنی صرفہ اور اجتماع زر کے لئے استعمال کردہ حصّہ	۱۷	۱۹ - ۲۲	۲ - ۵ +
صنعتی پیداوار	۲۰	۲۱ - ۲۴	۱ - ۴ +
زرعی پیداوار (اوسط سالانہ حجم)	۶	۱۴ - ۱۶	۸ - ۱۰ +
۲۔ کلیدی وسائل			
مادی پیداوار میں مصروف لوگوں کی تعداد	۲٫۳	۰٫۵	۱٫۸ -
قائم پیداواری اثاثہ	۳۷	۳۰	۷ -
اشیائے محنت کی پیداوار	۱۷	۱۵	۲ -

رہنما اصولوں میں سماجی محنت کی پیداواری صلاحیت میں ۲۰ تا ۲۳ فیصد اضافے کا اہتمام کیا گیا ہے جبکہ پچھلی پنجسالہ مدت میں یہ فیصد ۱۶٫۵ تھا۔ پوری تاریخ میں پہلی بار منصوبہ بنایا گیا ہے کہ قومی آمدنی میں اور صنعت نیز مادی پیداوار کی دوسری شاخوں کی پیداوار میں عملی طور پر سارا اضافہ محنت کی پیداواری صلاحیت میں اضافے کے ذریعے حاصل کیا جائے۔ یہ نئی پنجسالہ مدت کی ایک بنیادی خصوصیت ہے۔ انہی برسوں میں وسائل محنت کی شرح ترقی کم ہوگئی اور صرف ۳۲ لاکھ افراد تک محدود رہے گی۔ محنت کی پیداواری صلاحیت میں منصوبہ بند اضافے کے بغیر قومی معیشت کو اضافی طور پر دو کروڑ ۲۰ لاکھ سے زائد افراد کی ضرورت ہوگی۔ ظاہر ہے ہمارے پاس محنت کے اتنے وسائل ہیں ہی نہیں۔ ۱۲ویں پنجسالہ مدت کے دوران یہ ممکن لگتا ہے کہ نہ صرف موجودہ

اضافے سے ہی کام چلا لیا جائے بلکہ لگ بھگ اس پورے اضافے کو تعلیم، صحت عامہ اور دوسرے سماجی اور ثقافتی میدانوں میں مصروف کر دیا جائے جبکہ پچھلے پانچ برسوں میں وسائل محنت میں اضافہ مساوی طور پر پیداواری اور غیر پیداواری میدانوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔

پارٹی نے جو روش مرتب کی ہے، اس کے مطابق کفایت شعاری کو ایندھن، کچے اور دوسرے مال کی اضافی ضرورت پوری کرنے کا خاص وسیلہ بنانا جیسے اہم فریضے کی تکمیل میں معتد بہ تیزی لانی ہے۔ منصوبہ یہ ہے کہ یہ وسیلہ آئندہ پانچ برسوں میں کلیدی وسائل کی مانگ میں اضافے کا ۶۰ تا ۶۵ فیصد حصہ پورا کرے گا۔ اس کے نتیجے میں ۱۹۹۰ء میں قومی معیشت میں مادّی مصارف کی بچت مجموعی طور پر دُگنی ہو جائے گی۔ اتنے بڑے پیمانے پر وسائل کی بچت کی کوئی مثال اب تک ہمارے ملک میں نہیں ملتی۔ یہ ہماری ترقی کے موجودہ مرحلے کی معروضی ضروریات کی عکاسی کرتی ہے۔

وسائل کی بچت کا مسئلہ حل کرنے کے راستے گوناگوں ہیں۔ اوّل اوّل اس کے معنی ہیں جدید ترین ٹکنولوجی اور جدید ترین پیداواری تکنیکوں کا، تنظیم کی جدید شکلوں کا اور ایک موثر معاشی میکانزم کا استعمال۔ اور یقیناً اس کے معنی یہ بھی ہیں کہ ایسے مادّی حالات اور اس طرح کی اخلاقی اور اخلاقیاتی فضا کام کے ہر اجتماعیہ میں قائم کی جائے جس میں سارے محنت کش عوام، سارے سوویت عوام اس بڑے کام کی طرف راغب ہوں اور سرگرم شریک کار بن جائیں۔

اس کے معنی دوبارہ تیار کردہ وسائل کے زیادہ سے زیادہ از سر نو استعمال کے بھی ہیں۔ صنعتی صرفے میں اس طرح کے وسائل کا تناسب اب تک کم ہے حالانکہ مختلف جمہوریاؤں میں، مثلاً سوویت سوشلسٹ جمہوریہ یوکرین میں اس سلسلہ میں خاطر خواہ مثبت تجربہ حاصل کیا جا چکا ہے۔ برادرانہ سوشلسٹ ملکوں میں بھی اس میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں۔ مستقبل میں استعمال کے لئے دوبارہ تیار کردہ خام مال کے تناسب کو اوسطاً کم از کم ۱۰، ۱۲ فیصد تک بڑھانے کا منصوبہ ہے۔ وزارتوں کے سربراہوں اور یونینی جمہوریاؤں کے رہنماؤں کو اس معاملے میں بنیادی طور پر اپنا رویّہ بدلنا چاہئے۔ استعارے کی زبان میں کہا جائے تو اکثر وہ بے پناہ دولت کے انبار پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ خام مال کی قلّت کی شکائت بھی کرتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس زبردست نقصان کو بھی مدِ نظر رکھنا چاہئے جو ماحول کو پہنچایا جا رہا ہے۔ استعمال کے لئے دوبارہ تیار کردہ وسائل کو کام میں لانے کے سوال پر سوویت یونین کی ریاستی منصوبہ بندی کمیٹی اور سوویت یونین کی ریاستی سپلائیز کمیٹی کو بھی ریاست کے مفادات کا پوری طرح خیال رکھتے ہوئے اصولی موقف اختیار کرنا چاہئے۔

کارکردگی بڑھانے کے اہم مسائل میں، میں تو کہوں گا، پیداوار اور کام کا معیار انتہائی فوری اور شدید مسئلہ ہے۔ یہ محض معاشی نہیں، سیاسی مسئلہ بھی ہے۔ مختصر سی مدّت میں ہم نے کئی طرح کی مصنوعات کی پیداوار کے حجم کے معاملے میں دنیا میں رہنمایانہ مقام حاصل کر لیا ہے۔ اب ہم معیار کا مسئلہ حل کر سکتے ہیں

اور ہمیں اپنی لگا تار کوششوں کے ذریعے لازمی طور پر اسے حل کرنا چاہئے۔ قومی معیشت ایک ایسی منزل پر پہنچ گئی ہے جہاں ایک بھی اہم پیداواری یا سماجی مسئلہ معیار سے متعلق صورت حال میں بنیادی سدھار لائے بغیر حل نہیں کیا جا سکتا۔

پیداوار کے معیار میں سدھار آخری تجزیئے میں، اس کی کمیت کا، وسائل کی بچت اور سماج کی مانگ کی زیادہ بھرپور تکمیل کا سوال بھی ہے۔ یہاں میں صرف ایک مثال پیش کروں گا۔ سب جانتے ہیں کہ ٹائروں کا مسئلہ ملک میں کتنی شدید نوعیت کا حامل ہے۔ پٹرو کیمیائی صنعت کی وزارت بھی اس سے واقف ہے۔ اس مسئلے کے حل کرنے کا معقول ترین طریقہ یہ ہے کہ ٹائروں کی مدّت کار بڑھائی جائے۔ اس کے اشاریے میں ۱۰ فیصد کا اضافہ سالانہ ۹۰ لاکھ ٹن ٹائر بنانے کے برابر ہو گا۔ یہ تعداد پوری طرح اس تعداد کے برابر ہے جس کی قلّت ہم معیشت اور آبادی کی مانگ پوری کرنے کے سلسلے میں محسوس کر رہے ہیں۔ اس طرح کی بہت سی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔

رہنما اصولوں کے مسودے میں آئندہ پانچ برسوں میں اعلیٰ معیار کی صنعتی مصنوعات کے تناسب کو تقریباً دُگنا کر دینے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ یہاں یہ ضروری ہے کہ سرٹیفکیشن کے رول اور مصروفیت کو خاصی بڑی حد تک بڑھا دیا جائے۔ آج فوری ضرورت اس کی ہے کہ اس معاشی میکانزم کو کارگر انداز میں استعمال کیا جائے جسے ان صنعتی اداروں کو مادّی اور اخلاقی سزا دینے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو گھٹیا معیار کو برداشت کرتے ہیں۔ ساتھ ہی کام کے ان اجتماعیوں کی جو جدید اعلیٰ معیار کی مصنوعات بناتے ہیں اور جن کی ہمارے یہاں اچھی خاصی تعداد ہے، حوصلہ افزائی کی جانی چاہئے اور خاصی فراخ دلی سے کی جانی چاہئے۔ اب اس معاملے میں اہم فیصلے کئے گئے ہیں: اُجرتوں میں قابلِ قدر اضافے اور سخت قاعدے رائج کئے گئے ہیں۔ صنعتی اداروں اور انجمنوں کو چاہئے کہ تیزی کے ساتھ اپنے کام کے ڈھانچے کی تشکیل نو کریں تاکہ معیار سے متعلق نئی ضروریات کسی کے لئے حیرت انگیز ثابت نہ ہوں۔

معیار میں اضافہ ایک قوم گیر فریضہ ہے اور اسے انتظام کاری کے تمام اداروں، تمام صنعتی اداروں اور کارخانوں اور تمام محنت کش عوام کی مشترکہ کوششوں کے ذریعے، اور جدید سائنس اور ٹکنولوجی کی کامیابیوں نیز عوام الناس کی پہل کاری اور ان کے تخلیقی کام کے بھروسے ہی پورا کیا جا سکتا ہے۔ اس معاملہ میں سارے وسائل سے، معاشی، انتظامی اور تعلیمی سبھی وسائل سے کام لیا جانا چاہئے۔ بے دِلی کے ساتھ کئے گئے ادھورے اقدامات بھی اس معاملے میں برداشت نہیں کئے جا سکتے۔ منظورہ فیصلوں کی عمل آوری کے لئے توانائی، جفاکشی اور استقلال سے بھرپور طور پر کام لیا جانا چاہئے۔ تمام محنت کش عوام کے نام سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے خط میں معیار کا مسئلہ اسی طرح اٹھایا گیا ہے اور اسے اسی طرح حل کیا جانا چاہئے۔

رفیقو، رہنما اصولوں کے مسودے میں پیداوار کی ترقی اور عوام کی خوشحالی میں اضافے کے لئے انتہائی ذمہ دارانہ اور مشکل نشانے مقرر کئے گئے ہیں۔ اس میں سوویت مسلح افواج کو وہ ساری چیزیں فراہم کرنے

کا بندوبست کیا گیا ہے جن کی انھیں مادرِ وطن کی حفاظت اور مدافعت کے لئے ضرورت ہے۔ ۱۲ویں پنجسالہ منصوبے کو جو پارٹی کی طویل مدتی حکمت عملی کا نقطۂ آغاز ہے، ترقی کی شرحوں اور کارکردگی کے اعتبار سے، غرض کہ ہر لحاظ سے ہماری معیشت کا ایک موڑ بن جانا چاہئے۔ اس راستے میں بھی ایک موڑ بننا چاہئے کہ جو ہم پنجسالہ منصوبے کی تکمیل کی کوششوں کو منظم کرنے کے لئے اپناتے ہیں۔

ماضی سے نتائج اخذ کئے جانے چاہئیں جب پنجسالہ منصوبوں کی تکمیل کا سارا زور آخری برسوں پر مرکوز ہو جاتا تھا۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی ایک ہدایت میں، ۱۹۸۶ء ہی میں جو موجودہ پنجسالہ منصوبے کا پہلا سال ہے، قومی معیشت کے فروغ کے لئے، اس طرح کی شرحوں کا تعین کیا گیا ہے جو پنجسالہ منصوبے کی ذمہ داریوں کو زیادہ مساوی طور پر تقسیم کرنا ممکن بنائیں گی اور اس طرح اس کی تکمیل کے لئے حقیقت پسندانہ حالات وجود میں لائیں گی۔ یہ ساری چیزیں پنجسالہ مدت کے آغاز ہی سے سخت محنت کی طلبگار ہیں اور بعد کے برسوں کے لئے ضروری آہنگ متعین کرتی ہیں۔

موجود تنظیمی اور سماجی قوتوں کو حرکت میں لانے کے لئے فوری طور پر قدم اٹھایا جانا چاہئے اور رفتار میں تیزی لانے کے کلیدی طویل مدتی عوامل کو، سب سے پہلے سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی کو پوری طرح متحرک کیا جانا چاہئے۔ کام کی ان تمام سمتوں کو جوڑ کر ہی ہم اپنے منصوبوں کو عمل میں لا سکیں گے اور معینہ سماجی نشانے پورے کر سکیں گے۔

۴۔ بارہویں پنجسالہ منصوبے کی مدت میں معاشی شدت کاری کے خطوط

۱۔ سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی کی تیز رفتاری: شدت کاری کا خاص ذریعہ

ہمہ جہتی شدت کاری کی پارٹی کی پالیسی سائنسی اور ٹکنولوجیکل انقلاب کے موجودہ مرحلے کی بے پناہ قوتوں پر مبنی ہے۔ لینن کا یہ قول کہ کمیونزم کی تعمیر کے لئے ہمیں سائنس اور ٹکنولوجی کو لازمی طور پر حرکت میں لانا چاہئے، آج پہلے سے کہیں زیادہ بروقت بن گیا ہے۔ سائنس اور ٹکنولوجی کو حرکت میں لانے کے معنی آج یہ ہیں کہ سائنسی اور ٹکنولوجیکل ترقی کے انتہائی ترجیحی میدانوں میں رفتار تیز کی جائے، ہر ترقی پسند چیز کے فوری اور بڑے پیمانے پر رواج کو یقینی بنایا جائے اور پیداآور قوتوں کی کیفیتی اعتبار سے قلب ماہیت

کو جائے۔ اس کے معنی یہ بھی ہیں کہ سوشلسٹ برادری کے ملک سائنسی اور تکنیکی کامیابیوں کو مشترکہ طور پر بڑھاوا دیں اور موثر طور پر استعمال میں لائیں اور محنت کی عالمگیر تقسیم میں سرگرمی سے حصّہ لیں۔

ہمارے ملک میں سائنس اور تکنولوجی کی ترقی پر ہمیشہ خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ مختصر سی مدّت کے اندر ہم نے ایک زبردست سائنسی طاقت تعمیر کی ہے جس نے ہمیں ہر مرحلے پر اس قابل بنایا کہ ہم معاشی اور دفاعی فریضے کامیابی کے ساتھ انجام دے سکیں۔ لیکن یہ بھی کوئی راز نہیں، ہمارے پاس تحقیقات اور ترقی کے نمایاں نتائج اور ترقی یافتہ تصوّرات موجود ہیں، پھر بھی ہم اکثر ترقی یافتہ تکنولوجیوں کے فروغ میں پیچھے رہ جاتے ہیں، یہاں تک کہ ایسی تکنولوجیوں میں بھی جنھوں نے ہمارے اپنے ملک میں جنم لیا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہی ہو سکتی ہے کہ وزارتوں نے اپنی تکنولوجیکل پالیسی میں غلط اندازے لگائے اور وہ آنے والے کل پر نظر رکھنے کے لئے تیار نہ تھیں۔

گہرے تجزیئے کی بنیاد پر سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اپریل ۱۹۸۵ء کے مکمل اجلاس نے اور پارٹی کی مرکزی کمیٹی میں جون ۱۹۸۵ء میں ہونے والی کانفرنس نے سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو سرگرمی سے دور کرنے اور اس کی تمام سمتوں میں بنیادی انقلابی تبدیلیوں کو یقینی بنانے کا سوال پورے زور شور سے اٹھایا۔ سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کی رفتار میں تیزی لانے کے لئے پارٹی نے جو حکمت عملی تیار کی ہے، اس میں سب سے پہلے جو چیز شامل ہے وہ یہ ہے کہ موجودہ وسائل کو کلیدی میدانوں میں مرکوز کیا جائے، ساتھ ہی ایک وسیع محاذ پر سائنس اور تکنولوجی کو آگے بڑھائے۔ دوسری چیز یہ کہ عملی طور پر آزمائی گئی ایسی قابلِ اعتبار تکنولوجیکل اختراعات کے بڑے پیمانے پر استعمال کی گنجائش پیدا کی جائے جن کے باعث ان کے فرسودہ ہونے سے پہلے ہی زیادہ فائدہ حاصل کیا جاسکے۔ تیسری چیز یہ کہ تحقیقات اور ترقی کا کام تیزی کے ساتھ اور بامقصد انداز میں کیا جائے جو ایسی بنیادی طور پر نئی تکنولوجی اور پیداواری طریقوں کا باعث بنے گا جن سے محنت کی پیداواری صلاحیت میں گراں قدر اضافہ کیا جاسکے۔ ان مسائل کے حل کو ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی مدّت میں عملی روپ دیا جائے گا۔

پیداوار کے ترقی یافتہ طریقوں کا وسیع پیمانے پر فروغ سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کی ایک اہم ترین روش ہے۔ صرف یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر ہم ایسی ترقی کر سکیں گے جو الگ الگ قسم کی پیداوار میں ہی نہیں بلکہ پوری صنعتوں میں کیفیتی اعتبار سے ایک نئی سطح فراہم کر سکے۔ ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی مدت میں ہم ہر صنعت میں بنیادی طور پر ترقی یافتہ تکنولوجیوں کے استعمال کو ڈیڑھ تا دوگنا توسیع دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ پیداوار کے بنیادی طور پر نئے طریقوں کو مثلاً ممبرین، لیزر، پلازمہ، الٹراہائی پریشر، امپلس لوڈ وغیرہ کو نمایاں مقام حاصل ہوگا۔ ان طریقوں کے استعمال کا پیمانہ کئی گنا بڑھ جائے گا اور بلاشبہہ اس کے گہرے معاشی اثرات ہوں گے۔

ایک اور میدان ہے پیداوار کی خودکاری اور مشین کاری جس کے باعث کام کی جگہوں میں بنیادی تبدیلی آئے گی اور مزدوروں، اجتماعی کسانوں اور دانشوروں کا م زیادہ پیدآور، تخلیقی اور پرکشش بن جائے گا۔ یہ ان خاص سماجی مقاصد میں سے ایک ہے جو پارٹی نے اپنائے ہیں۔ قومی معیشت میں خودکاری کی سطح اوسطاً دگنی ہو جائے گی۔ صنعت میں تقریباً ۵ ہزار خودکار پروسیس کنٹرول نظام رائج کئے جائیں گے۔

خودکاری کا موجودہ مرحلہ کمپیوٹر ٹکنولوجی میں انقلاب اور قومی معیشت کی کمپیوٹرکاری پر مبنی ہے اگلے پانچ برسوں میں ہر طرح کے کمپیوٹروں کی نئی جھول ڈیزائن سازی اور تیاری کے مرحلوں سے گزرے گی جن میں سوپر کمپیوٹروں سے لے کر اسکولوں میں تعلیم کے لئے استعمال ہونے والے نجی کمپیوٹر تک شامل ہوں گے۔ کمپیوٹروں کی مجموعی پیداوار ان پانچ برسوں میں ۲،۳ گنا بڑھ جائے گی۔ ہم ان مشینوں اور آلات کی بڑے پیمانے پر کمپیوٹرکاری کا نشانہ مقرر کر رہے ہیں جو تمام صنعتوں کے لئے، تیار کئے جا رہے ہیں۔ مستقبل اسی ٹکنولوجی کا ہے۔

۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی مدّت کے دوران خودکاری کی ایک امتیازی خصوصیت ہے روبوٹکس، روٹر لائنوں اور روٹری کنوئیروں نیز مصنوعات سازی کے لچکدار نظاموں کی تیز رفتار توسیع جو اعلیٰ پیداواری صلاحیت کو یقینی بناتے ہیں۔ مثلاً ان پانچ برسوں میں صنعتی روبوٹوں کی تعداد تین گنا بڑھ جائے گی۔

جیساکہ ہم دیکھ رہے ہیں، اس کا دائرہ بے حد وسیع ہے۔ اس ترقی یافتہ اور، یہ کہنا پڑے گا کہ مہنگے سازوسامان کے استعمال کیلئے بنیادی طور پر ایک نیا رویّہ درکار ہے۔ لیکن اس وقت متعدد وزارتیں انتہائی نااہلی کے ساتھ ان کا استعمال کر رہی ہیں۔ مثلاً سوویت یونین کی عوامی کنٹرول کی کمیٹی کے شائع کردہ اعداد و شمار کے مطابق برقی انجنیئرنگ صنعت کی وزارت کے کارخانوں میں انتہائی پیدآور پروسیسنگ مرکز اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ کام نہیں کر رہے ہیں اور کچھ تو بے کار پڑے ہوئے ہیں۔ زرعی مشینوں کی وزارت اور برقی انجنیئرنگ کی وزارت کے متعدد صنعتی اداروں میں عددی پروگرام بند آلات ایک دن میں ایک پالی سے بھی کم وقت کیلئے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اس قسم کے کام سے جدید ترین ٹکنولوجی کی صلاحیتیں رسوا ہوتی ہیں اور معیشت کو زبردست نقصان پہنچتا ہے۔ اس صورت حال کو فوری طور پر بہتر بنانا چاہیئے۔

یہ ارادہ بھی ہے کہ کفایت شعارانہ قسم کی دھاتی مصنوعات، پلاسٹک اور دوسری ترقی یافتہ اشیاء کے بڑے پیمانے پر استعمال کے ذریعے سماجی پیداوار میں اشیا کے صرف میں خاصی کمی لائی جائے۔ پانچ برسوں کے دوران ان کی پیداوار میں ۳۰ فیصد سے زائد اضافہ ہونا ہے۔ اس کے مقابلے میں روایتی اشیا کی پیداوار میں صرف ۶ فیصد اضافہ ہوگا۔ بنیادی طور پر نئے ڈھانچہ جاتی سامان کے استعمال سے جو ہمارے سائنسدانوں نے تیار کیا ہے اور جو اس وقت استعمال ہونے والے سامان سے کیفیتی اعتبار سے کہیں زیادہ برتر ہے، بے پناہ

امکانات پیدا ہو جائیں گے۔ یہ بات خاص طور پر مرکب سامان پر صادق آتی ہے۔ ان کی پیداوار ۱۲ویں پنجسالہ منصوبے کی مدت میں ۱۰ء۲ گنا بڑھائی جائے گی۔

پوری پنجسالہ مدت کے دوران نئی مشینوں اور ٹکنولوجیوں کی تیاری اتنے بڑے پیمانے پر کی جائے گی کہ ان کے ذریعے سماجی محنت کی پیداواری صلاحیت میں ۵۰ فیصد سے زائد اضافہ یقینی بن جائے گا اور صنعت میں پیداواری لاگت ۲۸ ارب روبل کم ہو جائے گی۔

سائنس اور ٹکنولوجی میں تیز رفتار ترقی کا تقاضہ ہے کہ سائنسی خیالات اور ترقیوں میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے اور لگاتار جدید کاری کی جاتی رہے۔ اس معاملے میں بنیادی تحقیقات جو ہماری سوویت یونین کی سائنس اکادمی میں جاری ہیں فیصلہ کن رول ادا کر رہی ہے۔ یہ اکادمی عظیم الشان روایات اور نمایاں کامیابیوں کی حامل ہے۔ کالج اور یونیورسٹی تحقیقات بھی بہت فائدہ مند ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کی دریافتوں سے قومی معیشت صرف اس صورت میں فائدہ اٹھا سکتی ہے جبکہ انھیں بر وقت اپنایا جائے اور عملی روپ دیا جائے یعنی صرف اسی صورت میں جب سائنسی پیداواری سلسلے کی تمام سطحیں پُر سکون اور ہم آہنگ انداز میں کام کریں۔

معیشت کی مختلف شاخوں میں ہونے والی تحقیقات اس زنجیر کی انتہائی اہم کڑیوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کے پاس تحقیقاتی اداروں اور ڈیزائن ساز دفتروں کا ایک گھنا جال موجود ہے، ان سے بڑی تعداد میں تحقیقاتی کارکن وابستہ ہیں اور جب بھی ہوشیاری اور لیاقت کے ساتھ ان سے کام لیا جاتا ہے تو اچھے نتائج سامنے آتے ہیں۔ لیکن ہمیشہ اور ہر جگہ یہ صورت حال نہیں ہے۔ اکثر و بیشتر شعبہ جاتی تنظیمیں وقت ضائع کرتی رہتی ہیں اور کوئی خاص نتیجہ نہیں نکلتا بعض اوقات ان کی کوششیں تنگ نظر محکمہ جاتی مفادات کی تابع بن جاتی ہیں؛ ان میں تخلیقی جذبے کی کمی ہے اور معمولی پروجیکٹ نیز وسائل اور عملے کا بکھراؤ ان کی نمایاں خصوصیت ہے۔ متعدد وزارتوں کے سربراہ اس صورت حال سے واقف ہونے کے باوجود بے پناہ سائنسی اور ٹکنولوجیکل قوت و صلاحیت کے استعمال کے سلسلے میں بے حسی اور غیر ذمہ داری کا رویّہ اختیار کرتے ہیں۔ دوسری جانب بیرونی ملکوں سے ایسی مشینوں اور ٹکنولوجیوں کی خریداری میں قابل رشک سرگرمی اور اتاولے پن کا مظاہرہ کرتے ہیں جنھیں خود وہ بھی کامیابی کے ساتھ تیار کر سکتے تھے۔ اس نقصان دہ حرکت کا پارٹی کو اصولی انداز میں سختی کے ساتھ جائزہ لینا چاہئے۔

درآمد شدہ ٹکنولوجی اور پیداواری تکنیکوں کے پیچھے بے لگام بھاگ دوڑ کا جو مظاہرہ متعدد منیجر کرتے ہیں، وہ ڈیزائن سازوں پر ناروا اثر ڈالتا ہے۔ یہ دیکھ کر کہ کتنی آسانی کے ساتھ باہر سے ساز و سامان خرید لیا جاتا ہے، ان کا جوش و خروش کم ہو جاتا ہے، وہ حوصلہ کھو بیٹھتے ہیں اور دشواریوں کے سامنے سپر ڈال دیتے ہیں۔ ہم محنت کی بین الاقوامی تقسیم اور سائنسی اور تکنیکی معلومات کے تبادلے کے نتائج کے استعمال سے ہرگز انکار نہیں کرتے لیکن ہمیں سب سے پہلے خود اپنی بے پناہ سائنسی قوت و

صلاحیت پر انحصار کرنا چاہئے۔ نئے پنجسالہ منصوبے کی مدّت میں ہمیں زوردار انداز میں شعبہ جاتی سائنسی تحقیقات کی تنظیم نو کرنی چاہئے، اسے امکانی حد تک زیادہ سے زیادہ پیداوار کے قریب لانا چاہئے، اس کی مادّی بنیاد کو خاص طور پر تجرباتی کارخانوں اور سہولیات کو بہتر بنانا چاہئے اور اسے جدید طرز کے آلات اور تحقیقاتی ساز و سامان فراہم کرنا چاہئے۔ اسے اپنی صنعت کی سائنسی اور ٹکنولوجیکل سطح کے سلسلے میں پوری ذمہ داری قبول کرنی چاہئے۔ اس کی کارکردگی کی قدر و قیمت متعین کرنے کے سلسلے میں اسی کو کسوٹی بننا چاہئے۔

فیکٹری کی سطح پر سائنسی تحقیقات پر خصوصی توجہ دی جانی چاہئے۔ یہ پیداوار سے سب سے زیادہ قریب ہے، اس سے جڑی ہوئی ہے، اور جیسا کہ تجربہ بتاتا ہے، نئی مشینوں کی تیاری اور پیداوار کے لئے درکار مدّت میں خاصی کمی لاتی ہے۔ الیکٹروسیلا، یورالماش، ایوانووو مشینی اوزار کی پیداواری انجمن اور دوسری انجمنوں کی شہرت بڑی حد تک ان کے کارخانے کے سائنسدانوں، ڈیزائن سازوں اور ٹکنولوجی کے ماہروں کی دین ہے۔ تحقیقات کے اس میدان کو انتہائی تیزی کے ساتھ وسعت دی جانی چاہئے اور شعبہ جاتی تحقیقاتی اداروں کو جرأت کے ساتھ اس سے مربوط کر دینا چاہئے۔ ہمیں تحقیقاتی اور پیداواری انجمنوں کی تنظیم کاری کے کام کو تیز کرنا چاہئے تاکہ وہ سائنسی اور ٹکنولوجیکل ترقی کی رہنمائی کر سکیں۔ انجینئرنگ صنعت میں یہ کام شروع ہو چکا ہے اور دوسری صنعتوں میں بھی سرگرمی کے ساتھ اسے اپنایا جانا چاہئے۔

اہم تحقیقاتی تنظیموں کے تجربے کی بنا پر حالیہ مدّت میں بین شعبہ جاتی سائنسی اور تکنیکی کامپلکس وجود میں آنے لگے ہیں۔ وہ سائنسی اور ٹکنولوجیکل ترقی کے میدانوں کو وسعت دیتے ہیں اور تحقیقات کو پیداوار کے ساتھ جوڑنے کا ایک نیا اور موثر وسیلہ ہیں۔

اصل چیز یقیناً انجینئروں، سائنسدانوں اور ڈیزائن سازوں کے تخلیقی کام کے لئے معاشی، سائنسی اور تنظیمی بنیادی شرطیں وجود میں لانا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو سائنسی تصوّرات اور ترقیات کو جنم دیتے ہیں اور پیداوار کی تکنیکی سطح کا دار و مدار سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر انہی پر ہوتا ہے۔ ان کی سرگرمی کو فروغ دینے کے لئے، ان کا سماجی وقار بڑھانے اور انھیں مزید ترغیبات فراہم کرنے کے لئے متعدد اہم فیصلے کئے گئے ہیں۔

ادائیگی کی نئی شکلوں کو رواج دینا ہے جو اپنی کارگر نوعیت ثابت کر چکی ہیں، جن کے ذریعے سطح بندی کے میلان پر قابو پایا جا سکتا ہے اور ایسے کام کی ہمت افزائی ہوتی ہے جو اعلیٰ درجے کے تخلیقی نتائج کا باعث بنتا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب متعدد انتظام کار ادائیگی کی ان شکلوں کے رواج پر زور دیتے تھے۔ اس لئے یہ بتانا مشکل ہے کہ آج ان نئی شکلوں کو ایک درجن سے بھی کم کارخانوں اور انجمنوں میں ہی کیوں رواج دیا جا رہا ہے۔ ان ساری باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی کے معاملات میں کتنی کاہلی برتی جا رہی ہے اور کتنے زیادہ

پرُجوش اور بڑے پیمانے کے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

ہمیں معیشت کی ہر شاخ میں سائنسی اور ٹیکنولوجیکل ترقی کی رفتار تیز کرنے کے لئے معاشی میکانزم کے ڈھانچے کی تیزی کے ساتھ تشکیلِ نو کرنی ہو گی۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ میکانزم بجائے خود نتائج کا باعث نہیں بن سکتا جب تک اعلیٰ انتظام کاروں کی سب سے پہلے وزراء کی ذمہ داری بھی ساتھ ساتھ نہ بڑھائی جائے۔ انھیں اپنی اپنی صنعتوں میں پیداوار کے ٹیکنیکی معیاروں کے لئے پوری طرح ذمہ دار ہونا چاہئے۔

سائنسی اور ٹیکنیکی پالیسی سے متعلق نئے فریضوں کی انجام دہی کا انحصار بڑی حد تک سوویت یونین کی سائنس اور ٹیکنولوجی سے متعلق ریاستی کمیٹی پر ہے جس نے ابھی تک اس سلسلہ عمل میں اپنا مقام حاصل نہیں کیا ہے اور جواب تک خود کو وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اسے سائنسی اور ٹیکنولوجیکل ترقی کی خاص لائنوں میں تال میل پیدا کرنے، بین شعبہ جاتی سائنسی اور ٹیکنیکی کامپلکسوں کی راست رہنمائی کرنے اور ملک میں سائنسی اطلاعات کی تنظیم کرنے پر اپنی توجہ مرکوز کرنی چاہئے۔ اسے ایک اور انتہائی اہم کام انجام دینا ہے، جو اس کے لئے نیا ہے اور یہ ۲۰۰۰ء تک کے لئے باہمی معاشی امداد کونسل کے رُکن ملکوں کی سائنسی اور ٹیکنولوجیکل ترقی کے جامع پروگرام کی عمل آوری کی کوششوں میں تال میل پیدا کرنے کا کام ہے۔ آخری بات یہ کہ سائنسی اور ٹیکنولوجیکل ترقی کی انتظام کاری کے پورے نظام کو انقلابی انداز میں ازسرِنو منظم کرنا چاہئے تاکہ اسے ہمارے منصوبوں اور ہماری پوری معاشی زندگی کا اٹوٹ عنصر بنانے کی کوشش کامیاب ہو سکے۔ اس کا اطلاق منصوبہ بندی کے عمل پر، مالی نظام قیمتوں کی تشکیل اور ترغیبات کے نظاموں پر اور پورے معاشی میکانزم پر ہوتا ہے۔

رفیقو، مختصر یہ کہ ۱۲ ویں پنچسالہ منصوبے کا اوّلین ترجیحی فریضہ یہ ہے کہ انجینئرنگ اور انتظام کارانہ فیصلے عمل پیداوار میں سائنس اور ٹیکنولوجی کی بتدریج بڑھتی ہوئی معاونت کو پیش نظر رکھتے ہوئے پرکھے جائیں۔ سوشلزم کا معاشی نظام ہمیں اس قابل بناتا ہے کہ سائنسی اور ٹیکنولوجیکل انقلاب نے جو بے پایاں امکانات پیدا کئے ہیں ان کو منظم ڈھنگ سے اور ترتیب کے ساتھ کام میں لایا جائے۔ سرمایہ داری کے برخلاف، جہاں، آخری تجزیئے کے لحاظ سے، سائنس اور ٹیکنولوجی کے عظیم کارنامے سماجی تضادات میں شدت پیدا کرتے ہیں، سوشلسٹ ریاست کے ہاتھ میں آتے ہی یہ کارنامے سماج کو بدلنے کا طاقتور وسیلہ بن جاتے ہیں۔ اس معاملے میں سوشلزم کو تاریخی برتری حاصل ہے اور اس کا بھرپور استعمال ہونا چاہئے۔

۲۔ سرمایہ کاری کی پالیسی اور بنیادی تعمیرات

پارٹی کی معاشی حکمت عملی کی عمل آوری کا ایک موثر وسیلہ سرمایہ کاری کی ایک فعال پالیسی ہے۔ وہ ہر مخصوص دور میں، ہمارے ملک کو درپیش فریضوں کی انجام دہی کے تابع ہوتی ہے۔ ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے میں سرمایہ کاری کی پالیسی کی نئی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا رخ سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی کی رفتار تیز کرنے اور اس کی بنیاد پر، پیداوار کی مادی بنیاد اور ڈھانچے کو کیفیتی حیثیت سے تبدیل کرنے کی سمت ہے۔

موجودہ پنجسالہ مدت کے دوران سرمایہ کاری میں معقول اضافہ کیا جائے گا یعنی ۱۷۰ ارب روبل تک جبکہ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۵ء میں یہ رقم ۸۴۳ ارب روبل تھی۔ کل سرمایہ کاری بڑھ کر تقریباً ۱۰ کھرب روبل ہو جائے گی۔

یہ، بلاشبہہ، صرف بھاری سرمایہ کاریوں کا معاملہ نہیں ہے۔ سرمایہ کاری کی پالیسی کی کامیابی کا انحصار بڑی حد تک اس بات پر ہے کہ وسائل کتنے موثر ڈھنگ سے استعمال کئے جاتے ہیں، ان کا شعبہ جاتی اور پیداواری ڈھانچہ کس طرح ڈھالا اور تشکیل دیا جاتا ہے اور خود بنیادی تعمیرات کا سلسلہ عمل کس طرح منظم کیا جاتا ہے۔ رہنما اصولوں کے مسودے کی تیاری کے دوران ان تمام پہلوؤں کو پوری توجہ کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔

۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی ایک اہم خصوصیت انجینئرنگ کامپلکس میں سرمایہ کاریوں میں بھاری یعنی ۸۰ فیصد اضافہ ہے۔ یہی وہ کامپلکس ہے جس میں سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی مادی شکل میں اپنا اظہار کرتی ہے۔ اس کی ان شاخوں کی ترقی پر خصوصی زور دیا جا رہا ہے جو خود انجینئرنگ صنعت کی تکنالوجیکل سطح میں کیفیتی تبدیلیوں کا راستہ ہموار کرتی ہیں۔ اس سے سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی کی رفتار تیز کرنے کے لئے مادی بنیاد مہیا ہو جائے گی۔

کلیدی شعبوں میں، ایندھن اور توانائی کامپلکس پر خصوصی توجہ کی گئی۔ ایندھن کو نکالنے، اور اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے سلسلہ عمل کے پس منظر میں، جو روز بروز پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے، ہمارے ملک کے لئے بھی اور سوشلسٹ برادری کے دوسرے ملکوں کے لئے بھی ایندھن کی قابل بھروسہ سربراہی کو یقینی بنانے کے لئے اس میدان میں سرمایہ کاریوں میں، ۴۷ فیصد اضافہ کرنا ہوگا۔ ان صنعتوں میں جو ایندھن کو نکالنے اور صاف کرنے کے موثر طریقے استعمال کرتی ہیں، سرمایہ کاری میں اضافے کی شرحیں تقریباً دگنی ہوں گی۔

غذائی پروگرام کے مطابق تمام سرمایہ کاریوں کا ایک تہائی حصہ زرعی، صنعتی کامپلکس کے لئے مختص کیا جا رہا ہے۔ اس میں ان شعبوں کو ترجیح دی جائے گی جو زرعی خام مال صاف کرتے ہیں: ان میں سرمایہ کاریوں میں ۱۵ فیصد اضافہ کیا جائے گا جب کہ مجموعی اضافہ ۲۲ فیصد ہوگا۔ اس سے اس بھاری عدم توازن کو ختم کرنے میں مدد ملے گی جو حتمی پیداوار کی ترقی میں رکاوٹ بنا ہوا ہے۔

نئے پنجسالہ منصوبے کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں موجودہ پیداواری سہولتوں کی نئے

سرے سے مشین بندی اور جدید کاری پر زور دیا گیا ہے۔ ان اغراض کے لئے سرمایہ کاریوں کا تناسب جو ۱۹۸۵ء میں ۳،۷ فیصد تھا، ۱۹۹۰ء میں بڑھ کر ۵ فیصد ہو جائے گا۔ یہ تناسب ان شعبوں اور ضلعوں میں اور بھی زیادہ ہوگا جہاں انتہائی فرسودہ اور ازکار رفتہ پیداواری سہولتیں ہیں۔

سرمایہ کاریوں کے پیداآور ڈھانچے کی نظر ثانی پیداواری مشینری کی جدید کاری کی رفتار تیز کرے گی اور اس کی طبیعی اور اخلاقی معدومی کی سمت رجحان کو جو حال ہی میں تشکیل پایا ہے، دور کرنے میں مدد دے گی۔ فرسودہ ازکار رفتہ مشینری اور ساز و سامان کو متروک کرنے کی سالانہ شرح میں ۵ تا ٦ فیصد اضافہ ہوگا یعنی اس سطح تک جو معیشت کی منصوبہ بند پیداواری کارکردگی کو یقینی بنائے۔ جدید کاری کی یہ سطح بڑے پیمانے کی اوور ہالنگ اور درستگیوں کے مصارف کو بہت کچھ گھٹانے کا امکان مہیا کرتی ہے۔ یہ بات بھی بالکل صاف ہے کہ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے لوٹ پھوٹ کی منہائیوں سے متعلق پالیسی میں کافی تبدیلیاں کرنی پڑیں گی۔

اب جب کہ معیشت کی شاخوں میں نیا معاشی میکانزم رائج کیا جا رہا ہے، نئے سرے سے تکنکی آراستگی اور تعمیر نو کے کاموں میں اصل رول صنعتی اداروں، کارخانوں اور انجمنوں کے ترقیاتی فنڈ جو ان کے کام کے اجتماعیے کماتے ہیں، ادا کریں گے۔ اور اس کے لئے ان فنڈوں کے تئیں رویے میں بنیادی تبدیلی درکار ہے۔ صنعتی اداروں اور کارخانوں میں لوگوں کو اس حقیقت سے پوری طرح باخبر ہونا چاہئے کہ ان کی نئے سرے سے تکنکی آراستگی کا اصل ذریعہ یہ ہوگا کہ پہلے تمام درکار وسائل حاصل کئے جائیں۔ اس سلسلے میں خصوصی ذمہ داری مرکزی معاشی اداروں اور، بلاشبہ، وزارتوں پر عائد ہوتی ہے، جو اب تک بھی اس سوال کے بارے میں پرانے ڈھنگ سے کام کر رہی ہیں۔ اس سوال کو کانگریس کی بحثوں کے دوران بجا طور پر اٹھایا گیا ہے۔

نئے سرے سے مشین بندی اور جدید کاری کو جو ترجیح دی گئی ہے۔ وہ کئی نئے پروجکٹوں میں، خاص طور سے ہمارے ملک کے یورپی حصے میں، کسی حد تک بندش کی طلبگار رہے۔ نئے پروجیکٹ صرف اہم ڈھانچہ جاتی تبدیلیوں کی غرض سے، ایسی صنعتوں کے قیام کی غرض سے جو سائنسی اور ٹکنالوجیکل انقلاب کے موجودہ مرحلے پر ابھری ہیں اور قدرتی وسائل کو ترقی دینے کی غرض سے روبعمل لائے جائیں گے۔ ہماری بنیادی پالیسی یہ ہوگی کہ جو بھی نئی تعمیرات ناگزیر طور پر ضروری ہوں، ان کے ساتھ ساتھ وسیع پیمانے پر نئے سرے سے مشین بندی کی جائے۔

بنیادی تعمیرات کو زیادہ موثر بنانے کے لئے اس کی بنیادی تنظیم جدید سرمایہ کاری کی پالیسی کا مرکز و محور ہے۔ اس میدان میں پچھلے برسوں کے دوران بہت سے مسائل حل نہیں کئے گئے ہیں، تعمیرات کے نظام الاوقات کی بری طرح خلاف ورزیاں کی گئی ہیں، پروجیکٹ زیادہ مہنگے ہو گئے ہیں۔ ان پروجیکٹوں کی تعداد جن کی تعمیر نامکمل رہ گئی ہے اور اس مشینری اور ساز و سامان کا ذخیرہ جو نصب نہیں کیا گیا ہے، بے حد بڑھ گیا ہے۔ ایک بالکل ہی غیر معمولی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس میں تعمیراتی تنظیموں کا غیر اطمینان بخش کام

اور ان کی صنعتی سہولتوں کی کمزوری نے، بعض علاقوں میں، معاشی ترقی کو محدود کر دیا ہے اور پیداآور قوتوں کی معقول تقسیم کو نمایاں نقصان پہنچایا ہے۔ تعمیراتی صنعت کی صورت حال بلاشبہ نظم وضبط اور ذمہ داری میں عام کمی سے متاثر ہوئی ہے جو پچھلے کچھ برسوں سے دیکھی جا رہی ہے۔

بنیادی تعمیرات کے مسئلوں کو تمام معاشی اور تنظیمی اقدامات عمل میں لاتے ہوئے بلا تاخیر حل کیا جانا چاہئے۔ اس صنعت میں صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے حال ہی میں کئی فیصلے کئے گئے ہیں۔ ان کی غیر مشروط عمل آوری سے آنے والے برسوں میں درکار نتائج حاصل ہونے چاہئیں لیکن یہ بات بھی بالکل صاف ہے کہ یہ کام یہیں ختم نہ ہوگا۔

سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر، ہمیں مالی وسائل کے بکھراؤ کو ختم کرنا چاہئے۔ یوں تو ہم ایک زمانے سے اس کی ضرورت جتاتے رہے ہیں، اس کے باوجود آج بھی ملک میں ۳ لاکھ سے زیادہ بڑے اور چھوٹے تعمیراتی پروجیکٹ چل رہے ہیں۔ ہماری زبردست سائز کو دھیان میں رکھتے ہوئے بھی اتنے پروجیکٹوں کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے ہمیں پابند کیا ہے کہ ہم اس صورت حال کو ٹھیک کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ۱۹۸۰ء سے تعمیراتی کام کی منصوبہ بندی اور عمل آوری میں مقررہ نظام الاوقات کی سختی سے پابندی کی جائے۔

یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ بعض لوگوں کو شاید یہ انتہائی تکلیف دہ محسوس ہو۔ ہم اس بات کو بھی خارج از امکان نہیں سمجھتے کہ کئی پروجیکٹوں کو جو بنیادی اہمیت نہیں رکھتے ترک کر دینا پڑے گا اور افرادی قوت اور رقمیں پھر سے مختص کرنی ہوں گی۔ لیکن ہمیں یہ قدم اٹھانا چاہئے۔ ہمیں تعمیراتی محاذ کو سکیڑنا ہوگا۔ صرف اسی صورت میں ہم تعمیراتی نظام الاوقات میں درج وقت کو کم سے کم آدھا گھٹا سکیں۔ آج ہی سے تمام وزارتوں اور محکموں اور یونینی جمہوریاؤں کو اس کام کی بھرپور تیاریاں شروع کر دینی چاہئیں۔

سرمایہ کاری کے پنجسالہ پروگرام کی عمل آوری بنیادی تعمیرات میں صنعت کاری کی اعلیٰ سطح کی طلبگار ہے۔ اس کو بنیادی حیثیت سے نئی مادی اور تکنکی بنیاد مہیا کی جانی چاہئے۔ پرانی بنیاد جو چھٹی دہائی کے اواخر اور ساتویں دہائی کے اوائل میں رکھی گئی تھی، اپنے امکانات بڑی حد تک ختم کر چکی ہے۔ نئی بنیاد سائنس اور تکنالوجی کی تازہ ترین کامیابیوں پر جو ملک اور بیرونی ملکوں میں حاصل کی گئی ہیں، مبنی ہونی چاہئے اور اس کو ایک مربوط صنعتی تعمیراتی سلسلہ عمل کے قیام میں مدد دینی چاہئے۔ رہنما اصولوں کے مسودے میں ان پروجیکٹوں کی تعداد میں جو پہلے سے بنے بنائے اجزا سے تعمیر کئے جاتے ہیں اور میکانزموں کی فراہمی میں اضافہ کا اہتمام کیا گیا ہے؛ المونیم، پلاسٹک اور نئی اشیا کے استعمال میں ۵۰ تا ۱۰۰ فیصد اضافہ ہوگا۔ یہ ساری چیزیں ایک طرف تعمیراتی تنظیم کو کافی بہتر بنائیں گی، محنت کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ اور تعمیراتی معیاروں کو بلند کریں گی اور دوسری طرف تعمیراتی لاگتوں کو کم کریں گی۔ لیکن ابھی بہت کچھ کیا جانا

ہے اور ہم بنیادی تعمیرات کی صنعت کاری کے سوال کو آئندہ بھی بار بار پیش کرتے رہیں گے۔

تعمیراتی صنعت میں ڈیزائن سازی کو بنیادی طور پر بہتر بنانے کا سوال بھی اتنی ہی اہمیت رکھتا ہے۔ یقیناً یہ زیادہ تر خود ڈیزائن سازوں کا معاملہ ہے۔ پیداوار کی تکنکی سطح، سرمایہ کاریوں کا زیادہ موثر استعمال اور تعمیرات کی شدت کاری، ان سب چیزوں کا انحصار بڑی حد تک ان ہی لوگوں پر ہے۔ انھیں معیشت کی تمام شاخوں میں سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی کے حملان بننا چاہئے۔

ہمارے پاس نئے اور جدید کاری سے مزین صنعتی اداروں اور کارخانوں کی شاندار مثالیں ہیں جو تکنک اور ٹکنالوجی کے جدید ترین معیاروں کے مطابق تعمیر کئے گئے ہیں۔ دوسری طرف کھلم کھلا پسماندہ تکنکی حل نیز پروجیکٹوں کی لاگت کے تخمینوں میں غلطیاں عموماً پیش آتی رہتی ہیں۔ پچھلے پنجسالہ منصوبے کی مدت کے چار برسوں میں تعمیراتی پروجیکٹوں کی لاگت ابتدائی تخمینوں سے ۱۱ ارب روبل یعنی ۲۴ فیصد بڑھ گئی۔ یہی نہیں، نصف پروجیکٹوں کے تکنکی اور معاشی اشاریے ابتر ہو گئے۔ یہ پیداوار میں سرمایہ کاریوں کو بڑھانے کی متعدد خواہشوں کی تکمیل کا طریقہ ہے۔ یہ کئی سماجی مسئلوں کے حل کا ایک قیمتی ذریعہ ہے۔

ڈیزائن سازی میں غیر اطمینان بخش صورت حال کی ذمہ داری صرف ڈیزائن سازوں ہی پر نہیں بلکہ وزارتوں اور محکموں پر بھی عائد ہوتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو فرسودہ ڈیزائنوں کو منظوری دیتے ہیں۔ سوویت یونین کے تعمیراتی پروجیکٹوں کے بینک (استروی بینک) کے مطابق ۲۵ فیصد پروجیکٹوں کی) جو ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی مدت میں روبعمل لائے جانے والے ہیں اور جنھیں متعلقہ وزارتوں نے سائنسی اور تکنکی ترقی کی جدید سطح کے مطابق قرار دیا ہے، ڈیزائن سازی ۱۰ تا ۲۰ سال پہلے کی گئی تھی۔ یہ ایک انتہائی تشویشناک بات ہے۔

یہ سمجھنے کے لئے کسی کو ایک بڑا ماہر ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ ایسے پروجیکٹ عصری ضروریات کی تکمیل نہیں کر سکتے۔ ایسی ہی صورت حال کئی وزارتوں میں پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر سوویت یونین کی غیر آہنی دھاتوں کی وزارت نے ایسے ۶۹ پروجیکٹوں کی اعلیٰ تکنکی سطح کی توثیق کی ہے جو ۱۹۷۶ء اور ۱۹۷۵ء کے دوران منظور کئے گئے تھے جبکہ موٹر گاڑیوں کی صنعت کی وزارت نے ایسے ۲۰ پروجیکٹوں کی توثیق کی ہے۔ یہ تعمیراتی پروجیکٹ اپنے ڈیزائنوں کی تیاری کے ۲۰ یا اس سے زیادہ برس بعد روبعمل لائے جائیں گے۔ کیا مجھے اس پر کچھ تبصرہ کرنے کی ضرورت ہے؟

سوویت یونین کی تعمیرات سے متعلق ریاستی کمیٹی (گوسترونی) کو ڈیزائن سازی میں صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے بہت کچھ کرنا ہے۔ اس کو وزارتوں اور ڈیزائن سازی کی تنظیموں کے فرائض اپنے ذمہ نہ لیتے ہوئے بھی تعمیرات میں ایک یکساں سائنسی اور تکنکی پالیسی اپنانی ہوگی، ڈیزائنوں کے معیاروں اور تکنکی سطح کی تشخیص کا ایک نظام مرتب کرنا اور وسیع پیمانے پر ڈیزائن سازی میں مسابقت منظم کرنی چاہئے۔

آخر میں یہ کہ تعمیراتی انتظام کاری کو منظم کرنا ایک ترجیحی فریضہ ہے۔ جہاں تک انتظام کاری اور معاشی عمل کے طریقوں کی اصلاح کا معاملہ ہے، شاید یہی وہ صنعت ہے جو سب سے زیادہ نظرانداز کی جاتی رہی ہے۔ لیکن یہ سوال دوسرے میدانوں کے مقابلے میں یہاں زیادہ شدید ہے۔ بکھراؤ اور کثیر سطحی انتظام کاری کو ختم کیا جانا چاہیئے اور مرکزیت کے ساتھ یونینی جمہوریاؤں اور مقامی اداروں کے وسیع تر اختیارات اور بلند تر ذمہ داری کا زیادہ سے زیادہ میل اور یکجائی پیدا کی جانی چاہیئے۔

بہرحال، بنیادی تعمیرات کو ہر سطح پر بہتر بنایا جانا چاہیئے۔ ہمیں زیادہ واضح طور پر یہ اعلان کرنا چاہیئے کہ ہمارے منصوبوں کے قابل عمل اور کارآمد ہونے نیز ہمارے ملک کی معاشی ترقی کی شرحوں کا انحصار بڑی حد تک اسی پر منحصر ہے۔

۳۔ ڈھانچہ جاتی پالیسی اور معاشی کامپلکسوں کی ترقی

قومی معشیت کی ترقی کے تمام مرحلوں میں ہماری پارٹی نے ڈھانچہ جاتی پالیسی کو، ترجیحات کے انتخاب کو، بین شعبہ جاتی اور اندرون شعبہ توازن مرتب کرنے کو غیرمعمولی اہمیت دی ہے۔

رہنما اصولوں کے مسودے میں قومی معشیت کے ڈھانچے کو بہتر بنانے، اس کے شعبوں کو ترقی دینے ان نشانوں کی جو انھیں حاصل کرنے ہیں، وضاحت کرنے کے لئے انتہائی اہم ترین نشانوں کا پوری طرح تعین کیا گیا ہے۔ یہاں میں ۱۲ویں پنجسالہ منصوبے کی مدت میں ڈھانچہ جاتی پالیسی کے صرف اہم ترین پہلوؤں پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلے یہ کہ، یہ درمیانی پیداوار — ایندھن، خام مال اور نیم تیار اشیا کے مقابلے میں، قطعی پیداوار — مشینوں، سازوسامان، اشیائے صارفین، تکمیل شدہ تعمیراتی پروجیکٹوں کی ترجیحی ترقی کی طلبگار ہے۔ ۱۹۸۶ء۔۱۹۹۰ء کے دوران، پچھلی پنجسالہ مدت کے مقابلے میں، خام اور دوسری اشیا کی لاگتوں میں فی روبل اضافہ کے حساب سے قطعی پیداوار میں اضافے کی شرح ۴۰ فیصد ہوگی۔ مینوفیکچرنگ صنعتوں میں قطعی پیداوار میں اضافے کی شرح خام اور دوسری اشیا کی صنعتوں میں اضافے کی شرح سے ۱۰۰ فیصد زیادہ ہوگی۔ یہ تبدیلی بڑی حد تک وسائل کے کفایت شعارانہ استعمال کی پالیسی پر مبنی ہے۔

دوسری خصوصیت ان صنعتوں — برقی کیمیائی، پٹروکیمیائی اور، بلاشبہ انجینئرنگ صنعتوں کی تیز رفتار ترقی ہے جو قومی معشیت کو دنیا میں صف اول کے سائنسی اور تکنالوجیکل موقفوں پر پہنچائے گی۔ ۱۹۹۰ء میں صنعت میں ان کا حصہ مجموعی پیداوار کا ۴۱ فیصد ہوگا۔

آخر میں یہ کہ کسی استثناء کے بغیر تمام صنعتوں کا رخ پہلے سے کہیں زیادہ اب اشیائے صارفین کی

تیاری اور خدماتی میدان کی ترقی پر مرکوز کیا گیا ہے۔ الف گروپ کی صنعتوں کے مقابلے میں ب گروپ کی صنعتوں کی ترقی کو زیادہ ترجیح دی جائے گی۔

اہم ترین ڈھانچہ جاتی تبدیلیاں انجینئرنگ صنعت کی ترجیح سے جڑی ہوئی ہیں۔ جب رہنما اصولوں کا مسودہ تیار کیا جارہا تھا، تو اسی وقت پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے خبردار کیا تھا کہ انجینئرنگ کے ممتاز رول کو گھٹا کر نہیں دیکھا جانا چاہئے اور اس شعبے میں اضافے کی شرح کو پوری صنعت میں اضافے کی شرح کے قریب لانے کے سابقہ رجحان پر قابو پانے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی تحت اس شعبے میں اضافے کی شرح مجموعی حیثیت سے صنعت میں اضافے کی شرح سے ۹۰ فیصد زیادہ ہوگی۔ یہ ایک انتہائی اہم شرح ہے اور یہ قومی معیشت میں انجینئرنگ کے ترجیحی موقف کو مستحکم بنائے گی۔

مشین سازوں کا اہم فریضہ یہ ہے کہ وہ پیداوار کے ڈھانچے کو بدلیں اور مشینری آلات واوزار اور ساز و سامان کے خاکوں اور تخمینوں کی تفصیلات کے معیار کو بلند کریں۔ ۱۹۹۰ء تک انجینئرنگ مصنوعات کی سالانہ تجدید ۱۳ فیصد تک پہنچ جائے گی جب کہ ۱۹۸۵ء میں یہ شرح ۵ر۴ فیصد تھی۔ انجینئرنگ کی ترجیحی ترقی کے پس منظر میں، یہ عصری بنیاد پر ہمارے ملک کی پیداواری سہولتوں کی نئے شرح سے مشین بندی کے لئے ایک حقیقی بنیاد مہیا کرے گی۔

انجینئرنگ صنعت کی جدید کاری پر خصوصی توجہ دی جاری ہے۔ اس کی تکنکی سطح کا انحصار ان سطحوں پر ہے جو مشینی اوزار، کل پرزوں، الکٹرانک اور برقی انجینئرنگ میں حاصل کی گئی ہیں، اس لئے انھیں مجموعی حیثیت سے انجینئرنگ صنعت کے مقابلے زیادہ تیزی سے ترقی کرنی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مشین سازی سے متعلق ہر وزارت کو خود اپنے مشینی اوزار کی پیداوار کو ترقی دینی چاہئے جو اس کی صنعت کی مخصوص ضروریات کی تکمیل کرے۔

مشین سازی کے لئے جو نشانے مقرر کئے گئے ہیں، وہ اس پیچیدہ شعبے کی ترقی یافتہ انتظام کاری کے طلبگار ہیں۔ سوویت یونین کی مجلس وزراء کے تحت ایک انجینئرنگ بیورو قائم کیا گیا ہے جو پوری تیزی سے کام کر رہا ہے۔

ڈھانچہ جاتی اشیاء کے کامپلکس میں بھی اہم تبدیلیوں کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ اس میدان میں اہم بات یہ ہے کہ ترقی یافتہ، کفایتی اقسام کی اشیاء کے حصے میں اضافہ کیا جائے۔ اس کی بدولت ڈھانچہ جاتی سامان کے لئے قومی معیشت کی بڑھتی ہوئی مانگ پیداوار میں اضافے کی کافی کم شرحوں ہی سے پوری کی جائے گی۔ یہ ملک کے وسائل کے کفایت شعارانہ استعمال میں اس کامپلکس کی ایک اہم معاونت ہوگی۔

مثال کے طور پر، آہن اور فولاد کی صنعت میں بڑے پیمانے پر نئے سرے سے مشین بندی سے دھاتی مصنوعات کے ڈھانچے اور معیار کو بہتر بنایا جاسکے گا۔ اس کے نتیجے میں، پنجسالہ مدت کے دوران پہلی ہوئی تیار

مصنوعات کے پیداوار میں صرف ۹ فیصد اضافے سے مجموعی طور پر صنعتی پیداوار میں ۲۱ تا ۲۴ فیصد اور انجینئرنگ اور دھات سازی کی صنعت کی پیداوار میں ۴۰ تا ۴۵ فیصد اضافہ ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر انجینئرنگ اور تعمیرات میں دھاتوں کے زیادہ معقول استعمال کو یقینی بنانا چاہئے۔

غیر آہنی دھاتوں کی صنعت میں اصل زور وسائل کے جامع استعمال پر اور نئی اقسام کی اشیا کی پیداوار میں اضافہ پر دیا گیا ہے۔ دھاتوں اور دوسری روایتی اشیا کی بجائے کیمیائی اشیا کے استعمال کو رائج کرنے کی رفتار تیز کی جائے گی۔ پلاسٹک اشیا کی جدید ترین اقسام کی تیاری میں تقریباً ۶ گنا اضافہ کیا جائے گا۔ لکڑی کی جدید ترین مصنوعات کی پیداوار میں اضافہ اور توسیع کو بھی ترجیح دی جائے گی۔

خام مال نکالنے اور تیار مصنوعات کے درمیان ایک بہتر تناسب اس کامپلکس کی ترقی کا ایک اور انتہائی اہم پہلو ہوگا۔ مثلاً کچا لوہا نکالنے اور ڈلی لوہے اور کوک کی پیداوار میں شاید ہی کسی طرح کا اضافہ کئے بغیر آہنی رولڈ اسٹاک کی پیداوار کو بڑھایا جائے گا۔ باہر بھیجنے کے لئے فی مکعب میٹر لکڑی کے حساب سے لکڑی سے بنے سامان کی پیداوار میں ۱۶ فی صد اضافہ ہوگا۔ ان تمام باتوں کی تکمیل ان صنعتوں کی تکنولوجیکل سطح بلند کرکے کی جائے گی۔

پوری قومی معیشت کی قابل اعتماد ترقی کے لئے ایندھن اور توانائی کے کامپلکس کی مزید اصلاح ضروری ہے۔ ایندھن اور توانائی کے توازن کے ڈھانچے میں اہم تبدیلیاں سوویت یونین کے توانائی پروگرام کے مطابق کی جاتی ہیں۔ پنجسالہ مدت کے اختتام تک نیوکلیائی بجلی گھر بجلی کی پیداوار میں اپنا حصہ تقریباً دگنا کرلیں گے اور بجلی کی کل پیداوار کا ۲۰ فیصدی سے زیادہ حصہ وہ پیدا کرنے لگیں گے۔

۱۱ویں پنجسالہ منصوبے کی مدت کے دوران سوویت یونین کی بجلی صنعت کی وزارت نیوکلیائی بجلی گھروں کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے اپنے نشانے کو پورا نہیں کرسکی جس کی وجہ سے زمین سے نکالے جانے والے ایندھن کی مانگ مزید بڑھ گئی۔ اپنے ملک کے ایندھن کے ذخیرے پر موجودہ بوجھ اور نیوکلیائی بجلی کی پیداوار کے بڑھتے ہوئے رول کے پیش نظر اس قسم کی کوتاہیوں کو مستقبل میں ہرگز برداشت نہیں کیا جاسکتا۔

ایندھن اور توانائی کے وسائل کی کل پیداوار میں قدرتی گیس کا حصہ ۳۸ فیصدی بڑھایا جاتا ہے۔ گیس کی صنعت اپنی ذمہ داریوں کو مناسب ڈھنگ سے پورا کررہی ہے لیکن اسی پر مطمئن ہوجانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یورینگوئی ذخیرے کے اپنی مجوزہ صلاحیت تک پہنچ جانے کے بعد قدرتی گیس کی پیداوار میں اضافہ خاص طور پر یامبرگ ذخیرے سے حاصل کیا جائے گا۔ اب وہاں سہولیات کی تعمیر کی رفتار تیز کرنا ہی اصل کام ہے۔ آئندہ کے استعمال کے لئے اچھے ذخیرے بھی بروقت تیار کئے جاتے ہیں۔

تیل نکالنے اور خاص کر مغربی سائبیریا میں تیل نکالنے کی صورت حال میں کافی اصلاح کی ضرورت ہے۔ یہاں پنجسالہ مدت کے اختتام تک سوویت یونین میں تیل کی مجموعی پیداوار کا دو تہائی حصہ پیدا ہونا

چاہیئے ۔ اس صنعت کے بے قاعدہ اور بے ترتیب کام نے معیشت کے لئے مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ اہم ذخیروں پر کنوؤں کی پیداوار جب گھٹنے لگی تو تیل صنعت کی وزارت، تیل اور گیس سے متعلق تیومن کے چیف ایڈمنسٹریشن اور اس کے صنعتی ادارے اور کارخانے کام کرتے رہنے کے لئے تیار نہیں پائے گئے۔ موجودہ کمی کو کم سے کم وقت میں پُورا کیا جانا چاہیئے ۔ پارٹی اور حکومت نے تیل کارکنوں کو کافی مدد بہم پہنچائی ہے۔ اب کامیابی کا انحصار وزارت کے تنظیمی کام، رہنما اصولوں میں مقررہ ذمہ داری کی غیر مشروط عمل آوری میں اس کے جوش و خروش اور اس مقصد کے لئے کام کے اجتماعیوں کی کوششوں کو بروئے کار لانے پر ہے، مقررہ حجم اور مقدار میں تیل نکالنے کے کام کو یقینی بنانے میں مقامی پارٹی اور معاشی اداروں کو زبردست حصّہ ادا کرنا چاہیئے۔

کوئلے کی صنعت میں کھُلے منہ کی کانوں پر، خاص کر مشرقی علاقے کی کھلے منہ کی کانوں پر خاص توجہ دی جارہی ہے۔ کوئلے کی کان کنی کے پُرانے علاقوں اور خاص کر دونیتسک اور کزنیتسک کے کچھاروں میں، کوئلے کی کانوں کو نئے آلات سے لیس کرنے اور ان کی جدید کاری کا کام بھی جاری رہنا چاہیئے۔

معیشت کی متحرک ترقی، خاص کر تیل، قدرتی گیس اور خام دھاتوں کیلئے وسیع پیمانے پر ارضیاتی کھوج کی اور تلاش شدہ ذخائر سے معدنیات نکالنے کی تیاریوں میں اعلیٰ سطح کی خوش کاری اور معیار کی ضرورت ہے۔

سوویت عوام کی مختلف النوع اور روز افزوں ضروریات کی تکمیل پر زور ڈھانچہ جاتی تنظیم نو کا ایک اہم ترین رجحان ہے ۔ یہ مقصد خوراک کی پروسیسنگ کرنے والی اور اشیائے صارفین کی صنعتوں کی تیز رفتار ترقی کے ذریعہ حاصل کیا جارہا ہے ۔

۱۲ویں پنجسالہ منصوبے کی مدت کے دوران زرعی، صنعتی کامپلکس کے اندر مختلف شاخوں کے درمیان باہمی ربط میں گہرا اور بہتر تال میل اور تفاعل پیدا کیا جائے گا جس کی وجہ سے اس کی مجموعی کارکردگی بڑی حد تک بہتر ہو جائے گی۔ زراعت قابلِ لحاظ حد تک ترقی کرے گی اور اس کی مادی اور تکنیکی بنیاد مستحکم ہو گی ۔ اجتماعی اور ریاستی فارموں کو نئی مشینیں، معدنیاتی کھاد، گھاس پات صاف کرنے اور کیڑوں کو مارنے والے کیمیائی مرکبات کی بہتر فراہمی کے ذریعئے سُدھاری ہوئی زمین کے رقبہ میں اضافے کے ذریعے اور ان تمام وسائل کے موثر استعمال کے ذریعے ہر قسم کی فارم پیداوار کو بڑھایا جائے گا۔ یہ منصوبہ بنایا گیا ہے کہ اناج کی پیداوار ۲۵ کروڑ تا ۲۵ کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن اور گوشت کی پیداوار دو کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن ہو جائے ۔ ایسے اچھے نتائج صرف شدت کارانہ تکنیکوں کو کام میں لانے، اناج کی پیداوار اور مویشیوں کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے اور زرعی صنعتی کامپلکس میں معاشی انتظام کاری کے نئے طریقے روبعمل لانے سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں ۔ پروسیسنگ صنعتوں اور ذرائع نقل و حمل کی ترجیحی ترقی اور زرعی پیداوار کے لئے ذخیرہ سازی کی بہتر سہولیات کی فراہمی، اگلے پانچ برسوں کی نمایاں خصوصیت ہو گی ۔ ان چیزوں سے غیر ضروری مصارف اور نقصانات میں کمی آئے گی، وسائل بڑھیں گے اور غذائی اشیا کا معیار بہتر ہو گا۔ اشیائے صارفین کی پیداوار کے نشانے اشیائے صارفین کی

پیداوار اور خدمات بڑھانے کے جامع پروگرام کے مطابق مقرر کیے گئے ہیں: اس سے ان کی ترقی اور بہتری کے لئے وسیع میدان مل جائیں گے۔ فریضہ یہ ہے کہ تیز رفتار ٹکنولوجیکل ترقی اور ہلکی اور مقامی صنعتوں، خدمات اور تجارت کی توسیع روبعمل لائی جائے۔ اشیائے صارفین (ان میں غذائی اشیاء شامل نہیں ہیں) کی پیداوار کو آئندہ پانچ برسوں میں ۳۰ فی صد تک بڑھانے کا منصوبہ ہے یعنی صنعت کی کل پیداوار کے مقابلے میں یہاں زیادہ بہتر شرح ترقی کو یقینی بنایا جائے گا۔ اشیاء کی اقسام قابلِ لحاظ حد تک بڑھ جائیں گی اور ان کا معیار بھی بہتر ہوگا۔

پورے زیریں ڈھانچے یعنی ٹرانسپورٹ، مواصلات اور اطلاعاتی نظام، مادی اور تکنیکی فراہمی، گوداموں اور سڑکوں کی جامع اور اچھی طرح مربوط ترقی ہماری معیشت کے لئے روز افزوں اہمیت رکھتی ہے۔

ٹرانسپورٹ مزدور مال اور مسافروں کی بڑھتی ہوئی آمدورفت کا انتظام کرنے کا اہم فریضہ انجام دیتے ہیں اور ملک کے یورپی اور مشرقی علاقے کے درمیان خاص طور سے وہ اسے پورا کرتے ہیں۔ اس کی کامیاب عمل آوری ہر قسم کے ذرائع آمدورفت کی کارکرگی میں اچھی طرح تال میل، نئے قسم کے ذرائع آمدورفت کی ترقی اور ذرائع آمدورفت کی خدمات کی مادی اور تکنیکی بنیاد کے مزید استحکام کی طلبگار ہے۔ ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی مدت میں اجتماعی فارموں اور ریاستی فارموں کے تمام مراکز کو ضلعوں کے انتظامی مرکزوں کے ساتھ پختہ سڑکوں کے ذریعے جوڑنے کا فریضہ ایک زبردست صنعتی اور سماجی اہمیت کا فریضہ ہے۔

قومی معاشی کامپلکس کے دائرے کے اندر سماجی محنت کی علاقائی تقسیم کے سلسلے میں مدبرانہ اور معقول رویے کے نقطۂ نظر سے یونینی جمہوریاؤں اور اہم علاقوں کو ترقی دینے کے اقدامات مرتب کیے گئے ہیں۔ رہنما اصولوں کے مسودے میں نشانے اس طرح مقرر کیے گئے ہیں کہ تمام جمہوریاؤں کی معاشی اور ثقافتی ترقی آگے بڑھے اور پیداآور طاقتوں کے لئے بہتر محل وقوع کو یقینی بنایا جائے۔ ملک کی معاشی طاقت کو مستحکم بنانے میں ہر جمہوریہ کو بہت بڑا حصہ ادا کرنا ہے۔

صنعتوں کے محل وقوع اور دستیاب افرادی قوت اور مادی وسائل کے درمیان گہرا ربط پیدا کرنا ایک نہایت ہی اہم علاقائی مسئلہ ہے۔ سبھی واقف ہیں کہ ہمارے ملک کی سرزمین پر مختلف قسم کے وسائل کی تقسیم غیر مساوی ہے۔ پیداواری اثاثوں کا زیادہ بڑا حصہ سوویت یونین کے یورپی حصے میں ہے جبکہ ایندھن اور خام مال کی پیداوار کو خاص طور سے سائبیریا میں ترقی دی جارہی ہے۔ دوسری طرف افرادی وسائل کی ترقی کی شرح وسطی ایشیا اور ماورائے قفقاز کے علاقے میں سب سے زیادہ ہے۔ رہنما اصولوں کے مسودے میں توانائی پر مبنی صنعتی سہولیات کو ایندھن اور توانائی پیدا کرنے والے علاقوں کے نزدیک قائم کرنے اور درکار افرادی قوت رکھنے والے علاقوں میں کارگاہوں کی تعداد بڑھانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ان میں سائبیریا اور سوویت مشرق بعید کی معاشی ترقی کو مربوط کرنے، ان کی قدرتی دولت کو بڑھانے اور انھیں آمدورفت کے ذرائع سے یقینی طور پر

جوڑنے پر خاص توجہ دی گئی ہے۔

بہرحال، شدت کاری اور تکنولوجیکل ترقی ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی ڈھانچہ جاتی پالیسی کا بنیادی تصور ہے۔ یہ پالیسی قومی معیشت کی مادی اور تکنیکی اساس کو مضبوط بنانے کے لئے ٹھوس بنیاد کو یقینی بناتی ہے۔

۴۔ کنٹرول کے نظام اور انتظام کاری کے طریقوں میں بہتری

رفیقو! ہمارے منصوبوں اور مقاصد کی کامیابی کنٹرول اور انتظام کاری کے طریقوں کی بہتری سے اٹوٹ طور پر جڑی ہوئی ہے۔ ہم سابق طریقوں اور پرانی تنظیمی شکلوں کے ذریعہ پیداوار کو ہمہ جہتی شدت کاری کی راہ پر نہیں لا سکتے۔ ہم ان طریقوں میں معاشی ترقی کے لئے نئے حالات اور عصری ضروریات کے مطابق بنیادی تبدیلیاں کئے بغیر ایسا نہیں کر سکتے۔ ہم جو چاہتے ہیں وہ جزوی بہتری نہیں ہے بلکہ جیسا کہ میخائیل گورباچیف نے سیاسی رپورٹ میں کہا ہے، ایک بنیادی اصلاح ہے۔

صاف بات یہ ہے کہ کنٹرول کے نظام کو بہتر بنانے کی ناگزیر ضرورت کو ابھی حال تک کئی حیثیتوں سے گھٹا کر دیکھا جاتا رہا۔ یہ کام مدھم رفتار سے اور بے دلی سے کیا جاتا رہا۔ پرانے خاص کر پرانے انتظامی طریقوں سے وابستگی کو بالادستی حاصل رہی اور اس نے معاشی ترقی میں رکاوٹ پیدا کی۔ ذہنی جمود سے لازماً عمل میں جمود آتا ہے۔

پارٹی نے مناسب نتائج اخذ کئے ہیں اور ایک واضح مقصد کا تعین کیا ہے۔ یہ مقصد ہے کنٹرول کے پورے نظام کو بہتر بنانے کے لئے وسیع پیمانے پر اقدامات کئے جائیں تاکہ اس کی کارکردگی بڑی حد تک بڑھائی جا سکے، اسے سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کی بنیادی تیز رفتاری پر اور انسانی عنصر کو ہر پہلو سے حرکت میں لانے پر مرکوز کیا جا سکے۔ اس مقصد کو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ ویں کانگریس میں پیش کی گئی مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ میں جس نے ہمارے اقدامات کے بنیادی روش کا تعین کیا ہے، سیر حاصل طور پر ثابت کیا گیا ہے۔ جمہوری مرکزیت کے اٹل اصول پر عمل کرتے ہوئے ہمیں اس روش پر چلنا چاہئے اور معیشت کی مرکز بند رہنمائی، سوشلزم کی عظیم برکت اور اصل فائدے کو مستحکم اور بہتر بناتے رہنا چاہئے۔ ظاہر ہے کہ اس معاملے میں بھی ہم نے بورژوا نظریہ سازوں کی یہ امیدیں کہ ہم اس بنیادی اصولوں سے انحراف کریں گے "نہ پوری کی ہیں" اور نہ کریں گے۔ ساتھ ہی ساتھ پارٹی، انجمنوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کی خود مختاری کے دائرے کو ثابت قدمی سے وسیع کرے گی، آخری نتائج کے لئے ان کی ذمہ داری بڑھائے گی اور لاگت کھاتے کے عمل کو گہرائی دے گی۔ معیشت کا وسیع پیمانہ اور بین شاخی اور علاقائی تعلقات کی پیچیدہ نوعیت بھی شاخی اور علاقائی کنٹرول میں زیادہ سے زیادہ تال میل پیدا کرنے اور تنظیمی ڈھانچوں کو بہتر بنانے کو لازمی قرار دیتی ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اس سلسلے میں حالیہ برسوں میں اہم قدم اٹھائے گئے ہیں۔ کنٹرول کی زیادہ موثر

شکلوں کی تجرباتی تشکیل کے لئے ہمیشہ سے زیادہ وسیع پیمانے پر تلاش اور جو اختراعات اپنی قدر و قیمت ثابت کرچکی ہوں، انھیں رائج کرنا ہماری معاشی زندگی کی ایک خصوصیت بن گیا ہے۔ ہم نے صنعتی اداروں، کارخانوں اور انجمنوں کے یعنی اُس سطح پر حقوق اور ذمہ داریوں کی توسیع کا سلسلہ شروع کیا جس پر مادی اشیاء پیدا ہوتی ہیں اور کنٹرول کے تمام تانے بانے ایک دوسرے میں مل جاتے ہیں۔ یہاں معاشی میکانزم کی کوتاہیاں خاص طور سے نمایاں رہی ہیں۔ کام کے اجتماعیوں کے مفادات اور ان کے کام کے آخری نتائج کے درمیان گہرے ارتباط کی کمی نے ان کی پہل کاری اور اختراعی قوت کو بڑھنے نہیں دیا اور پیداوار کی غیر مستعمل صلاحیتوں کے استعمال کی طرف انھیں راغب نہیں کیا۔ پچھلی غلطیاں نہ دہرائی جائیں، اس لئے نئے طریقوں کی تشکیل متعلقہ معاشی شاخوں کی خصوصیات کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ ان سب باتوں سے ہم نئے طریقوں کے مضبوط اور کمزور پہلوؤں کا زیادہ حتمی طور پر تعین کرسکتے ہیں، انھیں اکمل بنا سکتے ہیں اور ان کے استعمال کے دائرے کو مرحلہ بہ مرحلہ بڑھا سکتے ہیں۔

۱۲ویں پنجسالہ مدت کے دوران ہمیں ثابت قدمی کے ساتھ کنٹرول کے ایک مربوط نظام کو ترقی دینے کی کوشش کرنی ہوگی، معاشی میکانزم کے عناصر کو متواتر درست کرنا ہوگا اور منصوبہ بندی، پیداوار کو تیز اور منظم کرنے کی زیادہ مؤثر شکلیں اور طریقے تلاش کرنے ہوں گے۔

ان پانچ برسوں میں سب سے زیادہ اہم فریضہ معیشت کی تمام شاخوں میں انتظام کاری کے نئے طریقے رائج کرنا ہے۔ اس وقت صنعتی پیداوار کا نصف حصہ پیدا کرنے والے کارخانے، پورا مواصلاتی نظام، خدمات کی صنعت اور ٹرانسپورٹ کے بعض ادارے نئے خطوط پر کام کر رہے ہیں۔ ۱۹۸۷ء تک تمام صنعتی اور ٹرانسپورٹ ادارے انھیں اصولوں پر کام کرنے لگیں گے۔ اسی کے ساتھ مختصر ترین وقت میں ہمیں زرعی و صنعتی کامپلکس کی انتظام کاری کی مکمل تنظیم نو کرنی چاہئے، اسے چلانے کے زیادہ مؤثر طریقوں کے لئے اور اجتماعی و ریاستی فارموں، صنعتی اداروں، کارخانوں اور انجمنوں میں حقیقی لاگت کھاتہ تعلقات کو وسیع پیمانے پر رائج کرنے کے لئے بنیاد تیار کرنی چاہئے۔

جیسا پہلے کہا جا چکا ہے، تعمیراتی صنعت کی انتظام کاری نہایت فوری اصلاحات کی طلبگار ہے۔ یہاں منصوبہ بندی کے نئے طریقوں اور معاشی میکانزم کے عناصر کی تجرباتی جانچ اسی سال ہی شروع کر دینی چاہئے تاکہ بعد میں انھیں پوری صنعت میں رائج کیا جاسکے۔ بنیادی تعمیرات کی انتظام کاری کو منظم کرنے سے متعلق سوالوں کا پورا دائرہ ملک کو درپیش فریضوں کی روشنی میں بھرپور مطالعے کا طلبگار ہے۔

اگر ہم معاشی میکانزم کو مزید ترقی دینا اور اس کے تمام عناصر کی مکمل وضاحت کرنا چاہتے ہیں تو لاگت کھاتے کے اصول کو گہرا کرنا خاص طور پر اہم ہے۔ صنعتی ادارے، کارخانے اور انجمنیں جو حتمی نتائج حاصل کرتی ہیں ان کے اور ان رقموں کے جو وہ پیداوار کی ترقی کے لئے عملے کی تنخواہوں اور مادی

ترغیبات کے لئے اور ان کی سماجی ضروریات کی تسکین کے لئے مختص کرتی ہیں، درمیان گہرا اور سخت باہمی انحصار قائم کیا جانا چاہیئے۔ معاملے کا نچوڑ یہ ہے کہ ان فنڈوں کو صنعتی اداروں اور کارخانوں کی کارکردگی کے پیداواری اور سماجی، تمام پہلوؤں کا زیادہ سے زیادہ تعین کرنا چاہیئے۔

اسی مقصد سے ہم فریضہ یہ مقرر کر رہے ہیں کہ پہلے، پیداوار کی ترقی کیلئے فنڈ کو اس کی نئے سرے سے تکنیکی آراستگی اور جدید کاری کا بنیادی ذریعہ بنایا جائے؛ دوسرے یہ کہ ان فنڈوں سے جو کام کے اجتماعیے، راست طور پر کماتے ہیں، مکانوں، دوسری سماجی اور روزمرہ کی سہولیات کو بہتر بنانے کے لئے رقم فراہم کی جائے؛ تیسرے یہ کہ ہر مزدور کی آمدنی کو آخری نتائج میں اس کے ذاتی حصے سے زیادہ حتمی طور پر جوڑا جائے؛ چوتھے یہ کہ ان تمام راہوں کو پوری طرح بند کیا جائے جو چند کی بدانتظامی کی قیمت دوسروں کے اچھے نتائج سے چکانا ممکن بناتی ہیں؛ پانچویں یہ کہ کنٹریکٹ پر مبنی تعلقات کے دائرے کو مزید بڑھایا جائے اور صنعتی اداروں اور کارخانوں پر صارفین سے کئے گئے اپنے وعدوں کی تکمیل کے لئے سخت ذمہ داری عائد کی جائے۔ آخر میں نہایت اہم بات یہ ہے کہ کام کے اجتماعیوں کے جائز حقوق میں اعلیٰ اداروں کی مداخلت اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر ان کی نگرانی کو روکا جائے، انھیں اس قابل بنایا جائے کہ وہ اپنے منصوبے خود پورا کرنے کی زیادہ سے زیادہ موزوں راہیں نکال سکیں۔

لاگت کھاتے کی مکمل عملی شکل بالکل یہی ہے۔ دراصل ان معاشی حالات کا ناگزیر تقاضا یہ ہوگا کہ صنعتی ادارے، کارخانے اور انجمنیں پیداواری صلاحیت، سائنس اور ٹکنولوجی کی کامیابیوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں، وسائل کی زیادہ سے زیادہ بچت کریں اور صارفین کی ضروریات پر لچکدار انداز میں فوراً توجہ دیں۔

ہمیں لاگت کھاتے کو بہتر بنانے کے لئے ثابت قدمی سے کام کرنا چاہیئے اور اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے کہ صنعتی ادارے اور کارخانے خود سرمایہ کاری اور خود کفالت کا راستہ اپنالیں۔ ان اصولوں کو اب موٹر سازی کے وولگا کار کارخانے اور سومی کی تحقیقاتی اور پیداواری انجمن میں ہمہ گیر طور پر جانچا جا رہا ہے۔ اس کے اچھے نتائج مل رہے ہیں۔ ہمیں تندہی سے اس راستے پر چلنا چاہیئے۔

اگر ہم انتظام کاری کے نئے طریقوں کو بہتر بنانا چاہتے ہیں تو معاشی معیاروں کے نظام کو ترقی دینا خصوصی اہمیت کا حامل بن جاتا ہے۔ پورے پانچ برسوں کے لئے معیار مقرر کئے جانے چاہئیں اور کام کے اجتماعیوں کو یقین دلایا جانا چاہیئے کہ اچھے اور کارگر کام کے لئے مادی اور اخلاقی صلہ ضرور ملے گا۔ دوسری طرف ناکافی نتائج پورے اجتماعیے کو متاثر کریں گے۔ معیاروں کے استحکام کو متزلزل کرنا یہاں سب سے زیادہ خطرناک ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے جس سے لاگت کھاتے کے نہایت اہم ستونوں کو نقصان پہنچتا ہے، اور اسی لئے اس کے خلاف نہایت استقلال

سے جدوجہد کی جانی چاہیئے۔

اس بات پر زور دیا جانا چاہیئے کہ معاشی معیار منصوبہ بند انتظام کاری کے امید افزا وسیلے ہیں وہ معاشی انتظام کاری میں مرکزیت کو شے۔ زر تعلقات اور قانون قدر کے استعمال کے ساتھ لچکداری سے جوڑتے ہیں۔ یہ بات اہم ہے کہ مرکزی معاشی ادارے، وزارتیں، صنعتی ادارے اور کارخانے انہیں پوری طرح استعمال کرنا سیکھ جائیں۔ ان کا جس میدان میں اطلاق کیا جاتا ہے، اس کو، حاصل شدہ تجربے کی بنیاد پر، ریاستی صنعتی اداروں اور کارخانوں اور بجٹ کے درمیان تعلقات کو ایک معیاری بنیاد پر استوار کرتے ہوئے وسیع کرنا ہوگا۔

ان صنعتی اداروں اور کارخانوں کے جو نئے انتظامی میکانزم کے اندر تعمیر کئے گئے ہیں، حقوق وسیع کرنے کی پالیسی کے اس وقت تک خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہوں گے جب تک اس کے اصولوں کو ٹیم اور کام کی جگہ کی سطح سے لے کر پیداوار کی ہر سطح پر لاگو نہیں کیا جاتا۔ اس کا تقاضا ہے کہ انجمنوں اور صنعتی اداروں اور کارخانوں میں لاگت کھاتے کو محنت کی تنظیم اور معاوضے کی ادائیگی کی کنٹریکٹ پر مبنی شکل کے فروغ سے اٹوٹ طور پر جوڑا جائے۔ اس سے عوام کی تخلیقیت اور پہل کاری کے لئے نئی وسعتیں پیدا ہو جائیں گی، پیداوار کے اجتماعیت پسند اصولوں کو مزید تقویت ملے گی، اور مشترکہ نصب العین میں عوام کی شرکت کا اصول ان کے دل و دماغ میں بیٹھ جائے گا۔ اور اس طرح لینن کی یہ ہدایت عملی روپ حاصل کر لے گی کہ ہر مزدور یہ محسوس کرنے لگے "کہ وہ صرف اپنے کارخانے کا مالک ہے بلکہ وہ اپنے ملک کا نمائندہ بھی ہے" اور یہ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس نہ کرے۔

سیاسی رپورٹ میں انتظام کاری میں جمہوری طریقوں کے فروغ، صنعتی اداروں اور کارخانوں کے معاملات میں محنت کش عوام کی راست شرکت کو وسیع کرنے کے سوال اور کام کے اجتماعیوں سے متعلق سوویت یونین کے قانون کے زیادہ بھرپور اطلاق کے سلسلے میں ایک نیا اور اصولی رویہ اپنایا گیا ہے۔ معاشی اور سماجی ترقی کے منصوبوں کی تیاری اور عمل آوری میں اور صنعتی اداروں اور کارخانوں کی زندگی سے وابستہ سوالوں کے تصفیہ میں کام کے اجتماعیوں کی سرگرم اور تخلیقی شرکت کے بغیر ہم معاشی میکانزم سے یہ توقع نہیں کر سکتے کہ وہ موثر ڈھنگ سے کام کرے گا۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ انتظام کاری میں محنت کش عوام کی شرکت کی موجودہ شکلوں کے ساتھ ساتھ نئی اجتماعیت پسندانہ شکلیں بھی تلاش کی جائیں۔ جیسا کہ رپورٹ میں کہا گیا ہے، کام کے اجتماعیوں کی کونسلیں ایک ایسی ہی موثر شکل ہو سکتی ہیں۔ انتظام کاری کے جمہوری اصولوں کو وسعت دینے کے کام میں پارٹی ٹریڈ یونین، کومسومول اور دوسری عوامی تنظیموں کا عمل دخل ہونا چاہیئے۔

ماضی قریب میں انتظام کاری کی کارکردگی بڑھانے کے کام میں تنظیمی ڈھانچوں کے رول کو ضروری اہمیت نہ دینے کا رویہ کنٹرول کے سدھار کے کام میں ایک بڑی رکاوٹ تھا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں، حالیہ

برسوں میں پیداواری انجمنوں کے قیام کو ناروا طور پر ٹالا گیا اور کئی صنعتوں میں وہ تنظیم کی فیصلہ کن شکل اختیار کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ اس سلسلۂ عمل کو ایک نئی قوت محرکہ مہیا کرنی ہوگی۔ ہمیں بڑے پیمانے کی بین شاخی انجمنوں کے قیام میں بھی جرأت سے کام لینا چاہیئے جن کی وجہ سے موثر تخصیص کاری اور محکمہ جاتی حد بندیوں سے آزاد تعاون کی گنجائش پیدا ہوتی ہے۔

وزارتوں کے کام اور رول کے بارے میں بھی ایک نئے رویہ کی ضرورت ہے۔ ان کے تنظیمی ڈھانچوں کی طرح ان کے کام کے جوہر اور طرز کا تعین بھی اس طرح کیا گیا تھا کہ وہ انتظام کاری کے پُرانے، زیادہ تر انتظامی طریقوں کی خدمت کر سکیں۔ کنٹرول کے کارگر طریقوں کی ترویج اور صنعتی اداروں، کارخانوں اور انجمنوں کے حقوق کی توسیع کے پیش نظر وزارتوں کی بھی خاص تشکیل نو کرنی ہوگی۔ پیداوار کے مفادات میں ان کے سابق کاموں کے ایک حصّے کو کام کے اجتماعیوں کے سپُرد کرنا ہوگا، روزمرہ کے غیر ضروری معمولات ترک کرتے ہوں گے اور صنعتی اداروں اور کارخانوں پر زیادہ اعتماد کرنا ہوگا۔

موجودہ حالات میں وزارتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی کوششیں زیادہ تر متعلقہ صنعت میں سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کی حکمت عملی تیار کرنے، اس کی ترقی کے تناظر مرتب کرنے، معاشی کام کے عام معیار کو بلند کرنے اور آخری تجزیہ میں، اشیا کے سلسلے میں سماج کی سبھی ضروریات پوری کرنے پر مرکوز کردیں۔ اس مقصد کے لئے ہمیں شاخ بہ شاخ کنٹرول کے تنظیمی نظام کو بھی بنیادی طور پر نکھارنا ہوگا اور عام طور پر دوسطحی مینیجریل اسکیم اپنانی ہوگی۔ انجینئرنگ کامپلکس کی وزارتوں میں اس اسکیم کی ترتیب کا کام پورا ہوچکا ہے اور دوسری تمام شاخوں میں بھی اس کی ترویج میں تیزی لائی جانی چاہیئے۔

وزارتوں کو کوئی آسان فریضے در پیش نہیں ہیں اور کئی لحاظ سے کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ انتظام کاری کے نئے نظام میں کتنے بنیادی طور پر انھیں جوڑا اور مربوط کیا جاتا ہے اور وہ کتنی تیزی کے ساتھ نفسیاتی طور پر خود کو وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرلیتی ہیں۔

معاشی میکانزم کی قوت تاثیر بڑھانے کے سلسلے میں ہمارے مرکزی معاشی اداروں کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے، درحقیقت وہی پارٹی پالیسی کے بنیادی اصولوں کو عملی روپ دینے والے ہیں۔

لیکن یہ کوئی راز نہیں ہے کہ ان کی عملی سرگرمیوں میں، طریقۂ کار سے متعلق طولانی تحریری ہدایات اور سفارشات میں سوالوں کے جوہر کی شکل اکثر و بیشتر بگاڑ دی جاتی ہے۔ محکمہ واریت کو بالادستی حاصل ہو جاتی ہے اور بنیادی کام گُزدر پڑ جاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے مقامی طور پر جائز بے اطمینانی پیدا ہورہی ہے۔ اس طریقۂ کار کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کردینا چاہیئے اور پارٹی فیصلوں کے مفہوم اور ان کی روح کی لازمی طور سے سختی کے ساتھ پابندی کی جانی چاہیئے۔

معاشی میکانزم کی تشکیل نو کا جو عمل جاری ہے اس کی کامیابی کا انحصار بڑی حد تک سوئیت یونین

کی ریاستی منصوبہ بندی کمیٹی پر ہے۔ اسے لازمی طور پر اپنی سرگرمی کو نئے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا چاہیئے، کلیدی فریضوں کی جانب ہمہ جہتی رویہ پر زور دینا چاہیئے اور معیشت کی متوازن اور موثر ترقی کے لیئے پوری ذمہ داری قبول کرنی چاہیئے۔ یہ بھی لازم ہو گیا ہے کہ سوویت یونین کی ریاستی منصوبہ بندی کمیٹی کے ڈھانچے کو اس جذبے کے تحت از سر نو تشکیل دیا جائے تاکہ اس کی سرگرمی کو امید افزا معاشی رجحانات پر اور خاص کر قومی معاشی بین شاخی اور علاقائی تناسبات کی تشکیل پر مرکوز کیا جا سکے۔

سوویت یونین کی ریاستی سپلائیز کمیٹی کے سامنے بھی ذمہ دارانہ فریضے ہیں۔ اس کے کام کے ڈھانچے کی تشکیل نو کرنی ہو گی تاکہ اسے نئے معاشی میکانزم کی ضروریات سے ہم آہنگ بنایا جا سکے اور سپلائی اور تقسیم کی، جس میں تھوک تجارت بھی شامل ہے، نئی شکلوں کو رائج کیا جا سکے۔

ہمیں توقع ہے کہ سوویت یونین کی وزارت فینانس جرأتمندانہ اور سخت اقدامات عمل میں لائے گی۔ حالیہ برسوں میں مالیہ نے معاشی معاملات میں نسبتاً کمزور حصہ ادا کیا ہے۔ اور معیشت کی منافع بخشی بڑھانے کے سلسلے میں بھی اس کی کوششیں کمزور رہی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ متعدد معاملات میں مالی اور قرضہ جاتی میکانزم ترقی پسند تبدیلیوں کی راہ روک رہا ہے۔ یہاں بہت ساری تبدیلیوں کی ضرورت ہے تاکہ پیداوار کی ترقی کے کفایت شعاری اور بچت کے رجحان کو یقینی بنانے پر اسے مرکوز کیا جا سکے۔

نئے تقاضوں کی تکمیل کے لیئے سوویت یونین کے ریاستی بنک اور سوویت یونین کے اسٹروئی بنک کی کارکردگی پر بھی نظر ثانی کی جانی چاہیئے۔ اس وقت قرضے انتہائی غیر موثر ہیں۔ ایسے حالات ابھی تک پیدا نہیں کیئے جا سکے ہیں جو صنعتی اداروں اور کارخانوں اور تنظیموں نیز اجتماعی فارموں اور ریاستی فارموں کو اس بات کی ترغیب دیں کہ وہ قرضوں کا معقول استعمال کریں، منافع بخشی بڑھائیں اور ریاست کا حساب عجلت کے ساتھ اور پوری طرح بیباق کر دیں۔ بینکوں کو ریاست کے مفادات کا تحفظ کرنا چاہیئے اور ساتھ ہی کام کے اجتماعیوں کی پہل کاری اور معاشی جرأتمندی کو بھی ہر طرح بڑھاوا دینا چاہیئے۔

معیشت کی شدت کاری مصارف کی تاثیر کے، معاشی سرگرمی کے نتائج کے قابل اعتماد پیمانوں کی حیثیت سے، سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی اور پیداوار کے معیار کو بہتر بنانے کے موثر عوامل کی حیثیت قیمتوں کے رول کو بڑھا رہی ہے اور اس معاملے میں قیمتوں کی ریاستی کمیٹی کو ایک بڑا رول ادا کرنا ہے۔ اسے زیادہ تیزی اور زیادہ قابلیت کے ساتھ اُن مسائل کو حل کرنا چاہیئے جو جمع ہو چکے ہیں۔ پھر قیمتوں سے متعلق بھی جو کام کیا جائے اسے ہماری سماجی پالیسی کے مقاصد کے مطابق ہونا چاہیئے۔

جیسا کہ ہمیں معلوم ہے، حالیہ زمانے میں سوویت یونین کی ریاستی زرعی۔ صنعتی کمیٹی اور انجینیئرنگ بیورو کی طرح کے بڑے بڑے معاشی کامپلکسوں کے لیئے نئے انتظامی ادارے قائم کیئے گئے ہیں۔ ان کے ڈھانچے اور سرگرمیاں مختلف ہیں جن سے ان دونوں کامپلکسوں کی خصوصیات جھلکتی ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ یہی

صحیح راستہ ہے۔ جوں جوں تجربہ حاصل ہوتا جاتا ہے، یہ بات ضروری ہوتی جاتی ہے کہ باہمی طور پر مربوط اور متعلقہ شاخوں کے گروپوں کے انتظام میں سدھار کیا جائے۔

شاخی اور علاقائی کنٹرول کے لوچدار امتزاج پر زیادہ توجہ دینی پڑے گی۔ ایسا کرتے ہوئے ہمیں مقامی سوویتوں کے حقوق کو معاشی منصوبہ بندی اور انتظام کاری میں خصوصیت کے ساتھ ایسی صنعتوں اور میدانوں میں جن کا تعلق محنت کش عوام کی روزمرہ کی ضرورتوں سے ہے، زیادہ آزادی کے ساتھ وسعت دینی ہوگی۔

انتظام کاری اور معاشی میکانزم میں سدھار اور اس کے ساتھ فیصلہ سازی کے زیادہ سائنسی وزن کی بنا پر ماہرین معاشیات کے سامنے نئی اور بڑی ذمہ داریاں آرہی ہیں۔ انھیں ملک کا ایک بڑا قرض اُتارنا ہے۔ ہم ان سے توقع کرتے ہیں کہ وہ موثر نظری مطالعے اور ٹھوس عملی سفارشیں پیش کریں گے۔

بہرحال، رفیقو، بارھویں پانچ سالہ مدت میں ہمیں دشوار کام سرانجام دینا ہوگا: ہمیں معاشی میکانزم کی سبھی کڑیوں کی تشکیل نو کرنی چاہیئے۔ ایسا کرتے وقت ہمیں اس کا خیال رکھنا ہوگا کہ انتظام کاری کے موجودہ ڈھانچے اور اشکال بنیادی طور پر کیفیتی حیثیت سے نئے ڈھانچوں اور شکلوں میں تبدیل ہوجائیں جو آج کے مناصب کی ضرورتوں کو پورا کرسکیں۔ اس سلسلۂ عمل کو بیدار اور اس کی کارکردگی میں مسلسل اضافہ کو یقینی بنانا چاہیئے۔ یہ ایک اہم معاملہ ہے اور اسے مسلسل مرکزی معاشی اداروں، وزارتوں اور پارٹی تنظیموں کی توجہ کا مرکز اور ان کے کنٹرول کے تحت رہنا چاہیئے۔ اس سلسلے میں روزانہ جانفشانی کے ساتھ کام ہونا چاہئے۔ اس میں غیر ضروری ضابطہ پرستی اور نقائص کو ترک کیا جانا چاہیئے اور ابھرنے والی مشکلوں کو نظرانداز نہیں کیا جانا چاہیئے، جیسا کہ ماضی میں کبھی کبھی کیا گیا ہے۔

اس راستے میں پیش آنے والے خطرات میں سے سب سے بڑا خطرہ لال فیتہ شاہی ہے۔ ممکن ہے کہ دکھاوے کا کام کرکے، اور کھوکھلی لفاظی کی آڑ میں نوکرشاہی معاشی میکانزم میں سدھار کو روکے، خودمختاری اور پہل کاری کا گلا گھونٹ دے اور اختراعات کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرے۔

ایک اور مسئلہ جس پر کنٹرول کے نظام کی تشکیل نو اور انتظام کاری کے طریقوں کی کامیابی کا انحصار ہے، کارکنوں کی پیشہ ورانہ تربیت کا مسئلہ ہے۔ سبھی پیشوں کے لوگوں کی تربیت کا ایک لازمی اور ناگزیر جزو معاشیات ہے۔

ہمیں مزدوروں اور انجینیروں کی معاشی تعلیم کے لئے ایک موثر نظام تیار کرنا چاہیئے تاکہ وہ سب تکنیکی حلوں کے معاشی پہلو کا قابلیت اور اہلیت کے ساتھ جائزہ لے سکیں۔ اس لئے ہمیں تربیت کی تمام شکلوں کی نوعیت اور جوہر پر سنجیدگی کے ساتھ نظرثانی کرنی چاہیئے جن میں معاشیات کے اعلیٰ اسکول اور معاشیات کے شعبے بھی شامل ہیں۔ سرکردہ ماہرین معاشیات کو، جن میں تحقیقات کرنے والے اور اسے عمل میں لانے والے، دونوں شامل ہیں، یہ فریضہ سپرد کیا جانا چاہیئے۔ آخری بات یہ ہے کہ معاشیات کے ماہرین کی از سر نو تربیت

کے لئے ایک ایسا سوچا سمجھا نظام ضروری ہے جو انتظام کاری کی تمام سطحوں پر محیط ہو۔

پیداوار کے نگراں کارکنوں سے عصر جدید کی معیشت خاص طور پر زبردست مطالبے کرتی ہے۔ یہ اہم بات ہے کہ ہم اپنے منیجروں میں جدید ترین معاشی فکر کو رواج دیں۔ یعنی ان میں اعلیٰ سطح کا پیشہ ورانہ جذبہ اور سوشلسٹ عزم و حوصلہ پیدا کریں، دور تک دیکھنے کی صلاحیت اور کام کے اجتماعیہ کے اندر معلم اور منتظم کے فرائض کی ادائیگی کی اہلیت پیدا کریں۔ آج کے منیجروں کی لازمی خصوصیتیں یہ ہیں کہ پارٹی کے تعلق سے ان کا عقیدہ پختہ ہو، اصول کی پابندی کرے، پارٹی کے بتائے ہوئے راستے پر ثابت قدمی کے ساتھ چلے اور ایسی اخلاقی خوبیوں کا حامل ہو جن میں شک نہ کیا جا سکے۔ اگر ہمارے تعمیری منصوبوں کو پورا ہونا ہے تو یہ خصوصیتیں ضروری ہیں۔

انتظام کاری کے پورے نظام کو اکمل بنانے کے مقاصد نہ صرف معاشی اعتبار سے اہم ہیں بلکہ سیاسی اعتبار سے بھی اہم ہیں۔ اسی لئے ان کی عمل آوری پر پارٹی تنظیموں کا مسلسل کنٹرول ہونا چاہئے اور انھیں اس کی رہنمائی کرنی چاہئے۔ سماجی اور معاشی سلسلہ ہائے عمل کا گہرا اور ٹھوس تجزیہ، پارٹی کی معاشی پالیسی پر عمل کرنے میں ثابت قدمی، معاشی عہدیداروں کی صحیح تعیناتی اور تعلیم اور ہنر اور ترقی پسند چیز کو فروغ دینے کے لئے آمادگی ہی وہ اہم ترین میدان ہیں جہاں معیشت میں پارٹی کی رہنمائی کو مرکوز کیا جانا چاہئے اور تقویت دی جانی چاہئے۔

۵۔ بیرونی معاشی تعلقات

رفیقو! ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کو تیز رفتار بنانے کی پارٹی کی پالیسی ہماری بیرونی معاشی سرگرمی سے بہت زیادہ توقعات رکھتی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ آج کی دنیا میں معاشی، سائنسی اور تکنیکی تعلقات کی فعال ترقی اور محنت کی بین الاقوامی تقسیم میں شرکت نہایت ضروری ہے۔ ہمارے لئے یہ ریاستوں کے درمیان پُرامن اور خوش ہمسائگی کے تعلقات کو برقرار رکھنے اور انھیں مستحکم بنانے اور قومی معاشی مسائل کو حل کرنے میں باہمی امداد کا اہم ذریعہ ہیں۔

بین الاقوامی معاشی تعاون اور تمام ملکوں کے مفاد میں اس کی تیزی سے ترقی سے بالکل نئی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے بشرطیکہ ...۲۰۰۰ء تک نیوکلیائی ہتھیاروں کو مرحلہ وار ختم کرنے کے سوویت پروگرام اور سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ میں شامل دوسری امن پسند تجاویز کو عمل میں لایا جائے۔ ترک اسلحہ نوع انسان کی تباہی کے خطرے کو ختم کر دے گا اور سیاسی ترقی کے لئے بے پناہ مادی اور ذہنی ذرائع فراہم کرے گا۔ سوویت یونین جو امن کی لینی پالیسی کا وفادار اور پاسدار ہے بین الاقوامی صورت حال کو بہتر بنانے اور تمام ممالک کے ساتھ چاہے ان کے سماجی نظام کچھ ہی کیوں نہ ہوں، مساوی تعاون قائم کرنے اور اسے مستحکم بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گا۔ ہماری پارٹی اور سوویت حکومت سامراجی طاقتوں

کی کسی دھمکیوں یا جنیوا مذاکرات کو اپنے اصل مقصد سے بھٹکانے کی اُن کی کوششوں کے ذریعے ہمیں اس راہ سے ہٹانے کی اجازت کسی کو بھی نہیں دیں گی ۔

چنانچہ رہنما اصولوں کے مسودے میں بیرونی معاشی تعلقات کی قابل لحاظ توسیع کا اہتمام کیا گیا ہے ۔ یہ ترجیحات پر اور سائنس اور ٹکنولوجیکل ترقی پر مرکوز ہوں گے اور سماجی مقاصد کے حصول کے لئے وسیع پیمانے پر استعمال کئے جائیں گے ۔

برادرانہ سوشلسٹ ممالک کے ساتھ تعاون ہمیشہ کی طرح ہی فیصلہ کن عنصر ہوگا ۔ باہمی معاشی امداد کونسل کے رکن ممالک کی چوٹی معاشی کانفرنس کے فیصلوں کے مطابق، مستقبل قریب میں، وسیع پیداواری تعاون اور تخصیص کاری کی بنیاد پر سوشلسٹ یکجہتی کو مضبوط کرنے اور اسے ترقی دینے کے سلسلے میں آگے کی سمت ایک بڑا قدم اٹھایا جائے گا ۔ اس سے معاشی تعلقات کی مزید ہمہ جہتی توسیع کے لئے نئے امکانات پیدا ہوں گے ۔ یہ شدت کاری کے فریضے کی جو ہم سب کا مشترکہ فریضہ ہے، انجام دہی کی رفتار تیز کرے گا اور سامراجی اقدامات کے مقابلے میں ہمیں معاشی اور تکنیکی حیثیت سے زیادہ محفوظ اور مضبوط بنائے گا ۔

اس پورے کام کی بنیاد باہمی معاشی امداد کونسل کے رکن ممالک کے ۲۰۰۰ء تک کے سائنسی اور ٹکنولوجیکل ترقی کے جامع پروگرام کی مسلسل عمل آوری ہوگی ۔ اب یکجہتی میں جدید ترین سائنسی اور تکنیکی کامیابیوں کو مشترکہ طور پر بروئے کار لانے، معیشت کی تمام شاخوں اور خاص کر جدید طرز کی مشینوں اور ساز و سامان کی پیداوار میں وسیع پیمانے کے تعاون پر زور دیا جا رہا ہے ۔ اس لئے ہمارے مرکزی منصوبہ بندی اور معاشی اداروں نیز وزارتوں اور محکموں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی بیرونی معاشی سرگرمی کو مناسب ڈھنگ سے منظم کریں ۔ اس کا بہت کچھ انحصار سوشلسٹ ملکوں کی اجتماعی تنظیم، باہمی معاشی امداد کونسل کے کام کو بہتر بنانے پر بھی ہے ۔

باہمی معاشی امداد کونسل کے رکن ملکوں کے ۱۹۸۶ء تا ۱۹۹۰ء کے قومی معاشی منصوبوں میں تال میل پیدا کرنے کا جو کام حال ہی مکمل ہوا ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جاریہ پنچسالہ مدت میں ہی بہت سارا کام پورا کر لیا جائے گا ۔ اصل بات یہ ہے کہ یکجہتی کے سلسلہ ہائے عمل کی مزید گہرائی ایک تخلیقی، اختراعی رویّے کی طالب ہے ۔ وسعت کارانہ ترقی کے زمانے میں وجود میں آنے والی پرانی اور بندھی ٹکی شکلیں اب تعاون میں حرکت آفریں ترقی پیدا نہیں کر سکتیں ۔ اسی لئے صنعتی اداروں اور کارخانوں اور معیشت کی پوری پوری شاخوں کے درمیان راست تفاعل کی ثابت قدمی کے ساتھ ترویج کے ذریعے، راست معاشی رابطوں کے فروغ اور مشترکہ انجمنوں، تحقیقاتی اور ترقیاتی بیوروؤں اور لیبارٹریوں کے قیام کے ذریعے نئے رویّے تلاش کرنے ہوں گے ۔ ان کی شروعات کی جا چکی ہے اور تحقیقات اور پیداوار کی متعدد مشترکہ انجمنیں قائم کی جا چکی ہیں ۔ یہ بلاشبہہ، یکجہتی کی نئی شکلوں کا محض نقطۂ آغاز ہیں لیکن مستقبل انھیں کا ہے ۔ رہنما اصولوں میں دوسرے سوشلسٹ ملکوں کے ساتھ بھی معاشی روابط کے مزید فروغ کا اہتمام کیا گیا ہے ۔ عوامی جمہوریۂ چین کے ساتھ تجارت میں خاصا

اضافہ کیا جائے گا۔

سوویت یونین ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ملکوں کے ساتھ اپنے تعاون کو فروغ دینے کا سلسلہ جاری رکھے گا۔ ان ملکوں کو ہماری ہمہ جہتی امداد ان کی قومی معیشتوں کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونے، ترقی کرنے، استعماری دور کے بچے کھچے اثرات کو دور کرنے اور معاشی اور سماجی ترقی کی شاہراہ پر آگے بڑھنے میں مدد دے رہی ہے۔ مثلاً ہندستان کے ساتھ اور بعض دوسرے ملکوں کے ساتھ سوویت یونین کے پائیدار اور طویل مدتی رشتے قائم ہیں۔ اور یہ تعلقات سبھی متعلقہ ملکوں کے لئے روزافزوں طور پر فائدہ مند بنتے جا رہے ہیں۔ ترقی پذیر ریاستوں کو مدد دینے کی ہماری پالیسی جو ایک منصفانہ اور جمہوری بنیاد پر بین الاقوامی معاشی تعلقات کے ڈھانچے کی تشکیل نو کرنے کا ایک اہم عنصر بن گئی ہے، جاری رہے گی، خاص طور پر ان ملکوں کے ساتھ جنھوں نے سوشلسٹ رُخ اپنایا ہے۔

سوویت یونین پُرامن بقائے باہم کی اپنی پالیسی پر صدق دِلی سے عمل کرتے ہوئے ترقی یافتہ سرمایہ دار ریاستوں کے ساتھ باہمی تعاون کے حق میں ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں کافی امکانات نظر آتے ہیں۔ اور اس کا اطلاق عملی طور پر ہر طرح کے تعلقات پر، تجارتی، سائنسی، تکنیکی، مالی اور قرضہ جاتی تعلقات، سبھی پر ہوتا ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ تعاون کو ہر حال میں دوطرفہ ہونا چاہئے۔ اس معاملے میں باہمی مفادات کا سختی کے ساتھ خیال رکھا جانا چاہئے اور ہر طرح کی تحدیدات، بائیکاٹ اور مقاطعوں کو، جو ریاستہائے متحدہ امریکہ نے تراش رکھے ہیں، قطعی طور پر ترک کیا جانا چاہئے۔ عہد حاضر کی دنیا میں معاشی تعلقات، مساوی حقوق، اعتماد اور باہمی سمجھوتوں کی کڑی پابندی پر ہی مبنی ہو سکتے ہیں۔ اس کے خلاف جانا، تجارتی اور معاشی رشتوں کو نامناسب سیاسی مقاصد کا تابع بنانا، ایک طرح سے عالمی ترقی کو روکنے کی کوشش کے برابر ہے۔ تاریخ کے تجربے نے ظاہر کر دیا ہے کہ اس طرح کی کوششوں کا قطعی کوئی مستقبل نہیں ہے۔ اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ میں ایک نئی تجویز پیش کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ مستقبل میں معاشی سلامتی کے مسائل پر ایک عالمی کانگریس منعقد کی جائے جس میں ان تمام چیزوں پر غور کرنا ممکن ہوگا جو عالمی معاشی تعلقات کو روکتی ہیں۔

بیرونی تجارت ہماری معیشت کی ترقی میں نمایاں اور روزافزوں حصہ ادا کر رہی ہے۔ تقریباً اب کوئی ایسی شاخ نہیں ہے جو بیرونی معاشی تعلقات کے دائرے کے باہر ہو۔ مگر روایتی ذرائع سے تیزی کے ساتھ آگے بڑھنا ناممکن ہے۔ پہلا کام یہ کرنا ہے کہ ہماری برآمدات میں خام مال پر زور ختم کیا جائے اور اس میں صنعتی پیداوار کا حصہ بڑھایا جائے۔ اس میں یقیناً وقت لگے گا لیکن ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی مدت میں یہ کام شروع ہو جانا چاہئے۔ وزارتوں، انجمنوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کو ہدایت دی جانی ہے کہ ملک کی برآمداتی صلاحیت کو مستحکم بنایا جائے اور مشینوں، ساز و سامان اور دوسری

مصنوعات کے معیار اور مسابقت کی صلاحیت کو بڑھایا جائے۔ ڈالر، پونڈ وغیرہ جیسے زرتبادلہ کے خرچ میں انتہائی انضباط سے کام لیا جائے۔ ہماری درآمدی پالیسی کا یہ فریضہ ہے کہ وہ سائنسی اور تکنیکی ترقی کی رفتار تیز کرنے میں سرگرمی سے مدد دے۔

بیرونی معاشی تعلقات کے اداروں کی بھی نئے تقاضوں کے مطابق تنظیم نو ہونی چاہئے۔ بیرونی تجارت کی وزارت اور بیرونی معاشی تعلقات کی ریاستی کمیٹی کے کام میں اب بھی اہم نقص اور کوتاہیاں موجود ہیں جنھیں کسی قدر مدھم رفتار سے ختم کیا جا رہا ہے۔ انھیں وزارتوں اور صنعتی اداروں اور کارخانوں سے قریبی رابطے رکھنے چاہئیں اور بیرونی منڈی کی ضروریات سے انھیں اپنے مفادات کو جوڑنے کی شکلیں تلاش کرنی چاہئیں اور قومی معاشی فریضوں کی عمل آوری میں محض بچولئے بنے رہنے کے بجائے سرگرم حصہ دار اور شریک کار رہنا چاہئے۔

۵۔ بارہویں پنجسالہ منصوبے کے دوران سماجی ترقی اور عوام کی خوشحالی کے بہتر حالات

مندوبین رفیقو! ۱۲ویں پنج سالہ منصوبے میں معیشت کی ترقی اور اس کی کارکردگی میں اضافہ کا جو پروگرام پیش کیا گیا ہے وہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام سے متعلق مقاصد، سوویت عوام کے معیار زندگی کو کیفیتی حیثیت سے نئی بلندیوں پر پہنچانے اور ان کے کام نیز رہن سہن کے حالات کو متواتر بہتر بنانے کے مقاصد کو روبعمل لانے میں معتدبہ پیش رفت کی قابل اعتماد بنیاد فراہم کر رہا ہے۔ پارٹی ان مقاصد کو فرد کی ہم آہنگ نشوونما اور محنت کش عوام کی تخلیقی پہل کاری کو جاندار بنانے کے کام سے اٹوٹ طور پر جوڑتی ہے یہی سوویت یونین کی تیز رفتار سماجی ترقی کی حالت میں طاقتور سماجی پالیسی کا جوہر ہے۔ اس کا لازمی تقاضا ہے کہ سماجی انصاف کے اصول کو آگے بڑھانے اور اشیاء اور فوائد کی پوری طرح سوشلسٹ تقسیم عمل میں لانے کے لئے کام کیا جائے۔

اسی بات کے پیش نظر ۱۲ویں پنجسالہ منصوبے میں ان مسائل پر خاص طور سے توجہ دی گئی ہے جنھیں حل کرنے سے سوویت عوام کی زندگی اور سرگرمی کے معیار کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے اور مشترکہ نصب العین کے لئے ہر شہری کی محنت کا حصہ دوچند کرنے میں مدد ملتی ہے۔

معاشی اور سماجی دونوں ہی طرح کی ترقی کے مفادات سب سے بڑھ کر محنت کے حالات، اس کی نوعیت اور نہج میں اہم تبدیلیوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ سماج کے ارکان کی مختلف ضروریات میں بامقصد اور تخلیقی محنت کی ضرورت زیادہ سے زیادہ ابھر کر سامنے آرہی ہے۔ ہمیں نئے پنج سالہ دور میں جسمانی اور

غیر ہنر مند محنت کے استعمال میں کمی لانے کے فوری فریضے کی تکمیل کا آغاز کر دینا چاہیئے۔ اس کی کمی کی شرح اور اس کے پیمانے کو کم سے کم ایک سو سے لے کر ۲ سو فیصدی تک بڑھا دیا جانا چاہیئے۔

پیداواری مشینری کی تیزی سے جدید کاری، پیداوار کی مشین کاری، خودکاری اور کمپیوٹر کاری اور نئے سرے سے تکنیکی آراستگی کی تمام کوششوں کا رُخ محنت کے حالات کو بہتر بنانے اور اس کی ماہیت اور جوہر کو مالا مال کرنے کی طرف ہونا چاہیئے۔ کارگاہوں کے باقاعدہ سرٹیفکیشن اور محنت کی سائنسی تنظیم کا فرض ہے کہ اس مقصد کو فروغ دیں۔

ہمیں اس سوال کا دوسرا رُخ بھی ذہن میں رکھنا چاہیئے۔ سوویت مزدوروں کا اعلیٰ تعلیمی اور پیشہ ورانہ معیار اس بات کو ضروری بنا دیتا ہے کہ پیداوار میں مناسب حالات پیدا کئے جائیں۔ آج کا مزدور فرسودہ مشینوں پر کام کرنا اور پُرانی تکنیکوں کو استعمال کرنا اب اور گوارا نہیں کرے گا۔ اس بات پر انتظام کاروں کو دھیان دینا چاہیئے۔

معاوضے کے نظام کے اثر کو بڑھانا ایک ایسا فریضہ ہے جو زبردست معاشی اور سماجی اہمیت رکھتا ہے۔ اجرتوں اور تنخواہوں میں مصنوعی برابری لانے کے عناصر جو حال میں بڑھے ہیں اور کام کا کوٹا مقرر کرنے میں، اجرتیں اور تنخواہیں طے کرنے کے سلسلے میں نمایاں کوتاہیوں نے ترغیبات کی حیثیت سے ان کے رول کو کم کر دیا ہے اور پیداواری صلاحیت کی ترقی میں رکاوٹ بن رہی ہیں۔ یہ صورت حال ناقابلِ برداشت ہے۔ ہر محنت کش مرد اور عورت کی آمدنی اس کے کام کے نتائج کے عین مطابق ہونی چاہیئے۔ یافت کے اضافے اور پیداواری صلاحیت کے اضافے کا اٹوٹ باہمی رشتہ جدید دور کی معیشت کی ایک اہم ترین شرط ہے اور ہم اس کی ہر صورت میں سختی سے پابندی پر اصرار کریں گے۔

اسی سیاق وسباق میں ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ رہنما اصولوں میں تجویز کی گئی بنیادی شرحوں اور تنخواہوں کو بڑھانے کے اہم کام کو کس طرح پورا کیا جائے۔ ہم مادی اشیاء کی پیداوار کے مختلف میدانوں میں نئی بنیادی شرحوں اور تنخواہوں کو مختصر سی مدت میں یعنی تقریباً ۵ برس کے اندر اندر رائج کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ انھیں اوسطاً ۲۵ تا ۳۰ فی صدی بڑھایا جانا ہے۔ اس کے لئے رقوم حاصل کرنے کے ذرائع کے سوال کے بارے میں جو بنیادی طور پر نیا اور عملی رویہ ہم نے مرتب کیا ہے وہ غالباً اہم ترین بات ہے۔ اس کے لئے ضروری فنڈ اب کام کے اجتماعیوں کو خاص کر پیداوار بڑھا کر، کارکردگی میں اضافہ کرکے، اندرونی صلاحیتوں کو استعمال کرکے، محنت کی تنظیم میں بہتری لا کر اور کام کے کوٹے مقرر کرکے حاصل کرنا چاہیئے۔

یہ رویہ نئی بنیادی شرحوں اور تنخواہوں کے رواج کو راست طور پر صنعتی ادارے اور کارخانے کی سطح پر، محنت کی اعلیٰ پیداواری صلاحیت اور بہتر کارکردگی سے جوڑتا ہے۔ یہ اس تجربے پر مبنی ہے جو متعدد صنعتی اور دوسرے اداروں نے نئے معاشی حالات میں کام کرتے ہوئے حاصل کیا ہے۔ اس طریقۂ کار کا تجربہ

بیلوروس ریلوے میں کیا جا چکا ہے جہاں بنیادی شرحوں اور تنخواہوں میں اضافے کے لئے سرمایہ ان اندرونی وسائل سے حاصل کیا گیا ہے جو وسیع پیمانے پر ابتدائی معاشی اور تنظیمی کام سے اور مشینوں کے بہتر استعمال سے ہاتھ آتے ہیں۔

غیر پیداآور میدانوں میں کام کرنے والے لوگوں کی اجرتیں اور تنخواہیں بڑھانے کے لئے کافی بڑی رقم مختص کی گئی ہے۔ آئندہ سال تعلیم عامہ کے میدان میں کام کرنے والے تمام لوگوں کو، جیسا کہ اسکولی اصلاحات میں تجویز کیا گیا ہے، تنخواہوں کی نئی شرحیں دینے کا کام پورا ہو جائے گا۔ ڈاکٹروں اور دوسرے طبی عملے کی تنخواہیں مرحلہ وار بڑھیں گی۔ ثقافتی اداروں اور اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں ملازمین کے کچھ زمروں کی بنیادی شرحیں اور تنخواہیں بھی ۱۲ویں پنجسالہ منصوبے کے دوران بڑھائی جائیں گی۔ یہ اقدامات اس بات کا ٹھوس اظہار ہیں کہ پارٹی سماجی اور ثقافتی میدان میں مزید ترقی کے لئے فکرمند ہے۔

آمدنی کے میدان میں جو اقدامات کئے جائیں گے ان کے ذریعے ہم جاریہ پانچ برسوں کے اواخر تک اوسط ماہانہ اجرتوں اور تنخواہوں کو ۲۱۵ تا ۲۲۰ روبل تک بڑھا سکیں گے۔

اجتماعی فارموں کے کام کا معاوضہ زیادہ تیزی سے بڑھے گا۔ محنت کی پیداواری صلاحیت میں منصوبہ بند اضافے کے مطابق وہ اوسطاً ۱۸۰ روبل ماہانہ ہو جائے گی۔ اجتماعی کسانوں کو جو آمدنی اپنے انفرادی چھوٹے قطعات آراضی سے ہوتی ہے، اسے نظر میں رکھا جائے تو ان کی اصل آمدنیاں دراصل صنعتی اور دفتری مزدوروں اور ملازمین کی آمدنیوں کے برابر ہو جائیں گی۔ محنت کی اور زیادہ مشین کاری اور دیہی علاقوں میں رہائشی مکانوں کی تعمیر، ثقافتی اور کمیونٹی سہولیات کی ترجیحی ترقی کے ساتھ مل کر یہ قدم شہر اور دیہات کے درمیان پائی جانے والے فرق کو بڑی حد تک ختم کرنے میں ایک اہم پیش رفت ہوگا جو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام کا ایک مقصد ہے۔

کام کے مطابق تقسیم کے اصول کو مستحکم کرنے کے لئے ہم صرفہ فنڈ میں جو سوویت عوام کی زندگی میں نمایاں رول ادا کرتا ہے، مسلسل اضافہ کرتے رہیں گے۔ ان پانچ برسوں میں یہ کافی حد تک بڑھ جائیں گے۔ یہ فنڈ ۱۹۹۰ء میں آبادی میں فی کس ۷ سو روبل ہو جائے گا۔

پارٹی نے اپنی سماجی پالیسی میں ہمیشہ ہی ابھرتی پیڑھی کی پرورش اور تعلیم و تربیت کے حالات بہتر بنانے کے سوال پر خاص طور سے توجہ دی ہے۔ بچوں والے خاندانوں کو ریاستی امداد ۱۲ویں پنجسالہ منصوبے میں اور زیادہ بڑھا دی جائے گی۔ کام کرنے والی ماؤں کو ایک سال کی عمر تک اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرنے کے لئے تنخواہ کے ساتھ رخصت دینے کا جو طریقہ چند سال پہلے رائج کیا گیا تھا، اس کے سماج اور شرح آبادی سے متعلق صورتِ حال پر اچھے اثرات پڑنے لگے ہیں۔ اس حقیقت کو اور رہنما اصولوں کے مسودے پر مباحثے کے دوران شہریوں نے جن خیالات اور خواہشات کا اظہار کیا ہے، انھیں پیش نظر رکھتے ہوئے اس چھٹی کو چھ ماہ

تک مزید بڑھانا مناسب سمجھا گیا ہے ۔ ہم زچگی سے پہلے کی رخصت اور بیمار بچوں کی دیکھ بھال کے لئے باتنخواہ چھٹی کی میعاد بھی بڑھانا چاہتے ہیں ہیں اور تین برس کی عمر تک کے بچّوں کو ساری دوائیں مفت فراہم کریں گے ۔

آئندہ چند برسوں میں ماقبل اسکول اداروں کی مانگ کو بھرپور طور پر پورا کرنے کے اہم مسئلے کو حل کرنا بھی ایک اہم سماجی اور معاشی مقصد ہے ۔ یہ مقصد پوری طرح حاصل کیا جاسکتا ہے اور جہاں بھی مناسب توجہ کی گئی ہے یہ کامیابی سے پورا کیا جا رہا ہے ۔ وزارتوں، محکموں اور مقامی اداروں کے سربراہوں کو کنڈر گارٹن اور بچوں کی نرسریاں تعمیر کرنے پر مسلسل نظر رکھنی چاہیئے ۔

پنشن اسکیم کو بہتر بنانے، جنگ اور محنت کے سورماؤں کے لئے اور شہید سپاہیوں کے خاندانوں کے لئے سماج کی فکرمندی کو بڑھانے کے لئے بھاری مقدار میں رقم مختص کی جائے گی ۔ ہم ضعیفوں کے لئے ہوٹلوں کی تعداد کو قابل لحاظ حد تک بڑھانے اور ان کی کارکرگی کو بہتر بنانے کا منصوبہ بنا رہے ہیں ۔ اپاہج شہریوں کی خدمت کرنے کی ترقی یافتہ شکلیں بڑے پیمانے پر رائج کی جائیں گی ۔

۱۲ ویں پنجسالہ مدت میں اجرتوں اور تنخواہوں اور سماجی صرفہ فنڈوں میں منصوبہ بند اضافے سے سماج کے بڑے حصّے کے رہن سہن کے حالات اور معیار میں نمایاں فرق آئے گا ۔ پورے ملک میں اجرتوں اور تنخواہوں میں اور پنشنوں اور الاؤنسوں میں اضافہ کرنے کی وجہ سے ملک کی نصف سے زیادہ آبادی کی آمدنی بڑھ جائے گی اس کا مطلب یہ ہے کہ گزشتہ پانچ برسوں میں جتنے لوگوں کی آمدنی بڑھی تھی اس سے تقریباً دگنی تعداد کی آمدنی بڑھ جائے گی ۔ جاریہ پانچ برسوں کے اواخر تک تمام خاندانوں کے ۵۰ فیصد سے زیادہ کی اوسط ماہانہ فی کس آمدنی ۱۲۵ روبل سے زیادہ ہو جائے گی ۔ تقریباً کوئی خاندان ایسا نہیں رہ جائے گا جس کی فی کس ماہانہ آمدنی ۵۰ روبل یا اس سے کم ہو ۔

۱۲ ویں پنج سالہ مدت میں سماجی اور ثقافتی میدان میں مادی اور تکنیکی سہولیات کو مسلسل بڑھانے پر خاص طور سے زور دیا جا رہا ہے ۔ اسکولی اصلاحات کے نشانوں میں کلاس روموں کی گنجائش کو ۲۰ فی صد بڑھانے اور تدریسی اور تعلیمی کام کے لئے بہتر حالات مہیا کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے ۔ ہم تخصیصی ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کی تنظیم نو کا منصوبہ بھی بنا رہے ہیں ۔ اس تنظیم نو کا مقصد تربیت کے معیار میں ہمہ جہتی بہتری، اعلیٰ تعلیم کے اداروں اور پیداوار میں گہرا رشتہ اور سائنس اور تکنولوجی کی ترقی میں زیادہ سرگرم شرکت ہونا چاہیئے ۔ یہ ساری باتیں اعلیٰ تعلیم کی مادی بنیاد کی مزید توسیع کی طلبگار ہیں

صحت کے اداروں کے کام کو موثر ڈھنگ سے بہتر بنانے، بیماریوں کی روک تھام کی طرف ان کا رُخ بڑھانے اور وقفے وقفے سے تمام آبادی کے طبّی معائنے کو بتدریج رائج کرنے کے لئے بہت کچھ کیا جانا ہے ۔ غیر رہائشی مریضوں کے لئے کلینکوں کی تعمیر اور طبی آلات کی پیداوار میں تقریباً ۵۰ فیصدی اضافہ کرنا ہے ۔ ماحول کی حفاظت سے متعلق منصوبہ بند اقدامات بھی عوام کی صحت کے لئے بڑی اہمیت رکھتے ہیں ۔

وسیع پیمانے پر ثقافتی اور کھیل کود کی سہولیات تعمیر کرنے کے منصوبے بھی بنائے گئے ہیں۔ مثلاً ان پانچ برسوں میں ضلع سطح کے ۵۰۰ سے زیادہ ثقافتی گھر اور ساڑھے پانچ ہزار سے زیادہ دیہی کلب تعمیر کئے جائیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ضلع کے ہر صدر مقام پر ایک ثقافتی گھر بن جائے گا۔

مختصر یہ کہ ۱۲ویں پنج سالہ مدت میں سماجی اور ثقافتی میدانوں کو کیفیتی حیثیت نئی بلندی پر پہنچانے کے پارٹی کے مقصد کو پورا کرنے کی سمت میں ہم اہم قدم اٹھانے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔

اگر ہم اس کام کو پورا کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں کچھ عہدیداروں کے جن میں منصوبہ بندی کے اداروں کے عہدیدار بھی شامل ہیں، ذہن سے اس خیال کو نکالنا ہے کہ سماجی اور ثقافتی ادارے تعمیر کرنا ضمنی معاملہ ہے۔ ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ سماجی اور ثقافتی میدان کے بعض شعبوں کی ترقی کے لئے ۱۹۸۶ء میں جو رقم مختص کی گئی ہے پانچ برسوں کے لئے مقرر کی گئی سالانہ اوسط رقم سے کم ہے۔ اسے پنج سالہ منصوبے کو آخری شکل دیتے وقت درست کیا جانا چاہیئے۔

ان مقاصد کے لئے مختص کئے گئے فنڈوں کو یقیناً ہر جگہ پوری طرح اور موثر ڈھنگ سے استعمال کیا جانا ہے۔ ان فنڈوں کو حاصل کرنا آسان کام نہیں ہے۔ ہمیں فنڈوں کے معاملے میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ بیلوروس، لتھوانیا اور روسی وفاق کے بہت سے علاقوں نے اس معاملے کو اتنی خوش اسلوبی سے سلجھایا ہے کہ تعلیم عامہ اور صحت عامہ کے ادارے چالو کرنے کے منصوبے نہ صرف پورے کئے جا رہے ہیں بلکہ مقررہ نشانوں سے زیادہ کام ہو رہا ہے جبکہ کچھ جمہوریائیں اور شہر سماجی اور ثقافتی تعمیر کے اپنے منصوبوں کی تکمیل میں سال بہ سال برابر ناکام ہو رہے ہیں۔ اس کی دو ٹھوس مثالیں پیش ہیں: عشق آباد میں ایک کلینک اسپتال کا دوسرا حصہ پورے ۹ سال سے بنایا جا رہا ہے۔ اب ۱۹۸۹ء میں یہ کام پورا کیا جائے گا حالانکہ ساڑھے تین سال میں عمارت پوری کرنے کا اصول طے کیا گیا ہے۔ کراسنویارسک کے علاقائی اسپتال کے ایک نئے حصے کی تعمیر ناقابل برداشت حد تک دھیمی رفتار سے ہو رہی ہے۔ یہ نہایت افسوس ناک بات، اس لئے بھی کہ اس پروجیکٹ کے لئے جو سرمایہ فراہم کیا جا رہا ہے، اس میں کل یونین کمیونسٹ سبوتنک سے ہونے والی آمدنی کا ایک حصہ بھی شامل ہے۔ جمہوریہ ازبکستان اور جمہوریہ جارجیا میں، خباروسک علاقے اور پرم نیز دوسرے علاقوں میں بھی اسی طرح کے واقعات پیش آئے ہیں۔

رہائش گاہوں کا مسئلہ پارٹی کی مسلسل توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس میدان میں خاصی کامیابی حاصل کی گئی ہے۔ اس وقت شہری علاقوں میں رہنے والے ۸۰ فیصد سے زائد خاندانوں کے پاس ان کے اپنے الگ الگ فلیٹ ہیں۔ دیہی علاقوں میں رہنے والے بھی جدید طرز کی رہائش گاہوں کے معاملے میں بہت بہتر ہیں۔ لیکن ان سب کے باوجود رہائشی مسئلہ اب بھی انتہائی شدید سماجی مسئلہ بنا ہوا ہے۔ اگلے پانچ برسوں میں ہمارا منصوبہ ہے کہ مجموعی طور پر ۵۶ کروڑ ۵۰ لاکھ تا ۵۷ کروڑ مربع میٹر رہائشی رقبے پر مشتمل نئے مکانات بنائے جائیں۔ شہروں اور دیہاتوں کی حالت بہتر بنانے، افادہ مند خدمات، آسائشوں اور عوامی ٹرانسپورٹ

سہولتوں کو توسیع دینے کے لئے وافر مقدار میں وسائل مختص کئے جائیں گے ۔

شدید رہائشی مسئلے کا تقاضہ ہے کہ قوت اور سرمائے کا بھرپور استعمال کیا جائے ۔ بیشتر مقامی ادارے، وزارتیں اور محکمے ایسا ہی کر رہے ہیں ۔ لیکن دوسری طرح کی مثالیں بھی ہمارے سامنے ہیں مثلاً جمہوریہ آرمینیا میں رہائش گاہوں کی زبردست ضرورت کے باوجود مکانوں کی تعمیر میں سالانہ کمی آرہی ہے اور یہی نہیں بعض شہروں میں تو پانی کی فراہمی کا مناسب انتظام بھی نہیں ہے ۔ ساتھ ہی یہ ناقابلِ برداشت رواج بھی چل رہا ہے کہ تعمیری کنٹریکٹروں کو ان پروجیکٹوں میں لگا دیا جاتا ہے جو منصوبے میں شامل نہیں ہیں ۔ ۱۹۸۵ء میں ارمینیا کی صنعتی تعمیرات کی وزارت ۱۲ ایسے پروجیکٹوں کی تعمیر میں مشغول تھی جو منصوبے میں شامل نہیں تھے، ان میں کچھ ایسے بھی تھے جو کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتے ۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ بعض دوسرے خطّوں میں بھی اس طرح کا عمل جاری ہے ۔ اس کی فوری بیخ کنی کی جانی چاہئے ۔

پارٹی کی سماجی پالیسی میں عوام کی بڑھتی ہوئی حقیقی مانگوں کی امکانی حد تک بھرپور تشفی کو ترجیحی اہمیت حاصل ہے ۔ یہ کہنا ہرگز مبالغہ نہ ہوگا کہ آج کا یہ ایک اہم ترین مسئلہ ہے ۔ محنت کے لئے مادّی ترغیبات کے استحکام، فرصت کے اوقات کا معقول استعمال، سوویت عوام کی ذہنی فضا اور قلت سے پیدا ہونے والے منفی مظاہر کے استیصال کا تعلق بھی راست طور پر اس مسئلے سے ہے ۔

سب سے پہلی چیز غذا کی، خاص کر گوشت، ڈیری کی مصنوعات، سبزیوں اور پھلوں کی فراہمی کا بڑھایا جانا ہے ۔ اور حقیقتاً سوویت یونین کے غذائی پروگرام کا یہی مقصد ہے ۔ اس میں ۱۹۹۰ء کے لئے جو نشانے مقرر کئے گئے ہیں، ان کے پورے ہونے سے ہم اس قابل بن جائیں گے کہ قوم کی غذا کی ڈھانچے اور معیار میں دوررس تبدیلیاں لاسکیں، پچھلی چند پنجسالہ مدّتوں کی یہ سب سے بڑی تبدیلیاں ہوں گی ۔

تیار مال کے صرفے میں بھی ترقی پذیر تبدیلیاں لائی جانی چاہئیں ۔ حالیہ برسوں میں ان چیزوں کی فراہمی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور بعض چیزوں سے تو بازار پٹ گئے ہیں ۔ اب ایک زیادہ مشکل سوال ہمارے سامنے ہے، یہ ہے معیار اور اقسام کا سوال ۔ اشیائے صارفین کی پیداوار اور خدمات کے میدان کی ترقی کا جامع پروگرام تجارتی مال کی پیداوار کے ڈھانچے کی تشکیلِ نو کے رجحان کا تعین کرنا ہے ۔ اس مسئلے کے حل میں تجارت کو ایک اہم رول سپرد کیا گیا ہے ۔ سوویت یونین کی وزارتِ تجارت اور کوآپریٹیو سوسائٹیوں کی مرکزی کونسل خامیوں اور کوتاہیوں کو دور کرنے میں بڑی سست رفتاری سے کام لے رہی ہیں اور اکثر و بیشتر ان صنعتی اداروں اور کارخانوں کے سلسلے میں جو معمولی معیار کی اشیا تیار کرتے ہیں، جنس تجارت کے اسٹاک سے متعلق سست رفتاری سے کام لیتے ہیں اور صارفین کی مانگ پر مناسب توجہ نہیں دیتے، غیر اصولی اور مجہول انداز اختیار کرتی ہیں ۔ تجارت اور خدمات کا معیار اب بھی ناقابلِ برداشت حد تک بہت پست ہے فیشن کے مطابق سامان کی اقسام اور پیداوار کی توسیع سے متعلق مسائل سے نمٹتے ہوئے ہمیں یقینی طور پر سستی لیکن

معیاری چیزوں کی، خاص کر بچوں اور بوڑھوں کے کام آنے والی چیزوں کی، پیداوار میں ناواجبی کمی نہیں کرنی چاہئے۔

اس بات پر زور دینا صحیح ہوگا کہ اصل مانگ کی تشفی کا فریضہ اس وقت ایک خصوصی اہمیت اختیار کر گیا ہے جب پارٹی نے شراب خوری اور الکحل زدگی کے خلاف روزافزوں یلغار شروع کر رکھی ہے۔ شراب کی تیاری اور فروخت میں تیزی سے کمی لانے کی پالیسی مستقبل میں بھی جاری رہے گی۔ اس سے صرفے کے ڈھانچے میں بہتر تبدیلی لانے میں مدد ملے گی اور پنج سالہ نیز سالانہ منصوبوں میں اسے جگہ ملتی رہے گی۔

مجموعی طور پر پروگرام یہ ہے کہ ان پانچ برسوں میں پھٹکر تجارت میں (شراب کی فروخت کو چھوڑکر) تقریباً ایک تہائی اضافہ کیا جائے۔

ادائیگی والی خدمات کا فروغ نئے خطوط پر، بڑے پیمانے پر اور جوش وخروش کے ساتھ عمل میں لایا جائے گا۔ پچھلے چند برسوں کے دوران خدمات کا تناسب آبادی کے مجموعی اخراجات میں صرف ۱۰ فی صدر رہا ہے۔ یہ عوام کی ضرورت سے کہیں کم ہے، مانگ کے ڈھانچے کو مسخ کرتا ہے اور اس کا رخ تجارتی مال کی طرف موڑتا ہے۔ خدمات کا ایک جدید طرز کا انتہائی ترقی یافتہ میدان مختصر سی مدت میں قائم کیا جانا ہے جو روزمرہ زندگی، تفریح، سیاحت اور عوام کی فرصت پر محیط ہوگا اور بنیادی طور پر معیشت کی ایک نئی شاخ کی حیثیت اختیار کرے گا۔ اس اہم میدان میں ایک نیا موڑ ۱۲ ویں پنج سالہ مدت میں ہی لایا جانا ہے۔ ادائیگی والی خدمات کا حجم ۳۰ تا ۴۰ فیصد بڑھ جائے گا۔

خدمات میں سدھار کے سلسلے میں خاص زور تخصیصی صنعتی اداروں اور کارخانوں اور تنظیموں کے جال میں خاصی توسیع پر ہے۔ لیکن اس کے لئے وقت بھی درکار ہے اور سرمایہ بھی۔ تیزی کے ساتھ شروعات کی غرض سے ہم نے تمام معاشی شاخوں کے صنعتی اداروں اور کارخانوں کی، چاہے وہ کسی بھی طرح کی سرگرمیوں میں مشغول کیوں نہ ہوں، عوام کو خدمات کی فراہمی میں مدد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن ابھی تک ایسا نہیں ہوسکا ہے کہ یہ کام ہر جگہ مناسب رفتار سے عمل میں لایا جارہا ہو اور ضرورت اس کی ہے کہ مقامی ادارے، عوامی نمائندوں کی سوویتیں اس کام میں انتہائی سرگرمی کے ساتھ حصہ لیں۔

رفیقو! ۱۲ ویں پنج سالہ منصوبے کی مدت میں سوویت عوام کی خوشحالی میں اضافہ کرنے، ان کے کام کاج اور رہن سہن کے حالات کو بہتر بنانے اور ان کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے سلسلے میں یہ اہم ترین فریضے ہیں۔ انھیں انجام دینے سے بلاشبہ سوشلسٹ طرز زندگی کو اور زیادہ مضبوطی کے ساتھ استحکام حاصل ہوگا اور مادی خوش حالی، روحانی ثقافت کے فروغ اور لوگوں کی تخلیقی سرگرمی کی ہمہ گیر ترقی سے بنیادی طور پر منسلک ہو جائے گی۔

عوام کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو بہتر بنانے کی فکر کرتے ہوئے پارٹی روحانی پہلو کو نئی بلندی پر لے جارہی ہے اور لازوال اخلاقی قدروں اور آدرشوں کی اہمیت بڑھا رہی ہے جو کمیونزم کے معمار کی حیثیت سے سوویت شہری کی تربیت پر روزافزوں اثر ڈالیں گے۔

مندوبین رفیقو!

۲۷ ویں کانگریس کا ہر گزرتا ہوا دن پارٹی کی پیش کردہ کامیابیوں کی آن بان کو، مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ میں اور کانگریس کی دوسری دستاویزوں میں مقرر کردہ فریضوں کی شان و شوکت کو پہلے سے کہیں زیادہ واضح اور متاثر کن انداز میں ظاہر کرتا جا رہا ہے۔ کانگریس کے پیش کردہ تصورات اور اصول اس مخصوص دور میں جو ہمارے لئے گہری تبدیلیوں اور پُرجوش اقدامات کا دور ہے، مارکس وادلینن واد کے تخلیقی استعمال کا نمونہ ہیں۔ اور میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان کی تغیر آفریں اور تعمیراتی قوت لگاتار بڑھتی جائے گی اور ہمارے سماج کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر انقلاب آفریں اثر ڈالے گی۔

اور اب سوال ہے ہمارے منصوبوں کو ضروری عزم، توانائی، ثابت قدمی اور جفاکشی کے ساتھ عملی رُوپ دینے کا۔ اب سوال ہے عوام کی تعمیری تخلیقی کاوشوں کے سہارے، سوشلسٹ مسابقت کی قوم گیر تحریک کے سہارے مقررہ مقاصد کی عملی تکمیل کیلئے جدوجہد کا۔ یہ شریفانہ مقاصد ہیں جو ہمارے عوام کے بنیادی مفادات سے ان کے آدرشوں اور پُرامن امنگوں سے پوری مطابقت رکھتے ہیں۔

انھیں پورا کرنا ہمارے مادر وطن کی طاقت اور خوش حالی کے مزید استحکام کو یقینی بنانا ہے۔

انھیں پورا کرنا سوویت عوام کی، ہر سوویت خاندان کی زندگی کو پہلے سے بہتر بنانا ہے۔

انھیں پورا کرنا سوشلزم اور عالمی امن کے موقفوں کو مستحکم کرنا اور ہمارے کرۂ ارض کو نیوکلیائی تباہی سے مامون و محفوظ بنانا، امن کا تحفظ کرنا ہے۔

یہ بات پورے یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ ہمارے ملک کے محنت کش عوام جو اپنی لینن وادی پارٹی کے ارد گرد جمع ہو گئے ہیں، ذمہ داری کے عظیم الشان احساس کے ساتھ اور وقت کے تقاضوں کا احساس رکھتے ہوئے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ ویں کانگریس کے تاریخی فیصلوں کی کامیابی کے ساتھ عمل آوری کے لئے وہ سب کچھ کریں گے جو ان کے بس میں ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاس کے بارے میں اعلامیہ

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا جو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ویں کانگریس میں منتخب کی گئی، مکمل اجلاس ۶ر مارچ، ۱۹۸۶ء کو ہوا۔

مکمل اجلاس نے اتفاق رائے سے کامریڈ میخائیل گورباچیف کو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی مرکزی کمیٹی کا جنرل سکریٹری منتخب کیا۔

مکمل اجلاس نے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے سیاسی بیورو کا انتخاب کیا جس کی ہیئت ترکیبی اس طرح ہے:

سیاسی بیورو کے ارکان — میخائیل گورباچیف، حیدر علی الیف، ویتالی وورو تینکوف، آندری گرومیکو، لیوزائکوف، دین محمد کنائیف، ایگورلیگاچوف، نکولائی ریژکوف، میخائیل سولومنتسیف، وکتورچیبریکوف، ایڈورڈ شیوارد نادزے اور ولادیمیر شیچربتسکی۔

سیاسی بیورو کے متبادل ارکان — پیوتر دیمیچیف، ولادیمیر دولگخ، بورس ایلتسن، نکولائی سلیونکوف، سرگیئ سوکولوف، یوری سولوویوف اور نکولائی تالیزین۔

درج ذیل حضرات کو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے سکریٹری منتخب کیا گیا ہے: میخائیل گورباچیف، جنرل سکریٹری، الیکساندر بریوکودا، اناتولی دوبرینن، ولادیمیر دولگخ، لیوزائکوف، میخائیل زیـ ـن، ایگورلیگاچوف، وادِم میدویدیف، وکتور نکونوف، گیورگی رازوموسکی اور الیکساندر یاکوفلیف۔

مکمل اجلاس نے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے تحت کام کرنے والی پارٹی کنٹرول کمیٹی کے صدر نشین کے عہدے کے لئے میخائیل سولومنتسیف کی تقرری کی توثیق کی۔

(تاس، ۷ر مارچ، ۱۹۸۶ء)

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی
۲۷ویں کانگریس میں
میخائیل گورباچیف کی اختتامی تقریر

عزیز رفیقو،

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ویں کانگریس ختم ہو رہی ہے۔

اب یہ تاریخ کا کام ہے کہ وہ اس کی اہمیت کا مثبت تخمینہ اور تعین کرے۔ آج تو بس اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ کانگریس پارٹی کی اصول پسندی اور اتحاد کی فضا میں، محاسبے اور بالشویک طرز کی صداقت کی، کوتاہیوں، خامیوں اور بھول چوک کے کھلم کھلا انکشاف و اظہار، ہمارے سماج کی ترقی کے داخلی اور خارجی حالات کے گہرے تجزیے کی فضا میں ہوئی۔ اس نے پارٹی کی سرگرمی کے لئے پورے ملک کی زندگی کے لئے ایک اعلیٰ اخلاقی/روحانی معیار قائم کیا۔ اس منچ سے اظہار خیال کرنے والے مندوبین نے ہر اس چیز کو جو ہمارے مشترکہ مقصد میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے، جو سد راہ بنتی ہے، سختی سے بے نقاب کرتے ہوئے صاف گوئی کے ساتھ سوالات اٹھائے۔ مرکزی اور مقامی، دونوں سطحوں کی پارٹی تنظیموں، ریاستی اور معاشی تنظیموں کی تمام کڑیوں کی کارکردگی کے بارے میں کچھ کم تنقیدی رایوں کا اظہار نہیں کیا گیا۔ سچ تو یہ ہے کہ ہماری زندگی کا کوئی بھی میدان تنقیدی تجزیے سے بچا نہیں رہا۔ رفیقو، یہ سب کچھ بہترین پارٹی روایات کے جذبے میں، بالشویزم کے جذبے میں ہے۔

ساٹھ برس سے زیادہ مدت پہلے، ولادیمیر ایلیچ لینن نے روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی ۱۱ویں کانگریس میں پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ پر بحث کا اختتام کرتے ہوئے ایک اصولی اہمیت کے تصور

کا اظہار کیا تھا۔ انھوں نے کہا تھا کہ "وہ تمام انقلابی پارٹیاں جو اب تک فنا ہو گئی ہیں، اس لئے فنا ہوئیں کہ وہ خود بین اور خود پسند بن گئی تھیں، اس لئے فنا ہوئیں کہ وہ اپنی طاقت کے سرچشمے کو دیکھنے میں ناکام رہیں اور اپنی کمزوریوں پر بحث کرنے سے ڈرنے لگیں۔ لیکن ہم فنا نہیں ہوں گے کیونکہ ہم اپنی کمزوریوں پر بحث کرنے سے نہیں ڈرتے اور ان پر قابو پانا، انھیں ختم کرنا سیکھیں گے۔"

ہم نے بالکل اسی طرح، لینن کی جرأت کے ساتھ، اپنی کانگریس میں کام کیا اور بالکل اسی طرح ہم مستقبل میں بھی کام کریں گے۔

اس کانگریس نے ان بنیادی سوالوں کا جواب دیا جو زندگی نے پارٹی کے سامنے، سماج کے سامنے پیش کئے تھے اور ہر کمیونسٹ کو، ہر سوویت شہری کو تکمیل طلب فریضوں کی واضح تصویر مہیا کی۔ اس نے یہ بتایا کہ ہمارا اپنی مرکزی کمیٹی کے اپریل ۱۹۸۵ء کے مکمل اجلاس میں سماجی، معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے کا تصور پیش کرنا کتنا صحیح تھا۔ تیز رفتاری کا یہ تصور ہماری کانگریس سے پہلی کی پوری سرگرمی میں رچا بسا رہا، وہی ہماری کانگریس کی توجہ کا بھی مرکز بنا رہا اور وہی مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ میں، پارٹی کے پروگرام کے نئے ایڈیشن میں، اس کے قواعد وضوابط کی ترمیموں میں اور ۱۲ویں پنجسالہ منصوبے کی مدت کے دوران اور ۲۰۰۰ء تک کی مدت کے لئے ہمارے ملک کی معاشی اور سماجی ترقی کے رہنما اصولوں میں کار فرما ہے۔ اس کانگریس کے مندوبین نے ان دستاویزوں کی بھرپور تائید اور توثیق کی ہے۔

پارٹی کی داخلی اور خارجہ پالیسیوں کی عام روش جو منظور کی گئی ہے، ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے اور عالمی امن کو مستحکم بنانے کی روش ـــ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ویں کانگریس کا اصل سیاسی نتیجہ ہے، اب یہ پارٹی اور ہر پارٹی تنظیم کی زندگی میں ایک قانون، کمیونسٹوں کے لئے تمام محنت کش عوام کے لئے ایک رہنمائے عمل بن رہا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی تاریخ کے سامنے کتنی عظیم ذمہ داری قبول کر رہی ہے، وہ تیز رفتاری کی حکمت عملی پیش کر کے کتنا بھاری بوجھ اپنے کندھوں پر لے رہی ہے لیکن ہم بالکل اسی حکمت عملی کی شدید ضرورت کو محسوس کرتے ہیں کہ یہ حقیقت پسندانہ ہے۔ ہم سوشلزم کی بے پناہ صلاحیتوں اور برتری پر اور عوام کی روزمرہ کی تخلیقی سرگرمی پر انحصار کرتے ہوئے اپنے تمام منصوبوں کو عملی جامہ پہنائیں گے،

ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کی تیز رفتاری کے حصول کے معنی یہ ہیں کہ پیداآور قوتوں کے فروغ کو، سائنسی اور تکنیکی ترقی کو ایک زبردست قوت محرکہ عطا کی جائے اور سوشلزم کے معاشی نظام کو کامل بنانے

کے ذریعے ہماری قومی معیشت کے زبردست وسائل کو بروئے کار لایا جائے۔

تیز رفتاری کے حصول کے معنی یہ ہیں کہ محنت کش عوام کے معیار زندگی میں بہتری کو کام میں تاثیر بخشی کے ساتھ اور انسان کے لئے جامع فکرمندی کو سماجی انصاف کے اصولوں کی ثابت قدمی سے عمل آوری کے ساتھ جوڑتے اور ملاتے ہوئے ایک جاندار اور موثر سماجی پالیسی کی عمل آوری کو یقینی بنایا جائے۔

تیز رفتاری کے حصول کے معنی یہ ہیں کہ جمہوریت کا دائرہ وسیع کرنے، عوام کی سوشلسٹ خود انتظامی کو متواتر فروغ دینے اور پارٹی اور سماج کی زندگی میں عوام کے سامنے صاف گوئی اور اظہار حقیقت کو تقویت پہنچانے کے ذریعے ہر مزدور کی، ہر کام کے اجتماعیے کی پہل کاری اور آزادانہ سرگرمی کیلئے مواقع مہیا کئے جائیں۔

تیز رفتاری کے حصول کے معنی یہ ہیں کہ نظریاتی اور تنظیمی کام کو انسان کے قریب سے قریب لایا جائے اور اس کا رخ مشکلات پر قابو پانے اور ہمیں درپیش فریضوں کی عملی تکمیل کی سمت مرکوز کیا جائے، اس کے لئے اس کام کو زندگی کے حقیقی مسئلوں کے زیادہ قریب لایا جائے، بکواس قسم کی تقریروں اور وعظوں سے چھٹکارا حاصل کیا جائے اور درپیش فریضوں کے لئے ذمہ داری کو بڑھایا جائے۔

رفیقو، ہم یہ سب کچھ کر سکتے ہیں اور ہمیں کرنا چاہئے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کانگریس کے بعد کے دور میں داخل ہو رہی ہے، اس حالت میں کہ وہ پہلے سے زیادہ اچھی طرح منظم، زیادہ کارگزار اور متحد ہے، ایک اچھی طرح سوچی سمجھی طویل مدتی پالیسی سے لیس ہے اس نے اپنے کو درپیش فریضوں کی تمام تر پیچیدگی، وسعت اور ندرت کو دیکھتے اور جانتے ہوئے، تمام مشکلوں اور رکاوٹوں سے گھبرائے اور ڈرے بغیر، بامقصد انداز میں کام کرنے کا بھی بھرپور تہیہ کر لیا ہے۔

ہمیں ہر سوویت شہری کو اس کانگریس کے فیصلوں کے لب لباب اور جوہر سے واقف کرانا چاہئے اور صرف بنیادی دفعات کی وضاحت پر اکتفا نہیں کرنا چاہئے بلکہ دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق عملی کام بھی منظم کرنا چاہئے۔

اس کانگریس میں بھی اور اس کی تیاریوں کے دوران بھی بہت ساری دلچسپ تجویزیں اور کئی گہرے تصورات پیش کئے گئے۔ ہمیں ان کا احتیاط سے جائزہ لینا چاہئے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہئے

ہر قابل قدر اور معقول چیز کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

اب سب سے اہم کام یہ ہے کہ منصوبوں کی توانائی کو ٹھوس اقدامات کی توانائی کی شکل دی جائے۔ ہماری کانگریس کے ایک مندوب واسیلی یاکوفلیووچ گورن نے جو بیلگورود منطقے کے ایک اجتماعی فارم کے صدرنشین ہیں، اس سلسلے میں بہت اچھی بات کہی ہے۔ "ملک بھر میں کام کے ہر اجتماعیے میں جدید کاری اور تعمیرِ نو کا ایک مشکل لیکن، ہمیں یقین ہے کہ، اٹل سلسلۂ عمل جاری ہے۔ اس نے سوویت عوام کے دل و دماغ میں گھر کرلیا ہے اور ہر ایک سے، سب سے پہلے کام میں پوری لگن کا طلبگار ہے۔"

جی ہاں، رفیقو، تیز رفتاری، ہماری زندگی کے تمام شعبوں اور میدانوں میں انقلابی نوعیت کی تبدیلیاں محض نعرہ نہیں ہیں بلکہ ایک روش ہے جس پر پارٹی ثابت قدمی کے ساتھ گامزن رہے گی۔

کئی مندوبین نے کہا ہے کہ محکمہ واریت، علاقہ پرستی، کھوکھلی کاغذی کارروائیاں اور دوسری دفترشاہی رکاوٹیں نئی اور ترقی پسند چیزوں کے راستے میں سنگین رکاوٹ بنی ہوئی ہیں، رفیقو، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مرکزی کمیٹی سماجی اور معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے، ڈسپلن اور نظم و ضبط کو مستحکم بنانے اور تخلیقی سرگرمی، جرأت مندانہ جستجو اور سوشلسٹ مستعدی اور ہمت کو ہمہ جہتی فروغ دینے کے لئے تنظیمی، اخلاقی اور مادی حالات پیدا کرنے کے راستے کی ساری رکاوٹوں کو ثابت قدمی کے ساتھ دور کرے گی۔ مجھے یقین ہے کہ اس کو پوری پارٹی کی، اور تمام محنت کش عوام کی وسیع اور پرجوش تائید حاصل ہوگی۔

کانگریس نے جو فریضے متعین کئے ہیں، ان کی عمل آوری کے کام کی تنظیم کا زادوپر سے نیچے تک، پارٹی کمیٹیاں ہیں۔ آج جس طرز کی ضرورت ہے وہ ہے، ٹھوس پن، کارکردگی، ثابت قدمی، قول اور فعل میں اتحاد، انتہائی موثر ذریعوں اور طریقوں کا انتخاب، عوام کی رایوں پر احتیاط سے غور اور تمام عوامی قوتوں کی کوششوں میں دانشمندانہ تال میل۔

یہ ضروری ہے کہ کاہلی، ضابطہ پرستی، بےحسی، ایک جاندار مقصد کو مہمل اور لمبی چوڑی گول مول باتوں میں غرق کردینے کی عادت پر، "تعمیرِ نو کے جلوس میں شامل ہونے" کی بعض لوگوں کی کوششوں پر پوری طرح قابو پانا ضروری ہے۔

کانگریس نے جو اہم نتائج اخذ کئے ہیں، ان میں ایک یہ بھی ہے کہ تمام پارٹی کمیٹیوں کو سیاسی قیادت کے حقیقی اداروں کی حیثیت سے کام کرنا چاہئے۔ آخری تجزیے میں، پارٹی کی ۲۷ ویں کانگریس کی

عام روش کی عمل آوری کے لئے ہماری پوری کوشش کی کامیابی کا انحصار کمیونسٹ تعمیر میں زیادہ سے زیادہ عوام کی باشعور شرکت پر ہے۔ رفیقو، ہر چیز کا انحصار ہم پر ہے۔ اب پرجوش، موثر اور متحدہ اقدامات کرنے کا وقت آچکا ہے۔ پارٹی ہر کمیونسٹ پر، ہر سوویت شہری پر زور دیتی ہے کہ وہ ہمارے منصوبوں کو روبعمل لانے، سوویت سماج کو کامل بنانے، ہماری سوشلسٹ مادر وطن کی تشکیل نو کرنے اہم کوشش میں سرگرمی سے شامل ہو جائے۔

رفیقو، ہماری کانگریس نے پھر ایک مرتبہ قابل کن انداز میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ سوشلزم اور امن کو امن اور تعمیری کام کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر سوشلزم نوع انسان کو جنگ کے خوف اور تشدد سے نجات دلانے کی جدوجہد میں رہنمائی نہ کرے تو وہ اپنے تاریخی نصب العین کو پورا نہیں کر سکے گا۔ سوویت پالیسی کا اہم ترین مقصد تمام قوموں کے لئے ایک محفوظ اور منصفانہ امن ہے۔ ہم جنگ اور فوجی تیاریوں کے خلاف، نفرت اور تشدد کی وکالت کے خلاف جدوجہد کو بین الاقوامی تعلقات کی جمہوریت کاری اور دنیا میں سیاسی فضا کی حقیقی بہتری کا ایک اٹوٹ حصہ سمجھتے ہیں۔

نیوکلیائی خطرے نے ایک حیثیت سے تمام ریاستوں کو مساوی بنا دیا ہے — بڑے پیمانے کی جنگ میں کوئی بھی ایک سمت پر محفوظ اور صحیح سلامت کھڑا نہیں رہ سکے گا یا دوسروں کی بدنصیبی اور مصیبتوں سے فائدہ اٹھا سکے گا۔ مساوی سلامتی وقت کا نہایت اہم تقاضہ ہے اور اس کو یقینی بنانے کی کوششیں زیادہ سے زیادہ سیاسی فریضہ بنتی جا رہی ہیں جس کو صرف سیاسی ذرائع ہی سے سرانجام دیا جا سکتا ہے۔ وقت آچکا ہے کہ ریاستوں کے درمیان تعلقات کو ہتھیاروں کی بجائے کہیں زیادہ قابل بھروسہ بنیاد پر تعمیر کیا جائے۔ ہماری نظروں میں اس کا نہ تو کوئی متبادل ہے اور نہ ہم اس کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

لیکن افسوس تو اس بات کا ہے کہ بین الاقوامی برادری میں ایسے لوگ اور طاقتیں بھی ہیں جو خصوصی سلامتی پر اپنا حق جتاتی ہیں، ایسی سلامتی چاہتی ہیں، جو صرف ان کے لئے فائدہ مند ہو۔ اس کا ثبوت امریکی حکمرانوں کا ذہنی سانچہ، ان کا انداز فکر ہے۔ وہاں آج بھی طاقت کے لئے جو پہلے کی طرح آج بھی عالمی سیاست کی سب سے زیادہ محرک اور موثر دلیل سمجھی جاتی ہے، اپیلیں کی جاتی ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سوویت، امریکہ تعلقات میں مجموعی حیثیت سے بین الاقوامی صورت حال میں بنیادی اور طویل مدتی بہتری کے موجودہ موقع سے خوف زدہ ہے۔

ہم ایسی صورت حال سے کوئی پہلی بار دوچار نہیں ہوئے ہیں۔ بلاشبہ عسکریت پسند، جارحیت پسند طاقتیں، صف آرائی جوں کا توں برقرار اور جاری رکھنے کو ترجیح دیں گی۔ اور ہمیں، رفیقو، کیا کرنا

چاہئے؟ دروازے کو زور سے بند کر دیں؟ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں بالکل یہی کرنے پر مجبور کر رہے ہوں۔ لیکن ہم ملک کے مقدرات کے تئیں، امن کے مقدرات کے تئیں اپنی ذمہ داری کو بہت اچھی طرح جانتے اور محسوس کرتے ہیں۔ اسی لئے ہم ان لوگوں کے ہاتھوں کا کھلونا بننے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے جو نوع انسان کو نیوکلیائی خطرے اور ہتھیاروں کی دوڑ کا خوگر بنانا چاہتے ہیں۔

سوویت خارجہ پالیسی کا رخ باہمی مفاہمت کی تلاش کی سمت، بات چیت کی سمت، ریاستوں کے درمیان تعلقات کے ایک عالمگیر معیار اور اصول کی حیثیت سے پر امن بقائے باہم کے قیام کی سمت ہے۔ ہمارے پاس اس مقصد کو حاصل کرنے کا واضح تصور اور عالمی امن کو برقرار رکھنے اور مستحکم بنانے کا ٹھوس پروگرام بھی ہے۔

سوویت یونین عالمی میدان میں ایک کھلے اور ذمہ دارانہ انداز میں، سرگرم اور نیک نیتی کے ساتھ کام کر رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ ہم نیوکلیائی ہتھیاروں کا خاتمہ کرنے، ہتھیاروں کی دوڑ کو بنیادی طور پر محدود اور کم کرنے اور ایک ایسی قابل بھروسہ بین الاقوامی سلامتی تعمیر کرنے کے لئے جو تمام ملکوں کے لئے مساوی ہو، ثابت قدمی کے ساتھ اور تعمیری انداز میں کام کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری کانگریس کے مندوبین کی تقریروں میں امن کا تحفظ کرنے اور ہتھیاروں کی دوڑ کو لگام دینے کے فرمان کی گونج پوری طاقت سے سنائی دی۔ پارٹی ثابت قدمی کے ساتھ اس فرمان کی تعمیل کرے گی۔

ہم دوسرے سماجی نظام رکھنے والی ریاستوں کے رہنماؤں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ عصر حاضر کی عالمی سیاست کے کلیدی مسئلے — جنگ اور امن کے مسئلے کے بارے میں ذمہ دارانہ رویہ اپنائیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اور سوویت ریاست کے رہنما ہمارے عوام کے لئے پائیدار امن اور آزادی کے حالات میں کام کرنے کے موقع کو یقینی بنانے کے لئے وہ سب کچھ کریں گے جو ان کے امکان میں ہے۔ ہماری پارٹی کے، سوویتوں کی سرزمین کے، جیسا کہ اس کانگریس نے پھر ایک مرتبہ ثابت کر دکھایا ہے، امن، آزادی اور نوع انسان کی ترقی کی جدوجہد میں بیرونی ملکوں میں بھی بہت سارے ساتھی، حامی اور رفیق ہیں۔

ہمیں یہاں سوشلسٹ ریاستوں کے رہنماؤں کو دیکھ کر دلی خوشی ہو رہی ہے۔ میں، اس کانگریس کی جانب سے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اور سوویت یونین کے ساتھ ان کی یکجہتی کے لئے ان ملکوں کی کمیونسٹ پارٹیوں اور قوموں کا پرخلوص شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سوشلسٹ ریاستوں کی کئی برادرانہ پارٹیوں کے لئے یہ کانگریسوں کا سال ہے۔ وہ مسئلے اور

فریضے جو تاریخ کی روش نے حکمران کمیونسٹ پارٹیوں کے سامنے پیش کئے ہیں، کئی حیثیتوں سے یکساں ہیں ۔ اور انھیں حل کرتے اور انجام دیتے ہوئے ہر پارٹی عالمی سوشلزم کے مشترکہ تجربے کے خزانے میں اپنا حصّہ ادا کرتی ہے ۔ عزیز دوستو، ہم آپ کی کامیابی کے خواہشمند ہیں!

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس گرم جوشانہ مبارکباد کا بھی شکریہ ادا کرتی ہے، جس کا کمیونسٹ انقلابی، جمہوری، سوشلسٹ اور سوشیل ڈیموکریٹک پارٹیوں، جمہوری، آزادی کی، اور مخالف جنگ طاقتوں اور تحریکوں کے نمائندوں نے اظہار کیا ہے ۔ ہم بین الاقوامی سلامتی کے ایک ہمہ گیر نظام کے تصور کے لئے اس صدی کے اختتام سے پہلے نیوکلیائی ہتھیاروں کا خاتمہ کرنے کے منصوبے کے لئے جو اس کانگریس میں پیش کیا گیا ہے، ان کی تائید اور حمایت کو انتہائی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کو یقین ہے کہ یہ تمام قوموں کے، تمام ملکوں کے، تمام نوع انسان کے حقیقی مفادات کے مطابق ہیں ۔

رفیقو، ہماری کانگریس نے یہ بتا دیا ہے کہ موجودہ مرحلے میں جو ہمارے ملک کی سماجی، ترقی میں ایک نقطہ انقلاب کی حیثیت رکھتا ہے، لینی کمیونسٹ پارٹی اپنے تاریخی فریضوں کی انجام دہی کی طاقت اور صلاحیت رکھتی ہے ۔ مندوبین کی جانب سے جو پوری پارٹی کی نمائندگی کرتے ہیں، میں اس منچ سے اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کمیونسٹ اس اعتماد سے بہت امیدیں رکھتے ہیں جو مزدوروں نے، کسانوں نے، دانشوروں نے، پورے سوویت عوام نے ہم پر کیا ہے، ہم عوام کے مفادات کو، ہماری مادر وطن کے مفادات کو، سوشلزم اور امن کے مفادات کو سب چیزوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ ہم سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ ویں کانگریس کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پوری کوششیں اور پوری طاقت و توانائی صرف کر دیں گے ۔

سارے ملکوں کے مزدورو، متحد ہو جاؤ!

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کا پروگرام

نیا ایڈیشن

جو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ ویں کانگریس نے منظور کیا

تمہید

عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بطن سے جنم لینے والی سوویتوں کی سرزمین نے ایک طویل اور عظیم الشان شاہراہ طے کی ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں عالمگیر تاریخی اہمیت رکھنے والی فتوحات حاصل کی گئی ہیں۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی جو مزدور طبقے اور سارے محنت کش عوام کے مفادات کی مسلسل ترجمانی کرتی ہے اور مارکس وادی لینن وادی تعلیمات سے مسلح اور انقلابی جدوجہد نیز سوشلسٹ تعمیر کے تجربے کی دولت سے مالامال ہے، کمیونسٹ خلاقانہ کاوشوں اور کوششوں کی روش پر اور امن کی شاہراہ پر اعتماد کے ساتھ سوویت عوام کی رہنمائی کر رہی ہے۔

سیاسی میدان میں پارٹی سماج کی سوشلسٹ قلب ماہیت کے ان تصورات کی جن کا کمیونسٹوں کے پروگرام کی اولین دستاویز "کمیونسٹ مینی فیسٹو"، میں اعلان کیا گیا تھا، پیرس کمیون کے سورماؤں کے لازوال کارنامے کی، بین الاقوامی مزدور تحریک اور روسی انقلابی جمہوری تحریک کی انقلابی روایات کی شایان شان جانشین کے طور پر ابھر کر سامنے آئی۔ سائنسی کمیونزم کے بانیوں کارل مارکس اور فریڈرک اینگلس نے طبقاتی جدوجہد کے تاریخی تجربے اور اعلیٰ انسانی فکر کے کارناموں کی بنیاد پر سماجی ارتقاء کے معروضی قوانین دریافت کیے، سرمایہ دارانہ نظام کے زوال اور شکست وریخت کے ناگزیر ہونے کے نظری ثبوت پیش کیے اور نئے کمیونسٹ نظام کے جنم داتا کی حیثیت سے پرولتاریہ کے عالمی تاریخی مشن کے حق میں دلیلیں فراہم کیں۔ ان کا پُرجوش پیغام " سارے ملکوں کے مزدورو، متحد ہو جاؤ!" آج تک مزدوروں کی تحریک کا مجاہدانہ نعرہ بنا ہوا ہے۔

نئے تاریخی حالات میں ولادیمیر ایلیچ لینن نے بڑی آن بان کے ساتھ مارکس اور اینگلس کے نصب العین پر عمل کیا، ان کی تعلیمات کو جامع انداز میں نکھارا، اپنے زمانے کے کلیدی مسائل کے جواب فراہم کیے اور مزدور طبقے کی تحریک کو سوشلسٹ انقلاب اور سوشلسٹ تعمیر کے نظریے سے، جنگ اور امن کے معاملات میں ایک سائنسی نظام افکار سے لیس کیا۔

مارکس وادلینن واد ایک مربوط اور متحد انقلابی فلسفہ ہے۔ عظیم لینن کے ہاتھوں جنم

لینے والی پارٹی مزدوروں کی تحریک کے ساتھ سائنسی سوشلزم کے اتحاد کی، نظریہ اور عمل کے درمیان اٹوٹ ہم آہنگی کی ایک جیتی جاگتی علامت بن گئی ہے۔ وہ ہمیشہ سے مارکس وادلینن واد کی پارٹی رہی ہے، انقلابی اقدام کی پارٹی رہی ہے۔

تاریخ کے ہر مرحلے پر سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی نے وہ فریضے انجام دیئے ہیں جو سائنسی دلیلوں کے ساتھ اس کے پروگراموں میں متعین کئے گئے تھے۔

بالشویک پارٹی نے ۱۹۰۳ء میں دوسری کانگریس میں اپنا پہلا پروگرام منظور کرنے کے بعد پہلے زارشاہی مطلق العنانیت کا تختہ اُلٹنے اور پھر سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کرنے کی جدوجہد میں روس کے مزدور طبقے، کسانوں اور تمام محنت کشوں کی رہنمائی کی۔ اور روس کے تین انقلابوں کی بھٹی سے تپ کر نکلی۔ اکتوبر، ۱۹۱۷ء میں مزدور طبقے نے سیاسی اقتدار کی باگ ڈور سنبھالی۔ مزدوروں اور کسانوں کی ایک ریاست تاریخ میں پہلی بار وجود میں آئی۔ اور ایک نئی دنیا کی تخلیق کا کام شروع ہوا۔

۱۹۱۹ء میں پارٹی کی ۸ ویں کانگریس میں دوسرا پروگرام منظور ہوا جس میں سوشلزم کی تعمیر کو پارٹی کا مقصد قرار دیا گیا۔ سوویت عوام نے کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں اچھوتے راستوں پر چلتے ہوئے، بے پناہ دشواریوں پر قابو پاتے اور بے مثال اولوالعزمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سوشلسٹ تعمیر کے اس منصوبے کو عملی روپ دیا جسے لینن نے تیار کیا تھا۔ اور یوں سوشلزم ہمارے ملک میں حقیقت بن گیا۔

۱۹۶۱ء میں ۲۲ ویں کانگریس میں تیسرے پروگرام کی منظوری کے ساتھ پارٹی نے کمیونسٹ تعمیر کے تمام میدانوں میں زبردست کام کی ذمہ داری سنبھالی۔ سوویت سماج نے پیداآور قوتوں، معاشی اور سماجی رشتوں، سوشلسٹ جمہوریت اور ثقافت کو فروغ دینے میں اور نئے انسان کی تشکیل میں عظیم الشان کامیابیاں حاصل کیں۔ ملک ترقی یافتہ سوشلزم کے مرحلے میں داخل ہوا۔ جبر واستبداد، جارحیت اور جنگ کی سامراجی پالیسی کی مخالفت میں اور امن، جمہوریت اور سماجی ترقی کے حق میں جدوجہد کرنے والے ایک طاقتور عنصر کی حیثیت سے سوویت یونین کے رول کو بے حد فروغ حاصل ہوا۔

تیسرے پروگرام کی منظوری کے بعد سے جو وقت گزرا ہے، وہ اس کے خاص نظری اور سیاسی افکار اور موقفوں کے صحیح ہونے کی تصدیق کرتا ہے۔ ساتھ ہی تجربے کی جو دولت جمع ہوئی ہے وہ نیز ملک کی اندرونی زندگی اور عالمی میدان میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کا سائنسی تجزیہ اس کا موقع فراہم کرتا ہے کہ نئے تاریخی حالات میں سوویت سماج کے ارتقاء کے تناظروں کا، حتمی نصب العین یعنی کمیونزم کے حصول کے طریقوں اور راستوں کا اور بین الاقوامی سیاست کے فریضوں کا اور زیادہ صحیح طور پر اور ٹھوس انداز میں تعین کیا جا سکے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کا تیسرا پروگرام اپنے موجودہ ایڈیشن کی شکل میں سوشلزم کو منصوبہ بندانہ انداز میں اور ہمہ گیر طور پر ترقی دینے کا، تیز رفتار قومی سماجی معاشی ترقی کے ذریعے سوویت سماج کو کمیونزم میں ڈھالنے کا پروگرام ہے۔ یہ امن اور سماجی ترقی کا پروگرام ہے۔

حصہ اوّل

سرمایہ دارانہ نظام سے سوشلزم اور کمیونزم کی سمت عبور عصر حاضر کے خاص جوہر کی حیثیت سے

۱۔ عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب اور سوویت یونین میں سوشلزم کی تعمیر

سوشلزم کی طرف انسانیت کا عالمگیر تاریخی اہمیت رکھنے والا سفر جس کا آغاز اکتوبر انقلاب نے کیا، سماجی ارتقا کا ایک منطقی نتیجہ ہے۔

سرمایہ داری انسانیت کی تاریخ میں استحصال کرنے والا آخری نظام ہے۔ اس نے پیداآور قوتوں کے فروغ کو زبردست قوت محرکہ عطا کی اور پھر سماجی ترقی کے راستے کی ایک رکاوٹ بن گئی۔

سرمایہ دارانہ نظام کی پوری تاریخ اس کے خاص تضاد کے گہرائی حاصل کرنے کی کہانی ہے یعنی پیداوار کی سماجی نوعیت اور اسے ہڑپ کرلینے کی نجی سرمایہ دارانہ شکل کے باہمی ٹکراؤ کی کہانی، مزدور طبقے اور تمام محنت کش عوام کے بڑھتے ہوئے استحصال کی، محنت اور سرمائے، مظلوم اور ظالم کے درمیان جدوجہد میں شدّت کی کہانی ہے۔ معاشی بحرانوں، سماجی، سیاسی ہنگاموں اور ایسی قبضہ گیر جنگوں اور تصادموں کی کہانی ہے جو محنت کش عوام کے لئے لاتعداد مصیبتوں اور آفتوں کا سبب بنے۔

۲۰ ویں صدی کے اوائل میں سرمائے کے ارتکاز اور مرکزیت بندی کی بنا پر سرمایہ داروں کے طاقتور اجارہ دارانہ گٹھ جوڑ وجود میں آئے جنھوں نے پوری معاشی وسیاسی زندگی کے خاص وسیلوں پر قبضہ کرلیا۔ سرمایہ داری اپنے اعلیٰ اور آخری مرحلے میں داخل ہوگئی جو سامراج کا مرحلہ ہے۔ لینن کے الفاظ میں "سرمایہ داری اپنے سامراجی مرحلے میں قوموں پر جبر واستبداد کرنے والی سب سے بڑی قوت بن گئی ہے"۔ جارحانہ جنگوں کا اصل سرچشمہ بن گئی ہے۔

سرمایہ دارانہ پیداواری رشتوں کی جگہ سوشلسٹ رشتوں کے رواج پانے کے لئے مادّی حالات سامراج کے مرحلے پر ظہور میں آئے اور فتحمند سوشلسٹ انقلاب کیلئے معروضی اور موضوعی بنیادی شرطوں نے بھی پختگی حاصل کر لی ۔ تاریخ نے پرانے سماج کو انقلابی انداز میں تبدیل کرنے اور نئے سماج کو وجود میں لانے کا مشن مزدور طبقے کو سونپا ہے۔ اس مشن کی تکمیل کرتے ہوئے وہ نہ صرف اپنے طبقاتی مفادات کا بلکہ تمام محنت کش عوام کے مفادات کا بھی اظہار کرتا ہے۔

سامراج کے تضادات جنھیں زارشاہی جبرو استبداد اور زرعی غلامی کی باقیات نے اور زیادہ شدّت عطا کر دی تھی، روس میں غیر معمولی قوت کے ساتھ ابھر کر سامنے آئے۔ کچھ ایسا ہوا کہ روس بین الاقوامی سامراج کی کمزور ترین کڑی اور اس کے تضادات کا کلیدی نکتہ بن گیا۔ یہ روس تھا جو عالمی انقلابی تحریک کا مرکز بن گیا۔ روسی پرولتاریہ بورژوازی کے عالمی تسلّط کی زنجیر توڑنے والی اولین قوت بننے کے انتہائی دشوار اور ذمہ دارانہ فریضے سے دوچار ہو گیا۔ اور یہ کام صرف اسی صورت میں انجام دیا جا سکتا تھا کہ ایک نئی قسم کی پارٹی کی، پرولتاریہ کی ایک مجاہدانہ انقلابی تنظیم کی قیادت حاصل ہو۔

بالشویک پارٹی کا قیام روسی اور بین الاقوامی مزدور طبقے کی تحریک کی تاریخ کا ایک موڑ تھا۔ یہ سماجی ارتقا کے معروضی تقاضے کا، پرولتاریہ کی طبقاتی جد وجہد کا ایک اظہار، لینن اور ان کے اِردگرد جمع ہو جانے والے مارکس وادیوں کی سائنسی دوربینی کا پھل اور انتھک سیاسی اور تنظیمی سرگرمی کا نتیجہ تھا۔ لینن نے بڑے جذبے کے ساتھ کہا تھا "ہمیں انقلابیوں کی ایک جماعت دے دو ہم روس کو بدل دیں گے"۔ مزدوروں، روسی سماج کے ترقی یافتہ لوگوں، محنت کش عوام کے بہترین نمائندوں کے دل و دماغ پر ان الفاظ کا گہرا اثر ہوا اور پُر جوش ردعمل سامنے آیا۔ لینن نے پارٹی کے نظریاتی، سیاسی اور تنظیمی اصول اور عوام میں اس کے کام کے طریقے مرتب کئے۔ ایک نئی قسم کی پارٹی تخلیق پا رہی تھی اور تخریب پسندی اور دائیں بازو کی موقع پرستی کے ساتھ، کٹرپرستی اور بائیں بازو کی مہم پسندی کے ساتھ غیر مصالحانہ ٹکراؤ کے درمیان طاقت حاصل کر رہی تھی۔

۱۹۰۵ء - ۱۹۰۷ء کے انقلاب نے جو سامراج کے دور کا اولین عوامی انقلاب تھا، مزدور طبقے کی طاقت ظاہر کر دی اور پرولتاریہ کو آئندہ حاصل ہونے والی فتوحات کا پیش خیمہ بن گیا۔ فروری ۱۹۱۷ء کا بورژوا جمہوری انقلاب زارشاہی کو بہالے گیا۔ لیکن وہ نہ تو عوام الناس کو سماجی اور قومی استبداد اور سامراج وادی جنگ کی مشکلات سے نجات دلا سکا اور نہ ہی اس نے وہ تضادات حل کئے جن کی وجہ سے روسی سماج کی دھجیاں بکھرتی جا رہی تھیں۔ اب سوشلسٹ انقلاب وقت کا لازمی تقاضہ بن گیا۔

روس کا مزدور طبقہ اعلیٰ انقلابی جذبے اور تنظیم کا حامل ثابت ہوا۔ اس کی قیادت ایک ایسی بالشویک پارٹی کر رہی تھی جو سیاسی لڑائیوں میں آزمودہ کار بن چکی تھی اور ایک ترقی یافتہ انقلابی

نظریے سے بیس تھی۔ لینن نے اس تصوّر کو جنم دے کر کہ سامراج کے حالات میں فتحمند پرولتاری انقلاب ابتدائی طور پر کسی ایک ملک میں یا الگ الگ کئی ملکوں میں ممکن ہے، اسے جدوجہد کے ایک واضح تناظر سے مالامال کر دیا۔

بالشویک پارٹی کی آواز پر اور اس کی قیادت میں مزدور طبقے نے سرمائے کے اقتدار سے ایک فیصلہ کن جنگ لڑی۔ پارٹی نے سوشلزم کے لئے پرولتاریہ کی مہم کو، زمین کے لئے کسانوں کی جدوجہد کو، روس کی محکوم قوموں کی قومی آزادی کی لڑائی اور سامراجی جنگ کے خلاف امن کے لئے قوم گیر تحریک کو جوڑ کر ایک واحد طاقتور دھارے کی شکل دے دی اور پھر بورژوا نظام کو اقتدار سے محروم کرنے کی طرف اس دھارے کا رُخ موڑ دیا۔

عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب عالمی تاریخ کا ایک سنگ میل بن گیا جس نے عالمی ارتقار کی عام سمت اور خاص رجحانات کا تعین کیا۔ اس نے سرمایہ داری کی جگہ نئی، کیمونسٹ سماجی، معاشی تشکیل کے قیام کا اٹل سلسلۂ عمل شروع کیا۔

تاریخ میں پہلی بار ایک ایسی ریاست ظہور میں آئی جہاں پرولتاریہ کی ڈکٹیٹر شپ قائم تھی۔ اپنے جھنڈے تلے تمام محنت کش عوام کو متحد کر کے مزدور طبقے نے سرمایہ داری سے سوشلزم کی سمت عبور کے دور کے انتہائی پیچیدہ فریضوں کی ادائیگی کا، نئے سماج کی بنیادیں وجود میں لانے کا کام شروع کیا۔

سیاسی اقتدار کے حصول، خانہ جنگی کے محاذوں پر حاصل ہونے والی فتوحات، بیرونی فوجی مداخلت کی تباہ کن شکست اور ایک نئے طرزِ زندگی کی تعمیر کے امکانات نے محنت کش عوام کی طاقت اور انقلابی توانائی میں بے پایاں اُبھار پیدا کر دیا۔ انھوں نے معاشی لوٹ پھوٹ اور افراتفری سے پیدا ہونے والی صعوبتوں اور دشواریوں پر، انقلاب دشمن سازشوں اور بورژوازی کی تخریب کاریوں پر غلبہ حاصل کیا اور ملک کی تکنیکی، معاشی اور ثقافتی پسماندگی دور کی۔ عبور کے دور میں طبقاتی جدوجہد نے بعض اوقات زبردست ٹکراؤ کی صورت اختیار کی۔ سوویتوں کی سرزمین کو معاندانہ سرمایہ دار گھیرابندی میں خون آشام حملوں کا نشانہ بننا پڑا اور کئی فوجی اور سیاسی اشتعال انگیزیوں کا سامنا کرنا پڑا۔

عوام کے جوش وخروش کے سہارے، دائیں بازو اور "بائیں بازو" کے مہم پسندوں کے حملوں کا مقابلہ کرتے ہوئے اور اپنے نظریاتی، سیاسی اور تنظیمی اتحاد کو مضبوط بناتے ہوئے پارٹی سوشلزم کی تعمیر کی لینن وادی عام روش پر ثابت قدمی کے ساتھ اور اٹل انداز میں آگے بڑھتی رہی۔

پیداوار کے بنیادی ذرائع عوام کے ہاتھ میں آگئے۔ زمین، کارخانوں، کارگاہوں اور بینکوں کے قومیائے جانے کی بدولت عوامی سوشلسٹ ملکیت کے قیام و فروغ کے لئے اور معاشی منصوبہ سازی کی تنظیم کاری کے لئے ضروری حالات یقینی بن گئے۔ صنعت کاری نے سوویت یونین کو ایک زبردست صنعتی

طاقت بنا دیا۔ زراعت کی اجتماعیت کاری معاشی رشتوں میں، کسان طبقے کے پوری طرز زندگی میں گہری تبدیلیوں کا باعث بنی۔ مزدور طبقے اور کسانوں کے اتحاد کو ایک مضبوط سماجی معاشی بنیاد حاصل ہوئی۔ ثقافتی انقلاب کے ہاتھوں ناخواندگی کا صفایا ہوگیا اور محنت کش انسان کی خلاقانہ قوتوں کے فروغ نیز روحانی ترقی کے لئے وسیع امکانات پیدا ہوگئے، سوشلسٹ دانشور زمرہ وجود میں آیا اور مارکس وادی لینن وادی نظریہ سوویت عوام کے ذہنوں میں جڑ پکڑ گیا۔

قومیتوں کے مسئلے کا حل سوشلزم کا ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔ اکتوبر انقلاب کی فتح نے ہمیشہ کے لئے قومی استبداد اور قوموں اور قومیتوں کی نابرابری کا خاتمہ کر دیا۔ اس سلسلے میں ایک واحد کثیر قومی ریاست یعنی سوویت سوشلسٹ جمہوریاؤں کی یونین کی شکل میں آزاد اور مساوی حیثیت رکھنے والی قوموں کے رضاکارانہ اتحاد نے ایک زبردست رول ادا کیا۔ سوشلسٹ تعمیر کے دوران سابق قومی مضافاتی علاقوں کی تیز رفتار معاشی، سماجی اور ثقافتی ترقی کو یقینی بنایا گیا۔ نسلی رسہ کشی ایک قصہ پارینہ بن گئی اور سوویت یونین کی تمام قوموں کی برادرانہ دوستی، گہرا تعاون اور باہمی مدد و اعانت زندگی کا معمول بن گئے۔

یہ ساری چیزیں اس بات کی علامت تھیں کہ ایک ایسی سماجی تبدیلی عمل میں لائی جا چکی ہے جو عالمگیر تاریخی اہمیت رکھتی ہے۔ نجی ملکیت کا صدیوں پرانا تسلط ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا گیا اور انسان کے ہاتھوں انسان کے استحصال کا یکسر خاتمہ ہوگیا۔ مزدور طبقے، اجتماعی فارموں سے وابستہ کسانوں، عوامی دانشوروں اور تمام قومیتوں کے محنت کش عوام کے مشترکہ مفادات کی بنیاد پر سوویت سماج کا سماجی، سیاسی اور نظریاتی اتحاد وجود میں آیا۔ محنت کش انسان ملک کا پورا مالک بن گیا۔ سوویت یونین میں ایک سوشلسٹ سماج بنیادی طور پر تعمیر کر لیا گیا۔

حب الوطنی کی عظیم جنگ نئے نظام کے لئے ایک کڑی آزمائش تھی۔ سوویت عوام اور اس کی مسلح افواج نے پارٹی کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اور عدیم النظیر جانبازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عالمی سامراجی رجعت پرستی کی اعلیٰ درجے کی فوج جرمن فاشزم کو تباہ کن شکست دی۔ سوویت یونین نے اپنی فتح کے ذریعے نازی غلامی سے یورپ کی قوموں کی آزادی کے سلسلے میں اور عالمی تہذیب کو بچانے کے سلسلے میں فیصلہ کن رول ادا کیا۔ جرمنی کے فاشزم اور جاپانی عسکریت پسندی کی تباہی نے امن، جمہوریت، قومی آزادی اور سوشلزم کے لئے قوموں کی جد و جہد کو نئے امکانات فراہم کئے۔ سوویت عوام کی فتح نے سوویت ریاست کا بین الاقوامی وقار بے حد بلند کر دیا۔

مختصر سی مدت کے اندر اندر سوویت یونین نے جنگ کے ہاتھوں لگے سنگین زخم مندمل کر لئے، اپنی معاشی، سائنسی، تکنیکی اور دفاعی طاقت بے حد مضبوط کر لی اور اپنے بین الاقوامی موقف مستحکم کر لئے۔ ہمارے ملک میں سوشلزم مکمل اور حتمی طور پر کامیاب ہوگیا۔

سوویت سماج جو کچھ حاصل کرچکا تھا وہاں سے اگلا سفر اس نے معاشی، سماجی، سیاسی اور ثقافتی ترقی کے تمام میدانوں میں پورے اعتماد کے ساتھ شروع کیا۔ ایک واحد قومی معاشی کامپلکس کی تشکیل عمل میں لائی جاچکی ہے۔ ملک کے شمال اور مشرق میں بڑے بڑے نئے علاقوں کو ترقی دی گئی ہے اور فطرت سے استفادے کا عمل بہتر بنایا گیا ہے۔ قومی آمدنیاں اور سماجی محنت کی قوت پیداوار بے انتہا بڑھ گئی ہے۔ عوام کی خوشحالی کی سطح بے حد بلند کر دی گئی ہے اور مکانوں کی تعمیر کا ایک بہت وسیع پروگرام پورا کیا جا چکا ہے۔ عوام کی ثقافتی دولت دوچند ہو چکی ہے، عام ثانوی تعلیم رائج کی جا چکی ہے اور سوویت سائنس اور ٹکنالوجی نے عظیم الشان کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اولین ایٹمی بجلی گھر اور ایٹمی توانائی سے چلنے والا پہلا برف توڑ جہاز سوویت یونین میں بنایا گیا اور اسی نے ۔مین کا پہلا مصنوعی تابع سیارہ اور اولین انسان بردار خلائی جہاز بھی تیار کیا۔

سوشلسٹ سماجی تعلقات کی جڑیں مضبوط ہوئیں۔ ایک نئی سماجی اور بین قومی برادری وجود میں آئی یعنی سوویت عوام۔ پرولتاریہ کی ڈکٹیٹر شپ کی ریاست ترقی کرکے پورے عوام کی سوشلسٹ ریاست بن گئی۔

اصولوں سے بالشویک وفاداری اور خود تنقیدی کے رویّہ کا اظہار کرتے ہوئے اور عوام الناس کی حمایت کے سہارے پارٹی نے شخصیت پرستی کے نتائج کو ختم کرنے، پارٹی اور ریاست کی رہنمائی کے لینن وادی ضابطوں سے انحراف پر قابو پانے اور داخلیت پرستانہ اور من مانی قسم کی غلطیوں کو دور کرنے کے سلسلے میں زبردست کام انجام دیا ہے۔ سوشلسٹ جمہوریت کو مزید فروغ دیا گیا ہے اور سوشلسٹ قانونیت کو مضبوط بنایا گیا ہے۔

سوویت عوام کے پوری لگن اور مستعدی سے کام، معیشت میں، سماجی اور سیاسی میدانوں میں، سائنس اور ثقافت میں کامیابیوں نے ملک کو نئی تاریخی سرحدوں پر پہنچا دیا جنھوں نے ترقی یافتہ سوشلزم کے مرحلے کا آغاز کیا۔

سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان، وارسا معاہدے کی تنظیم اور ناٹو کے درمیان فوجی حربی برابری کا قیام سوشلزم کا ایک تاریخ ساز کارنامہ تھا۔ اس نے سوویت یونین، سوشلزم کے ملکوں اور تمام ترقی پسند قوتوں کے موقفوں کو مستحکم بنایا اور ایک عالمگیر نیوکلیائی جنگ جیتنے کی ان امیدوں پر پانی پھیر دیا جو سامراج کے جارحانہ حلقے لگائے بیٹھے تھے۔ اس توازن کو برقرار رکھنا امن اور بین الاقوامی سلامتی کا ایک ٹھوس عنصر ہے۔

سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کا تجربہ انسانیت کی ترقی کی ایک ایسی منزل کے طور پر جو سرمایہ داری سے برتر ہے، نئے سماج کی ناقابلِ تردید سماجی، معاشی، سیاسی، نظریاتی اور اخلاقی برکتوں کا قائل کُن ثبوت فراہم کرتا ہے اور ان سوالات کے جواب دیتا ہے جنھیں حل کرنے کی صلاحیت سے بورژوا انتظام یکسر محروم ہے۔

سوشلزم ایک ایسا سماج ہے جس کے پرچم پر یہ الفاظ کندہ ہیں: "ہر چیز انسان کے لئے، ہر چیز انسان کے فائدے کے لئے"۔ یہ ایک ایسا سماج ہے جس میں:

— ذرائع پیداوار عوام کے ہاتھ میں ہیں، انسان کے ہاتھوں انسان کے استحصال کو، سماجی جبر و استبداد، مٹھی بھر صاحب حیثیت لوگوں کے اقتدار اور لاکھوں لاکھ عوام کی غربت، افلاس اور ناخواندگی کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا گیا ہے؛

— منصوبے کے مطابق پیداآور قوتوں کے حرکت آفریں فروغ کے لئے وسیع ترین امکانات پیدا کر دیئے گئے ہیں جس میں سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی عام لوگوں کو ان کے روزگار سے محروم نہیں کرتی بلکہ سارے عوام کی خوشحالی میں لگاتار اضافے کا باعث بنتی ہے؛

— مناسب معاوضے کے ساتھ جس کی بنیاد "ہر ایک سے اس کی صلاحیتوں کے مطابق کام اور ہر ایک کو اس کے کام کے مطابق معاوضے" کے اصول پر ہے کام کے مساوی حق کو یقینی بنا دیا گیا ہے، آبادی کو مفت طبی خدمات اور تعلیم اور کم سے کم ادائیگی پر رہائش گاہ جیسی سماجی برکتیں پوری طرح حاصل ہیں؛

— مزدور طبقے، اجتماعی فارم سے وابستہ کسانوں اور دانشوروں کے اٹوٹ اتحاد و اشتراک کو ٹھوس شکل دے دی گئی ہے، عورتوں کو حقیقی معنوں میں مردوں کے مساوی حقوق اور ان کی عمل آوری کی ضمانتیں حاصل ہیں؛ نئی نسل کو آنے والے کل کے لئے وہ شاہراہ پیش کی گئی ہے جس پر وہ اعتماد کے ساتھ آگے بڑھ سکتی ہے اور بزرگ محنت کشوں کو سماجی تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے؛

— قومی عدم مساوات ختم کی جا چکی ہے۔ تمام قوموں اور قومیتوں کی واقعی اور قانونی برابری، دوستی اور بھائی چارے کو ٹھوس حقیقت بنایا جا چکا ہے؛

— حقیقی جمہوریت کا یعنی عوام کے لئے اور عوام کے ہاتھوں اقتدار کے استعمال کا، قیام عمل میں لایا جا چکا ہے اور فروغ پا رہا ہے، نیز پیداواری سماجی اور سیاسی امور کی انتظام کاری میں شہریوں کی زیادہ سے زیادہ وسیع اور مساوی شرکت کو یقینی بنا دیا گیا ہے؛

— آزادی، انسانی حقوق، فرد کی عزت نفس کے تصورات کو حقیقی بنیادی مفہوم سے مالا مال کیا گیا ہے اور حقوق و فرائض کے اتحاد کو یقینی بنایا گیا ہے، اس طرح یکساں قوانین اور اخلاقی ضابطے اور ایک واحد طرز کا نظم و ضبط ہر شخص کے لئے وجود میں لایا گیا ہے اور فرد کے ہمہ جہتی ارتقاء کے لئے اور زیادہ سازگار حالات تخلیق کئے گئے ہیں؛

— صحیح معنوں میں انسان دوستانہ مارکس وادی لینن وادی نظریہ غالب ہے، علم کے تمام سرچشمے عوام الناس کی دسترس میں ہیں، ایک ترقی یافتہ ثقافت وجود میں آ چکی ہے جو عالمی ثقافت کی تمام بہترین قدروں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے؛

—— سماجی انصاف، اجتماعیت پسندی اور رفیقانہ باہمی مدد و اعانت کی بنیاد پر ایک سوشلسٹ طرز معاشرت کی صورت گری کی گئی ہے جو محنت کش انسان میں آنے والے کل پر اعتماد پیدا کرتی ہے اور اسے نئے سماجی رشتوں اور خود اپنے مقدر کی تخلیق کے دوران روحانی اور اخلاقی طور پر بلند تر بناتی ہے۔

سوشلزم ایک ایسا سماج ہے جس کے قول و عمل کا رخ بین الاقوامی میدان میں آزادی اور سماجی ترقی کے لئے قوموں کی جدوجہد کی حمایت کرنے کی طرف ہے اور وہ امن کی برقراری اور استحکام کے اہم فریضے کی تابع ہیں۔

تاریخی ارتقاء کے اس نئے مرحلے پر ہماری پارٹی اور سوویت عوام سوشلسٹ سماج کو ہر طرح ترقی دینے اور نکھارنے سنوارنے کے، کمیونزم کی سمت مزید پیش قدمی کے مقصد کے ساتھ اس کے امکانات اور برکتوں سے زیادہ بھرپور اور موثر انداز میں استفادہ کرنے کے فریضے سے دوچار ہیں۔

۲۔ عصر حاضر کی دنیا میں ترقی پسندی اور رجعت پرستی کی قوتوں کے درمیان جدوجہد

جرمن فاشزم اور جاپانی عسکریت پرستی کی شکست فاش کے بعد سماجی آزادی کے اس عالمگیر تاریخی سلسلۂ عمل نے جس کا آغاز عظیم اکتوبر انقلاب کے ہاتھوں ہوا تھا، یورپ اور ایشیا کے اور پھر امریکہ کے متعدد ملکوں میں استحصال کاروں کے اقتدار کا تختہ الٹتے دیکھا۔ شروع شروع میں ہمارے ملک میں ٹھوس حقیقت بننے کے بعد سوشلزم نے ایک عالمی نظام کی شکل اختیار کر لی۔ نئے سماج کی تعمیر کا مارکس وادی لینن وادی تصور عملی طور پر بین الاقوامی پیمانے پر پرکھا گیا، سوشلزم نے وسیع و عریض قطعۂ ارض پر ٹھوس حقیقت کی شکل اختیار کر لی ہے اور لاکھوں کروڑوں لوگ کمیونسٹ تہذیب وجود میں لانے کے راستے پر گامزن ہیں۔ زیادہ سے زیادہ قومیں سرمایہ دارانہ نظام پر اعتماد کھوتی جا رہی ہیں، اپنی ترقی کے امکانات کو اس سے وابستہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور مستقل مزاجی کے ساتھ اپنے ملکوں کی سوشلسٹ قلب ماہیت کے راستے تلاش اور دریافت کر رہی ہیں۔

سوشلزم کی کامیابیاں اس لئے اور بھی مرعوب کن ہیں کہ وہ تاریخی اعتبار سے مختصر ترین مدت میں اور سامراج کی طرف سے مسلسل دباؤ ڈالے جانے کے حالات میں حاصل کی گئیں جس میں

معاشی دباؤ اور نظریاتی تخریب کاری سے لے کر انقلاب دشمن بغاوتیں اور فوجی بغاوتیں منظم کرنے کی راست کوششیں تک شامل تھیں۔

سوشلسٹ ملکوں میں تجربے کی جو دولت جمع ہوئی ہے وہ سدا بہار اہمیت رکھتی ہے۔ گذشتہ دہائیوں میں سوشلسٹ تعمیر کا عمل ثروت مند ہوا ہے اور سوشلزم کی دنیا کی گوناگونی کا بیّن اظہار ہوا ہے۔ ساتھ ہی ان دہائیوں کا تجربہ سوشلزم کے مشترکہ قوانین کی بے پناہ اہمیت کا ثبوت بھی فراہم کرتا ہے جیسے محنت کش عوام کا اقتدار جس میں مزدور طبقہ رہنمایانہ رول ادا کرے؛ ایک ایسی کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی میں جو سائنسی سوشلزم کے نظریہ سے لیس ہو؛ سماج کی ترقی؛ پیداوار کے خاص ذرائع کا سماجی ملکیت بنایا جانا اور اس بنیاد پر سارے عوام کے مفادات میں معیشت کی منصوبہ بند ترقی؛ "ہر ایک سے اس کی صلاحیت کے مطابق کام اور ہر ایک کو اس کے کام کے مطابق معاوضہ" کے اصول کی عمل آوری؛ سوشلسٹ جمہوریت کا فروغ؛ تمام قوموں اور قومیتوں کی برابری اور دوستی؛ طبقاتی دشمنوں کی دست درازیوں سے انقلابی برکتوں کا تحفظ۔

ہر سوشلسٹ ملک کے مخصوص حالات میں مشترکہ قوانین کا استعمال ان کی بُراعتماد پیش رفت، ترقی کے دوران پیش آنے والی دشواریوں پر قابو پانے اور پیدا ہونے والے تضادات کو بروقت دور کرنے کی بنیاد ہے، سوشلسٹ ترقی کے مشترکہ سلسلۂ عمل میں حکمراں کمیونسٹ پارٹیوں کی طرف سے انجام پانے والی ایک حقیقی خدمت ہے۔

سوشلزم کے ہاتھوں ایک نئی قسم کے بین الاقوامی تعلقات وجود میں آئے ہیں جن کی پہلے نظیر نہیں ملتی۔ یہ رشتے سوشلسٹ ریاستوں کے درمیان فروغ پا رہے ہیں۔ سماجی، معاشی اور سیاسی نظام کی یکسانیت؛ مارکس وادی لینن وادی نظریہ؛ طبقاتی یک جہتی؛ دوستی، اور نئے سماج کی تعمیر اور حفاظت سے متعلق فرائض کی انجام دہی میں تعاون اور باہمی مدد و اعانت؛ امن، بین الاقوامی سلامتی اور سماجی ترقی کے لئے جدوجہد؛ مساوات اور ہر ریاست کی آزادی اور اس کے اقتدار اعلیٰ کا احترام، ان کی ٹھوس بنیاد ہے۔

سوشلسٹ بین الاقوامیت پسندی کے تعلقات سوشلسٹ برادری کی صورت میں انتہائی بھرپور طور پر سامنے آگئے ہیں۔ اس برادری کے ممالک کو، وارسا معاہدے کی تنظیم اور باہمی معاشی امداد کونسل کے رکن ممالک کی بنیادی مفادات اور مقاصد کی یکسانیت نے، وسیع اور کثیر نوعی تعاون کے رشتوں نے اور بین الاقوامی معاملات میں مربوط اور متحد اقدامات نے آپس میں جوڑ رکھا ہے۔ تاریخ میں اب تک ملکوں کی کوئی ایسی برادری وجود میں نہیں آئی تھی جس میں کسی بھی ملک کو کسی طرح کے خصوصی حقوق اور امتیازات نہ حاصل ہوں نہ ہو سکتے ہوں، جس میں بین الاقوامی تعلقات حقیقی معنوں میں قوموں کے درمیان تعلقات بن گئے ہوں، جس میں انتہائی مختلف النوع سطحوں پر، اعلیٰ پارٹی اور ریاستی

قیادت سے لے کر کام کے اجتماعیوں تک، فائدہ مند اور بارور تعلقات قائم ہو چکے ہوں اور فروغ پا رہے ہوں۔ یہ برادری سوشلسٹ تعمیر میں برادرانہ ریاستوں کی طاقتوں کو دو چند کر رہی ہے اور انہیں اپنے لئے قابل اعتماد سلامتی کو یقینی بنانے میں مدد دے رہی ہے۔

سوشلسٹ ملکوں کو روز افزوں طور پر ایک دوسرے سے قریب تر کرنے کی معروضی ضرورت خود سوشلزم کے جوہر کا تقاضا ہے۔ جہاں سرمایہ داری کی دنیا میں عدم مساوی معاشی، سماجی سیاسی اور ثقافتی ترقی کا قانون کار فرما ہے اور طاقتور ممالک کمزور ملکوں کو لوٹ کر ثروت مند ہوتے ہیں اور ہر طرح سے موخر الذکر کی پسماندگی دائمی بنانے کی کوشش کرتے ہیں وہاں سوشلزم کم ترقی یافتہ ملکوں کو ترقی یافتہ ملکوں کی سطح پر لانے کے لئے ضروری حالات پیدا کرتا ہے۔ سوشلسٹ ملکوں کی سماجی ترقی کی سطح جتنی بلند تر ہوگی اور ایک دوسرے سے قریب ہوگی، ان کا تعاون اتنا ہی زیادہ مالا مال اور گہرا ہوگا اور ایک دوسرے کے زیادہ سے زیادہ قریب آنے کا سلسلۂ عمل اتنا ہی زیادہ فطری ہوگا۔

سوشلزم کے عالمی نظام کی تشکیل، سوشلسٹ برادری کی تشکیل اور اس کا استحکام بین الاقوامی میدان میں طاقتوں کی صف بندی میں ایک ایسی بنیادی تبدیلی لایا ہے جو ان قوموں کے حق میں ہے جو سماجی ترقی، جمہوریت، قومی آزادی اور امن کے لئے جدوجہد کر رہی ہیں۔ سوشلسٹ برادری ہمارے دور کی سب سے زیادہ با اثر طاقت ہے اور اس کے بغیر عالمی سیاست کا کوئی بھی مسئلہ حل نہیں کیا جا سکتا، وہ روئے زمین پر امن کا مضبوط قلعہ، بین الاقوامی تعلقات میں صحت مند، امن پسند اور جمہوری اصولوں کی انتہائی ثابت قدم علمبردار اور سامراجی رجعت پرستی کی راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

سوشلزم کی جواں سال دنیا کا رخ مستقبل کی طرف ہے اور اس کے مقابل صف آراء ہے سرمایہ داری کی استحصال کار دنیا جو اگرچہ اب بھی مضبوط اور خطرناک ہے لیکن اپنی ترقی کی اعلیٰ منزل سے گذر چکی ہے۔ سرمایہ داری کا عام بحران گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے تسلط کا دائرہ ناگزیر طور پر سکڑتا جا رہا ہے اور وہ تباہی جو تاریخی طور پر اس کا مقدر بن چکی ہے دن بدن واضح ہوتی جا رہی ہے۔

جدید سرمایہ داری آج اپنے عہد آغاز سے اور یہی نہیں ۲۰ ویں صدی کے وسط کے زمانے سے بھی کئی لحاظ سے بدل چکی ہے۔ ریاستی اجارادارانہ سرمایہ داری کے حالات میں جس میں اجارہ داریوں اور ریاست کی طاقت مل کر ایک واحد میکانزم کا روپ لے چکی ہے، زبردست پیمانے پر ترقی یافتہ پیداآور قوتوں، اور سرمایہ دارانہ پیداواری رشتوں کا آپسی ٹکراؤ اور زیادہ سنگین ہوتا جا رہا ہے۔ معیشت کا داخلی عدم استحکام بڑھ رہا ہے اور اس کا اظہار ترقی کی مجموعی شرحوں میں

کمی اور بار بار آنے والے نیز ڈھانچوں میں رونما ہونے والے بحرانوں کے ایک دوسرے سے گندھ جانے اور گہرائی حاصل کرنے کی صورت میں ہو رہا ہے۔ عام بیروزگاری اور افراط زر کہنہ بیماری بن چکے ہیں، اور بجٹ کے گھاٹے اور ریاستی قرضے دل ہلا دینے والی نوعیت حاصل کر گئے ہیں۔

کیثر قومی کارپوریشنوں کا استحکام جو عالمی پیمانے پر محنت کش عوام کے استحصال کے ذریعے زبردست منافع بٹور رہی ہیں سرمایہ دارانہ ارتکاز اور پیداوار کی بین الاقوامیت کاری کا براہ راست نتیجہ ہے۔ نہ صرف یہ کہ یہ کارپوریشنیں نوآزاد ریاستوں کے اقتدار اعلیٰ کو مجروح کرتی ہیں بلکہ ترقی یافتہ سرمایہ دار ملکوں کے قومی مفادات پر بھی دست درازی کرتی ہیں۔

اجارہ دار بورژوازی خود کو بدلتی ہوئی صورت حال سے ہم آہنگ کرنے کے لئے لگاتار ہاتھ پیر مار رہی ہے۔ ایک بورژوا ریاست بجٹ کے ذریعے قومی آمدنی کا اچھا خاصہ حصہ بڑے سرمائے کے حق میں دوبارہ تقسیم کر دیتی ہے اور سائنس اور ٹکنالوجی کی جدید ترین کامیابیوں کو ان کے حوالے کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ استحصال کا میکانزم بے حد پیچیدہ ہو گیا ہے اور بے حد ترقی کر چکا ہے۔ عملے کی لیاقت، ذہنی قوت اور اعصابی توانائی کے ذریعے زیادہ سے زیادہ منافع چوسا جا رہا ہے۔

عالمی سوشلزم کے بڑھتے ہوئے اثر کے حالات میں محنت کش عوام کی طبقاتی جدوجہد کبھی کبھی سرمایہ داروں کو جزوی رعائتیں دینے، محنت کے حالات میں اور اس کے معاوضے میں تھوڑی سی بہتری لانے اور سماجی تحفظ میں کچھ اضافہ کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ یہ سب اس لئے کیا جا رہا ہے کہ اصل چیز یعنی سرمائے کے غلبے کو برقرار رکھا جا سکے۔ لیکن اس طرح کے الٹ پھیر کے ساتھ ساتھ پر تشدد اقدامات کا، اجارہ داریوں اور بورژوا ریاست کی طرف سے محنت کش عوام کے معیار زندگی پر براہ راست حملے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

سرمایہ داری کے تحت سائنسی اور ٹکنالوجیکل انقلاب سنگین سماجی نتائج کا سبب بنتا ہے۔ لاکھوں لاکھ محنت کشوں پر کارخانوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور پیشہ ورانہ نااہلی اور مادی افلاس ان کا مقدر بن جاتا ہے اور وہ مستقبل پر اعتماد سے یکسر محروم ہو جاتے ہیں، نوجوانوں کی خاصی بڑی تعداد کو اپنی توانائی اور علم کے استعمال کا موقع نہیں ملتا اور وہ حالات کی سنگینی اور زبوں حالی کا شکار ہو جاتی ہے۔ معاشی صورت حال کچھ بھی ہو عام بیروزگاری اپنی جگہ برقرار رہتی ہے جبکہ اس میں لگاتار اضافے کے حقیقی امکانات ایک سماجی نظام کے طور پر سرمایہ داری کے لئے انتہائی سنگین ہنگاموں اور بحرانوں کا سبب بن سکتے ہیں۔

معیشت کے زرعی شعبے میں اجارہ داریوں نے غالب موقف حاصل کر لئے ہیں۔ لاکھوں لاکھ کسانوں کو پیداوار کے میدان سے دھکہ دے کر باہر نکالا جا رہا ہے اور جو لوگ یہ سب کچھ

جھیل بھی لیتے ہیں، انہیں بھی معمول سے کہیں زیادہ کام اور دکھوں اور مصیبتوں کی شکل میں اس کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ کاشتکار خاندانوں کی قسمتوں کا انحصار کلی طور پر منڈیوں کے اتار چڑھاؤ اور اجارہ داریوں کی من مانی پر ہے۔ سابق نو آبادیوں اور نیم نو آبادیوں میں کسانوں کی حالت خاص طور پر ناگفتہ بہ ہے۔ شہروں کے چھوٹے اور اوسط درجے کے تاجروں کا بڑے سرمایہ داروں کے ہاتھوں زیادہ سے زیادہ استحصال ہو رہا ہے اور مالی محکومی کے جال میں وہ پوری طرح پھنس گئے ہیں۔

حد یہ ہے کہ انتہائی ترقی یافتہ سرمایہ دار ملکوں میں بھی عوام بے گھر اور ناخواندہ ہیں اور ان کے لئے طبی امداد کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ نسلی اقلیتوں کے خلاف شرمناک ناروا امتیاز جاری ہے اور عورتوں کے حقوق سلب کئے جا رہے ہیں۔

رجعت پرستی کے ہمہ گیر فروغ اور اس کی شدت کاری کا رجحان سیاسی میدان میں سامراج کی بنیادی خصوصیت ہے۔ جہاں محنت کش عوام نے زبردست جد و جہد کے نتیجے میں بعض جمہوری حقوق حاصل کر لئے ہیں وہاں بھی ریاستی اجارہ دارانہ سرمایہ داری ان حقوق کے خلاف مسلسل اور بعض اوقات انتہائی چالاکی کے ساتھ پردہ پوش یلغار کر رہی ہے۔ خطرناک صورت حال کا سامنا ہو تو وہ بلا جھجک سیاسی بلیک میل، جبر و استبداد، دہشت گردی اور سزا دہی پر مبنی اقدامات سے کام لیتی ہے۔ نو فاشزم، بڑے جوش و خروش کے ساتھ سیاسی میدان میں قدم جما رہا ہے۔ جب محنت کش عوام کو کچلنے کے عام ہتھکنڈے ناکام ہو جاتے ہیں تو سامراج فوجی وسائل سے ترقی پسند قوتوں کو براہ راست کچلنے کے لئے ظالمانہ حکومتوں کو برسر اقتدار لاتا ہے اور ان کی پوری حمایت کرتا ہے۔ محنت کش عوام کی بین الاقوامی یک جہتی کو کمزور کرنے کے لئے سامراج قومی انانیت، شاؤنزم، نسل پرستی کو ہوا دیتا ہے اور دوسری قوموں کے حقوق اور مفادات کی طرف بے توجہی اور ان کی قومی تہذیب اور تاریخی ورثے کی طرف حقارت کا جذبہ ابھارتا ہے۔

جدید سرمایہ داری نظام کا انسان دشمن نظریہ عوام کی روحانی دنیا کو روزافزوں طور پر زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا رہا ہے۔ انفرادیت پرستی کا مشرب تشدد اور یہ ذہنیت کہ سب چلتا ہے، سخت قسم کی کمیونزم دشمنی اور منافع کے ذریعے کے طور پر ثقافت کا استحصال، سماج میں روحانی سنگدلی کا اخلاقی گراوٹ کا باعث بنتا ہے۔ سامراج کے ساتھ جرم اور دہشت پسندی کی ایک لہر آئی ہے جس نے سرمایہ دارانہ سماج کو پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ بورژوا وسائل ابلاغ کا رول اور زیادہ گندہ ہے جو حکمراں طبقے کے مفاد میں عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔

سرمایہ داری نظام کے اندر ملکوں کے ارتقاء کی غیر یکساں نوعیت دوچند ہو رہی ہے۔ بین سامراجی رقابت کے تین بڑے مرکز وجود میں آ گئے ہیں۔ یہ ہیں ریاستہائے متحدہ امریکہ، مغربی یورپ اور جاپان۔ ان کے درمیان منڈیوں کے لئے سرمایے کے اطلاق، خام مال کے وسائل اور سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی کے فیصلہ کن میدانوں میں برتری کیلئے رسہ کشی زور پکڑتی جا رہی ہے۔ رقابت کے نئے معاشی اور سیاسی مرکز بھی وجود میں آ رہے ہیں، خاص طور پر

بحرالکاہل کے علاقے اور لاطینی امریکہ میں۔ بورژوا ریاستوں کے باہمی تضادات خطرناک صورت اختیار کررہے ہیں۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی اجارہ داریوں کی سامراجی امنگیں اور خودغرضانہ پالیسی اور خودپسندانہ اغراض کےلئے دوسروں، حد یہ ہے کہ حلیف ریاستوں کے بھی مفادات اور سلامتی کو قربان کر دینے پر ان کی آمادگی ساری دُنیا میں روزافزوں طور پر وسیع غم وغصہ اور خطرے کا احساس پیدا کر رہی ہے۔

صنعتی سرمایہ دار ملکوں اور نوآزاد ریاستوں کی اکثریت کے درمیان معاشی ترقی کی سطحوں کے زبردست اور بڑھتے ہوئے فرق کے لئے، روئے زمین پر بھوک، غربت اور وبائی امراض کے وسیع وعریض خطوں کی مسلسل موجودگی کے لئے سامراج ذمہ دار ہے۔

تاریخی ارتقاء کی روش سامراج کے موقفوں کو جتنا زیادہ کمزور کرتی جارہی ہے اتنی ہی زیادہ اس کی رجعت پرست طاقتوں کی پالیسی بھی قوموں کے مفادات کی دشمن بنتی جارہی ہے۔ سامراج بے رحمی کے ساتھ سماجی ترقی کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کررہا ہے، تاریخ کے ارتقاء کو روکنے کی کوشش کررہا ہے، سوشلزم کے موقفوں کو کمزور کرنے اور عالمگیر پیمانے پر اپنا انتقام لینے کے لئے کوشاں ہے۔ سامراجی طاقتیں اپنی معاشی، سیاسی اور نظریاتی حکمت عملی میں اس خواہش کے تحت تال میل پیدا کرنا چاہتی ہیں کہ سوشلزم کے خلاف، تمام انقلابی اور آزادی کی تحریکوں کے خلاف ایک متحدہ محاذ بنا سکیں۔

سامراج آج کی دُنیا کے سیاسی حقائق کو ماننے سے انکار کرتا ہے۔ مقتدر اعلیٰ قوموں کی مرضی کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ انھیں اپنی ترقی کا راستہ اپنی مرضی سے چننے کے حق سے محروم کر دینے کی کوشش کررہا ہے اور اُن کی سلامتی کے لئے خطرہ پیدا کررہا ہے۔ اور یہی ہے دنیا کے مختلف حصوں میں تصادموں کی خاص وجہ۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ کا سامراج بین الاقوامی رجعت پرستی کا گڑھ ہے۔ سب سے پہلے اور خاص طور پر جنگ کا خطرہ اسی کی پیداوار ہے۔ عالمی غلبے کا دعویٰ کرتے ہوئے وہ من مانے طور پر پورے پورے برّاعظموں کو اپنے "بنیادی مفادات" کا علاقہ قرار دے دیتا ہے۔ تحکم پسندی کی پالیسی جس پر ریاستہائے متحدہ امریکہ عمل پیرا ہے آقائیت پسندی کی دوسری ریاستوں پر غیرمساوی تعلقات مسلط کرنے، ظالمانہ عوام دشمن سرکاروں کی حمایت کرنے اور ان ملکوں کے خلاف تفریق برتنے کی پالیسی جو ریاستہائے متحدہ امریکہ کے لئے موزوں نہیں ہیں، بین ریاستی معاشی اور سیاسی تعلقات میں بدنظمی پیدا کرتی ہے اور ان کے نارمل فروغ میں مانع ہے۔

ویت نام کے خلاف خون آشام جنگ، کیوبا کا محاصرہ جو کئی برسوں سے جاری ہے، فلسطینی عوام کے جائز قانونی حقوق کی خلاف ورزی، لبنان میں مداخلت، طاقت کے بل پر ننھے گرینا ڈا پر قبضہ، نکاراگوا کے خلاف جارحانہ اقدامات ـــ یہ ان لاتعداد جرائم کی ایک نامکمل سی فہرست ہے جو ہمیشہ سامراج کی تاریخ کے انتہائی شرمناک ابواب بنے رہیں گے۔

سامراج نے نیوکلیائی اور دوسری طرح کے ہتھیاروں کی تیاری کی جو دوڑ ایسے پیمانے پر شروع کی

ہے جس کی نظیر نہیں ملتی، وہ قوموں کے خلاف اس کا سب سے بڑا جرم ہے۔ اس سے اجارہ داریوں کو بے پناہ منافع حاصل ہو رہا ہے۔ زبردست فوجی اخراجات کا بھاری بوجھ محنت کش عوام کے کاندھوں پر پڑ رہا ہے۔ ہتھیار بنانے والی اجارہ داریاں، جنرل، ریاستی نوکرشاہی، نظریاتی مشین اور فوجی رنگ میں ڈھالی گئی سائنس نے مل کر فوجی صنعتی کامپلکس کی صورت اختیار کر لی ہے اور مہم بازی اور جارحیت کی پالیسیوں کے سب سے پرجوش ذریعے اور تنظیم کار بن گئے ہیں۔ موت کے تاجروں اور سامراجی ریاستی اقتدار کا شیطانی گٹھ جوڑ کٹر رجعت پرستی کا بنیادی ستون ہے، جنگ کے خطرے کا ایک مسلسل اور روز افزوں سرچشمہ اور سرمایہ داری نظام کی سیاسی، سماجی اور اخلاقی ناطاقتی کا قائل کن ثبوت ہے۔

سرمایہ داری کے جدید نظام کی جانب سے "اصلاحات" کی کوئی کوشش یا کسی بھی طرح کی چال اس کے ارتقاء کے قوانین کو نہ ختم کر سکی ہے نہ کر سکتی ہے، نہ محنت و سرمایہ کے درمیان، اجارہ داریوں اور سماج کے درمیان پائے جانے والی سنگین دشمنی دور کر سکتی ہے اور نہ ہی اس سرمایہ دارانہ نظام کو ہمہ گیر بحران کی صورت حال سے باہر نکال سکتی ہے جس کا مقدر تاریخی لحاظ سے تباہی بن چکا ہے۔ ارتقا کی جدلیات ہی کچھ ایسی ہیں کہ وہ وسائل جن کا استعمال سرمایہ داری اپنے موقفوں کو مضبوط بنانے کے لئے کرتی ہے ناگزیر طور پر اس کے تمام گہرے تضادات میں ابتری کا باعث بن جاتے ہیں۔ سامراج لہو چوس، زوال پذیر اور جاں بہ لب سرمایہ داری ہے، سوشلسٹ انقلاب سے عین پہلے کا دور ہے۔

مزدور طبقہ عہد حاضر کا بدستور اصل انقلابی طبقہ بنا ہوا ہے۔ سرمایہ دار دنیا میں استحصالی نظام کا تختہ الٹنے اور ایک نئے سماج کی تعمیر کے لئے جدوجہد کرنے والی خاص قوت یہی طبقہ ہے

تجربہ سماج میں مزدور طبقے کے بڑھتے ہوئے رول سے متعلق مارکس وادی لینن وادی تصور کی تصدیق کرتا ہے۔ جیسے جیسے پیداوار میں سائنس کا استعمال وسیع پیمانے پر بڑھ رہا ہے مزدور طبقے کی صفوں میں اعلیٰ ہنرمند اور ذہنی کام کرنے والے مزدوروں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ طبقاتی لڑائیوں کے دوران مزدور اور زیادہ متحد ہوتے جا رہے ہیں، اپنی سیاسی پارٹیاں، ٹریڈ یونینیں اور دوسری تنظیمیں وجود میں لا رہے ہیں اور سرمایہ داری کے خلاف معاشی، سیاسی اور نظریاتی جدوجہد چلا رہے ہیں۔ اس جدوجہد کا پیمانہ وسیع ہو رہا ہے، اس کی شکلیں زیادہ متنوع بن رہی ہیں اور اس کی روح مالامال ہو رہی ہے۔ پرولتاریہ کے بنیادی مفادات اس بات کو زیادہ سے زیادہ لازمی بناتے جا رہے ہیں کہ مزدور طبقے کی تحریک میں اتحاد اور اس کے تمام دستوں کے درمیان ارتباط و اتحادِ عمل پیدا کیا جائے۔

ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ملکوں کا نوخیز اور تیزی سے ابھرتا ہوا مزدور طبقہ دشوار زمینوں سے دوچار ہے۔ اسے بیرونی سرمایہ اور مقامی استحصال کاروں دونوں کا سامنا ہے۔ اس کی سیاسی پختگی اور تنظیم کاری کی سطح جدوجہد کے دوران بڑھتی جا رہی ہے۔

مزدور طبقے کی تحریک کا عالمی انقلابی سلسلۂ عمل کی تمام قوتوں کا ہراول دستہ ہے بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک۔ کمیونسٹ مزدور طبقے کے فوری اور طویل مدتی دونوں ہی طرح کے مقاصد کے لئے، تمام محنت کش عوام کے مفادات کے لئے، سماجی ترقی، قوموں کی قومی آزادی، ترک اسلحہ اور امن کے لئے کام کر رہے ہیں۔ کمیونسٹ تحریک ہمارے دور کی سب سے زیادہ اثردار نظریاتی اور سیاسی قوت ہے۔

مزدور طبقے کی انقلابی پارٹیاں سماجی ارتقاء کے سائنسی نظریے مارکس وادلینن واد سے رہنمائی حاصل کرتی ہیں اور طبقاتی رویہ پر مبنی ایک اصولی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ سرمایہ داری کی جگہ سوشلزم کے قیام کے تاریخی طور پر ناگزیر ہونے پر یقین، معروضی قانون کے تحت جاری سوشلسٹ انقلاب کے سلسلہائے عمل کی واضح سمجھ چاہے ان کی شکل پُرامن ہو یا غیر پُرامن اور سوشلزم کے لئے جدوجہد کے عام اصولوں کے ہر ملک کے ٹھوس حالات میں اطلاق کی صلاحیت ان کی بنیادی خصوصیات ہیں۔

انقلابی پارٹیوں کی طاقت کا سرچشمہ یہ ہے کہ وہ ثابت قدمی کے ساتھ محنت کش عوام کے حقوق اور بنیادی اُمنگوں کی علمبردار ہیں، بورژوا سماج کو بحرانی حالات سے باہر نکالنے کے راستے دکھاتی ہیں، استحصالی نظام کا ایک سچا متبادل پیش کرتی ہیں اور ہمارے دور کے بنیادی سوالات کے سماجی لحاظ سے رجائیت پسند جواب فراہم کرتی ہیں۔ وہ اپنے ملکوں کے قومی مفادات کی سچی ترجمان اور انتہائی ثابت قدم محافظ ہیں۔

طبقاتی مفادات پر مبنی ایک مستقل روش کمیونسٹ پارٹیوں کے اثر میں اضافہ کر رہی ہے حالانکہ سامراج کی سیاسی اور نظریاتی مشینری زیادہ سے زیادہ فریب کارانہ انداز میں کام کر رہی ہے اور کمیونسٹوں کے خلاف تفریق، ان پر ظلم وستم اور بے لگام کمیونسٹ دشمن پرچار کو مزدور طبقے کی تحریک میں شامل ایسے عناصر کی حمایت کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کر رہی ہے جو طبقاتی رویہ رکھنے والی پالیسی اور بین الاقوامی یکجہتی کے مخالف ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ بورژوا طبقے کے ساتھ سماجی مصالحت اور ساجھے داری کا رشتہ قائم کیا جائے۔ اجارہ دار بورژوا طبقہ اور رجعت پرست طاقتیں کمیونسٹوں پر اس قدر خونخوار انداز میں صرف اس لئے حملہ کرتی ہیں کہ وہ ایک ایسی تحریک کی نمائندگی کرتے ہیں جس کی جڑیں سماجی ارتقاء میں بہت گہری ہیں اور جو عوام کی اکثریت کے انتہائی بنیادی مفادات کی ترجمان ہے۔

ہمارے دور کی ایک خاص خصوصیت ہے، غیر سوشلسٹ دنیا میں عوامی جمہوری تحریکوں کا ابھار۔ اجارہ داریوں اور آبادی کی غالب اکثریت کے درمیان دشمنی سرمایہ دار ملکوں میں گہرائی حاصل کرتی جارہی ہے۔ اجارہ داریوں کے گلا گھونٹ دینے والے غلبے اور حکمراں طبقوں کی رجعت پرست پالیسی کے خلاف جدوجہد میں پیشہ ور اور انتظامی عملہ، کسان، شہری پتی بورژوا طبقے کے اور قومی اقلیتوں کے نمائندے، عورتوں کی تنظیمیں اور نوجوان اور طالب علم زیادہ سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ شامل ہوتے جارہے ہیں۔ مختلف سیاسی رجحان رکھنے والے لوگ یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ سماج کی عسکریت بندی اور جارحیت وجنگ کی پالیسی ترک کی جائے، نسلی اور قومی فرق وامتیاز، عورتوں کے حقوق پر دست اندازی

نئی نسلوں کی حالت میں بگاڑ، بدعنوانی اور قدرتی وسائل اور ماحول کے استعمال کے سلسلے میں اجارہ داریوں کا قزاقانہ وطیرہ ختم کیا جائے۔ یہ تحریکیں معروضی طور پر سامراج کے رجعت پرست حلقوں کی پالیسی کے خلاف ہیں اور امن اور سماجی ترقی کے لئے ہونے والی مجموعی جدوجہد سے مل جاتی ہیں۔

استعماری شکنجے سے نجات حاصل کرلینے والی قوموں اور ملکوں کی سامراج دشمن جدوجہد جو وہ مضبوط تر آزادی کے لئے اور سماجی ترقی کے لئے کر رہے ہیں، عالمی انقلابی عمل کا ایک اٹوٹ حصہ ہے۔ سامراج کے استعماری نظام کا بکھراؤ اور اس کے کھنڈرات پر درجنوں آزاد ریاستوں کا قیام قومی آزادی کے انقلابوں اور تحریکوں کی ایک تاریخی کامیابی کی حیثیت رکھتا ہے، ایک ایسی کامیابی جس نے دنیا میں قوتوں کے توازن پر معتدبہ اثر ڈالا ہے۔

ان میں سے متعدد ملکوں نے آزادی کے بعد معاشی اور ثقافتی ترقی کے میدان میں اور اپنی قومی ریاستی شکل کو مضبوط بنانے کے سلسلے میں قابل تعریف پیش رفت کی ہے۔ بین الاقوامی میدان میں اپنے حقوق کے لئے ان ملکوں کی جدوجہد کی اجتماعی شکلیں سامنے آئی ہیں۔ لیکن تجربے نے ظاہر کردیا ہے کہ مضبوط تر سیاسی آزادی کی طرف اور معاشی وسماجی نشاۃ ثانیہ کی طرف ان کی پیش رفت کو ان کے استعماری اور نیم استعماری ماضی کا ورثہ اور سامراج کے اقدامات بے حد نقصان پہنچا رہے ہیں۔

جدید استعماریت کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے سامراج اس اقتدار اعلیٰ کو زک پہنچانے کے لئے کوشاں ہے جو نئی ریاستوں نے حاصل کرلیا ہے اور ان پر نہ صرف یہ کہ اپنا کنٹرول قائم رکھنا چاہتا ہے بلکہ اس میں مزید سختی لانا چاہتا ہے۔ وہ انھیں عسکریت پرستانہ محور میں کھینچ لانے اور اپنی جارحانہ عالمی حکمت عملی کے لئے ایک کمینگاہ کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ان اغراض کے لئے سامراج وادی فوجی دباؤ اور معاشی تحکم پسندی کے ہتھکنڈے اپناتے ہیں اور بین الاقوامی رجعت پرستی کی حمایت کرتے ہیں۔ حد یہ ہے کہ ان ریاستوں کو بھی جو بہت پہلے ریاستی آزادی حاصل کرچکی تھیں جیسے کہ لاطینی امریکہ کی ریاستیں، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور دوسری سامراجی طاقتوں کی اجارہ داریوں کے چنگل کے خلاف جانفشانی کے ساتھ جدوجہد کرنی پڑ رہی ہے۔

ترقی پذیر ملکوں کے معاشی اور تکنالوجیکل انحصار سے اور عالمی سرمایہ دارانہ معیشت میں ان کی غیر مساوی حیثیت سے فائدہ اٹھاکر سامراج بے رحمی کے ساتھ ان کا استحصال کرتا ہے اور اربوں کا خراج زبردستی وصول کر رہا ہے جس کی وجہ سے ان ریاستوں کی معیشتیں کھوکھلی ہوتی جارہی ہیں۔ ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ملکوں پر صنعتی ترقی یافتہ سرمایہ دار ریاستوں کے قرضے کا زبردست بوجھ سامراج، سب سے بڑھکر امریکی سامراج کے ہاتھوں ان کے استحصال کا خاص وسیلہ بن گیا ہے۔ اسی کے ساتھ لوٹ اور قزاقی کی پالیسیوں کے خلاف ان ملکوں میں رہنے والی قوموں کی مزاحمت بھی بڑھ رہی ہے۔ انھوں نے نو استعماریت کے خلاف، اپنے اندرونی معاملات میں مداخلت کے خلاف، نسل پرستی اور رنگ بھید کے خلاف اپنی صبر آزما جائز جدوجہد جاری رکھی ہے۔ یہ مزاحمت معروضی طور پر آزادی، امن اور سماجی ترقی کے لئے قوموں کی مجموعی سامراج دشمن جدوجہد کا حصہ بن گئی ہے۔

ترقی کا غیر سرمایہ دارانہ راستہ 'سوشلسٹ جھکاؤ کا راستہ جو متعدد ترقی پذیر ملکوں نے اختیار کیا ہے' ان کی سماجی ترقی کے وسیع امکانات پیدا کر رہا ہے۔ ان کا تجربہ ثابت کرتا ہے کہ عصر حاضر کی صورت حال میں اور طاقتوں کے موجودہ عالمی توازن کے تحت سابق محکوم قوموں کے لئے وسیع تر مواقع ہیں کہ وہ سرمایہ داری کو رد کر دیں اور محنت کش عوام کے مفادات میں ایک ایسا مستقبل تعمیر کریں جو استحصال کاروں سے پاک ہو۔ یہ ایک ایسا مظہر ہے جو بے پناہ تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔

بیرونی اور اندرونی رجعت پرستی کی مزاحمت پر قابو پاتے ہوئے حکمراں انقلابی جمہوری پارٹیاں سامراجی اجارہ داریوں، قبائلی اشرافیہ، سامنتی آقاؤں اور رجعت پرست بورژوا طبقے کے تسلط کو ختم کرنے، معیشت میں عوامی شعبے کو مضبوط بنانے، دیہی علاقوں میں امداد باہمی کی تحریک کی حوصلہ افزائی کرنے اور معاشی و سیاسی زندگی میں محنت کش عوام کا رول بڑھانے کی روش پر عمل کر رہی ہیں۔ سامراجی یلغار سے اپنی آزادی کا تحفظ کرتے ہوئے یہ ممالک سوشلسٹ ریاستوں کے ساتھ اپنے تعاون کو وسعت دے رہے ہیں۔ انھوں نے جس راستے کا انتخاب کیا ہے وہ ان کے عوام کی اکثریت کے حقیقی مفادات اور ان کی امنگوں کو پورا کرتا ہے، ایک منصفانہ سماجی نظام کیلئے ان کی خواہش کا آئینہ دار ہے اور تاریخی ارتقا کے اصل دھارے سے ہم آہنگ ہے۔

اس وقت انسانیت کے سامنے سب سے سنگین مسئلہ جنگ اور امن کا مسئلہ ہے۔ ان دو عالمی جنگوں کے پیچھے سامراج کا ہاتھ تھا جن میں کروڑوں جانیں تلف ہوئیں۔ اور اب اس نے تیسری جنگ کا خطرہ کھڑا کر دیا ہے۔ سامراج انسانی فطانت کی کامیابیوں کو بے پناہ تباہ کن طاقت رکھنے والے ہتھیاروں کی ایجاد و تیاری کی طرف موڑ رہا ہے۔ سامراجی حلقوں کی پالیسی جو پوری پوری قوموں کا مقدر داؤں پر لگا دینے کے لئے تیار ہیں، اس خطرے کو بڑھا رہی ہے کہ یہ ہتھیار واقعتاً استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ یہ آخر کار ایک عالمگیر مسلح ٹکراؤ کا خطرہ پیدا کرتا ہے جس میں نہ تو کوئی فتحمند ہوگا نہ شکست خوردہ بلکہ خدشہ یہ ہے کہ اس میں عالمی تہذیب نیست و نابود ہو جائے گی۔

ان مقاصد کا سوال جن کے لئے سائنسی اور ٹکنالوجیکل انقلاب کے ثمر استعمال کئے جائیں گے، آج کی سماجی سیاسی جدوجہد کا بنیادی سوال بن گیا ہے۔ سائنس اور ٹکنالوجی آج یہ امکان پیدا کرتی ہے کہ روئے زمین پر افراط کو یقینی بنا دیا جائے اور سماج کی ترقی اور فرد کے ہمہ گیر فروغ کے لئے مادّی حالات وجود میں لے آئے جائیں۔ لیکن انسانی ذہن اور انسانی ہاتھوں کی یہ تخلیقات طبقاتی خود غرضی کے کارن خود انسانیت کے خلاف اور اس اشرافیہ کی دولت مندی کے لئے استعمال کی جا رہی ہیں جو سرمایہ دار دنیا پر چھایا ہوا ہے۔ یہ ایک کھلا ہوا تضاد ہے جس کو اپنے جلو میں لئے ہوئے انسانیت ۲۱ ویں صدی میں داخل ہو رہی ہے۔

یہ سائنس اور ٹکنالوجی نہیں ہے جو بجائے خود امن کے لئے خطرہ پیدا کرتی ہو بلکہ یہ خطرہ سامراج

اور اس کی پالیسی پیدا کرتی ہے، زیادہ رجعت پرست عسکریت پسندوں اور ہمارے دور کی جارحانہ قوتوں کی پالیسی پیدا کرتی ہے۔ یہ خطرہ ان طاقتوں کو کچل کر ہی دور کیا جاسکتا ہے۔

آج کی دنیا میں جو سنگین تضادات سے بھری ہوئی ہے اور جس کے سر پر تباہی کی خطرہ منڈلا رہا ہے، نجات کا واحد معقول اور قابلِ قبول راستہ مختلف سماجی نظام رکھنے والی ریاستوں کی پُرامن بقائے باہم ہے۔ اس کے معنی صرف جنگ کی غیر موجودگی نہیں ہے۔ یہ ایک بین الاقوامی بندوبست ہے جس کے تحت مسلح طاقت کے بجائے خوش ہمسائیگی اور تعاون کا غلبہ ہوتا ہے اور جس میں سائنس اور تکنالوجی کی کامیابیوں اور ثقافتی قدروں کے وسیع تبادلے کو تمام قوموں کی بھلائی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ فوجی اغراض کے لئے زبردست وسائل کی فراہمی پر جو خرچہ ہو رہا ہے اس سے چھٹکارا یہ ممکن بنا دے گا کہ محنت کے جو پھل ملتے ہیں انھیں خالصتاً تعمیری مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکے۔ جن ریاستوں نے آزادانہ ترقی کے راستے پر قدم رکھا ہے وہ اس طرح بیرونی دست درازیوں سے محفوظ ہو جائیں گی جس سے ان کی قومی اور سماجی ترقی کے لئے بڑی آسانیاں فراہم ہوجائیں گی۔ ساتھ ہی تمام ریاستوں کی اجتماعی کوششوں کے ذریعے انسانیت کے عالمگیر مسائل کے حل کے لئے بھی بے پناہ مواقع حاصل ہوجائیں گے۔ پُرامن بقائے باہم تمام ملکوں اور تمام قوموں کے مفادات کی تکمیل کرتا ہے۔

انسانیت کے سر پر منڈلانے والا خطرہ اتنا بھیانک کبھی بھی نہیں تھا جتنا آج ہے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ امن کی حفاظت کرنے اور اسے مستحکم بنانے کے امکانات بھی آج جتنے حقیقی بن چکے ہیں اتنے کبھی نہ تھے۔ اپنی کوششوں میں تال میل پیدا کر کے قومیں نیوکلیائی نابودگی کے خطرے کو دور کرسکتی ہیں اور انھیں ہر حال میں ایسا کرنا چاہئے۔

سامراج کی جارحانہ پالیسی کا مقابلہ کر رہی ہے امن کی قوتوں کی بڑھتی ہوئی طاقت: اس سے مراد ہے سوشلسٹ ریاستوں کی پُرجوش اور مسلسل امن پسند پالیسی اور ان کی بڑھتی ہوئی معاشی اور دفاعی طاقت؛ اس سے مراد ہے ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کی ریاستوں کی غالب اکثریت کی پالیسی جن کا بنیادی مفاد امن کے تحفظ اور اسلحہ سازی کی دوڑ کے خاتمے سے وابستہ ہے؛ اس سے مراد ہیں تمام براعظموں میں عوام کے وسیع ترین حلقوں کی جنگ دشمن تحریکیں جو سماجی زندگی کا پائیدار اور اثر دار عنصر بن گئی ہیں۔ قوتوں کی حقیقی صف بندی کا حقیقت پسندانہ جائزہ سرمایہ دار ملکوں میں بھی متعدد مدبروں اور سیاستدانوں کو ان خطرات کو محسوس کرنے پر مجبور کر رہا ہے جو اسلحہ سازی کی دوڑ جاری رکھنے اور اسے توسیع دینے میں مضمر ہیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی یہ مان کر چلتی ہے کہ سامراج کے جارحانہ حلقوں کی پالیسی نے امن کیلئے کتنا ہی سنگین خطرہ کیوں نہ پیدا کر دیا ہو، عالمی جنگ اٹل طور پر ناگزیر نہیں ہے۔ جنگ کو روکنا اور

بنی نوع انسان کو تباہی سے محفوظ رکھنا ممکن ہے۔ یہ سوشلزم کا اور دنیا کی تمام ترقی پسند اور امن پسند قوتوں کا تاریخی مشن ہے۔

عالمی ارتقاء کی پوری روش عصر حاضر کے کردار اور اصل جوہر سے متعلق مارکس وادی لینن وادی تجزیہ کی تصدیق کرتی ہے۔ یہ سرمایہ داری سے سوشلزم اور کمیونزم کی سمت عبور کا اور دو عالمی سماجی سیاسی نظاموں کے درمیان تاریخی مسابقت کا دور ہے، سوشلسٹ اور قومی آزادی کے انقلابوں اور استعماریت کے بکھراؤ کا دور ہے، سماجی ارتقا کی اصل محرک قوتوں، عالمی سوشلزم، مزدور طبقے کی اور کمیونسٹ تحریک، ترقی پذیر ریاستوں کی قوموں اور عوامی جمہوری تحریکوں کی سامراج کے خلاف اور جارحیت اور استبداد کی اس کی پالیسی کے خلاف نیز امن، جمہوریت اور سماجی ترقی کے حق میں، جدوجہد کا دور ہے۔

ان قوتوں میں لگاتار اضافہ اور ان کا باہمی تفاعل اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ امن، آزادی اور مسرت کی زندگی کے لئے قوموں کی امیدیں حقیقت کا روپ لیں گی۔ سوشلزم اور کمیونزم کی طرف انسانیت کی پیش قدمی ناہموار، پیچیدہ اور اختلافی ہونے کے باوجود روکی نہیں جا سکتی۔

حصہ دوم

سوشلزم کو ترقی دینے اور کمیونزم کی سمت تدریجی عبور کو عمل میں لانے میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے فریضے

ا۔ سوویت یونین کا کمیونسٹ امکان اور سماجی اور معاشی ترقی کو تیز کرنے کی ضرورت

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کا منتہائے مقصود ہمارے ملک میں کمیونزم کی تعمیر ہے۔ سوشلزم اور کمیونزم کمیونسٹ تشکیل کے دو سلسلہ وار اور یکے بعد دیگرے آنے والے مرحلے ہیں۔ ان کے درمیان کوئی نمایاں خط فاصل نہیں ہے: سوشلزم کی ترقی، اس کے امکانات اور فوائد کا زیادہ سے زیادہ بھرپور اظہار اور استعمال

اور عام کمیونسٹ اصولوں کا جو اس کی خصوصیت ہوتے ہیں، استحکام ہی کمیونزم کی سمت سماج کی واقعی پیش قدمی کا مفہوم ہے۔

کمیونزم ایک غیر طبقاتی سماجی نظام ہے جس میں تمام لوگ ذرائع پیداوار کے مالک ہوتے ہیں، سماج کے تمام ارکان کو مکمل سماجی مساوات حاصل ہوتی ہے، جہاں عوام کی ہمہ جہت ترقی کے شانہ بشانہ پیداآور قوتیں سائنس اور تکنالوجی کی متواتر ترقی کی بنیاد پر فروغ پائیں گی، عوامی دولت کے سرچشمے ایک بھرپور دھارے کی شکل میں بہیں گے اور "ہر ایک سے اس کی صلاحیت کے مطابق کام اور ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق معاوضہ" کا عظیم اصول روبعمل لایا جائے گا۔ کمیونزم آزاد اور سیاسی طور پر باشعور مزدوروں کا انتہائی منظم سماج ہے، ایسا سماج جس میں عوامی خود انتظامی قائم کی جائے گی اور سماج کے فائدے کے لئے کام سبھوں کے لئے زندگی کی بنیادی ضرورت، ایک شعوری ضرورت بن جائے گا۔ اور ہر شخص کی قابلیت اور صلاحیتوں کو عوام کے زیادہ سے زیادہ فائدے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

کمیونزم کی مادی اور تکنیکی بنیاد کی اولین شرط یہ ہے کہ ایسی پیداآور قوتیں وجود میں لائی جائیں جو سماج کی اور ہر فرد کی معقول ضرورتوں کی مکمل تکمیل و تسکین کے لئے امکانات اور مواقع پیدا کرتی ہوں۔ کمیونزم کے تحت تمام پیداآور سرگرمیاں انتہائی کارگر تکنیکی سہولتوں اور تکنالوجیوں کے استعمال پر مبنی ہوں گی اور انسان اور قدرت کے ہم آہنگ تفاعل کو یقینی بنایا جائے گا۔

کمیونزم کے بلند ترین مرحلے میں محنت اور پیداوار کا راست سماجی کردار مضبوطی سے قائم ہوجائے گا۔ محنت کی پرانی تقسیم کی باقیات اور اس سے وابستہ بنیادی سماجی تفریقات کے آخر کار خاتمے کے ساتھ سماجی حیثیت سے یکساں اور یک رنگ سماج کی تشکیل کا سلسلہ عمل مکمل ہوجائے گا۔

کمیونزم، عوام کی سوشلسٹ خود انتظامی کے نظام کے، سوشلسٹ جمہوریت کے، سماج کی بلندترین شکل یعنی کمیونسٹ سماجی خود انتظامی میں ڈھل جانے کی علامت ہے۔ جب ضروری سماجی، معاشی اور نظریاتی بنیادی شرائط پوری طرح پختہ ہو جائیں گی اور نظم ونسق میں تمام شہری شامل ہونے لگیں گے، تو سوشلسٹ ریاست، جیسا کہ لینن نے پیش قیاسی کی ہے، روزافزوں طور پر "ریاست سے عدم ریاست" کی ایک عبوری شکل بنتی جائے گی، بشرطیکہ مناسب بین الاقوامی حالات موجود ہوں۔ ریاستی اداروں کی سرگرمیاں اپنے کردار کے اعتبار سے غیر سیاسی بن جائیں گی اور ایک خصوصی سیاسی ادارے کی حیثیت سے ریاست کی ضرورت بتدریج ناپید ہو جائے گی۔

کمیونسٹ طرز زندگی کی اٹل خصوصیت سماج کے ارکان کے سیاسی شعور اور آگہی کی، سیاسی فعالیت کی، نظم وضبط اور خود نظمی کی ایک اعلیٰ سطح ہے جس میں کمیونسٹ برادری کے یکساں اور عام طور پر مسلمہ ضابطوں کی پابندی ہر شخص کی باطنی ضرورت اور عادت بن جائے گی۔

کمیونزم کے معنی ایک ایسا سماجی نظام ہیں جس کے تحت ہر شخص کی آزادانہ ترقی تمام لوگوں کی آزادانہ ترقی کی ایک شرط ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی تمام تفصیلات کے ساتھ مکمل کمیونزم کی خصوصیات کی پیش بینی کو اپنا مقصد قرار نہیں دیتی۔ جوں جوں سماج کمیونزم کی سمت بڑھتا جائے گا اور اس کی تعمیر کے دوران زیادہ سے زیادہ تجربہ اکٹھا ہوتا جائے گا، ایک نئے سماج کے بلند ترین مرحلے کے سائنسی تصورات ثروت مند ہوتے اور ٹھوس شکل اختیار کرتے جائیں گے۔

سوشلزم کے ترقی پاکر کمیونزم میں بدلنے کا تعین سماج کے ارتقا کے معروضی قوانین کرتے ہیں، ایسے قوانین جنھیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بہت زیادہ تیزی سے آگے بڑھنے اور سماج کی مادی اور روحانی پختگی کی سطح کو خاطر خواہ طور پر دھیان میں رکھے بغیر کمیونسٹ اصولوں کو رائج کرنے کی کوششوں کا مقدر، جیسا کہ تجربہ بتاتا ہے، ناکامی ہے اور وہ معاشی اور سیاسی دونوں طرح کے نقصانات کا باعث بن سکتی ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی یہ مان کر چلتی ہے کہ پختہ تبدیلیوں کو بروئے کار لانے اور نئے فریضے انجام دینے میں ذرہ برابر بھی تاخیر روا نہیں رکھی جانی چاہیے۔ پارٹی اس حقیقت کو دھیان میں رکھتی ہے کہ آٹھویں دہائی کے دوران اور نویں دہائی کے اوائل میں ملک کی ترقی کے سلسلے میں ناقابل تردید کامیابیوں کے ساتھ ساتھ بعض ناسازگار رجحانات اور مشکلات بھی پیش آئیں۔ یہ بڑی حد تک، معاشی صورت حال میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کا اور زندگی کے تمام تر شعبوں میں گہری تبدیلیاں لانے کی ضرورت کا بروقت اور مناسب ڈھنگ سے اندازہ لگانے میں اور ثابت قدمی کے ساتھ ایسی تبدیلی کو عمل میں لانے میں ناکامی کا نتیجہ تھیں۔ اس کے باعث سوشلسٹ نظام کی صلاحیتوں اور فائدوں کا زیادہ بھرپور استعمال نہیں کیا جا سکا اور پیش قدمی رک گئی۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سمجھتی ہے کہ موجودہ داخلی اور بین الاقوامی حالات کے تحت سوویت سماج کی ہمہ جہت ترقی کو، کمیونزم کی سمت اس کی پیش قدمی کو ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کی رفتار میں تیزی لاکر ہی یقینی بنایا جا سکتا ہے اور بنایا جانا چاہیے۔ یہ سوویت سماج میں زندگی کے تمام پہلوؤں کی کیفیتی حیثیت سے قلب ماہیت کرنے کے لئے پارٹی کی حکمت عملی کی روش ہے: سائنسی اور تکنولوجیکل انقلاب کی کامیابیوں کی بنیاد پر اس کی مادی اور تکنیکی بنیاد کی ریڈیکل تجدید کی جائے؛ سماجی تعلقات، سب سے بڑھ کر معاشی تعلقات کو نکھارا جائے؛ محنت کے جوہر اور کردار میں، عوام کے مادی اور ثقافتی حالات میں گہری تبدیلیاں لائی جائیں؛ سیاسی، سماجی اور نظریاتی اداروں کے پورے نظام میں نئی روح پھونکی جائے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی متعینہ فریضوں کی کامیاب انجام دہی کو انسانی عنصر کے رول میں اضافے کے ساتھ جوڑتی ہے۔ سوشلسٹ سماج زندگی کے تمام میدانوں میں عام لوگوں کی تخلیقی سرگرمی کو فروغ

دینے کے نئے طریقے تلاش کئے بغیر کامیابی کے ساتھ کام نہیں کیا جا سکتا۔ تاریخی مقاصد کی وسعت جتنی زیادہ ہو گی ان کے حصول میں لکھو کھا لوگوں کی ذمہ دارانہ، باشعور اور سرگرم شرکت کی ضرورت بھی اتنی ہی زیادہ بنیادی حیثیت حاصل کرتی جائے گی۔

سوویت سماج کو اپنی سماجی، معاشی ترقی کی رفتار میں تیزی لا کر نئی بلندیوں پر پہنچنا ہے۔ اس کے معنی ہیں :

معاشی میدان میں — قومی معیشت کو بنیادی طور پر نئی سائنسی، تکنیکی اور تنظیمی، معاشی سطح پر پہنچایا جائے، اسے کو شدت کارانہ ترقی کے راستے پر ڈالا جائے؛ سماجی محنت کی پیداواری صلاحیت، پیداوار کے معیار اور پیداوار کی کارکردگی کو بلند ترین عالمی سطح پر پہنچایا جائے، ملک کے متحدہ اور مربوط قومی معاشی کامپلکس کے لئے زیادہ سے زیادہ بہتر اور بلند ڈھانچے اور توازن کو یقینی بنایا جائے؛ محنت اور پیداوار کی سماج بندی کی سطح کو کافی بلند کیا جائے؛ اجتماعی فارموں اور کوآپریٹیو ملکیت اور پورے عوام کی ملکیت کو قریب سے قریب تر لایا جائے تاکہ یہ سب آخر کار مل کر ایک ہو جائیں؛

سماجی میدان میں — کام کے مطابق تقسیم کے سوشلسٹ اصول کو ثابت قدمی سے روبعمل لاتے ہوئے عوام کی خوش حالی کی کیفیتی لحاظ سے ایک نئی سطح کو یقینی بنایا جائے؛ سماج کا بنیادی طور پر ایک غیر طبقاتی ڈھانچہ قائم کیا جائے؛ شہر اور گاؤں کے درمیان سماجی، معاشی، ثقافتی اور رہن سہن کے معیاروں میں پائے جانے والے اہم فرق بتدریج ختم کئے جائیں؛ پیداآور سرگرمیوں میں جسمانی اور ذہنی کام کی زیادہ بنیادی یکجائی اور اتحاد عمل میں لایا جائے؛ ایک سماجی اور بین قومی برادری کی حیثیت سے سوویت عوام کی یکجہتی کو مزید مستحکم بنایا جائے؛ عام لوگوں کی تخلیقی توانائیوں اور پہل کاری کی ایک بلند سطح حاصل کی جائے؛

سیاسی میدان میں — عوام کی سوشلسٹ خود انتظامی کو ریاستی اور عوامی معاملات کے انتظام و انصرام میں شہریوں کی زیادہ سے زیادہ بھرپور شرکت کے ذریعے فروغ دیا جائے؛ انتخابی نظام اور عوامی اقتدار کے منتخب اداروں کی سرگرمیوں کو بہتر بنایا جائے؛ ٹریڈ یونینوں، کومسومول اور محنت کشوں کی دوسری عوامی تنظیموں کے رول کو دوچند کیا جائے اور نمائندہ اور راست جمہوریت کی تمام شکلوں کا موثر استعمال کیا جائے؛

ثقافتی زندگی کے میدان میں — سوویت عوام کے ذہنوں میں سوشلسٹ نظریے کو مزید مستحکم بنایا جائے؛ سوشلزم کے اخلاقی اصولوں کو، اجتماعیت پسندی اور رفیقانہ باہمی مدد و اعانت کے جذبے کو پروان چڑھایا جائے؛ سائنس کی کامیابیوں اور ثقافتی اقدار کو آبادی کے وسیع ترین حصوں کی ملکیت بنایا جائے؛ اور اچھی طرح ترقی یافتہ شخصیت تشکیل دی جائے۔

یہ تبدیلیاں سوویت سماج میں کیفیتی لحاظ سے ایک نئی حالت پیدا کریں گی جو زندگی کے تمام میدانوں

میں سوشلزم کی بے پناہ برکتوں کو پوری طرح آشکارا کرے گی۔اس طرح کمیونزم کے بلند ترین مرحلے کی طرف ایک تاریخی قدم اٹھایا جائے گا۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اپنی پالیسی کو اپنی معاشی اور سماجی حکمت عملی اور اپنے تنظیمی اور نظریاتی کام کے فریضوں کو کمیونسٹ امکان کے ساتھ مربوط کرتی اور جوڑتی رہے گی۔

۲۔ پارٹی کی معاشی حکمت عملی

ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے کا جو فریضہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی نے متعین کیا ہے گہری تبدیلی کا خاص طور پر، انسانی سرگرمی کے فیصلہ کن میدان کی حیثیت سے معیشت میں گہری تبدیلی کا طلبگار ہے۔ پیداوار کی شدت کاری کی سمت تیزی سے موڑ لانا ہے اور ہر صنعتی ادارے اور ہر شاخ کو معاشی ترقی کے لئے کیفیتی عناصر کا زیادہ بھرپور اور ترجیحی استعمال کرنا ہے۔ اچھی طرح ترقی یافتہ پیداآور قوتوں، پختہ سوشلسٹ پیداواری تعلقات اور بہترین معاشی مشینری کے ساتھ اعلیٰ درجے کی تنظیم اور کارکردگی کی حامل معیشت کی سمت عبور کو یقینی بنانا چاہیے۔ ۲۰۰۰ء تک ملک کی پیداواری صلاحیت کو یقینی طور پر دوگنا کیا جانا چاہیے اور اس کی بنیادی اور کیفیتی طور پر تجدید کی جانی چاہیے۔

یہ فریضے پارٹی اور عوام ایسے حالات میں سرانجام دے رہے ہیں جب کہ وہ سائنسی اور تکنیکی انقلاب مزید گہرا ہوتا جارہا ہے، جو آج کی پیداوار کے تمام پہلوؤں پر، عوامی تعلقات کے پورے نظام پر اور خود انسان اور اس کے ماحول پر طاقتور اثر ڈال رہا ہے اور جو محنت کی پیداواری صلاحیت اور مجموعی حیثیت سے سماج کی ترقی کو قابل لحاظ حد تک بڑھانے کے نئے امکانات پیدا کر رہا ہے۔

سوشلزم کا تاریخی مشن یہ ہے کہ کمیونزم کی تعمیر کے فریضے کی انجام دہی کے لئے انتہائی ترقی یافتہ سائنس کی کامیابیوں کو، انتہائی کامل اور طاقتور تکنالوجی کو اور تخلیقی اجتماعی کام کی آئے دن بڑھتی ہوئی صلاحیت کو استعمال کرے۔

سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی کی تیز رفتاری — پیداوار میں کارکردگی کو بڑھانے کا اہم ترین وسیلہ

پارٹی کی معاشی پالیسی کا بنیادی سوال سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی کی بنیادی تیز رفتاری ہے۔ قومی معیشت کی نئی تکنکی تعمیر نو کرنی ہے اور اس کے ذریعے سماج کی مادی اور تکنکی بنیاد بدلنی ہے۔

ترقی یافتہ ٹکنولوجی ، انتہائی ترقی یافتہ ٹکنولوجیکل سلسلہ ہائے عمل اور ایسی لچکدار پیداواری اکائیوں کی وسیع پیمانے پر ترویج کے ذریعے جو زیادہ سے زیادہ معاشی اور سماجی اثر رکھنے والی نئی مصنوعات کی پیداوار کے لئے جلد سے جلد تیار ہو سکیں، پیداواری مشینری کی تجدید خاص اہمیت رکھتی ہے۔ پیداآور اور غیر پیداآور میدانوں سے وابستہ تمام شاخوں کی جامع مشین کاری مکمل کرنی ہے اور پیداوار کی خودکاری کے سلسلے میں ایک اہم قدم اٹھانا ہے جس میں خودکار کارگاہوں اور کارخانوں اور خودکار کنٹرول اور ڈیزائن نظاموں کی سمت عبور شامل ہے۔ پیداوار کی بجلی کاری، کیمیا کاری، روبوٹ کاری اور کمپیوٹر کاری کی جائے گی اور بائیوٹکنالوجی کو روزافزوں طور سے بڑے پیمانے پر استعمال کیا جائے گا۔

پارٹی ملک کی سائنسی اور ٹکنیکی صلاحیت میں مزید اضافے اور اس کے موثر استعمال اور سائنسی تحقیقات کے فروغ کو ہر طرح سے بڑھاوا دے گی جو معیشت کی شدت کاری کے سلسلے میں اہم، انقلابی تبدیلیوں کے لئے نئے مواقع پیدا کرتی ہے۔ ہر جگہ پیداوار، انتظام کاری، عوامی خدمات اور روزمرہ زندگی میں سائنس اور ٹکنولوجی کی تازہ ترین کامیابیوں کی ترویج کو یقینی بنایا جانا چاہئے۔ سائنس پوری آب وتاب کے ساتھ ایک ایسی قوت بن جائے گی جو پیداوار میں راست شامل ہوگی۔

سائنسی اور ٹکنولوجیکل ترقی کی رفتار میں تیزی، ٹکنیکی سہولتوں اور ٹکنولوجی میں زبردست تبدیلیوں اور تمام ٹکنیکی، تنظیمی، معاشی اور سماجی عوامل کی عام صف بندی کے ذریعے محنت کی پیداواری صلاحیت میں قابل لحاظ اضافہ حاصل کرنا ہے۔ اس کے بغیر، جیسا کہ لینن نے سکھایا ہے، "کمیونزم کی سمت مکمل عبور ناممکن ہے"۔ آئندہ پندرہ برسوں کے دوران محنت کی پیداواری صلاحیت میں ریکارڈ سطحوں تک پہنچنے کے راستے کے ایک اہم مرحلے کی حیثیت سے ۱۳۰ تا ۱۵۰ فیصد اضافہ کرنا ہے۔

محنت کی پیداواری صلاحیت میں اضافے کے محفوظ وسائل کو ہر مجموعۂ کارخانہ جات میں، ہر صنعتی ادارے اور کارخانے میں اور کام کی ہر جگہ پر استعمال کیا جانا چاہئے۔ مصنوعات میں محنت کی کھپت اور کام کے وقت کی بربادی کو گھٹانا، جدید ترین مشینری اور ٹکنولوجیوں کو رائج کرنا، نظم و ضبط اور ڈسپلن کو بڑھانا، معیار بندی کو بہتر بنانا، محنت کی سائنسی تنظیم کی وسیع طور پہ ترقی پسند شکلوں کو برتنا، پیداواری معیاروں کو بلند کرنے کے لئے کام کے اجتماعیوں کو زیادہ محکم بنانا اور اختراعات اور صنعت و حرفت کی معقول تنظیم کو فروغ دینا ضروری ہے۔

سائنسی اور ٹکنولوجیکل ترقی کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ قدرتی وسائل، خام مال اور دوسری اشیا، ایندھن اور توانائی کے استعمال کو — کان کنی اور خام اشیا کی جامع پروسیسنگ سے لے کر پیداوار اور تیار اشیا کے استعمال تک — تمام مرحلوں پر انتہائی بہتر بنایا جائے۔ قومی آمدنی کی فی اکائی کے حساب سے مال کی کھپت، دھات کی کھپت اور بجلی کی کھپت کی شرحوں میں اور بھی زیادہ کمی لائی جانی چاہئے۔ وسائل کی بچت ایندھن، توانائی، خام مال

اور دوسری اشیار میں قومی معیشت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کی تکمیل کا فیصلہ کن ذریعہ بن جائے گی۔

مصنوعات کی تکنیکی سطح اور معیار میں ہمہ جہت بہتری پارٹی کی معاشی پالیسی کا مرکز بن رہی ہے۔ سوویت مصنوعات کو اپنے اندر سائنسی فکر کی تازہ ترین کامیابیاں سمیٹ لینی چاہئیں، صارفین کے تکنیکی معاشی، جمالیاتی اور دوسرے تقاضوں کی تکمیل کرنی چاہیئے اور اس قابل ہونا چاہیئے کہ عالمی منڈی میں مسابقت کر سکیں۔ مصنوعات کے معیار میں بہتری اشیاء کے معاملے میں ملک کی ضروریات اور مختلف قسم کی اشیاء کے لئے لوگوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کی زیادہ سے زیادہ بھرپور تکمیل کا قابلِ بھروسہ طریقہ ہے۔ گھٹیا معیار اور مال کے رد کئے جانے کے معنی مادی وسائل اور لوگوں کی محنت کا اتلاف ہیں۔ پارٹی سوویت ٹریڈ مارک کی ساکھ کو برقرار رکھنے کی کوششوں کی سرگرمی سے حمایت کرے گی۔ مصنوعات کا معیار ایسا ہونا چاہیئے کہ وہ پیشہ ورانہ اور وطن دوستانہ فخر کا باعث بن جائیں۔

سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کی قوت تاثیر کا انحصار نہ صرف تازہ ترین تکنیکی سہولتوں کی پیداوار میں اضافہ پر ہے بلکہ قائم اثاثہ جات کے بہتر استعمال، مشینری اور ساز و سامان کی فی اکائی اور کارگاہ کے فرشی رقبے کے فی مربع میٹر کے حساب سے مصنوعات کی پیداوار میں اضافے پر بھی ہے۔ پیداوار اور اثاثہ کے باہمی تناسب میں گھٹاؤ کے موجودہ رجحان پر قابو پانا اور آگے چل کر اس تناسب کو بڑھانا ہے۔

تیز رفتار سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی محنت کش عوام کی عام اور پیشہ ورانہ تعلیم سے بڑھتے چڑھتے تقاضے کر رہی ہے۔ پورے عملے کی تربیت اور ترقی کے نظام کو بہتر بنانے اور تمام شاخوں اور ملک کے تمام علاقوں میں کام کی جگہوں کی تعداد کو افرادی قوت کے وسائل کے ساتھ منصوبہ بند بنیاد پر ہم آہنگ بنانے کی پالیسی کو جاری رکھا جائے گا۔

پیداوار کی ہمہ جہت شدت کاری اور معقولیت بندی کی، سائنسی اور تکنیکی ترقی کے ذریعے پیداوار کی کارکردگی میں اضافے کی مہم کو، سوشلسٹ معاشی منصوبہ بندی کے حالات کے تحت بنیادی طور پر سوویت سماج کے انسان دوستانہ مقاصد کی عمل آوری کے ساتھ مکمل روزگار اور زندگی کے تمام پہلوؤں کو متواتر نکھارنے کے ساتھ جوڑا جا رہا ہے۔

سماجی پیداوار کی ڈھانچہ جاتی تنظیمِ نو

شدت کارانہ قومی معاشی ترقی کی سمت عبور کا تقاضا ہے کہ اہم ڈھانچہ جاتی تبدیلیاں عمل میں لائی جائیں قومی معیشت کو اس قابل ہونا چاہیے کہ سائنس، ٹکنالوجی اور انجینیرنگ میں کامیابیوں، سماجی اور انفرادی ضروریات میں اضافے کے مطابق لچک داری اور تیزی کے ساتھ خود کو بدل سکے۔ ان شاخوں کو جو سائنسی اور تکنولوجیکل

ترقی اور سماجی فریضوں کی کامیاب انجام دہی کے لیے ضروری ہیں، زیادہ تیزی سے ترقی دی جانی چاہیئے، صرف اور اجتماع زر کے درمیان زیادہ سے زیادہ تعلق باہم، ذرائع پیداوار کی اور اشیائے صارفین کی تیاری کے درمیان اور زرعی، صنعتی کامپلکس کی شاخوں کے درمیان بہتر توازن قائم ہونا چاہیئے۔ معیشت کے سماجی رخ کو مستحکم کیا جائے گا اور سوویت عوام کی بڑھتی ہوئی ضروریات کی زیادہ بھرپور تکمیل و تسکین کی سمت موڑ کو ثابت قدمی کے ساتھ یقینی بنایا جائے گا۔

اس سلسلے میں سرمایہ کاری کی پالیسی سے نئے تقاضے کیے جا رہے ہیں۔ اس کا فرض ہے کہ سرمایہ کاریوں کی زیادہ اثر آفرینی کو، اور ان کلیدی شعبوں میں ارتکاز کو جن پر اعلیٰ معاشی اثر کے تیز رفتاری کے ساتھ حصول اور معیشت کی متوازن ترقی کا انحصار ہے اور خرچ کئے جانے والے ہر ایک روبل کے حساب سے پیداوار اور قومی آمدنی میں زیادہ سے زیادہ اضافے کو یقینی بنائے۔ اب نئے تعمیراتی کاموں کے بجائے موجودہ صنعتی اداروں اور کارخانوں کی نئے سرے سے تکنیکی آراستگی اور تعمیر نو پر توجہ مرکوز کی جانی چاہیئے اور اس سلسلے میں پیداوار سرمایہ کاریوں کی مجموعی مقداروں سے ان اغراض کے لیے جو رقم خرچ کی جاتی ہے اس کے تناسب میں کافی اضافہ کیا جانا چاہیئے اور مشینری اور آلات پر ہونے والے مصارف میں بھی اضافہ کیا جانا چاہیئے۔ اولین ترجیحی فریضہ یہ ہے کہ وسائل کی کان کنی، پروسیسنگ اور صرفہ کرنے والی شاخوں میں سرمایہ کاریوں کے درمیان باہمی تعلق اور توازن کو بہتر بنایا جائے اور ایسی شاخوں کے حق میں جو سائنسی اور تکنیکی ترقی کی رفتار تیز کرنے کے لئے ضروری ہیں، رقمیں نئے سرے سے تقسیم کی جائیں۔

سوویت معیشت کو دنیا میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ، پیچیدہ اور طاقتور بنانے کا فریضہ، معاشی طاقت کی بنیاد بھاری صنعت کی مزید ترقی کا طلب گار ہے۔

مشین سازی کو ہماری پارٹی نے تازہ ترین سائنسی اور تکنیکی کامیابیوں کے استعمال میں کلیدی رول سپرد کیا ہے۔ اس صنعت کی زیادہ سے زیادہ ترقی قومی معیشت کی تمام شاخوں میں سائنسی اور تکنولوجیکل ترقی کے لئے اور ملک کی دفاعی طاقت اور صلاحیتوں کو مناسب سطح پر برقرار رکھنے کے لئے بنیاد ہے۔ مشین سازی کو اعلیٰ تکنیکی اور معاشی معیاروں کی مشینری، ساز و سامان اور آلات و آوزار کے نظام اور سٹ تیار کرنے کی ذمہ داری نبھانی ہے تاکہ تکنولوجی اور پیداوار کی تنظیم میں انقلابی تبدیلیوں کو، محنت کی پیداواری صلاحیت میں کئی گنا اضافے کو، ساز و سامان کی کھپت اور بجلی کی کھپت میں کمی کو، پیداوار کے معیار میں بہتری کو اور سرمائے کے منافع میں اضافے کو یقینی بنایا جائے۔ مشینی اوزار سازی، برقی انجینئرنگ، مائیکرو الکٹرونک صنعت، کمپیوٹرونک اور آلات سازی کی، سائنسی اور تکنیکی ترقی کو آگے بڑھانے والی طاقت کی حیثیت سے اطلاعاتی سائنس کی پوری شاخ کی ترقی کو ترجیح دی جانی چاہیئے۔

ہمیں دھات سازی کی، کیمیائی اور بھاری صنعت کی دوسری ایسی شاخوں کی جو ڈھانچہ جاتی اشیا تیار کرتی ہیں، صلاحیت کو مستحکم بنانا اور ان میں ایک کیفیتی تبدیلی لانا چاہیئے اور اس کے لئے اشیاء کی اقسام کو

وسیع کرنا اور معیار کو متواتر بہتر بنانا اور نئی انتہائی کفایتی اور ترقی یافتہ اقسام کی پیداوار کو بڑھانا چاہیئے۔

ایک اہم ترین فریضہ یہ ہے کہ ملک کے ایندھن اور توانائی کامپلکس کو موثر ڈھنگ سے ترقی دی جائے۔ مختلف اقسام کے ایندھن اور توانائی میں ملک کی بڑھتی ہوئی ضروریات کی تکمیل، ایندھن اور توانائی کے توازن کے ڈھانچے میں بہتری، نیوکلیائی برقی صنعت کی تیز رفتار ترقی، توانائی کے قابل تجدید ذریعوں کے بڑے پیمانے پر استعمال اور قومی معیشت کے تمام شعبوں میں ایندھن اور توانائی کے وسائل کو بچانے کے لئے زوردار بامقصد کام کی طلبگار ہے۔

ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کی ایک ناگزیر شرط یہ ہے کہ زرعی، صنعتی کامپلکس کو مزید ترقی دی جائے، اس کو مستحکم اور اس کی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے اور اس کی پیداوار کے سلسلے میں ملک کی ضروریات کی پوری طرح تکمیل کی جائے۔ فریضہ یہ ہے کہ زراعت کو صنعتی بنیاد پر استوار کیا جائے، ہر جگہ کھیتی باڑی کے سائنسی نظاموں اور شدت کارانہ ٹکنالوجیوں کو رائج کیا جائے۔ زمین کے استعمال کو بہتر بنایا جائے اور اس کی زرخیزی کو بڑھایا جائے، تمام زرعی فصلوں کی پیداوار میں اور مویشیوں کی پیداواری صلاحیت میں نمایاں اضافہ کیا جائے، چارے کی بنیاد کو ترقی دی جائے اور مضبوط بنایا جائے، زرعی پیداوار میں استحکام کو یقینی بنایا جائے، ناساز گار قدرتی اور موسمی حالات پر اس کے انحصار کو کم کیا جائے اور فصلوں اور مویشی پالن کے شعبے کی پیداوار میں اتلاف کو ختم کیا جائے۔ زرعی، صنعتی یکجہتی اور فارموں کے درمیان تعاون کو بڑھایا جائے گا اور ساز و سامان، ٹکنولوجی اور پیداوار کی تنظیم کو، زرعی پیداوار کی وصولی، حمل ونقل، گودام کاری اور پروسیسنگ کو ایک نئی سطح پر پہنچایا جائے گا۔

اجتماعی فارموں اور ریاستی فارموں کی اور زرعی، صنعتی انجمنوں اور کارخانوں کی جو مخلوط زراعت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں، ذمہ داری یہ ہے کہ وہ زرعی پیداوار کے معاملے میں ملک کی ضروریات کی تکمیل میں فیصلہ کن حصہ لیں۔ دوسری طرف صنعتی اداروں، کارخانوں اور شہریوں کے چھوٹے قطعات اراضی، اجتماعی باغبانی اور سبزیوں کی کاشت ملک کے غذائی وسائل کو بھرپور کرنے میں مدد دے گی۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سوویت عوام کی ضروریات کی ہمہ جہت تکمیل وتسکین کے لئے اپنی کوششیں اشیائے صارفین کی پیداوار میں اور صارفین کو فراہم کی جانے والی خدمات کے پورے میدان میں تیز رفتار اضافے پر مرکوز کرے گی۔ قومی معیشت کے تمام شعبوں میں صنعتی اداروں، کارخانوں، انجمنوں اور تنظیموں کو اس میں شامل کیا جانا چاہیئے۔

ملک کے مربوط قومی معاشی کامپلکس کو کامل بنانے کی کوششوں کے سلسلے میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی پیداوار کے زیریں ڈھانچے کے شعبوں بجلی، تیل اور گیس کی سپلائی، مواصلاتی اور قومی معیشت کے اطلاعاتی سہاروں کے نظاموں ۔ کی نئے سرے سے تکنکی آراستگی اور زیادہ موثر کارکردگی کو ایک اہم رول سپرد کرتی ہے۔ مربوط ٹرانسپورٹ نظام کی تمام کڑیوں کو ترقی دیتے ہوئے اس کے فروغ اور پختہ سڑکوں کے ایک گھنے جال کی ترقی پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

وظیفہ یہ ہے کہ تعمیرات میں تکنیکی اور معاشی معیاروں کو بہتر بنایا جائے، تعمیراتی کام کو ایک مربوط صنعتی سلسلۂ عمل بنایا جائے، ڈیزائن سازی اور تعمیراتی کام میں معیار کو بلند کیا جائے اور لاگت کو گھٹایا جائے اور پروجکٹوں کی تعمیر کی مدت کو اور پیداوار کو مجوزہ صلاحیت کا ہم پلہ بنانے کے لئے درکار وقت کو گھٹایا جائے۔

پارٹی پیداآور قوتوں کے محل وقوع کو اور ان کے لئے ٹھیک جگہ دریافت کرنے کے عمل کو بہتر بنانے پر متواتر توجہ دیتی رہے گی۔ یہ ایک ایسی کوشش ہے جسے سماجی محنت کی بچت کو اور ملک کے ہر علاقے میں جامع اور انتہائی کارکردگی کی حامل ترقی کو یقینی بنانا چاہیئے۔ تمام یونینی جمہوریاؤں کی معیشتیں محنت کی سماجی تقسیم کی گہرائی کے ذریعے مزید ترقی کریں گی اور پورے ملک کی ضروریات کی تکمیل میں ان کا حصہ بڑھے گا۔ فریضہ یہ ہے کہ موجودہ علاقائی، پیداواری کامپلکسوں کے ڈھانچے اور معاشی رشتوں کو ترقی دی جائے اور ان کارخانوں کو جو خام اشیا کی پروسیسنگ کرتے ہیں، ان مقامات کے امکانی طور پر زیادہ سے زیادہ قریب لایا جائے جہاں یہ اشیا پیدا کی جاتی ہیں۔ یہ چیز بھی نہایت اہم ہے کہ چھوٹے اور اوسط شہروں اور مزدور بستیوں کے امکانات اور ان کی صلاحیتوں کو زیادہ سے زیادہ بھرپور انداز میں بروئے کار لایا جائے، وہاں اہم صنعتی اداروں اور کارخانوں کے ساتھ مشترکہ پیداواری انتظامات کے تحت مصنوعات کی تیاری کے لئے تخصیصی پیداواری سہولتیں قائم کی جائیں، زرعی اور مقامی کچے مال کی پروسیسنگ کی جائے اور آبادی کو خدمات مہیا کی جائیں۔

سائبیریا اور مشرق بعید میں پیداآور قوتوں کی تیز رفتار ترقی پارٹی کی معاشی حکمت عملی کا ایک اٹوٹ حصہ بنی ہوئی ہے۔ نئے علاقوں کو ترقی دینے کے معاملے میں یہ بات خصوصی معاشی اور سیاسی اہمیت رکھتی ہے کہ پیداواری فریضوں کی جامع تکمیل اور پورے سماجی زیریں ڈھانچے کی ترقی کو یقینی بنایا جائے تاکہ عوام کے کام کاج اور رہن سہن کے حالات کو بہتر سے بنایا جا سکے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی معاشی ترقی کے امکانات کا منظر نامہ تیار کرتے ہوئے خارجہ معاشی حکمت عملی کو ترقی دینے، ان امکانات کو جو محنت کی باہمی فائدہ مند بین الاقوامی تقسیم نے مہیا کئے ہیں، اور سب سے بڑھ کر، سوشلسٹ معاشی یک جہتی کی برکتوں کو زیادہ سے زیادہ بھرپور انداز میں استعمال کرنے کی ضرورت کو بنیاد بناتی ہے۔ بیرونی معاشی، سائنسی اور تکنیکی تعلقات کو گہرا کیا جائے گا، معاشی کارکردگی کو بہتر بنانے اور بنیادی اہمیت رکھنے والے شعبوں میں سرمایہ دارانہ ملکوں سے آزادی کو یقینی بنانے کے لئے برآمدات اور درآمدات میں ترقی پسند ڈھانچہ جاتی تبدیلیاں عمل میں لائی جائیں گی۔

سوشلسٹ پیداواری تعلقات، نظم ونسق کے نظام اور انتظام کاری کے طریقوں کی ترقی

سوشلسٹ پیداواری تعلقات میں متواتر ترقی اور نکھار، اور ان کے اور تیزی سے ترقی کرتی ہوئی پیداآور قوتوں کے درمیان مستحکم توازن کی برقراری اور ان کے درمیان غیر معاندانہ تضادات کی بروقت شناخت اور حل سماجی، معاشی ترقی کی تیز رفتاری کے لئے بنیادی شرائط کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ذرائع پیداوار پر عوامی ملکیت کا استحکام اور فروغ جو سوشلزم کے معاشی نظام کی بنیاد ہے، پارٹی کے لئے مرکز توجہ بنا رہے گا۔ فریضہ یہ ہے کہ پیداوار کو سماجیانے کے عمل اور اس کی منصوبہ بند تنظیم کی کارکردگی کو بڑھایا جائے۔ تمام عوام کی ملکیت کے فائدوں اور اس کی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی شکلوں اور طریقوں کو متواتر بہتر بنایا جائے۔

زراعت میں پیداآور قوتوں کا ابھار، فارموں کے آپسی تعاون کی ترقی اور زرعی، صنعتی یکجہتی سے، اجتماعی فارموں اور کوآپریٹو اداروں کی ملکیت اور پورے عوام کی ملکیت کو ایک دوسرے کے زیادہ سے زیادہ قریب لانے ـــ اور مستقبل میں ـ انہیں متحد کر دینے میں مدد ملے گی۔ یہ سلسلۂ عمل سوشلسٹ ملکیت کی دونوں شکلوں کی ہمہ جہتی ترقی اور استحکام کا، اجتماعی فارم اور معیشت کے کوآپریٹو شعبے کے امکانات کی زیادہ سے زیادہ بھرپور عمل آوری کا نتیجہ ہوگا۔

پارٹی کام کے اجتماعیوں میں اور ہر مزدور میں سماجی ملکیت کے مشترکہ مالک ہونے کے احساس کو ثابت قدمی کے ساتھ پروان چڑھاتی رہے گی۔ سوشلسٹ ملکیت کے تحفظ کے لئے ہر ضروری قدم اٹھائے گی، اسے شخصی فائدے کے لئے استعمال کرنے کی تمام کوششوں کو ناکام بنائے گی، برکتوں کو ہتھیا لینے کی تمام شکلوں کی بیخ کنی کرے گی جو سوشلزم سے کوئی علاقہ نہیں رکھتیں اور ذاتی ملکیت کے سلسلے میں شہریوں کے آئینی حقوق کو یقینی بنائے گی۔

پارٹی تقسیم کے میدان میں ایسے تعلقات کے نکھارنے اور سنوارنے کو زبردست اہمیت دیتی ہے جو سماجی پیداوار کی ترقی میں اجتماعی اور شخصی دلچسپی کو بڑھانے پر، عوام کی زندگی کے معیاروں اور طرز پر نمایاں اثر مرتب کرتے ہیں۔ یہ ایک مستحکم پالیسی ہوگی کہ اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ تقسیم کا نظام بلا محنت حاصل ہونے والی آمدنیوں کے اور تنخواہوں کی ناجائز یکسانیت کے خلاف، ہر اس چیز کے خلاف جو سوشلسٹ سماج کے اصولوں اور معیاروں کے مغائر و منافی ہو، ایک طاقتور رکاوٹ بن جائے، سماجی پیداوار اور قومی آمدنی کی انتہائی موثر تقسیم عمل

میں لائی جائے۔ کام کی مقدار اور صرفے کی مقدار کی سخت نگرانی کی جانی چاہیئے، بہتر قومی معاشی نتائج حاصل کرنے میں اجتماعیوں اور ہر مزدور کی دلچسپی کو بڑھایا جانا چاہیے اور محنت کیلئے اخلاقی اور مادی ترغیبات کا مناسب ڈھنگ سے امتزاج پیدا کیا جانا چاہیے۔

آج کا ایک فریضہ یہ ہے کہ معاشی لین دین کے میدان میں تعلقات کو مزید ترقی دی جائے۔ فریضہ یہ ہے کہ معاشی رشتوں کی پائیداری کو بڑھایا جائے، طلب اور رسد کے درمیان فعال توازن کو یقینی بنایا جائے، مادی اور مالی وسائل کی گردش کو بہتر بنایا جائے اور گشتی اثاثوں کے کاروبار کو تیز کیا جائے۔

پیداواری کارکردگی کو بڑھانے اور تقسیم، تبادلہ اور صرفے کو بہتر بنانے کے لئے یہ بات اہمیت رکھتی ہے کہ شئے۔زر تعلقات کو اس نئی کیفیت کے مطابق جو سوشلزم کے تحت ان کی خصوصیت ہے، زیادہ بھر پور طور پر کام میں لایا جائے۔ یہ ضروری ہے کہ کفایت شعاری اور کام کی کمیت اور کیفیت پر مالی ذرائع سے اور زیادہ کنٹرول کو فروغ دیا جائے، معاشی محرکات اور ترغیبات کے تمام ذخیرے کو استعمال کیا جائے، ریاستی بجٹ کو مستحکم بنایا جائے اور روبل کی قوت خرید کو بڑھایا جائے۔

ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کی تیز رفتاری کا تقاضا ہے کہ قومی معیشت کی رہنمائی میں متواتر بہتری لائی جائے۔ معاشی میکانزم کے جو انتظام کاری کی متنوع اور لچکدار شکلوں اور طریقوں پر مشتمل ہے، قابل بھروسہ اور موثر کام کو یقینی بنایا جائے اور انہیں معاشی ترقی کے بدلتے ہوئے حالات اور انجام دیئے جانے والے فریضوں کی نوعیت اور کردار سے ہم آہنگ کیا جائے۔

انتظام کاری میں بہتری کو سوشلسٹ منصوبہ بند معاشی نظام کے فوائد اور امکانات اور معاشی قوانین کے زیادہ گہرے اور زیادہ جامع استعمال پر مبنی ہونا چاہیئے، پیداآور قوتوں اور پیداواری تعلقات میں تبدیلیوں کو، محنت کش عوام کے وسیع حلقوں کے تعلیمی معیاروں، شعور، قابلیت اور تجربے میں اضافے کو پوری طرح پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اس کی ذمہ داری یہ ہے کہ شخصی مفادات اور کام کے اجتماعیوں نیز مختلف سماجی گروہوں کے مفادات کو پوری ریاست کے مفادات کے ساتھ، تمام عوام کے مفادات کے ساتھ زیادہ سے زیادہ امتزاج کو یقینی بنائے اور ایسا کرنے کے سلسلے میں انہیں معاشی ترقی کی محرک قوت کی حیثیت سے استعمال کرے۔

انتظام کاری کے پورے نظام کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ حتمی مقصد یعنی سماج کی ضروریات کی زیادہ سے زیادہ تکمیل کے مقصد کے حصول میں قومی معیشت کے ہر عنصر کے حصے کو بڑھائے۔ وسائل کے کم سے کم صرفے کے ساتھ اس حصے کو بڑھانا سوشلسٹ معاشی انتظامی کاری کا اٹل قانون اور شاخوں، انجمنوں اور صنعتی اداروں اور کارخانوں کی، تمام پیداواری اکائیوں کی کارکردگی کو پرکھنے کی بنیادی کسوٹی ہے۔

انتظام کاری کے لینن وادی اصولوں کو، اور سب سے بڑھ کر، جمہوری مرکزیت بندی کے اصول کو

جو اس کے دونوں بنیادی عناصر یعنی مرکز بند رہنمائی کی بڑھتی ہوئی کارگزاری اور انجمنوں اور صنعتی اداروں اور کارخانوں کی معاشی خودمختاری اور ذمہ داری میں کافی اضافہ اور توسیع کے اتحاد کی عکاسی کرتا ہے، ثابت قدمی کے ساتھ روبعمل لایا جانا چاہیئے۔

مرکزی انتظامی اداروں کو معاشی اور سماجی ترقی کے اہم فریضوں کی تکمیل پر، سائنسی اور تکنیکی ترقی اور سرمایہ کاریوں کے میدان میں واحد پالیسی کی عمل آوری پر، قومی معیشت میں ڈھانچہ جاتی تبدیلیوں پر، سماجی پیداوار کے تناسب پر، منصوبہ بند ریاستی محفوظ وسائل کے نظام کو مستحکم بنانے پر، پیداآور قوتوں کی تقسیم پر، کام کے لئے ادائیگی، سماجی نگہداشت، قیمتوں، محاصل، مالیہ، حساب کتاب اور اعداد و شمار پر زیادہ سے زیادہ توجہ مرکوز کرنی چاہیئے۔

پارٹی اپنی معاشی پالیسی کی صورت گری کے ایک وسیلے کی حیثیت سے منصوبہ بندی کی کارکردگی کو بڑھانا ضروری سمجھتی ہے۔ منصوبہ بندی کا فریضہ یہ ہے کہ وہ ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے کا، سائنسی اور تکنیکی ترقی کی بنیاد پر پیداوار کی شدت کاری کا ترقی پسند معاشی فیصلوں کی عمل آوری کا اور متوازن اور متحرک معاشی ترقی کو یقینی بنانے کا ایک سرگرم ذریعہ بنے۔ کیفیتی اشاریوں کو جو وسائل کے استعمال کی تاثیر کی، مصنوعات کی تجدید کے پیمانے کی اور سائنس اور ٹکنالوجی کی کامیابیوں کی بنیاد پر محنت کی پیداواری صلاحیت میں اضافے کی عکاسی کرتے ہیں، منصوبوں میں نمایاں مقام دیا جانا چاہیئے۔ یہ بات انتہائی اہمیت رکھتی ہے کہ معاشی اور سماجی فریضوں کو جامع طور پر انجام دیا جائے، طویل مدتی، پنجسالہ اور سالانہ منصوبوں میں بنیادی طور پر تال میل پیدا کیا جائے، منصوبہ بندی میں سائنسی معیاروں کو فروغ دیا جائے، منصوبے کی عمل آوری میں ڈسپلن کو بڑھایا جائے، پوری ریاست کے مفادات کی فوقیت کو یقینی بنایا جائے، محکمہ واریت، علاقہ واریت، لال فیتہ شاہی اور من مانی کے تمام مظاہر کو فیصلہ کن انداز میں ختم کیا جائے۔ مالی اور قرضہ جاتی نظام کو کافی بہتر بنانا چاہیئے اور پیداوار کی کارکردگی کو بڑھانے اور گردش زر کے نظام اور لاگت کھاتہ کو مستحکم بنانے میں اس کے رول کو بڑھایا جانا چاہیئے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی انتظام کاری اور منصوبہ سازی میں، طویل مدتی فریضوں کی تکمیل میں مرکز بند اصولوں کو فروغ دیتے ہوئے اہم پیداواری عنصر — انجمنوں اور صنعتی اداروں اور کارخانوں کے رول کو بڑھانے، ان کے حقوق اور معاشی خودمختاری میں اضافے اور اعلیٰ حتمی نتائج کے حصول میں ان کی ذمہ داری اور دلچسپی کو بڑھانے کے لئے جوش و خروش کے ساتھ اقدامات کرتی رہے گی، روزمرہ کے انتظامی کام کو مقامی سطح پر — کام کے اجتماعیوں پر مرکوز ہونا چاہیئے۔

پارٹی لاگت کھاتے کی اثر آفرینی میں مزید اضافہ اور بہتری کو، معاشی محرکات کو بڑھاتے اور اعلیٰ تنظیموں کے متعین کئے ہوئے اشاریوں کی تعداد کو گھٹاتے ہوئے صنعتی اداروں، کارخانوں اور انجمنوں

میں مکمل طور پر لاگت کھاتے کے طریقے کے متواتر رواج کو انتہائی اہم سمجھتی ہے۔ انجمنوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کی کارکردگی کو طویل مدتی معاشی ضابطوں کے ذریعے جو کام کے اجتماعیوں میں پہل کاری اور تخلیقیت کو وسعت دیتے ہیں، زیادہ سے زیادہ حد تک باقاعدہ بنایا جائے گا۔ نظم ونسق کو اوپر سے بہتر بنانے کے اقدامات کو تنظیم کی اجتماعی شکلوں کی ترقی اور سب سے نچلی سطحوں پر محنت کو مہمیز کرنے کے ساتھ بنیادی طور پر یکجا کیا جانا چاہئے۔ محرکات اور ترغیبات کے نظام کو کام کے ان اجتماعیوں کو موثر طور پر فائدے پہنچانا چاہئے جو سائنسی اور تکنیکی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے میں کامیابیاں حاصل کرتے ہیں، بہتر مصنوعات تیار کرتے ہیں، پیداوار کی نفع بخشی میں اضافہ کرتے ہیں۔ پیداوار کو ترقی دینے، عملے کو مادّی ترغیبات مہیّا کرنے اور سماجی سوالوں کو حل کرنے کے لئے اپنی کمائی ہوئی رقم استعمال کرنے کے سلسلے میں انجمنوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کو جو مواقع اور حقوق حاصل ہیں، ان میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

تھوک تجارت وسیع ہوگی اور مصنوعات اور پیداوار کو استعمال کرنے والے اور تیار کرنے والے صنعتی اداروں اور کارخانوں کے درمیان راست روابط اور معاشی تعلقات بھی بڑھیں گے اور مصنوعات اور پیداوار کے تکنیکی معیاروں اور کوالٹی پر صارفین کا اثر بھی بڑھے گا۔

اس بات کو یقینی بنانے کے لئے قیمتوں کی تشکیل کو ترقی دی جانی چاہئے کہ قیمتیں سماجی لحاظ سے ناگزیر لاگت کی سطح اور مصنوعات، پیداوار اور خدمات کے معیار کی زیادہ ٹھیک ٹھیک عکاسی کریں، سائنسی اور تکنیکی ترقی کو، وسائل کی کفایت شعاری اور بچت کو، مصنوعات اور پیداوار کی تکنیکی، معاشی اور صرفہ جاتی خصوصیات میں سدھار کو، تمام نئی اور ترقی یافتہ چیزوں کی ترویج کو زیادہ سرگرمی سے تیز کریں اور کفایت شعاری کی مہم کے استحکام کو فروغ دیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی تمام سطحوں پر قومی معیشت کے انتظام و انصرام کے تنظیمی ڈھانچے کو بہتر بنانے کے لئے، انتظامی میکانزم کو ٹھیک ٹھاک کرنے اور اس کے ضرورت سے زیادہ عناصر کو کاٹنے چھانٹنے کے لئے ثابت قدمی سے اقدامات کرنے کا فریضہ متعین کرتی ہے۔ اہم قومی معاشی کامپلکسوں اور ایک دوسرے سے مربوط اور ہم نوع شاخوں کا بہتر انتظام ہونا چاہئے؛ بڑے درمیانی اور چھوٹے صنعتی اداروں، کارخانوں اور شاخوں اور علاقائی نظم ونسق کا معقول امتزاج ہونا چاہئے؛ پیداواری اور تحقیقاتی، پیداواری انجمنوں کا جال وسیع کیا جانا چاہئے اور ان کی کارکردگی میں اضافہ ہونا چاہئے؛ اور عمل پیداوار میں یکجہتی اور تعاون کی ترقی اور فروغ کے ساتھ زیادہ گہری تخصیص کاری عمل میں لائی جانی چاہئے۔

نظم ونسق کے بین شاخی اور شاخ جاتی اداروں کی توجہ شاخوں کی ترقی کے اہم ترین رجحانات پر اور سائنسی و تکنیکی کامیابیوں کی ترویج پر مرکوز کی جائے گی۔ انھیں تجویز کردہ اور مطلوب اقسام کی پیداوار سے متعلق قومی معیشت اور آبادی کی ضروریات کو بھرپور طور پر پورا کرنے کی ذمہ داری قبول کرنی چاہئے۔ معاشی ترقی کا

اہتمام کرنے اور سماجی خدمت کے اور تہذیبی اداروں کی تعمیر عمل لانے اور محنت کش عوام کی ضروریات پوری کرنے میں جمہوریائی اور مقامی اداروں کی ذمے داری اور رول میں اضافہ ہوگا نیز ان اداروں کے اختیارات بڑھیں گے۔

معیشت کی انتظام کاری کو بہتر بنانے کے اپنے سارے کام میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی محنت کش عوام کی تخلیقی پہل کاری کو فروغ دینے، پیداوار کے بندوبست میں ان کی شرکت کو بڑھانے کی روش پر عمل کرے گی۔ یہ روش منصوبوں کے مسودوں کی تیاری میں اور معاشی نوعیت کے فیصلے کرنے، کارخانوں وغیرہ میں سماجی اور معاشی ترقی کے میدان میں اقدامات عمل میں لانے اور پیداوار کے داخلی محفوظ وسائل کو دریافت کرنے اور انھیں حرکت میں لانے میں کام کے اجتماعیوں کے رول کو بڑھانے، کی روش ہے۔ کفایت شعاری، عوامی فنڈ کا احتیاط اور ہوشیاری سے استعمال، ہر روبل کا معقولیت کے ساتھ صرف، بدانتظامی کا خاتمہ اور مختلف نوعیت کے غیر پیداآور اخراجات اور نقصانات کا خاتمہ ایسے نصب العین ہیں جنھیں ساری پارٹی، تمام عوام، کام کے ہر اجتماعیے اور ہر مزدور کے نصب العین کی حیثیت حاصل ہے۔

سوشلسٹ مسابقت کے فروغ پر پارٹی نے ہمیشہ توجہ دی ہے۔ یہ محنت کش عوام کی تخلیقی صلاحیت کو فروغ دینے کا ایک اہم ترین میدان ہے، فرد کے لئے اپنی صلاحیت کے اظہار اور سماج کی طرف سے اس کی قدرشناسی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ تشہیر، نتائج، کا تقابل کرنے اور ترقی یافتہ تجربے سے فائدہ اٹھانے کے لینن وادی اصولوں پر عمل کرتے ہوئے ہمیں مسابقت کی اثرانگیزی اور تنظیم کو بہتر بنانا اور قاعدہ پرستی کو دور کرنا اور لکیر کا فقیر بنے رہنے کی ذہنیت کا خاتمہ کرنا چاہئے، رفیقانہ تعاون اور باہمی اعانت کے جذبے کو فروغ دینا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں سائنسی و تکنیکی ترقی کو تیز رفتار بنانے، محنت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے، وسائل کے کفایت شعارانہ استعمال کو یقینی بنانے، پیداوار کی اثرانگیزی اور مصنوعات کے معیار بہتر بنانے، ساتھ ہی ساتھ پیداواری لاگت کم کرنے اور قبول کردہ ذمہ داریوں کو وقت پر پورا کرنے اور بہتر قومی معیشت میں نتائج حاصل کرنے کے کام کے ٹھیک ٹھیک آہنگ کو حاصل کرنے کے لئے محنت کش عوام کی پہل کاری اور تخلیقی صلاحیت و کاوش کی ہمہ گیر حمایت، زبردست اہمیت رکھتی ہے۔

۳۔ پارٹی کی سماجی پالیسی

پارٹی سماجی پالیسی کو، ملک کی ترقی کو تیز رفتار بنانے، عوام کی محنت سے متعلق اور سماجی سیاسی سرگرمیوں کو بلند کرنے، نئے انسان کو ڈھالنے، سوشلسٹ طرز زندگی کو منوانے کا ایک طاقتور ذریعہ اور سماج میں سیاسی استحکام کا ایک اہم عنصر تصور کرتی ہے۔ وہ یہ مان کر چلتی ہے کہ معاشی کارگردگی کو بڑھانے پر

اورعوامی زندگی کے تمام میدانوں پر سماجی پالیسی کا اثر دن بدن بڑھے گا۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ محنت، روزمرہ زندگی اور ثقافت سے متعلق سماجی سوالات کے حل اور عوام کے مفادات اور ضروریات کی تکمیل کے سوال پر لگاتار توجہ کو تمام ریاستی و معاشی اداروں اور عوامی تنظیموں کی سرگرمیوں کا تعین کرنے والا قانون بن جانا چاہیئے۔

پارٹی درج ذیل فریضوں کو اپنی سماجی پالیسی کے بنیادی فریضے قرار دیتی ہے:

— سوویت عوام کے کام کاج کے اور رہن سہن کے حالات میں مسلسل بہتری؛

— سماجی انصاف کے اصول کی سماجی تعلقات کے تمام میدانوں میں زیادہ سے زیادہ بھرپور صورت گری۔

— طبقوں، سماجی گروپوں اور زمروں کو ایک دوسرے کے زیادہ سے زیادہ قریب لانا، دماغی اور جسمانی کام کے درمیان، شہر اور گاؤں کے درمیان بنیادی فرق کو دُور کرنا۔

— قومیتوں کے تعلقات کو اکمل بنانا، ملک میں رہنے والی تمام قوموں اور قومیتوں کی برادرانہ دوستی کو مضبوط بنانا۔

سوویت عوام کی خوشحالی کو بڑھانا اور ان کے رہن سہن کے نیز کام کے حالات کو بہتر بنانا

ملک میں تخلیق کردہ پیداواری اور روحانی طاقت وصلاحیت اور ملک کی سماجی ومعاشی ترقی کو تیز رفتار بنانے کا فریضہ "سماج کے تمام ارکان کی مکمل خوش حالی اور آزادانہ، ہمہ گیر ترقی" (لینن) کی سمت نمایاں پیش رفت کو ضروری اور ممکن بنا دیتا ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی، عوام کی خوش حالی کو بڑھانے اور اُسے ایک نیا کیفیتی رُخ دینے کا، مادی، سماجی اور تہذیبی برکتوں کے استعمال کی ایک ایسی سطح اور ڈھانچے کو یقینی بنانے کا جس سے ہم آہنگ طور پر ترقی یافتہ اور روحانی طور پر ثروت مند فرد کو ڈھالنے کا مقصد امکانی حد تک زیادہ سے زیادہ پورا ہو، سوویت عوام کی صلاحیتوں، قابلیتوں اور جوہر کو سماج کی بھلائی کے لئے زیادہ سے زیادہ کام میں لانے کے لئے ضروری حالات تخلیق کرنے کا فریضہ مقرر کرتی ہے۔

عوام کی ضروریات کی تکمیل کے لئے کام میں لائے جانے والے وسائل کے حجم کو اگلے ۱۵ برسوں میں دوگنا کرنے کا منصوبہ ہے۔

پارٹی کام کے تخلیقی جوہر اور اجتماعی کردار کو بڑھانے اور سماج کی بھلائی کے لئے اس کی اثرانگیزی کو بہتر بنانے اور انتہائی ہنرمند اور انتہائی پیداآور محنت کی حوصلہ افزائی کرنے کو خصوصی اہمیت دیتی ہے۔ ان تمام چیزوں سے کام کو ہر سوویت فرد کے لئے ایک اولین بنیادی ضرورت بنا دینے میں مدد ملے گی۔

آنے والے دنوں میں جس فریضے کو انجام دینا ہے وہ یہ ہے کہ آبادی کے لئے مکمل اور موثر روزگار کو یقینی بنانے کے لئے مختلف نوعیت کے سائنسی، تکنیکی اور معاشی اقدامات بروئے کار لائے جائیں، جسمانی طور پر ٹھیک ٹھاک تمام شہریوں کو اُن کی خصوصی مہارت، اُن کی صلاحیتوں، تعلیم اور تربیت کے مطابق نیز سماج کی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے ان کے منتخبہ میدان میں کام کا موقع فراہم کیا جائے۔

جسمانی کام میں قابلِ لحاظ کمی لانے، ایک ہی طرز کے کٹھن جسمانی اور کم ہنرمندانہ کام کو کم اور آگے چل کر پوری طرح ختم کر دینے، صنعتی حادثات اور ایسی بیماریوں کے خاتمہ کے لئے جو مخصوص قسم کے کام کرنے سے پیدا ہوتی ہیں، حفظانِ صحت کے حالات یقینی بنانے اور پیشہ ورانہ سلامتی و حفاظت کے جدید ضابطے رائج کرنے کی پالیسی پر ثابت قدمی سے عمل کیا جائے گا۔ پیداوار کی شدت کاری اور بہتر کارکردگی اور اعلیٰ پیداواری صلاحیت سے مستقبل میں کام کے گھنٹے کم کرنے اور محنت کش عوام کے لئے باتنخواہ چھٹیوں کی مدت بڑھانے کے نئے امکانات اور مواقع پیدا ہوں گے۔

ملک کی معاشی صلاحیت کے مطابق محنت کشوں کی حقیقی آمدنیوں میں بتدریج اضافہ کرنے نیز تمام سماجی گروپوں اور زمروں کی خوش حالی مزید بہتر بنانے کے لئے پارٹی ہر ممکن کوشش کرتی رہے گی۔

کام کے مطابق اجرت کو کمیونزم کے اولین مرحلہ کے دوران محنت کش عوام کی آمدنی کے اصل ذریعہ کی حیثیت حاصل رہے گی۔ اجرتوں اور تنخواہوں کے نظام کو مسلسل بہتر بنانا چاہیئے تاکہ اس بات کی ضمانت فراہم کی جا سکے کہ اس سلسلے میں کام کی مقدار اور معیار کے مطابق معاوضے کے اصول کو اس کے حالات اور نتائج کو پوری طرح مدنظر رکھا جائے گا، مزدور کی لیاقت اور محنت کی پیداواری صلاحیت میں بہتری کو تحریک دی جائے گی، بہتر معیار اور تمام نتم کے وسائل کی بچت کو فروغ دیا جائے گا۔ یہی وہ بنیاد ہے جس پر محنت کش عوام کی اجرتیں اور تنخواہیں بڑھائی جائیں اور ان کے رہن سہن کے نیز کام کے حالات کو بہتر بنائے جائیں۔ سماجی دولت کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ کم سے کم اُجرتیں بھی بڑھیں گی اور آبادی سے وصول کئے جانے والے ٹیکس کو گھٹانے کی پالیسی روبہ عمل لائی جائے گی۔ غیر کمائی ہوئی آمدنی کے خاتمہ اور تقسیم کے سوشلسٹ اصولوں سے ہر طرح کے انحراف اور تقسیم کی سماج دشمن اشکال کو نیست و نابود کرنے کے کام کو پارٹی بنیادی اہمیت دیتی ہے۔

عوامی صرفہ فنڈ میں تیز رفتاری سے اضافہ کرنے اور اُن کی تقسیم کے نظام میں بہتری لانے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ ان فنڈوں کو مفت تعلیم، مفت طبی دیکھ بھال اور عوام کی سماجی خبر گیری کے ریاستی نظام کے فروغ میں، محنت کش عوام کے لئے آرام اور تفریح کے حالات کو بہتر بنانے میں، اس فرق و امتیاز کو دور کرنے میں جو سوشلزم

میں بعض شہریوں، خاندانوں اور سماجی گروپوں کی مادی حیثیت میں مروضی طور پر ناگزیر ہیں، بچوں کی پرورش و پرداخت کیلئے سماجی، معاشی اور ثقافتی حالات کو یکساں کرنے اور آبادی کے بعض گروپوں کے لئے کم آمدنیوں کے خاتمہ کے عمل کو فروغ دینے میں روزافزوں رول ادا کرنا ہے۔

آج اولین اہمیت کا حامل کام یہ ہے کہ اعلیٰ معیار کی اور مختلف اقسام کی اشیائے صارفین، کھانے پینے کی چیزوں، پائیدار اور خوبصورت کپڑوں، جوتوں، فرنیچر، ثقافتی ضرورت کی چیزوں اور پیچیدہ گھریلو آلات اور اسی طرح کے دوسرے سامان سے متعلق آبادی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو مکمل طور سے پورا کیا جائے۔

تجارت اور پبلک کیٹرنگ کو مزید فروغ حاصل ہوگا۔ اُن کی مادی اور تکنیکی اساس زیادہ مضبوط ہوگی اور خدمات کے معیار بہتر ہوں گے۔ صارفوں کے کوآپریٹو اداروں کا فرض ہے کہ وہ دیہی علاقے میں تجارت کو بہتر بنائیں، آبادی سے زرعی پیداوار خریدیں اور مارکٹنگ کے انتظام کو مزید فروغ دیں۔ اجتماعی فارم بازاروں کی اہمیت وافادیت باقی رہے گی۔ آبادی کی حقیقی آمدنیوں کو بڑھانے کے مفاد میں پھٹکر قیمتوں کی پالیسی پر عمل کیا جائے گا۔

خدمات کا جدید اور انتہائی ترقی یافتہ شعبہ قائم کرنے کے لئے بڑے پیمانے کے اقدامات عمل میں لانے کا منصوبہ ہے۔ خدمات کے معیار کو بہتر بنانے، ان کا دائرہ پھیلانے اور نئی نئی خدمات کو فروغ دینے سے مختلف طرح کی رہائشی، پنچائتی، ٹرانسپورٹ، روزمرہ ضرورت کی، سماجی اور تہذیبی خدمات سے متعلق آبادی کی بڑھتی ہوئی ضرورت اور مانگ کو زیادہ بھرپور طور پر پورا کرنا ممکن ہو جائے گا۔ اس سے گھریلو کام کاج کو زیادہ آسان اور ہلکا بنایا جا سکے گا۔ نیز آرام اور فرصت کے وقت کے معقول استعمال کے لئے بہتر حالات پیدا کئے جا سکیں گے۔ خدمات سے متعلق صنعتیں دیہی علاقوں میں اور ترقی پانے والے خطوں میں تیز رفتاری کے ساتھ وسعت حاصل کریں گی۔

رہائش کے مسئلہ کو تیزی سے حل کرنے کو پارٹی خصوصی اہمیت دیتی ہے تاکہ سال ۲۰۰۰ء تک عملاً ہر سوویت خاندان کے پاس ایک الگ رہائش گاہ ہو، گھر ہو جو اس کا اپنا ہو۔ ریاستی سرمایے سے مکانات کی بڑے پیمانے پر تعمیر، کوآپریٹو اور نجی طور پر مکانات کی تعمیر کا وسیع تر فروغ نیز موجودہ مکانات کی تعمیر اور تعمیر نو انھیں بہتر سہولیات سے آراستہ کرنے اور اُن کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنے کے فنڈ اور اس کی تقسیم پر بڑھتے ہوئے کنٹرول کا کام یہ ہے کہ وہ اس میں مدد دیں۔ مکانات کی تعمیر کے معیار پر، آسائشوں کے معیار کی بہتری پر، بہتر نقشے اور مکانات کی بہتر تکنیکی ساز و سامان سے آراستگی پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

دیہی اور شہری بستیوں کے فن تعمیر، ان کے اردگرد کے مناظر اور اُن کی خوبصورتی سے متعلق مسائل پر زیادہ دھیان دینے کی توقع کی جاتی ہے۔ اُن میں پیداواری خطوں، رہائشی علاقوں، عوامی، ثقافتی، تعلیمی، بچوں کی دیکھ بھال سے متعلق اداروں، کھیل کود کی سہولیات تجارت اور خدمات کے اداروں اور ٹرانسپورٹ کا معقول اور جامع امتزاج ہونا چاہیے، تاکہ کام کیلئے، لوگوں کے آرام اور روزمرہ زندگی کے لئے بہترین حالات یقینی بنائے جا سکیں۔

آبادی کے فنڈوں کو رہائشی، تہذیبی اور روزمرہ کے حالات میں بہتری لانے، فرصت کے اوقات کے معقول استعمال کا بندوبست کرنے، سیاحت اور دوسرے مقاصد کے لئے کام میں لانے کی روش کو فروغ دیا جائے گا۔

ایک اور انتہائی اہم چیز سوویت عوام کی صحت کو بہتر بنانا اور ان کی فعال زندگی کی مدت کو بڑھانا ہے۔ پارٹی نے ہر جگہ کی شہری اور دیہی آبادی کی تمام طرح کی طبی خدمات سے متعلق ضروریات کی مکمل تکمیل کا فریضہ متعین کیا ہے۔ یہ خدمات انتہائی ہنرمند اور لائق عملے اور کارکنوں کے ذریعہ فراہم کی جانی چاہئیں اور ان کے معیار میں نمایاں بہتری لائی جانی چاہیئے۔ اس مقصد کے لئے آبادی کے عام طبی معائنے کا طریقہ رائج کرنے، ماں اور بچے کی صحت کی دیکھ بھال کے اداروں، شفاخانوں، اسپتالوں اور سینی ٹوریموں کے جال کو مزید توسیع دینے انھیں جدید ترین طبی ساز و سامان سے لیس کرنے اور علاج معالجہ، صفائی ستھرائی اور حفظان صحت کے لئے دواؤں اور چیزوں کی ضروری فراہمی کو یقینی بنانے کا منصوبہ ہے۔

آبادی کی صحت کو بہتر بنانے، فرد کی شخصیت کو ہم آہنگ طور پر فروغ دینے اور نوجوانوں کو کام اور اپنی مادر وطن کی حفاظت کے لئے تیار کرنے میں جسمانی تربیت اور کھیل کود کی اہمیت اور روزمرہ زندگی میں ان کی ترویج کی افادیت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کوشش کی جانی چاہیئے کہ ہر شخص بچپن سے ہی اپنی صحت مندی کا خیال رکھے، اسے حفظانِ صحت اور طبی امداد کی جانکاری ہو اور وہ صحت مند زندگی گزارے۔

خاندان کی دیکھ بھال کے نظام کی بہتری کو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی زبردست اہمیت دیتی ہے۔ نوجوان نسل کی صحت اور اس کی پرورش و پرداخت کو بہتر بنانے میں، سماج کی معاشی اور سماجی ترقی کو یقینی بنانے اور آبادی سے متعلق مختلف سلسلہ ہائے عمل کو بہتر بنانے میں خاندان زیادہ سے زیادہ اہم رول ادا کر رہا ہے۔ خاندان کے اندر ہی انسان کی شخصیت کے اوصاف، کام کے تئیں اس کے رویّہ اور اخلاقی نظریاتی اور تہذیبی اقدار کی داغ بیل پڑتی ہے۔ پائیدار، روحانی اور اخلاقی طور پر صحت مند خاندان میں سماج کلیدی دلچسپی رکھتا ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر پارٹی خاندان کو مضبوط بنانے، اپنے سماجی فرائض کی انجام دہی میں اور بچوں کی پرورش و پرداخت میں خاندان کی مدد کرنے، زیادہ بچوں والے خاندان اور نو بیاہتا خاندانوں کے مادی، رہائشی اور رہن سہن کے حالات میں بہتری لانے والے اقدامات کا دائرہ پھیلانے کی روش پر عمل کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ خاندان، اسکول اور کام کے اجتماعیے کے درمیان زیادہ گہرا ارتباط و اشتراک ہونا چاہیئے اور بچوں کی پرورش و پرداخت کے لئے والدین کی ذمے داری بڑھائی جانی چاہیئے۔ اس طرح والدین کی فلاح و بہبود اور بڑھاپے میں ان کی فکر اور اندیشوں سے آزاد زندگی کے لئے بچوں کی ذمہ داری بھی بڑھائی جانی چاہیئے۔

پارٹی کی مسلسل توجہ اور فکرمندی کا ایک اور موضوع ماؤں کی حیثیت میں مزید بہتری ہے۔ لہٰذا

عورتوں کے لئے ایسے موزوں حالات فراہم کئے جائیں گے کہ وہ ماں کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دینے کے ساتھ ساتھ محنتی اور سماجی سرگرمیوں میں بھی سرگرمی سے حصہ لے سکیں. ماں اور بچے کی دیکھ بھال پر خصوصی توجہ دی جائے گی اور بچے کی پیدائش سے قبل اور بعد میں بچے کی دیکھ بھال کے لئے ملنے والی چھٹیوں کی مدت بڑھا دی جائے گی۔ خاندان کو چھٹیوں سے بہتر طور پر لطف اندوز ہونے کا موقع فراہم کرنے کے لئے صحت گھروں، آرام گھروں اور اقامت گھروں کے جال کو توسیع دی جائے گی. عورتوں کے روزگار کی مختلف شکلوں کو مزید ترقی دی جائے گی. عورتوں کی خواہشات کے مطابق کام کے بدلتے ہوئے شیڈول اور کام کے کم گھنٹوں اور گھر پر کام کی سہولت کو زیادہ وسیع پیمانے پر رائج کیا جائے گا۔

نئی نسل کی پرورش و پرداخت کے لئے ضروری حالات پیدا کرنے کی خاطر بہت سے اقدامات بروئے کار لائے جائیں گے۔ بچوں کی دیکھ بھال کے اداروں سے متعلق آبادی کی مانگ قریب ترین مستقبل میں مکمل طور سے پوری کر دی جائے گی .کام اور کھیل کے کیمپوں، نوعمر پائنیروں کے کیمپوں اور ایوانوں، سائنسی، تکنیکی اور فن کارانہ تخلیقی کام کے مرکزوں کے جال کو توسیع دی جائے گی ۔ ماقبل اسکول اداروں اور پیشہ ورانہ تربیت کے اداروں اور بچوں کے گھروں میں خوراک کی فراہمی پر خرچ کی جانے والی رقم بڑھائی گئی۔

نوجوانوں کے سماجی مسائل پر، خاص طور سے کام اور روزمرہ زندگی کے میدان میں، تعلیم اور ثقافت پیشہ ورانہ ترقی اور فرصت کے وقت کے معقول استعمال سے متعلق ان کی ضروریات کی بھرپور تکمیل پر توجہ بڑھانے کی ضرورت پر پارٹی زور دیتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی محنت اور جنگ کے سورماؤں، معمر شہریوں، معذور لوگوں، فوجی خدمت کے دوران شہید ہونے والے سپاہیوں کے خاندانوں، کی مادی حالت کو بہتر بنانے، ان کے لئے سماجی، طبی اور ثقافتی خدمات کا بندوبست کرنے پر مسلسل توجہ دیتی رہے گی پینشنوں کی رقم میں، خاص طور سے کم سے کم اور پہلے دی گئی پینشنوں میں وقتاً فوقتاً اضافہ کیا جائے گا۔ اجتماعی کسانوں کی پنشن دھیرے دھیرے پیداواری مزدوروں اور دفتری ملازمین کی پنشن کے برابر کر دی جائے گی۔ بوڑھوں اور معذوروں کے اقامت گھروں کے جال کو مزید توسیع دی جائے گی اور ان اقامت گھروں میں خبر گیری کے حالات بہتر بنائے جائیں گے ۔ محنت کے سورماؤں کے لئے جو قیمتی تجربہ رکھتے ہیں اس بات کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرنا کہ وہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق کام کریں اور تعلیم و تربیت میں حصہ لیں، زبردست سماجی اور معاشی اہمیت رکھتا ہے۔

سماج اور قدرت، انسان اور ماحول کے درمیان ہم آہنگ ارتباط و اشتراک عوام کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے روزافزوں طور پر اہم بنتا جارہا ہے۔ سوشلسٹ سماج جو شعوری طور پر اپنے مستقبل کی تعمیر کر رہا ہے، ماحول کے تحفظ کا انتظام متوازن اور کفایت شعارانہ انداز میں کرتا ہے اور انسانیت کی ان کوششوں میں پیش پیش ہے جن کا مقصد کرۂ ارض کے قدرتی وسائل کی حفاظت اور افزائش ہے۔ پارٹی

قدرت کے بندوبست پر کنٹرول میں اور زیادہ شدت لانا اور آبادی کو وسیع پیمانے پر ماحولیاتی تعلیم دینا ضروری تصور کرتی ہے ۔

طبقاتی فرق وامتیاز کو دور کرنا اور سماجی طور پر ہم آہنگ سماج کا قیام عمل میں لانا

موجودہ مرحلہ پر سماجی تعلقات کے ارتقاء کے لئے ایک اہم قانون یہ ہے کہ مزدور طبقہ، اجتماعی کسانوں اور دانشوروں کو ایک دوسرے کے قریب تر لایا جائے اور سماج کا ایک ایسا غیر طبقاتی ڈھانچہ قائم کیا جائے جس میں مزدور طبقہ فیصلہ کن رول ادا کرے۔

مزدور طبقہ کا سیاسی تجربہ، اس کا اعلیٰ شعور، اس کی تنظیمی سطح اور قوت ارادی ایسی چیزیں ہیں جو ہمارے سارے سماج کو یکجا اور متحد کرتی ہیں۔ مزدور طبقہ کے بڑھتے ہوئے تعلیمی اور ثقافتی معیار، مہارت، محنت سماجی، سیاسی سرگرمیاں سوشلزم کو ترقی دینے اور کمیونزم تعمیر کرنے میں اس کے ہراول رول کو بڑھاتی ہیں۔

پارٹی کی زرعی پالیسی پر ثابت قدمی سے عملدرآمد کے دوران زرعی کام صنعتی طرز کا کام بن گیا ہے اور شہر اور دیہات کے درمیان سماجی ثقافتی اور خدماتی معیاروں کا جو خاصا فرق پایا جاتا تھا وہ ختم ہو رہا ہے۔ کسانوں کے طرز زندگی اور کام کی نوعیت روز افزوں طور پر مزدور طبقہ کے طرز زندگی اور کام کی نوعیت جیسی ہوتی جا رہی ہے۔ ان طبقات کے درمیان فرق کا خاتمہ اور ہمارے ملک میں ایک غیر طبقاتی سماج کا قیام لازمی طور پر کمیونسٹ تشکیل کے پہلے یعنی سوشلسٹ مرحلہ کے تاریخی دائرے میں عمل میں آئے گا۔

پیداوار قوتوں کی انقلابی کایا پلٹ کے نتیجے میں عام مزدوروں اور اجتماعی کسانوں کی سرگرمیوں میں ذہنی کام کا حصہ بڑھے گا۔ ساتھ ہی ساتھ دانشوروں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور مادّی پیداوار نیز عوامی زندگی کے دوسرے میدانوں میں اُن کا تخلیقی حصہ بھی بڑھ رہا ہے۔ ان تمام چیزوں سے جسمانی اور دماغی کام کے درمیان پایا جانے والا فرق دھیرے دھیرے ختم ہو رہا ہے اور تمام سماجی گروپ ایک دوسرے کے قریب تر آ رہے ہیں۔ کمیونزم کے اعلیٰ مرحلہ پر یہ تمام فرق پوری طرح ختم ہو جائیں گے اور سماجی طور پر ہم آہنگ سماج قائم ہو جائے گا۔ ساتھ ہی ساتھ جب تک یہ فرق و امتیاز باقی رہتے ہیں، پارٹی اس بات کو انتہائی اہمیت دیتی ہے کہ ان امتیازی خصوصیات کو اپنی پالیسیوں میں پوری طرح اور ہوشیاری کے ساتھ مدِ نظر رکھا جائے جو طبقات اور سماجی گروپوں کے مفادات کی عکاسی کرتی ہیں۔ ملک کے مختلف خطّوں میں آبادی کے لئے کام کے اور رہن سہن کے حالات کو یکساں بنانے کے فریضے کو پارٹی انتہائی اہمیت دے گی۔

سوویت سماج کے سماجی ڈھانچے میں کام کے اجتماعیوں کا رول بڑھ رہا ہے۔ پارٹی ایک ایسی صورت حال

پیدا کرنے کی ہر کوشش کر رہی ہے جس میں کام کا ہر اجتماعیہ عوام کی خود انتظامی کا ایک موثر سماجی پرزہ بن جائے گا اور جس میں کارخانوں، محکموں اور تنظیموں کی کارکردگی سے تعلق رکھنے والے سوالوں کے حل میں محنت کش عوام روزانہ اور حقیقی طور پر شرکت کریں گے اور جس میں فرد کی تخلیقی توانائیوں کو فروغ حاصل ہوگا اور ان کا استعمال کیا جائے گا۔ وہ سماج کی زندگی کے تمام شعبوں پر کام کے اجتماعیوں کے اثر کو بامقصد طور پر بڑھانا، ان کے حقوق کو وسیع کرنا اور ساتھ ہی معاشی، سماجی اور ثقافتی ترقی کے ٹھوس فریضوں کی انجام دہی کے سلسلے میں ان کی ذمہ داری میں اضافہ کرنا بھی ضروری سمجھتی ہے۔

سوشلسٹ قوموں اور قومیتوں کی مزید ترقی اور انھیں ایک دوسرے کے اور زیادہ قریب لانا

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اپنی سرگرمیوں میں سوویت سماج کی کثیر قومی ہیئت کو پوری طرح مدنظر رکھتی ہے۔ جو راستہ طے کیا گیا ہے اس کے نتائج اس بات کا قائل کن ثبوت ہیں کہ ماضی سے ورثے میں ملا قومیتوں کا سوال سوویت یونین میں خوش اسلوبی سے حل کر لیا گیا ہے۔ ہمارے ملک میں قومی تعلقات کی خصوصیات یہ ہیں کہ ایک طرف تو قومیں اور قومیتیں اپنے انداز میں مسلسل ترقی کر رہی ہیں اور دوسری طرف وہ برابری اور برادرانہ تعاون کی بنیاد پر اپنی مرضی اور خوشی سے باہم ایک دوسرے کے قریب تر آ رہی ہیں۔ اس معاملہ میں ارتقاء کے معروضی رجحانات کو نہ تو مصنوعی طور پر تیز کرنے کی اور نہ ہی انھیں روکنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ یہ عمل طویل مدتی تاریخی تناظر میں قوموں کے مکمل اتحاد کی دلالت کرتا ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کا یقین ہے کہ ہماری کثیر قومی سوشلسٹ ریاست میں، ایک سو سے زیادہ قوموں اور قومیتوں کے مشترکہ کام اور زندگی کے سلسلہ عمل میں خصوصی تعلقات کو بہتر بنانے کے نئے فریضے قدرتی طور پر پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ پارٹی نے ان فریضوں کو قومیتوں سے متعلق لینن وادی پالیسی کے آزمودہ اصولوں کی بنیاد پر پہلے بھی انجام دیا ہے اور آئندہ بھی انجام دیتی رہے گی۔ وہ اس سلسلے میں درج ذیل بنیادی فریضے تجویز کرتی ہے:

— مربوط کثیر قومی سوویت ریاست کا ہمہ گیر استحکام اور ارتقاء۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی علاقائیت نیز قومی تنگ نظری کے تمام مظاہر کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھے گی ساتھ ہی ملک گیر فریضوں کی انجام دہی میں جمہوریاؤں، خود اختیار خطوں اور خود اختیار علاقوں کے رول کو مزید بڑھانے اور حکومتی و انتظامی اداروں کے کام میں تمام قومیتوں کے محنت کش عوام کی سرگرم شرکت کو فروغ دینے پر مسلسل توجہ دیتی رہے گی۔ سوشلسٹ وفاقیت اور جمہوری مرکزیت کے لینن وادی اصولوں کے تخلیقی اطلاق کے ذریعہ قومی گروہوں کے درمیان تعلقات کی شکلوں کو تمام سوویت عوام اور ہر قوم و قومیت کے مفادات میں ثروت مند بنایا جائے گا؛

مربوط ملک گیر معاشی کمپلکس کے چوکھٹے میں ہر جمہوریہ کی مادی اور روحانی صلاحیت میں اضافہ۔ یونین اور خود اختیار جمہوریاؤں، خود اختیار خطوں اور خود اختیار علاقوں کی پہل کاری کو ملک گیر سطح کے مرکزی کنٹرول سے آمیز کرنے سے سارے ملک کے وسائل اور مقامی قدرتی اور دوسری خصوصیات کو معقول ڈھنگ سے کام میں لانے کا موقع ملے گا۔ جمہوریاؤں کے درمیان محنت کی تقسیم کو مسلسل گہرا بنانا، معاشی انتظام کاری کے حالات کو یکساں کرنا، نئے خطوں کی معاشی ترقی میں جمہوریاؤں کی سرگرم شرکت کی حوصلہ افزائی کرنا، جمہوریاؤں کے مابین ماہرین اور مزدوروں کے باہمی تبادلے کو فروغ دینا اور جمہوریاؤں میں آباد تمام قوموں اور قومیتوں کے شہریوں کے بیچ سے اُبھرنے والے تعلیم یافتہ کارکنوں کی تربیت کو لگاتار بہتر بناتے رہنا بہت ضروری ہے؛

— سوویت عوام کی مربوط ثقافت کا جو اپنی خاصیت کے لحاظ سے سوشلسٹ، اپنی قومی اشکال میں گوناگوں اور اپنی روح کے لحاظ سے بین الاقوامیت پسند ہے، سوویت یونین کی قوموں کی بہترین کامیابیوں اور انفرادی ترقی پسند روایات کی بنیاد پر فروغ۔ قومی ثقافتوں کی ترقی اور ہم آہنگی نیز اُن کے باہمی ربط وارتباط کا استحکام ایسی چیزیں ہیں جو ان کی باہمی ثروت مندی کو اور بھی زیادہ بارآور بنا دیتی ہیں اور ہر ایسی بیش قیمت چیز سے جو ہمارے ملک کی ہر قوم میں پائی جانے والی صلاحیت کی تخلیق کردہ ہے، لطف اندوز ہونے کے لئے سوویت عوام کے سامنے انتہائی وسیع مواقع پیدا کرتی ہیں۔

مقامی زبانوں کی آزادانہ ترقی اور سوویت یونین کے تمام شہریوں کی جانب سے اُن کے مساویانہ استعمال کو مستقبل میں بھی یقینی بنایا جائے گا۔ ساتھ ہی ساتھ روسی زبان کی تعلیم جسے سوویت عوام نے مختلف قومیتوں کے درمیان رابطے کی زبان کے طور پر اپنی مرضی سے قبول کر لیا ہے، اور متعلقہ قومیت کی اپنی زبان کی تعلیم سائنس وتکنالوجی کی کامیابیوں اور سوویت وعالمی ثقافت تک عوام کی رسائی کے امکانات وسیع کرتی ہے۔

پارٹی کو یقین ہے کہ قومیتوں سے متعلق لینن وادی پالیسی پر ثابت قدمی سے عمل کرنا اور قوموں کی دوستی کو ہر لحاظ سے مضبوط بنانا سوشلزم کو اکملیت عطا کرنے کے کام کا حصہ ہے اور ہمارے کثیر قومی سوشلسٹ وطن کی مزید ترقی کو یقینی بنانے کا ایک ایسا راستہ ہے جسے سماجی عمل کے دوران آزمایا جا چکا ہے۔

۴۔ سوویت سماج کے سیاسی نظام کا ارتقاء

پرولتاریہ کی ڈکٹیٹر شپ نے جو سوشلسٹ انقلاب کے نتیجہ میں قائم ہوئی تھی، نئے سماج کے قیام میں فیصلہ کن رول ادا کیا۔ اور اس عمل کے دوران خود بھی بدلتی گئی۔ استحصال کرنے والے طبقات کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ اُس کا وہ کام بھی دھیرے دھیرے ختم ہو گیا جو وہ اقتدار سے محروم کئے جانے والے استحصال کاروں کی مزاحمت کو کچلنے کے لئے انجام دے رہی تھی۔ اس طرح اسے اپنے اہم ترین تعمیری فریضوں کی انجام دہی کے لئے پورا موقع دیا گیا۔ اپنے تاریخی مشن کو انجام دے کر پرولتاریہ کی ڈکٹیٹر شپ سارے محنت کشوں کا سیاسی اقتدار بن گیا جبکہ پرولتاری

ریاست سارے عوام کی ریاست بن گئی ہے۔ یہ ہمارے ملک میں سوشلزم کو کامل بنانے کا اصل ذریعہ ہے اور بین الاقوامی میدان میں سوشلسٹ کامیابیوں کی حفاظت کرنے، عالمی سوشلزم کے موقفوں کو مستحکم بنانے، سامراجی قوتوں کی جارحانہ پالیسی کا توڑ کرنے اور تمام قوموں کے ساتھ پُرامن تعاون کو فروغ دینے کے کام انجام دیتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کو یقین ہے کہ موجودہ مرحلہ پر سماج کے سیاسی نظام کے فروغ کی اہم ترین روش یہ ہے کہ سوویت جمہوریت کو ترقی دی جائے اور ریاست و سماج کے معاملات کے بارے میں فیصلہ لینے کے کام میں محنت کش عوام، ان کے اجتماعیوں اور تنظیموں کی گرم اور موثر شرکت کی بنیاد پر عوام کی شلسٹ خود انتظامی کو روز افزوں فروغ دیا جائے۔

اس کام میں رہنمایانہ طاقت کی حیثیت پارٹی کو حاصل ہے جو سوویت سماج کے سیاسی نظام کا مرکزہ ہے۔ وہ اس نظام کے تمام دوسرے حصوں۔ سوویت ریاست، ٹریڈ یونینوں، نوجوان کمیونسٹ لیگ، کوآپریٹو اداروں اور اُن تمام عوامی تنظیموں کے کام کی رہنمائی کرتی ہے جو آبادی کے تمام حصوں، ملک کی تمام قوموں اور قومیتوں کے مشترکہ اور مخصوص مفادات کی ترجمانی کرتی ہیں۔ آئین کے دائرۂ کار میں کام کرتے ہوئے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی ریاستی اور عوامی تنظیموں کے کام کی رہنمائی کرتی اور اُن میں تال میل پیدا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں وہ اس بات پر بھی نظر رکھتی ہے کہ اُن میں سے ہر ایک اپنے مخصوص فرائض پوری طرح انجام دے۔ اپنی تمام سرگرمیوں کے ذریعہ پارٹی، عوام کے مفادات کی خدمت انجام دینے کی اور سوشلسٹ جمہوریت کے اصولوں کی تعمیل کرنے کی مثال قائم کرتی ہے۔

پارٹی اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ عوام کی سوشلسٹ خود انتظامی کے اصولوں کا سماج اور ریاست کے انتظام میں مسلسل اطلاق کیا جاتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انتظامی مشینری کو نہ صرف یہ کہ محنت کش عوام کے مفادات میں استعمال کیا جائے بلکہ یہ چیز قدرتی طور پر زیادہ سے زیادہ خود محنت کش عوام کی براہ راست دلچسپی و توجہ کا معاملہ بن جائے جو لینن کے بقول صرف اپنے اتحاد کی بالادستی کے علاوہ کسی اور بالادستی کو نہیں جانتے۔

شہریوں کے سماجی۔ معاشی، سیاسی اور نجی حقوق اور آزادیوں کا دائرہ وسیع کرنے، انھیں زیادہ ثروتمند بنانے نیز ان کی بھرپور صورت گری کے لئے ساز گار حالات پیدا کرنے اور اس کی ضمانتیں مہیا کرنے کے لئے پارٹی اپنی جد وجہد جاری رکھے گی۔ سوویت شہریوں کو اپنی شہری مرضی اور مفادات کے اظہار اور استعمال کے ہر امکانات حاصل ہیں اور انھیں سوشلزم کی تمام برکتیں میسر ہیں۔ سوویت شہریوں کی طرف سے اپنے حقوق اور آزادیوں کا استعمال ان کے آئینی فرائض کی بھرپور تکمیل سے اٹوٹ طور پر منسلک ہے۔ سوشلسٹ سماج کا یہ اٹل سیاسی اصول ہے کہ فرائض کے بغیر حقوق اور حقوق کے بغیر فرائض نہیں ہوتے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس بات کو یقینی بنانے کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھے گی کہ سوویت یونین کے ہر شہری کے ذہن میں واضح طور پر یہ بات بٹھادی جائے کہ اس کے حقوق، آزادیاں اور فرائض ناقابل تقسیم ہیں۔

سوویت سوشلسٹ ریاست کو ترقی دینا اور مضبوط بنانا نیز سارے عوام کی ریاست کی حیثیت سے اُس کی جمہوری نوعیت کو اس کے تخلیقی اور تعمیری رول کو زیادہ سے زیادہ منکشف کرنا پارٹی پالیسی کے لئے کلیدی اہمیت رکھتا ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی عوام کے نمائندوں کی سوویتوں کی جو سوویت یونین کی سیاسی اساس اور عوام کی سوشلسٹ خود انتظامی کا بنیادی عنصر ہیں، ان کے کام کو ہر لحاظ سے بہتر بنانے کی مسلسل فکر رکھتی ہے۔ پارٹی، عوام کی نمائندگی کی شکلوں کو اعلیٰ اپنانے اور سوویت انتخابی نظام کے جمہوری اصولوں کو بہتر بنانے نیز امیدواروں کی ذاتی اور کاروباری خوبیوں پر آزادانہ اور ہمہ گیر بحث کو یقینی بنانے کے کام کو انتہائی اہمیت دیتی ہے تاکہ سوویتوں کے لئے مزدور طبقے، اجتماعی کسانوں، عوامی دانشوروں، ہمارے ملک کی تمام قوموں اور قومیتوں کے انتہائی اہل اور قابل احترام نمائندے ہی منتخب ہوں سوویتوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور ان میں نیا خون داخل کرنے کے لئے تاکہ مزید لاکھوں لوگ ریاست کا انتظام چلانے کا فن سیکھیں، سوویتوں کے ارکان کی ہیئت ترکیبی کو انتخابات میں بتدریج نئی شکل دی جاتی رہے گی۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس سلسلے میں سرگرم ہے کہ سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت اور یونین جمہوریاؤں کی اعلیٰ سوویتیں آئین سازی کے کام کو مستقل بہتر اور مکمل بناتی رہیں، داخلی اور خارجہ پالیسی کے کلیدی مسئلوں کو جو ان کے دائرہ اختیار میں ہوں، موثر طور پر حل کریں، عوامی نمائندوں کی سوویتوں کی پرجوش رہنمائی کریں اور اپنے ماتحت اداروں کے کام پر پوری طرح نظر رکھیں۔ اپنے متعلقہ علاقوں میں جامع معاشی اور سماجی ترقی کو یقینی بنانے میں، مقامی مسئلوں کے خود اپنے حل ڈھونڈنے میں اور اپنے علاقوں کی تنظیموں کی سرگرمیوں کی نگرانی کرنے اور ان میں تال میل پیدا کرنے میں مقامی سوویتوں کا رول مسلسل بڑھتا رہے گا۔

لینن کی ان سفارشات کی تعمیل کے لئے تمام حالات فراہم کئے جاتے چاہئیں کہ سوویتیں ایسے ادارے نہیں جو نہ صرف فیصلے کریں بلکہ ان کی عمل آوری کو منظم بھی کریں اور اس پر نظر بھی رکھیں۔ تمام سطح کی سوویتوں کو کام کے جمہوری اصولوں کا زیادہ سے زیادہ بھرپور طور پر اطلاق کرنا چاہئے جن میں مسائل کے بارے میں اجتماعی، آزادانہ کاروباری انداز کی بحث اور ان کے بارے میں فیصلے؛ پرچار؛ خود تنقیدی اور تنقید؛ رائے دہندگان کے سامنے نمائندوں کی جواب دہی، اور اپنی سرگرمیوں کے بارے میں باقاعدگی سے مطلع کرنا یہاں تک کہ ووٹروں کے اعتماد پر پورے نہ اترنے والے نمائندوں کو معینہ مدت سے پہلے ہی سوویتوں کی رکنیت سے محروم کر دینا؛ ایگزیکیٹو اور دوسرے اداروں کے انجام دئے ہوئے کام کو کنٹرول کرنا اور انتظامیہ کے کام میں زیادہ سے زیادہ شہریوں کو شریک کرنا شامل ہے۔

پارٹی نظم ونسق کو جمہوری بنانے کی روش پر ثابت قدمی سے کاربند رہے گی، ریاستی اہمیت کے ایسے فیصلے مرتب اور منظور کرنے کا سلسلۂ عمل جاری رکھا جائے گا جو اچھے سے اچھے حلوں کے انتخاب کو، محنت کش عوام کی مختلف رایوں اور تجویزوں پر غور کرنے اور ان کا تقابل کرنے کو یقینی بناتا ہے۔

اُن معاملات کا دائرہ وسیع کیا جائے گا جو کام کے اجتماعیوں، سوویتوں کے مستقل کمیشنوں، ٹریڈ یونینوں، نوجوان

کمیونسٹ لیگ اور دوسری عوامی تنظیموں میں بحث کے بعد ہی طے کئے جائیں گے۔ زیادہ اہم قوانین کے مسودے اور فیصلے ملک گیر بحث اور ووٹنگ کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ کام یہ ہے کہ انتخابات میں اپنے امیدواروں کے لئے ووٹروں کی ہدایات اور شہریوں کی دوسری تجاویز اور مشوروں کی تعمیل کرنے اور انھیں پورا کرنے نیز رائے عامہ کا مطالعہ کرنے اور منظورہ فیصلوں اور ان کی صورت گری کے نتائج کے بارے میں آبادی کو بہتر طور پر باخبر کرنے کے نظام کو مسلسل بہتر سے بہتر بنایا جاتا رہے۔

پیداوار کے انتظام وانصرام، تہذیبی مراکز اور خدماتی اداروں کی تعمیر کے تمام معاملات میں اور سماج کی سیاسی زندگی میں کام کے اجتماعیوں کے حقوق میں توسیع اور سرگرمی میں اضافہ خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ کام کے اجتماعیوں کے عام اجلاسوں اور کونسلوں کے رول اور ان کے فیصلوں کی عمل آوری میں انتظامیہ کی ذمہ داری کو بڑھانے کے لئے اور فورمینوں، سکشنوں کے سربراہوں اور دوسری پیداواری اکائیوں کے رہنماؤں کے انتخاب کا طریقہ رائج کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

ریاستی مشینری اور تمام دوسرے انتظامی اداروں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کا کام بھی زبردست اہمیت رکھتا ہے۔ سوویت مشینری عوام کی خدمت کرتی ہے اور وہ عوام کے سامنے جواب دہ ہے۔ اُسے اہل اور مستعد ہونا چاہئے اور اپنا کام تیزی سے نمٹانے کے قابل ہونا چاہئے۔ ریاستی مشینری کو چاق وچوبند بنانا، لاگت کم کرنا، اور فاضل کاموں کو ختم کرنا، لال فیتہ شاہی، ضابطہ پرستی، محکمہ واریت اور علاقہ واریت کے مظاہر کا خاتمہ کرنا اور نااہل نیز کاہل افسروں سے جلد از جلد چھٹکارا پانا انتہائی ضروری ہے۔ لاپرواہی کے ساتھ کام، عہدہ کا ناجائز استعمال، خود پرستی، ذاتی منفعت کی ہوس، اقربا پروری اور جانبداری کو بے رحمی سے کچلنا چاہئے اور خطاکاروں کو سخت سزا دی جانی چاہئے۔

ریاستی اداروں کے عملے کی جواب دہی کے اصول کی سختی کے ساتھ تعمیل، اور خالی جگہوں کو انتخاب یا مقابلے کے ذریعہ بھرنے کے نظام کی توسیع کو پارٹی ضروری سمجھتی ہے۔ اجتماعی طور پر فیصلے کرنے کے اصول کو ثابت قدمی سے روبعمل لایا جانا چاہئے اور ہر عہدیدار کو کئے گئے کام کا شخصی طور پر ذمہ دار ہونا چاہئے؛ عملے کے ارکان کو معروضی طور پر ان کے کام سے جانچا جانا چاہئے اور فیصلوں کی واقعی عمل آوری پر موثر کنٹرول ہونا چاہئے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی ریاستی اور عوامی کنٹرول کی کارکردگی کو بڑھانے میں سرگرمی سے مدد بہم پہنچائے گی۔ عوامی کنٹرول کے اداروں میں محنت کش عوام کی شرکت کو پارٹی ان کی سیاسی پختگی کو بڑھانے اور عوامی مفادات کی حفاظت کرنے میں ان کی سرگرمی میں اضافہ کرنے اور معاملات کے تئیں مدبرانہ رویے کو اور عوامی ملکیت کے تئیں محتاط طرز عمل کو فروغ دینے کا ایک اہم وسیلہ تصور کرتی ہے۔

ریاستی اور سماجی زندگی کی قانونی اساس کو اور زیادہ مستحکم بنانے، سوشلسٹ قانون اور نظم وضبط کی سختی کے ساتھ پابندی کو یقینی بنانے، عدالتوں کے کام کو، پروکیوریٹر کے دفتر کے اداروں کی نگرانی کے کام کو، محکمہ انصاف اور محکمہ داخلی امور کے کام کو بہتر بنانے پر پارٹی نے ہمیشہ انتھک توجہ دی ہے اور آج بھی دے رہی ہے۔ ریاستی اداروں

کو کام کے اجتماعیوں، عوامی تنظیموں اور تمام محنت کش عوام کی تائید پر بھروسہ کرتے ہوئے سوشلسٹ املاک کی حفاظت اور اچھی حالت کو یقینی بنانے کے لئے، شہریوں کی نجی ملکیت کا، ان کی عزت ووقار کا تحفظ کرنے کے لئے وہ سب کچھ کرنا چاہئے جو ضروری ہے، انھیں جرائم کے خلاف، بدمستی اور الکحل زدگی کے خلاف انتھک جدوجہد کرنی چاہئے اور ہر طرح کی خلاف قانون حرکتوں کا تدارک اور ان کے اسباب کا سدِ باب کرنا چاہئے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی تمام عوام کی سوویت ریاست کے زیادہ اہم فرائض میں اس فریضے کو شامل کرتی ہے کہ وہ سوشلسٹ مادرِ وطن کی حفاظت کرے، ملک کے دفاع کو مضبوط اور ریاستی سلامتی کو یقینی بنائے۔

اندرونی حالات کے نقطۂ نظر سے ہمارے سماج کو کسی فوج کی ضرورت نہیں ہے، لیکن جب تک سامراج کی طرف سے جارحانہ جنگیں اور فوجی تصادمات شروع کرنے کا خطرہ موجود ہے، پارٹی سوویت یونین کی دفاعی صلاحیت کو بڑھانے، اس کی سلامتی کو مستحکم بنانے اور کسی بھی حملہ آور کو نیست و نابود بنانے کے لئے مسلح افواج کی تیاری اور کمربستگی کو تقویت پہنچانے پر متواتر توجہ دیتی رہے گی۔ مسلح افواج اور ریاستی سلامتی کے اداروں کو انتہائی چوکسی سے کام لینا چاہئے اور سوویت یونین نیز اس کے حلیفوں کے خلاف سامراجیوں کی سازشوں کا قلع قمع کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہنا چاہئے۔

فوجی سرگرمیوں اور مسلح افواج کیلئے کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی سوشلسٹ وطن کے دفاع کو بڑھانے کے لئے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ پارٹی کی رہنمائی میں ہی ملک کے دفاع اور سلامتی سے متعلق پالیسی اور سوویت فوجی نظریہ جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے دفاعی ہے اور جس کا مقصد بیرونی حملے کے خلاف ملک کی حفاظت کو یقینی بنانا ہے، تشکیل دیئے جاتے اور روبعمل لائے جاتے ہیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس بات کی ہر ممکن کوشش کرے گی کہ سوویت یونین کی مسلح افواج کی طاقت ایک ایسی سطح پر رہے کہ سامراج کی طاقتوں کو فوجی برتری حاصل نہ ہوسکے، سوویت ریاست کی دفاعی صلاحیت کو ہر لحاظ سے بہتر بنایا جاتا رہے اور برادر سوشلسٹ ملکوں کی فوجوں کے ساتھ فوجی بھائی چارہ مسلسل مضبوط تر ہوتا رہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس بات پر مسلسل توجہ دیتی رہے گی کہ سوویت مسلح افواج کی جنگی صلاحیت، فوجی جرأت و ہمت اور اعلیٰ تکنیکی معیاروں کا نظریاتی ثابت قدمی کا، افسروں وسپاہیوں کی اعلیٰ تنظیم اور ڈسپلن کا، اپنے وطن پرستانہ اور بین الاقوامیت پسندانہ فرض سے دفاداری کا مرکب بنی رہے۔

اس طرح سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی مستقبل میں بھی مسلح افواج کی سرگرمیوں پر اپنے تنظیمی اور رہنمایانہ اثر کو بڑھانے، یک فردی قیادت کے اصول کو مضبوط بنانے، سوویت فوج اور بحریہ کی پارٹی تنظیموں اور سیاسی اداروں کے رول اور اثر کا دائرہ پھیلانے اور اس بات کو یقینی بنانے کو بے حد اہم تصور کرتی ہے کہ

عوام کے ساتھ فوج کے خونی رشتے اور زیادہ مضبوط ہوں۔ ہر کمیونسٹ، ہر سوویت شہری کو ملک کی دفاعی صلاحیت کو مناسب سطح پر برقرار رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے مسلح افواج کی صفوں میں فوجی خدمت اور سوشلسٹ وطن کا دفاع سوویت شہریوں کے لئے باعثِ فخر اور ایک مقدس فریضہ ہے۔

عوامی تنظیموں کو عوام کی سوشلسٹ خود انتظامی کے نظام کے اہم حصوں کی حیثیت حاصل ہے۔ لہٰذا پارٹی ان کے رول کو بڑھانے کے کام کو ترجیحی اہمیت دیتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی ٹریڈ یونینوں کے وقار اور اثر میں مسلسل اضافہ میں سہولت بہم پہنچانا اپنا فریضہ مقرر کرتی ہے۔ ٹریڈ یونینیں محنت کش عوام کی انتہائی وسیع تنظیمیں، انتظام و انصرام کی، معاشی انتظام کاری کی اور کمیونزم کی ایک درسگاہ ہیں۔ ٹریڈ یونینوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بنیادی فرائض کو ثابت قدمی سے انجام دیں، یعنی عوامی دولت کے لگاتار اضافہ میں مدد بہم پہنچانے محنت کش عوام کے کام کاج اور رہن سہن کے حالات میں بہتری لانے آرام و فرصت کے مواقع بہتر بنانے اور محنت کش عوام کے حقوق اور مفادات کی حفاظت کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں، عوام کی کمیونسٹ تعلیم میں مسلسل حصہ لیں، پیداوار کی انتظام کاری اور سماجی امور کی انجام دہی میں انھیں شریک کریں اور شعوری محنت کے ڈسپلن کو بڑھائیں۔

ٹریڈ یونین تنظیموں کو عوام کی سوشلسٹ خود انتظامی کے فروغ میں اور ریاستی، سائنسی اور ثقافتی ترقی کے بنیادی سوالات کو حل کرنے میں زیادہ سرگرمی سے حصہ لینا چاہئے، سوویتوں اور محنت کش عوام کی دوسری تنظیموں کے ساتھ زیادہ قریبی تال میل پیدا کرنا چاہئے، سوشلسٹ مسابقت کی مہم اور اعلیٰ تجربے کے وسیع تر اطلاق کے لئے اس کے پرچار کی تحریک کو وسیع کرنا چاہئے، سماجی انصاف کے اصولوں کی عمل آوری پر کنٹرول کی سماجی شکلوں کو ترقی دی جانی چاہئے اور کام کے اجتماعیوں کی مدد کرنی چاہئے تاکہ وہ اپنے اختیارات سے کام لیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کل یونین لینینی نوجوان کمیونسٹ لیگ کو جو ایک سماجی سیاسی تنظیم ہے اور جس کے لکھوکھا ارکان سوویت نوجوانوں کے ترقی یافتہ حلقے کی نمائندگی کرتے ہیں، بجا طور پر اپنا وفادار مددگار اور قابل بھروسہ قوت سمجھتی ہے۔ نوجوان نسل کو پروان چڑھانے میں اور ملک کی سماجی و معاشی ترقی کے فریضوں کی انجام دہی میں پارٹی، نوجوان کمیونسٹ لیگ کے رول کو بڑھاتی رہے گی۔ نوجوان کمیونسٹ لیگ کی رہنمائی کرتے ہوئے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس کی صفوں کو تنظیمی اور سیاسی طور پر مضبوط بنانے اور نوجوان کمیونسٹ لیگ کے آزادانہ کردار کو بلند کرنے پر خصوصی توجہ دیتی ہے۔ نوجوان کمیونسٹ لیگ کو نوجوانوں کی محنتی اور سماجی سرگرمی کی مسلسل حوصلہ افزائی کرنی چاہئے اور ان کی مدد کرنی چاہئے تاکہ وہ مارکس وادی لینن وادی عالمی نقطۂ نظر اپنائیں، اپنے سیاسی اور اخلاقی معیاروں کو بلند کرتے رہیں اور سوشلزم نیز دنیا کے مستقبل کے بارے میں اپنی تاریخی ذمہ داری پوری طرح محسوس کریں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کوآپریٹیواداروں ۔ اجتماعی فارموں ، صارفین اور مکان سازی کے کوآپریٹیواداروں اور دوسری امداد باہمی کی تنظیموں اور انجمنوں کے کام میں بہتری کو فروغ دیتی ہے۔ وہ انھیں سوشلسٹ خود انتظامی کی ایک اہم شکل اور قومی معیشت کو ترقی دینے کا ایک موثر ذریعہ تصور کرتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی پیشہ ور لوگوں کی یونینوں، سائنسی، سائنس اور تکنالوجی، ثقافتی، تعلیمی کھیل کود، دفاعی اور دوسری رضا کارانہ انجمنوں، آبادی کی سماجی خود سرگرمی کے اداروں کی فعالیت کو مزید بڑھانے میں مدد بہم پہنچائے گی۔ ان تنظیموں سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے پارٹی کی پالیسی کو آگے بڑھانے میں زیادہ سے زیادہ حصہ ادا کریں گی اور ان محنت کشوں کے جنھیں وہ متحد کرتی ہیں۔ مفادات کی ہمہ گیر ترجمانی اور تکمیل پر توجہ دیں گی اور سوویت عوام کی شہری پہل کاری اور اُن کے احساس ذمے داری کو بڑھائیں گی۔

۵۔ نظریاتی اور تعلیمی کام، تعلیم عامہ، سائنس اور ثقافت

ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کی غرض سے پارٹی، مارکس واد، لینن واد کے نظریہ کی طاقت کا بھرپور استعمال کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی اور سوویت عوام کی سیاسی، نظریاتی، اخلاقی اور محنت سے متعلق تعلیم کے لئے مقصدی انداز میں کوشش کرے گی تاکہ وہ ایسے متوازن سماجی طور پر فعال افراد بن سکیں جن میں روحانی ثروت مندی بھی ہو اور اخلاقی پاکیزگی اور جسمانی اکلیت بھی۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی محنت کش عوام کو نظریاتی ایمانداری اور کمیونزم سے وفاداری، سوویت وطن پرستی اور پرولتاری، سوشلسٹ بین الاقوامیت پسندی اور کام اور عوامی ملکیت کے تئیں دیانتدارانہ رویے کے جذبے میں تعلیم دینے، روحانی ثقافت کے خزانوں کو عوام کی دسترس میں زیادہ سے زیادہ لانے اور سوشلسٹ طرز زندگی کی نفی کرنے والی قدروں کا خاتمہ کرنے کو اپنے نظریاتی کام کا بنیادی فریضہ تصور کرتی ہے۔

پارٹی کا یقین ہے کہ فرد کی تعلیم عوام کی بھلائی کے تعمیری کاموں میں سماجی زندگی اور سماجی، معاشی نیز ثقافتی ترقی کے فریضوں کی تکمیل میں اس کی سرگرم شرکت سے اٹوٹ طور پر جڑی ہوئی ہے۔ حقیقت سے، حقیقی مسائل سے خالی نظریاتی تعلیمی کام مجرد ہدایت اور بے مقصد مہمل لفاظی بن جاتا ہے اور کمیونزم کی تعمیر کے اشد ضروری فریضوں سے اُس کا کوئی تعلق نہیں رہ جاتا۔ نظریاتی کام کو سماجی عمل سے گہرے نظریاتی اور نظری متن و مواد سے جڑا ہوا ہونا چاہئے۔ اس میں داخلی اور بین الاقوامی زندگی کی حقیقتوں اور محنت کش عوام کے بڑھتے ہوئے ذہنی تقاضوں کو زیادہ بھرپور اور زیادہ صحیح طور پر مدنظر رکھا جانا چاہئے اور اسے عوام سے قریب، سچا مدلل اور قابلِ فہم ہونا چاہئے۔

قول اور عمل کا اتحاد بھی جو پارٹی اور ریاست کی تمام سرگرمیوں کا اہم ترین اصول ہے، نظریاتی تعلیمی کام کی ایک ناگزیر شرط ہے۔ اس میں سرگرم شرکت عہدیداروں کا، ہر کمیونسٹ کا فرض ہے۔

پارٹی مندرجہ ذیل فریضوں کا تعین کرتی ہے:

نظریاتی تعلیمی کام کے میدان میں

سائنسی عالمی نقطہ نظر کی تشکیل ـــ سوشلزم نے سوویت سماج کی ثقافتی زندگی میں فلسفیانہ، معاشی اور سماجی۔ سیاسی خیالات کے ایک مربوط و ہم آہنگ نظام کے طور پر مارکس واد لینن واد پر مبنی سائنسی عالمی نقطہ نظر کے رواج کو یقینی بنا دیا ہے۔ پارٹی، سوویت سماج کی زندگی میں رونما ہونے والے نئے مظاہر کے مطالعہ اور تعمیم کے ذریعہ مارکس واد، لینن واد کے نظریے کو تخلیقی انداز میں ترقی دیتے رہنا، سوشلسٹ برادری کے دوسرے ملکوں اور عالمی کمیونسٹ، مزدور طبقے اور قومی آزادی کی اور جمہوری تحریکوں کے تجربے کو مدنظر رکھنا اور طبیعیات، تکنیکی اور سماجی علوم کی ترقیات کا تجزیہ کرنا اپنا ایک اہم ترین فرض تصور کرتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس بات کا مسلسل خیال رکھے گی کہ تمام سوویت عوام مارکس وادی، لینن وادی تعلیمات پر پوری قدرت حاصل کریں، اپنے سیاسی معیاروں کو بلند کریں، پارٹی پالیسی کی تیاری میں شعوری طور پر حصہ لیں اور اسے سرگرمی کے ساتھ حقیقت کی شکل دیں۔

محنت کی تعلیم ـــ تعلیمی کام میں پارٹی اس بات پر توجہ مرکوز کرتی ہے کہ تمام سوویت شہریوں میں عام بھلائی کے لئے ایماندارانہ کام کے، چاہے وہ جسمانی کام ہو یا ذہنی، گہرا احترام اور آمادگی پیدا کی جائے، کام، سماج کی مادی اور روحانی دولت کا اصل ذریعہ، فرد کی سماجی حیثیت کا اصل پیمانہ ہے۔ ساتھ ہی وہ اس کا مقدس فرض اور فرد کی کمیونسٹ تعلیم کی اساس ہے۔ پارٹی ایماندارانہ اور انتہائی موثر کام کے وقار کو مسلسل بڑھانے، محنت کی پہل کاری اور جدت واختراع کی حوصلہ افزائی کرنے اور کام کے تئیں کمیونسٹ رویے کے اصول کو مستحکم بنانے پر ہمیشہ توجہ دے گی۔

کمیونسٹ اخلاقیات کا نفاذ ـــ کمیونزم کی سمت بتدریج پیش قدمی کے ساتھ ساتھ کمیونسٹ اخلاقیات کی تخلیقی صلاحیت و توانائی بھی جو انتہائی انسان دوستانہ، منصفانہ اور شریفانہ اخلاقیات ہے اور جو انقلابی جدوجہد کے مقاصد اور کمیونزم کے آدرشوں سے وفاداری پر مبنی ہے، اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ بھرپور طور پر آشکار کر رہی ہے۔ ہماری اخلاقیات نے عالمی انسانی اخلاقی قدروں، لوگوں کے طور طریق اور باہمی تعلقات کے اصولوں کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے۔ یہ تعلقات اور طور طریق عوام الناس نے استحصال کے خلاف، آزادی اور سماجی برابری، امن اور مسرت کے لیے، اپنی صدیوں پرانی جدوجہد کے دوران تشکیل دیے ہیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی جس کمیونسٹ اخلاقیات کی داعی ہے وہ اس طرح ہے:

اجتماعیت پسندانہ اخلاقیات ۔ اس کا بنیادی اصول ہے "فرد جماعت کے لئے، جماعت فرد کے لئے" اس اخلاقیات کا خود غرضی، خود پسندی اور مفاد پرستی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ عوام کے مشترکہ، اجتماعی اور نجی مفادات کا ہم آہنگ مرکب ہے؛

— انسان دوستانہ اخلاقیات ۔ یہ محنت کش کو شریف اور نیک بناتی ہے اور اس کے لئے گہرے جذبۂ احترام سے معمور ہے اور اس کی عزت نفس پر دست اندازی کے لئے اس میں قطعی کوئی گنجائش نہیں۔ لوگوں کے درمیان حقیقی انسان دوستانہ تعلقات ۔ رفیقانہ تعاون اور باہمی امداد کے تعلقات قائم کرتی ہے اور نجی و عوامی زندگی میں خیر سگالی، ایمان داری، سادگی اور انکسار پر زور دیتی ہے۔

— فعال اور پُرجوش اخلاقیات ۔ یہ اخلاقیات فرد کو محنت کے میدان میں اور تخلیقی کاموں کی نئی نئی کامیابیاں حاصل کرنے کی، اپنے اجتماعیہ اور سارے ملک کے معاملات میں ذاتی دلچسپی لینے اور شریک ہونے کی، سوشلسٹ طرز زندگی کی نفی کرنے والی ہر چیز کو مسترد کرنے اور کمیونسٹ آدرشوں کے لئے ثابت قدمی سے جد وجہد کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

وطن دوستانہ اور بین الاقوامیت پسندانہ تعلیم ۔ کمیونسٹ پارٹی اس بات کے لئے ان تھک جد وجہد کرتی رہے گی کہ ہر سوویت شہری اکتوبر انقلاب کے ملک کے لئے جہاں وہ پیدا ہوا اور پروان چڑھا ہے، اپنے جذبۂ محبت اور دنیا کی اولین سوشلسٹ ریاست کی تاریخی کامیابیوں پر اپنے جذبۂ افتخار کو پرولتاری، سوشلسٹ بین الاقوامیت پسندی سے وفاداری اور برادر ملکوں کے محنت کش عوام کے ساتھ، سامراج کے خلاف اور سماجی ترقی و امن کے لئے لڑنے والے تمام لوگوں کے ساتھ طبقاتی یکجہتی کے احساس سے جوڑ دے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اور سوویت ریاست یہ چاہتی ہیں کہ دوستی اور اخوت کے وہ احساسات جو سوویت یونین کی تمام قوموں اور قومیتوں کو رشتۂ اتحاد میں منسلک کرتے ہیں، قومیتوں کے درمیان تعلقات کے اعلیٰ معیار اور قوم پرستی و شاونزم کے، قومی تنگ نظری اور قومی انانیت کے کسی بھی مظہر کو نیز ان رسموں اور رواجوں کو جو زندگی کی کمیونسٹ تشکیل نو کے راستے میں حائل ہوتے ہیں، برداشت نہ کرنے کا رویّہ ہر سوویت شہری کا بنیادی وصف بن جائے۔

پارٹی کے نظریاتی تعلیمی کام کا ایک اہم فریضہ یہ ہے کہ عوام کو فوجی وطن دوستانہ تعلیم دے۔ اور اس بات کی ضمانت حاصل کی جائے کہ ہر شخص سوشلسٹ وطن کا دفاع کرنے، اس کے لئے اپنی تمام توانائیاں اور اگر ضرورت پڑے تو اپنی زندگی تک قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔

قانونی تعلیم ۔ پارٹی فرد میں ایک اعلیٰ مدنی جذبہ، سوویت قوانین اور سوشلسٹ برادری کے قواعد و ضوابط کا احترام، سوشلسٹ قانون کی کسی بھی خلاف ورزی کو برداشت نہ کرنے کا رویّہ، قانون اور نظم و ضبط کی برقراری میں سرگرم حصہ لینے کے لئے آمادگی پیدا کرنے کو زبردست اہمیت دیتی ہے۔

لامذہبی تعلیم ۔ پارٹی سائنسی، مادیت پرستانہ عالمی نقطۂ نظر کو وسیع پیمانے پر عام کرنے، مذہبی

لوگوں کے جذبات کو مجروح کئے بغیر مذہبی تعصبات کو ختم کرنے کے لئے نظریاتی ذرائع استعمال کرتی ہے ضمیر کی آزادی سے متعلق آئینی ضمانتوں کی سختی کے ساتھ تعمیل پر زور دیتے ہوئے پارٹی مذہب کو سماج اور فرد کو نقصان پہنچانے کے لئے استعمال کرنے کی کوششوں کی مذمت کرتی ہے۔ عوام کی محنتی اور عوامی سرگرمی کو بڑھانا، ان کی تعلیمی سطح کو بلند کرنا اور نئی سوویت روایات اور رسم و رواج کو وسیع پیمانے پر عام کرنا، لامذہبی تعلیم کا ایک اہم حصّہ ہے۔

اجنبی نظریے اور اخلاقیات کے مظاہر نیز تمام ایسے منفی مظاہر سے لڑنا جو لوگوں کے ذہن اور برتاؤ میں موجود ماضی کی باقیات اور سماجی زندگی کے مختلف میدانوں میں انجام دئے گئے کام میں موجود نقائص اور خامیوں سے نیز سامنے آتے والے مسائل کے حل میں تاخیر سے جڑے ہوئے ہیں۔ کمیونسٹ تعلیم کا ایک اہم اور اٹوٹ حصّہ ہے۔ پارٹی، محنت کے نظم وضبط کی خلاف ورزیوں، غبن اور رشوت خوری، منافع خوری اور کاہلی، بدمستی اور غنڈہ گردی، دولت بٹورنے اور ذاتی ملکیت پسندی کی ذہنیت، خوشامد اور چاپلوسی کے مظاہر کو ثابت قدمی کے ساتھ ختم کرنے کو سب سے زیادہ اہمیت دیتی ہے۔ اس مقصد کے لئے رائے عامہ کے دباؤ اور قانون کی طاقت دونوں کو پورے طور پر کام میں لانا ضروری ہے۔

.بورژوا نظریہ کے خلاف جدوجہد۔ دو عالمی نقاطِ نظر کے درمیان بین الاقوامی میدان میں جاری شدید ترین جدوجہد دو عالمی نظاموں یعنی سوشلزم اور سرمایہ داری کے مقابلہ کی عکاسی کرتی ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اپنا یہ فریضہ سمجھتی ہے کہ سوشلزم کے بارے میں اور سوویت یونین کی داخلی اور خارجہ پالیسی کے بارے میں سچائی کو قوموں تک پہنچایا جائے، سوویت طرز زندگی کی سرگرمی سے تبلیغ کی جائے اور سامراج کے عوام دشمن اور انسانیت سوز کردار کو نیز اس کے استحصالی جوہر کو پوری طاقت سے اور مدلل انداز میں بے نقاب کیا جائے۔ وہ سوویت عوام میں اعلیٰ سیاسی شعور اور چوکسی کو، واضح طبقاتی موقفوں سے سماجی مظاہر کا تجزیہ کرنے کی صلاحیت اور سوشلزم کے آدرشوں اور روحانی قدروں کو سربلند رکھنے کی صلاحیت کو پروان چڑھائے گی۔

عوامی اطلاعاتی اور پروپیگنڈا ادارے سماج کی زندگی میں روزافزوں رول ادا کر رہے ہیں۔ پارٹی اس بات پر زور دے گی کہ وہ داخلی اور بین الاقوامی زندگی میں رجحانات اور مظاہر کا، معاشی اور سماجی سلسلہ ہائے عمل کا زیادہ گہرائی سے تجزیہ کریں، ہر نئی ترقی یافتہ چیز کی سرگرمی سے حمایت کریں، عوام سے تعلق رکھنے والے فوری توجہ طلب معاملے اٹھائیں اور ان کے حل کے طریقے تجویز کریں۔ اخبارات، ٹیلی ویژن اور ریڈیو کو یہ چاہیئے کہ وہ لوگوں کو سیاسی طور پر صاف، بامقصد، عمیق، بروقت، معلوماتی، واضح اور قابلِ فہم خبریں اور تبصرے فراہم کریں۔ اخبارات اور تمام دوسرے اطلاعاتی و پراپیگنڈا اداروں کو پارٹی کی ہمیشہ مدد و حمایت حاصل رہے گی۔

ٹیلی ویژن براڈ کاسٹنگ کی ترقی پر، آبادی تک ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے زیادہ سے زیادہ پروگرام پہنچانے اور نشریات، کے مواد کو زیادہ سے زیادہ اثباتی اور نظریاتی اور فنکارانہ لحاظ سے برتر اور دلچسپ ترین بنانے پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

نظریاتی، تعلیمی اور پروپیگنڈا کام میں سے کھوکھلی لفاظی، خودنمائی، ضابطہ پرستی کے تمام مظاہر کا خاتمہ کرنا بے حد ضروری ہے۔ اس کے تمام طریقوں اور شکلوں کو عوام کو ملک کو درپیش فریضوں کی انجام دہی کے لئے منظم اور متحرک کرنے میں مدد دینی چاہیے۔ اس کے لئے انھیں پارٹی اور ریاستی اداروں اور عوامی تنظیموں کے کام کی وسیع پیمانے پر تشہیر، عوام کے ساتھ راست اور صاف صاف بحث کو یقینی بنانا، صحیح رائے عامہ تشکیل دینا اور عملی معاملات پر اس کے اثر کو بڑھانا چاہیئے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی نظریاتی کام کی مادی اساس کو مضبوط بنانے پر مسلسل توجہ دے گی۔

تعلیم عامہ کے میدان میں

پارٹی اپنی اس پالیسی پر ثابت قدمی سے گامزن ہے کہ ایسے باشعور اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کو پروان چڑھایا جائے اور ان کو تربیت دی جائے جو جسمانی اور ذہنی دونوں ہی طرح کے کام کرنے کے اہل ہوں اور جو قومی معیشت میں، سماجی اور ریاستی زندگی کے مختلف میدانوں میں، سائنس اور ثقافت میں اپنا کام جوش وخروش اور توانائی کے ساتھ انجام دے سکیں۔ سوویت یونین میں قائم کردہ حقیقی معنوں میں عوامی اسکولوں کے نظام نے علم و جانکاری کو تمام شہریوں کے دسترس میں کر دیا ہے اور تاریخی لحاظ سے مختصر مدت میں ناخواندگی کے مکمل خاتمہ اور عام ثانوی تعلیم کے رواج کو ممکن بنا دیا ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سماجی اور معاشی ترقی کو تیز رفتار بنانے کی ضرورت کا کمیونسٹ تعمیر کے امکانات کا اور سائنسی وتکنیکی ترقی کے تقاضوں کا خیال رکھتے ہوئے تعلیم عامہ کے نظام کو بہتر بناتی رہے گی۔ عام تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کے اسکولی نظام میں اصلاحات جو اس وقت ملک میں رائج کی جارہی ہیں، یکساں پولی تکنیکل لیبر اسکول کے لینن وادی اصولوں کے تخلیقی ارتقاء پر مبنی ہیں اور ان کا مقصد نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کے معیاروں کو مزید بلند کرنا، انھیں مستقبل کی اپنی عملی زندگی کے لئے بہتر طور پر تیار کرنا اور ہمہ گیر پیشہ ورانہ تربیت کی طرف بتدریج بڑھنا ہے۔ اسکولوں کا فرض ہے کہ وہ طالب علموں میں اپنے وطن سے محبت، اجتماعیت پسندی، اپنے بزرگوں، والدین، ٹیچروں کے لئے احترام کا جذبہ پیدا کریں، ان میں اپنے مطالعہ اور کام کے معیار کے لئے نیز اپنے طور طریق کے لئے ذمے داری کا گہرا احساس جگائیں اور طالب علموں کی خود انتظامی کی حوصلہ افزائی کریں۔ منصوبہ بند اقدامات کی عمل پذیری سے پیشہ ورانہ تربیت اور عام تعلیم کے طریقوں اور ان کی شکلوں کو مسلسل فروغ حاصل ہوگا، اور وہ ایک دوسرے کے قریب تر آئیں گے اور آگے چل کر آپس میں مل جائیں گے۔

سائنسی، تکنیکی اور سماجی ترقی کی ضرورتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ثانوی تخصیصی اور اعلیٰ تعلیم کے نظام کو مزید ترقی دی جائے گی۔ اسے پیداوار، سائنس اور ثقافت کے تقاضوں کو فوری طور پر محسوس کرنا چاہیئے اور ایسے ماہرین سے متعلق قومی معیشت کی ضرورتوں کو پورا کرنا چاہیئے جو بیک وقت اعلیٰ پیشہ ورانہ معیاروں، نظریاتی و سیاسی پختگی اور تنظیمی و انتظامی صلاحیت کے حامل ہوں۔ پارٹی اعلیٰ تربیت کے ایسے نظام کے فروغ کو زبردست اہمیت دیتی ہے جو مراسلاتی اور شبینہ نصابوں کے تعلیمی نظام کے ساتھ مل کر تمام محنت کش عوام کو اپنی تعلیم جاری رکھنے، اپنے علم کو بڑھانے اور تازہ کرنے نیز عام ثقافتی و پیشہ ورانہ معیاروں کو بلند کرنے کے لئے سازگار مواقع فراہم کریگی

پارٹی تدریسی عملہ پر اور تعلیم کے سارے نظام کی مادی اساس کو مضبوط بنانے اور وسیع کرنے پر پیہم توجہ دے گی

سائنس کے میدان میں

پیداآور قوتوں کو بڑھانے، سماجی تعلقات کو بلند کرنے، بنیادی طور پر نئے قسم کے سازوسامان اور تکنالوجی کی تیار کرنے، محنت کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے، زمین کے اندر کے اور سمندر میں چھپے قدرتی وسائل کو کام میں لانے، بیرونی خلاء کی کھوج کرنے اور ماحول کو بہتر بنانے اور اس کی حفاظت کرنے میں سائنس روزافزوں طور پر اہم رول ادا کر رہی ہے۔

سائنس کے میدان میں پارٹی کی پالیسی کا مقصد علم کے تمام شعبوں کی تیز رفتار ترقی کے لیے سازگار حالات پیدا کرنا، منصوبہ بند معاشی اور سماجی مقاصد کے حصول اور سماج کی روحانی ترقی کو تیز رفتار بنانے سے متعلق تحقیقات کے زیادہ امید افزا میدانوں میں افرادی قوت اور مادی اور مالی وسائل کو مرتکز کرنا اور ملک کے لئے قابلِ بھروسہ دفاعی صلاحیت کو یقینی بنانا ہے۔

جدلیاتی۔ مادیت پرستانہ طریقے طبیعیاتی اور سماجی مطالعات میں ترقی کے لئے بنیادی اور آزمودہ اساس رہے ہیں اور آج بھی ہیں۔ انھیں تخلیقی انداز میں ترقی دینا اور تحقیقات اور سماجی عمل میں ان کا ہنرمندی سے اطلاق کرنا چاہیئے۔

سوویت سائنس سے تقاضا کیا جاتا ہے کہ وہ سائنسی و تکنیکی ترقی کے بنیادی میدانوں میں رہنمایانہ موقف حاصل کرے اور طویل مدتی و جاریہ پیداواری، سماجی اور معاشی مسائل کے موثر اور بروقت حل فراہم کرے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ بنیادی اور تجسسی تحقیقات کی ترجیحی ترقی کو یقینی بنایا جائے، قومی معیشت اور انسانی سعی کے دوسرے میدانوں میں سائنسی تصورات کے جلد از جلد اطلاق پر زور دیا جائے۔ سائنس اور پیداوار کو مربوط کرنے اور سائنسی وتکنیکی ترقی کی رہنمائی کرنے کی تنظیمی، معاشی شکلوں کو مسلسل بہتر بنانا چاہیئے اور اہم اطلاقی تحقیقات اور ترقیاتی کوششوں کے دائرے کو وسیع کرنا چاہیئے اور ان کی اثر انگیزی کو بڑھانا چاہیئے۔ علمی اداروں میں، اعلیٰ تعلیم کے مراکز اور صنعت میں کام کرنے والے سائنسی اجتماعیوں کے تفاعل کو مسلسل مضبوط بنانا چاہیئے۔

سماجی علوم کے ماہروں کو عالمی ترقی کے اور سوویت یونین نیز دوسرے سوشلسٹ ملکوں میں نئے سماج کی تعمیر کے تجربے کا، پیداآور قوتوں کی جدلیات کا، سوشلزم میں پیداواری، مادی اور روحانی میدانوں کے تعلقات کا، کمیونسٹ نظام کی تشکیل کو منضبط کرنے والے عام قوانین کا اور اس کے اعلیٰ مرحلہ کی سمت بتدریج پیش رفت کو یقینی بنانے والے طریقوں کا مطالعہ اور جامع انداز میں تجزیہ کرنے پر اپنی توجہ مرکوز کرنی چاہئے۔ موجودہ مرحلہ پر ماہرین سماجیات کا ایک سب سے ضروری فریضہ سوشلسٹ سماج میں موجود معروضی تضادات کا سائنسی طور پر تجزیہ کرنا، اُن پر قابو پانے کی مدلل سفارشات مرتب کرنا اور قابل بھروسہ معاشی اور سماجی پیش گوئیاں کرنا ہے۔

کمیونسٹ، مزدور طبقہ اور قومی آزادی کی تحریکوں اور سرمایہ دارانہ سماج میں جو سلسلہ ہائے عمل جاری ہیں ان کا گہرائی سے مطالعہ کیا جانا چاہئے۔ دنیا میں واقعات کی روش نوع انسانی کے سامنے عالمی نوعیت کے کئی سوال اٹھاتی ہے جن کا سائنس کو صحیح جواب فراہم کرنا چاہئے۔ بورژوا نظریہ اور اصلاح پسندی، ترمیم پسندی اور کٹھ ملائیت سے لڑنا سماجی سائنس کا آج بھی ایک اہم فریضہ ہے۔

جہاں تک پارٹی کا تعلق ہے وہ سائنس کے میدان میں جرأت مندانہ تحقیقات اور کھوج کی، نظریات اور مکاتب خیال کے درمیان مقابلہ کی، بارآور بحث و مباحث کی حمایت کرتی ہے۔ خطیبانہ باتیں اور حقائق کا مجہول انداز میں اندراج، جن میں جرأتمندانہ نظریات کی تعمیم کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی، سائنس کے لئے اجنبی ہیں، وقت گزاری کے برابر ہیں اور ان کا حقیقت سے کوئی ربط نہیں ہے۔ آج کے اہم اور پیچیدہ مسائل سماجی، طبیعیاتی اور تکنیکی علوم کے وسیع تر اتحاد و انضمام کا مطالبہ کرتے ہیں۔ سائنس کی تنظیم کی انہی شکلوں کو وسعت دینی چاہئے جو عصری مسائل کے بین شعبہ جاتی مطالعہ کو، سائنسی کارکنوں کی مناسب حرکت پذیری کو، سائنسی مراکز کے لئے لچکدار ڈھانچے اور موثر تحقیقات و ترقیات کو یقینی بناتی ہیں۔ سماجی اور معاشی ترقی کے منصوبوں کی تیاری اور تکمیل میں اُن کے رول کو بڑھانا چاہئے۔ سائنسی ترقی کی ایک لازمی شرط اس میں تازہ قوتوں، خاص طور سے پیداواری قوتوں کو مسلسل شامل کرنا، سائنس دانوں کی تخلیقی توانیوں کو موثر طور سے استعمال میں لانا اور نظریاتی و اطلاقی مسائل کے حل میں ان کے حقیقی حصّے کی بنیاد پر ان کے کام کیلئے ترغیبات مہیا کرنا ہے۔

ثقافتی ترقی، ادب اور فنون لطیفہ کے میدان میں

کثیر قومی سوویت ثقافت کی ترقی جو حقیقی معنوں میں عوامی ثقافت ہے اور جسے بین الاقوامی مقبولیت حاصل ہے، ہمارے نظام کا ایک تاریخی کارنامہ ہے۔ اس ثقافت کے طاقتور اثر کے سرچشمے زندگی کی سچائی سے اور سوشلزم و کمیونزم کے آدرشوں سے اس کی وفاداری، اس کی گہری انسان دوستی اور رجائیت پسندی اور عوام کے ساتھ اس کے قریبی رشتے ہیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس بات کو بے حد اہمیت دیتی ہے کہ مادی اور روحانی ثقافت کی قدروں کو محنت کش عوام اپنے اندر زیادہ سے زیادہ سمیٹ لیں اور فنی تخلیقی کام میں زیادہ سے زیادہ سرگرمی سے حصہ لیں۔ ثقافتی ترقی کے لینن وادی اصولوں سے پیہم رہنمائی حاصل کرتے ہوئے پارٹی محنت کش عوام

اور پروان چڑھتی ہوئی نسل کے جمالیاتی ذوق کی تربیت پر دھیان دے گی اور اس بات کا خیال رکھے گی کہ قومی اور عالمی نئی ثقافت کی بہترین قدروں اور خوبیوں سے انھیں واقف کرایا جائے۔ جمالیاتی اصولوں سے انھیں کام کے لئے اور زیادہ حوصلہ ملے گا، فرد کی حیثیت بلند ہوگی اور روزمرہ زندگی مالامال بنے گی۔

ثقافتی شعبے کا فرض ہے کہ وہ آبادی کے مختلف حصوں کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرے، عوام کی شوقیہ فنکارانہ سرگرمی کے لئے مناسب مواقع فراہم کرے، انسانی صلاحیتوں کو فروغ دے، سوشلسٹ طرزِ زندگی کو ثروت مند بنائے اور صحت مندانہ طلب اور اعلیٰ جمالیاتی ذوق کو پروان چڑھائے۔ پارٹی ان فریضوں کی موثر تکمیل کے لئے ایک ضروری شرط اسے تصور کرتی ہے کہ ثقافتی تعلیم کے متن اور طریقوں کو لگاتار بہتر بنایا جائے، سرگرمیوں کو بڑھاوا دیا جائے، اس کام کی مادی بنیاد کو مستحکم کیا جائے اور گاؤں نیز نو ترقی یافتہ علاقوں میں ثقافتی ترقی کے پروگراموں کو شدت کے ساتھ عمل میں لایا جائے۔

پارٹی ادب اور فنون لطیفہ کے رول کو ہر طرح سے فروغ دے گی۔ انھیں عوام کے مفادات اور کمیونزم کے آدرش کی خدمت انجام دینی چاہیئے، کروڑوں لوگوں کے لئے مسرت اور فیضان کا سرچشمہ ہونا چاہیئے، ان کی خواہشات، جذبات اور خیالات کا آئینہ دار ہونا چاہیئے اور ان کے نظریاتی ارتقا نیز اخلاقی تعلیم میں معاونت کرنی چاہیئے۔

ادب اور فنون لطیفہ کی ترقی کے لئے بنیادی چیز یہ ہے کہ عوام کی زندگیوں کے ساتھ ان کے رشتوں کو مضبوط بنایا جائے، سوشلسٹ حقیقت کو سچائی کے ساتھ اور انتہائی فنکارانہ انداز میں پیش کیا جائے، جو کچھ نیا اور ترقی یافتہ ہے اس کی پرجوش، واضح اور بھرپور تصویر پیش کی جائے اور سماجی ترقی میں حائل ہونے والی ہر چیز کا موثر انداز میں پردہ فاش کیا جائے۔

سوشلسٹ حقیقت نگاری کا فن پارٹی اور عوام سے وفاداری کے اصولوں پر مبنی ہے۔ اس میں زندگی کی سچی اور فنکارانہ تصویر بھی ملتی ہے اور قومی و عالمی ثقافت کی تمام ترقی پسندانہ روایتوں کا استعمال اور ارتقا بھی۔ دنیائے ادب اور فنون لطیفہ سے وابستہ کارکنوں کو حقیقی معنوں میں آزاد تخلیقی کاوشوں کے، پیشہ ورانہ مہارت اور حقیقت پسندی کی مختلف شکلوں، اسلوبوں اور طرزوں کی مزید ترقی کے وسیع مواقع حاصل ہیں۔ عوام کے ثقافتی معیاروں کے فروغ کے ساتھ ساتھ سماج کی زندگی پر اور اس کے اخلاق و نفسیاتی ماحول پر فن کا اثر بھی بڑھتا ہے۔ اس سے فنی کارکنوں کی اپنے تخلیقی کام کی نظریاتی سمت اور اپنی تخلیقات کے فنی تاثر کی طاقت کے سلسلے میں ذمہ داری بھی بڑھتی جاتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی صلاحیت اور فنکارانہ تجسس کے تئیں محتاط اور پُراحترام رویّہ اپناتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اس نے دانشوروں کی یونینوں، رائے عامّہ اور ادب و فنون لطیفہ کی مارکس وادی لینن وادی تنقید پر انحصار کرتے ہوئے، نظریاتی کھوکھلے پن، عالمی نقطۂ نظر میں طرح طرح کی بے راہ روی، جمالیاتی

بے اثری کے مظاہر کے خلاف ہمیشہ جدوجہد کی ہے اور آئندہ بھی کرتی رہے گی۔

سوویت ثقافت قوموں کے درمیان باہمی مفاہمت اور دوستی کو فروغ دیتی ہے اور سامراج، رجعت پسندی اور جنگ کے خلاف جدوجہد میں سرگرم حصہ ادا کرتی ہے۔ سوشلسٹ سماج کی روحانی زندگی کی نظریاتی ثروت مندی اور رنگا رنگی نیز اُس کی حقیقی انسان دوستی کا اظہار کرتے ہوئے وہ عالمی ثقافت کو ثروت مند بناتی ہے اور اپنے آپ کو نوع انسان کی روحانی ترقی کے ایک طاقتور عنصر کی حیثیت سے اور مستقبل کے کمیونزم کی ثقافت کے نمونے کے طور پر زیادہ سے زیادہ پُر اثر طور پر آشکار کرتی ہے۔

حصّہ سوم

بین الاقوامی میدان میں، امن اور سماجی ترقی کی جدوجہد میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے فریضے

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی بین الاقوامی پالیسی سوشلسٹ سماج کی جو استحصال اور استیصال سے پاک ہے اور جس میں کوئی ایسے طبقے یا سماجی گروہ نہیں ہیں جن کا جنگ چھیڑنے سے کسی طرح کا مفاد وابستہ ہو، انسان دوستانہ فطرت پر مبنی ہے۔ وہ ملک کے اندر پارٹی کے بنیادی، طویل مدتی فریضوں سے اٹوٹ طور پر جڑی ہوئی ہے اور سوویت عوام کی تعمیری کام میں منہمک رہنے اور تمام قوموں کے ساتھ امن کی فضا میں زندگی بسر کرنے کی مشترکہ آرزو کی عکاسی کرتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی بین الاقوامی پالیسی کے اہم ترین مقاصد اور سمتیں حسب ذیل ہیں:

— سوشلسٹ سماج کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے اور سوویت یونین میں کمیونزم کی طرف پیش رفت کے لئے سازگار بیرونی حالات مہیا کرنا؛ عالمی جنگ کے خطرے کو دُور کرنا اور عالمی سلامتی اور ترک اسلحہ کو حاصل کرنا؛

— سوویت یونین اور برادرانہ سوشلسٹ ملکوں کے درمیان تعاون کو متواتر ترقی دینا اور وسیع کرنا اور عالمی سوشلسٹ نظام میں استحکام اور ترقی کو ہمہ گیر طور پر فروغ دینا؛

— نوآزاد ملکوں کے ساتھ مساوات اور دوستی کے تعلقات کو ترقی دینا؛

— سوویت یونین اور سرمایہ دارانہ ریاستوں کے درمیان پُرامن بقائے باہم اور کاروباری طرح کے باہمی طور پر فائدہ مند تعاون کی بنیاد پر تعلقات کو برقرار رکھنا اور فروغ دینا؛

— کمیونسٹ اور انقلابی، جمہوری پارٹیوں کے ساتھ، بین الاقوامی مزدور تحریک کے ساتھ اور قوموں

کی قومی آزادی کی جدوجہد کے ساتھ بین الاقوامیت پسندانہ یکجہتی۔

خارجہ پالیسی کے معاملات کے تئیں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کا رویہ ثابت قدمی کے ساتھ سوویت عوام کے مفادات کے تحفظ اور سامراج کی جارحانہ پالیسی کی اٹل طور پر مخالفت کے ساتھ بات چیت کرنے اور گفتگو کے ذریعے بین الاقوامی مسائل کے تعمیری حل دریافت کرنے کیلئے آمادگی کا امتزاج ہے۔

خارجہ پالیسی کی امن پسندانہ روش نے جو پارٹی نے مرتب کی ہے اور جس پر سوویت ریاست ملک کی دفاعی صلاحیت کو مضبوط اور مستحکم بناتے ہوئے متواتر کاربند ہے، سوویت عوام کے لئے اور دُنیا کے زیادہ تر لوگوں کے لئے ۲۰ویں صدی کے دوران امن کی فضا میں زندگی کی سب سے زیادہ طویل مدت کو یقینی بنایا ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سوویت عوام کی تعمیری کاوشوں کے لئے پُرامن حالات کو قائم و برقرار رکھنے، بین الاقوامی تعلقات کو بہتر بنانے، ہتھیاروں کی دوڑ کو جو دُنیا میں پھیل گئی ہے، روکنے اور نیوکلیائی جنگ کے خطرے کو جو قوموں کے سروں پر منڈلا رہا ہے، دُور کرنے کے لئے وہ سب کچھ کرے گی جو اس کے اختیار اور امکان میں ہے۔

موجودہ اور آئندہ نسلوں کی زندگی کے آدرش کی خاطر امن کی حفاظت کرنے اور اس کو مستحکم بنانے اور جارحیت اور عسکریت پسندی کی علمبردار طاقتوں کو لگام دینے سے بڑھ کر اور کوئی اعلیٰ اور ذمہ دارانہ نصب العین نہیں ہے۔ جنگوں سے پاک، ہتھیاروں سے پاک دنیا، سوشلزم کا آدرش ہے۔

ا۔ سوشلسٹ ملکوں کے ساتھ تعاون

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کے مزید فروغ و استحکام کو بنیادی اہمیت دیتی ہے۔

ہماری پارٹی سوویت یونین اور عالمی سوشلسٹ نظام کی دوسری تمام ریاستوں کے درمیان پائیدار رفیقانہ تعلقات اور گوناگوں تعاون کی خواہاں اور اس کے لئے کوشاں ہے۔ وہ یہ مان کر چلتی ہے کہ سوشلزم کے ملکوں کی یک جہتی ان میں سے ہر ایک ملک کے مفادات کی اور ان کے مشترکہ مفادات کی تکمیل کرتی ہے اور امن اور سوشلسٹ آدرشوں کی فتح کے نصب العین کو فروغ دیتی ہے۔

دوستی کے تعلقات کا جامع استحکام اور سوشلسٹ برادری کے دوسرے ملکوں کے ساتھ سوویت یونین کے تعلقات میں ترقی اور کاملیت، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے لئے خصوصی توجہ کا معاملہ ہے۔ ان کے ہمہ جہت تعاون کی محرک قوت حکمران کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں میں مضمر ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی برادرانہ ملکوں کے کمیونسٹوں کے اتحاد اور یک جہتی کو مستحکم کرنے اور سماجی معاملات سرانجام دینے کے طریقۂ کار کی باہمی بنیاد پر ثروت مندی کو یقینی بنانے کے لئے پارٹیوں کی تمام سطحوں پر، مرکزی کمیٹیوں سے لے کر ابتدائی پارٹی تنظیموں تک، بین پارٹی روابط کو وسیع کرنے میں اپنا حصہ ادا کرتی رہے گی؛ وہ دو فریقی اور کثیر فریقی دونوں بنیادوں پر خیالات اور تجربوں کے باہمی تبادلے میں معاونت کرے گی۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کے درمیان ریاستوں کی سطحوں پر تعلقات کو مستحکم بنانے کی، انہیں معاہدوں اور سمجھوتوں میں منضبط کرنے کی، قانون ساز اداروں اور عوامی تنظیموں کے درمیان تعلقات کو فروغ دینے کی اور سیاسی تعاون کی ہر شکل کو مزید سرگرم بنانے کی اپنی روش جاری رکھے گی۔

سوویت کمیونسٹ بین الاقوامی میدان میں، برادرانہ ملکوں میں سے ہر ایک کی صورتحال اور ان کے مفادات اور برادری کے مشترکہ مفادات کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہوئے ان کے درمیان زیادہ سے زیادہ موثر اور کارگر باہمی تفاعل کے حق میں ہیں۔

جب تک ناٹو کا سامراجی فوجی بلاک قائم رہتا ہے، پارٹی اس بات کو ضروری اور ناگزیر سمجھتی ہے کہ وہ سامراج کی جارحیت پسند امنگوں کے خلاف اجتماعی دفاع اور پائیدار امن اور وسیع ترین الاقوامی تعاون کے لئے مشترکہ جدوجہد کے ایک وسیلے کی حیثیت سے معاہدۂ وارسا تنظیم کی سرگرمیوں کو ہر طرح بڑھاوا دینے اور تقویت پہنچانے میں معاونت کرتی رہے۔

جہاں تک معاشی تعلقات کا سوال ہے، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سوشلسٹ ملکوں کے ایک دوسرے کے زیادہ سے زیادہ قریب آنے کی مادی بنیاد کی حیثیت سے سوشلسٹ معاشی یک جہتی کو مزید گہرا کرنے کی حامی ہے۔ وہ خاص طور پر اس بات کو اہم اور ضروری سمجھتی ہے کہ برادرانہ ممالک اپنی قوموں کی خوشحالی میں مزید اضافہ کرنے اور اپنی سلامتی کو مستحکم بنانے کے لئے پیداوار کی تشارت کاری اور سائنسی اور تکنکی ترقی کی تیز رفتاری کے کلیدی میدانوں میں اپنی کوششوں اور کاوشوں کو متواتر یکجا اور متحد کرتے رہیں تاکہ ایک تاریخی اہمیت کا فریضہ یعنی سائنس اور ٹکنالوجی کی صف اول میں اپنی جگہ بنانے کا فریضہ مشترکہ طور پر سرانجام دیا جاسکے۔

پارٹی یہ مان کر چلتی ہے کہ یک جہتی کا مقصد اور فرض یہ ہے کہ وہ اس برادری کے ملکوں میں سماجی پیداوار اور سوشلسٹ طرز زندگی کے فروغ میں، معاشی ترقی کی سطحوں کو جلد سے جلد یکساں بنانے اور دنیا میں سوشلزم کے موقفوں کو مضبوط اور مستحکم کرنے میں

زیادہ سے زیادہ معاونت کرے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی معاشی پالیسیوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے، معاشی تعاون کی مشینری کو بہتر بنانے، اس تعاون کی نئی شکلیں وضع کرنے، تخصیص کاری اور مشترکہ پیداوار کو وسیع کرنے، منصوبوں میں تال میل پیدا کرنے، ترقی یافتہ تجربے کا تبادلہ کرنے اور مجموعۂ کارخانہ جات اور صنعتی اداروں کے درمیان راست روابط و تعلقات قائم کرنے کے لئے برادرانہ پارٹیوں کے مشترکہ کام میں سرگرمی سے حصہ لے گی۔ وہ باہمی معاشی امداد کونسل کے رول کو بڑھانے اور دو فریقی اور کثیر فریقی پروگراموں کی بنیاد پر معاشی، سائنسی اور تکنیکی تعاون کو وسیع کرنے میں حصہ لے گی۔

ہماری پارٹی جہاں سوشلسٹ اور سرمایہ دارانہ ریاستوں کے درمیان مساویانہ اور باہمی طور پر فائدہ مند معاشی تعاون کو قدرتی اور مفید تصور کرتی ہے، وہیں وہ یہ بھی سمجھتی ہے کہ سوشلسٹ یک جہتی کی ترقی کو سامراج کی معاندانہ کارروائیوں کے مقابلے میں اور معاشی بحرانوں اور دوسرے ناموافق مظاہر کے مقابلے میں جو سرمایہ داری کا جزو لاینفک ہوتے ہیں، اس برادری کی تکنیکی اور معاشی غیر ضرر پذیری میں اضافہ کرنا چاہیئے۔

جہاں تک نظریہ کا تعلق ہے، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سوشلزم کی تعمیر اور محنت کش عوام کی کمیونسٹ تعلیم و تربیت میں جو تجربہ حاصل کیا جاتا ہے، اس کا مطالعہ کرنے اور اسے استعمال کرنے کے سلسلے میں برادرانہ پارٹیوں کی کوششوں میں تال میل پیدا کرنے کے حق میں ہے تاکہ مارکس وادلینن واد کا نظریہ اس کی تخلیقی فطرت کو فروغ دیتے ہوئے اور اس کی انقلابی روح کو برقرار رکھتے ہوئے نکھارا جاسکے۔ اجتماعی فکر کو طاقت و تقویت پہنچانا اور ثقافتی و دانشورانہ قدروں کے تبادلے اور سائنس اور ثقافت میں باہمی تعاون کو متواتر وسعت دینا سوشلسٹ ملکوں کے درمیان دوستی کو مزید مستحکم بنانے میں مدد دیتا ہے۔

پارٹی برادرانہ قوموں کے اتحاد اور مشترکہ تاریخی مقدرات کی آگہی کو بڑھاتی رہے گی۔ سوشلزم کے بارے میں سچائی کو پھیلانا، سامراجی پالیسی اور پروپیگنڈے کو بے نقاب کرنا، کمیونزم دشمنی اور سوویت دشمنی کو شکست دینا اور ادعائیت پسند اور ترمیم پسندانہ تصورات کے خلاف جدوجہد کرنا ایسے فریضے ہیں جو ایسی صورت میں زیادہ آسانی کے ساتھ سرانجام دیئے جاسکتے ہیں جب کمیونسٹ ایک واحد محاذ کی صورت میں کام کریں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی دوسری برادرانہ پارٹیوں کے ساتھ مل کر سوشلسٹ برادری کے اتحاد کو مستحکم بنانا اور اس کی طاقت اور اثر کو بڑھانا اپنا بین الاقوامیت پسندانہ

فرض سمجھتی ہے۔ سوشلزم اور سرمایہ داری کے درمیان مسابقت کی روش اور عالمی تہذیب کے مستقبل کا انحصار بڑی حد تک اس کی طاقت پر، اپنی اپنی تعمیری کاوشوں میں ہر ملک کی کامیابی پر اور ان کے اقدامات کی مقصدیت اور ان کے درمیان تال میل پر ہے۔

عالمی سوشلسٹ نظام کے ارتقاء کا عمل یہ بتاتا ہے کہ سوشلزم سماج کی با اعتماد ترقی اور ملکوں کے درمیان ہم آہنگ باہمی تعلقات، دونوں ہی کے لئے ہر موقع مہیا کرتا ہے۔ لیکن ان دونوں میں سے کوئی بھی چیز اپنے آپ وجود میں نہیں آتی۔

ملکوں کی معاشی اور سیاسی ترقی کی سطحیں، ان کی تاریخی اور ثقافتی روایات اور ان کے واقعی حالات مختلف ہوتے ہیں۔ سوشلسٹ ملکوں کی سماجی نشو و نما ہمیشہ اور ہر وقت یکساں اور ہموار نہیں ہوا کرتی۔ اس نشو و نما کی ہر اہم منزل پر نئے نئے پیچیدہ فریضے پیدا ہوتے ہیں جنہیں پورا کرنے کے لئے جد و جہد اور تلاش و جستجو کی اور تضادات اور مشکلات پر قابو پانے کی ضرورت ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی رائے میں، یہ تمام باتیں انتہائی توجہ، خیالات کے تعمیری تقابل اور موثر یکجہتی کی طلب گار ہیں تاکہ ایسے اختلافات کے لئے جو مشترکہ مفادات کو نقصان پہنچا سکتے ہیں کوئی گنجائش اور بنیاد نہ رہنے پائے۔ اصول کے معاملوں میں اقدامات کے درمیان تال میل کو، ایک دوسرے کی کامیابی میں رفیقانہ دلچسپی کو، عہد اور ذمہ داریوں کی سختی سے عمل آوری کو اور اپنے بنیادی باہمی تعلق میں قومی اور مشترکہ بین الاقوامیت پسندانہ مفادات کے گہرے احساس اور آگہی کو اس سلسلے میں خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

ایک نئے سماج کا ظہور اور ارتقا ایسی صورت حال میں ہو رہا ہے جب کہ دو عالمی نظاموں کے درمیان شدید جد و جہد جاری ہے۔ سامراج سوشلزم کے موقفوں کو کمزور کرنے اور سوشلسٹ ریاستوں کے باہمی تعلقات کو، خاص طور سے سوویت یونین کے ساتھ ان کے تعلقات کو بگاڑنے اور توڑنے کے لئے مختلف النوع سیاسی، معاشی اور نظریاتی حربوں کے ایک نظام کا استعمال کر رہا ہے اور ان مسائل کا جو وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے ہیں، استحصال کرنے اور تخریبی اغراض کے لئے قوم پرستانہ جذبات اور احساسات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی یہ مان کر چلتی ہے کہ ایسے حال اور ماحول میں سوشلسٹ ملکوں کے درمیان مضبوط اتحاد اور طبقاتی یکجہتی خاص طور پر اہم اور ضروری ہے۔

سوویت یونین کا، بحیثیت مجموعی طور پر عالمی سوشلزم کا تجربہ بتاتا ہے کہ اس کی کامیاب ترقی اور پیش قدمی کے لئے مارکس واد۔ لینن واد کے نظریے سے حکمران کمیونسٹ

اور مزدور پارٹیوں کی وفاداری، اس نظریے کا تخلیقی اطلاق؛ پارٹیوں اور محنت کش عوام کی وسیع جمعیت کے درمیان مضبوط روابط و تعلقات، سماج میں ان کے اثر و اختیار اور رہنمایانہ رول کا استحکام، پارٹی زندگی اور ریاستی زندگی کے اور عوام کے ذریعے سوشلسٹ حکمرانی کے فروغ کے لینن وادی اصولوں اور ضابطوں کی سختی کے ساتھ پابندی؛ حقیقی صورت حال کا ہوشمندانہ احساس اور تعین؛ ان مسائل کا جو پیدا ہوتے رہتے ہیں، بروقت اور سائنسی حل؛ دوسری برادرانہ ریاستوں کے ساتھ سوشلسٹ بین الاقوامیت پسندی کے اصولوں کی بنیاد پر تعلقات کی تعمیر، وہ چیزیں ہیں۔ جو انتہائی اہم عوامل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

سوشلسٹ ملکوں کی انفرادی خصوصیات، ان کی معاشی ترقی کی سطحیں، رقبہ اور تاریخی اور قومی روایات چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہوں، وہ سبھی ایک اور یکساں طبقاتی مفادات رکھتے ہیں۔ جو چیز سوشلسٹ ملکوں کو متحد کرتی اور ان کی یکجہتی کو تشکیل دیتی ہے، وہ مقدم اور اس چیز سے جو ان میں پھوٹ ڈال سکتی ہے، عظیم تر اور بالاتر ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کو یقین ہے کہ سوشلسٹ ممالک، مساوات پر پوری طرح عمل کرتے ہوئے اور ایک دوسرے کے قومی مفادات کے لئے باہمی احترام کا ثبوت دیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ باہمی مفاہمت اور مصالحت پسندی کے راستے پر چلتے رہیں گے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس تاریخی طور پر ترقی پسند سلسلۂ عمل میں معاونت کرے گی۔

۲۔ نوآزاد ملکوں کے ساتھ تعلقات کا استحکام

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سابق محکوم اور نیم محکوم ملکوں کے بارے میں اپنی پالیسی مرتب اور تشکیل دیتے وقت اس تصور کو بنیاد بناتی ہے کہ آزادی کی شاہراہ پر سابق محکوم قوموں کا ظہور، بیسیوں نئی ریاستوں کا قیام اور عالمی سیاست اور عالمی معیشت میں ان کا بڑھتا ہوا رول موجودہ دور کی ایک امتیازی خصوصیت ہے۔

نوآزاد قوموں کو، جیسا کہ لینن نے پیش بینی کی تھی، مجموعی حیثیت سے نوع انسانی کے مقدرات میں ایک عظیم رول ادا کرنا ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی ان قوموں کے بڑھتے ہوئے اثر کی حامی ہے تاکہ وہ امن اور سماجی ترقی کے مقصد میں زیادہ سے زیادہ موثر حصہ ادا کر سکیں۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی نوآزاد ملکوں کے ساتھ سوویت یونین کے دوستانہ تعلقات

کو وسیع کرنے کی روش پر ثابت قدمی کے ساتھ عمل کر رہی ہے اور ان قوموں کی آرزوؤں اور امنگوں سے گہری ہمدردی رکھتی ہے جنہیں براہ راست استعماری غلامی کا بھاری اور اہانت آمیز بوجھ برداشت کرنا پڑا۔ سوویت یونین ان ملکوں کے ساتھ ان کی آزادی و خود مختاری اور مساوات کے سختی سے احترام کی بنیاد پر اپنے تعلقات بڑھا رہا ہے اور سامراج کی نو استعماری پالیسی کے خلاف، استعماریت کی باقیات کے خلاف اور امن اور عالمی سلامتی کے لئے ان ملکوں کی جدوجہد کی تائید وحمایت کرتا ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سوشلسٹ رخ رکھنے والے ملکوں کے ساتھ یک جہتی اور سیاسی اور معاشی تعاون کو بہت زیادہ اہمیت دیتی ہے۔ ہر قوم ایک نئے سماج کی تعمیر کے لئے درکار مادی اور تکنیکی بنیاد کو زیادہ تر خود اپنی ہی کوششوں سے ترقی دے رہی ہے اور عام لوگوں کی خوشحالی اور ثقافتی معیاروں میں اضافہ کرنے کی کوششیں کر رہی ہیں۔ سوویت یونین ان قوموں کو جو اس راستے پر چل رہی ہیں، معاشی اور ثقافتی ترقی میں، قومی عملے کی تربیت میں، ان کی دفاعی صلاحیتوں کی تعمیر اور استحکام میں اور دوسرے میدانوں میں مدد دینے کے لئے وہ سب کچھ کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا جو وہ کر سکتا ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی نو آزاد ملکوں کی انقلابی، جمہوری پارٹیوں کے ساتھ اپنے تعلقات کو وسیع کر رہی ہے۔ ان میں سے ایسی پارٹیوں کے ساتھ جو اپنی سرگرمیوں کو سائنسی سوشلزم کی بنیاد پر منظم کرنے کی کوششیں کر رہی ہیں، خاص طور پر قریبی تعاون اور اشتراک کیا جا رہا ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی ان تمام قومی ترقی پسند پارٹیوں کے ساتھ جو سامراج دشمن اور وطن دوستانہ موقفوں سے وفاداری اور وابستگی رکھتی ہیں، روابط اور تعلقات کو فروغ دینے کی حامی ہے۔

نو آزاد ملکوں کے ساتھ سوویت یونین کے تعلقات کے تجربے نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ ان ترقی پذیر ریاستوں کے ساتھ بھی تعاون کے لئے حقیقت پسندانہ بنیاد موجود ہے، جو ترقی کے سرمایہ دارانہ راستے پر چل رہی ہیں۔ اس کا مطلب ہے امن کی حفاظت کرنے، بین الاقوامی سلامتی کو مستحکم بنانے اور ہتھیاروں کی دوڑ کو ختم کرنے میں مشترکہ دلچسپی۔ اس کا مطلب ہے قوموں کے مفادات اور تحکم پسندی اور توسیع پسندی کی سامراجی پالیسی کے درمیان بگڑتا ہوا تضاد۔ اس کا مطلب ہے ترقی پذیر ریاستوں میں اس حقیقت کا ادراک اور احساس کہ سوویت یونین کے ساتھ سیاسی اور معاشی تعلقات ان کی آزادی اور خود مختاری کو تقویت پہنچانے میں مددگار رہیں۔

نو آزاد ممالک چاہے کتنے ہی مختلف کیوں نہ ہوں اور وہ چاہے کسی بھی راستے پر کیوں نہ چلتے ہوں، ان کی قوموں کو آزادانہ طور پر، خود اپنے طور پر ترقی کرنے اور بیرونی مداخلت کے بغیر اپنے معاملات آپ طے کرنے کی خواہش نے آپس میں جوڑ رکھا ہے۔ سوویت یونین ان کے ساتھ بھرپور یکجہتی رکھتا ہے۔ سوویت یونین

کی کمیونسٹ پارٹی کو اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ نوآزاد ممالک کا یہ مقدس حق ہے کہ وہ اپنے مقدرات کا آپ فیصلہ کریں اور یہ طے کریں کہ انھیں کس طرح کا سماجی نظام اپنانا ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ملکوں کی اس منصفانہ جدوجہد کی حمایت کرتی ہے جو وہ سامراج اور کثیر قومی اجارہ داریوں کے جبر و استبداد کے خلاف، اپنے وسائل کا خود آپ مالک ہونے کے مقتدرِ اعلیٰ حق کو منوانے کے لئے، بین الاقوامی تعلقات کو مساویانہ اور جمہوری بنیاد پر نئے سرے سے تشکیل دینے کے لئے ایک نیا بین الاقوامی معاشی نظام قائم کرنے اور قرضداری کے اس بوجھ سے چھٹکارا پانے کے لئے کر رہے ہیں جو سامراجیوں نے ان پر لادا ہے۔

سوویت یونین ان ریاستوں اور قوموں کے ساتھ ہے جو سامراج کی جارحانہ طاقتوں کے حملوں کو پسپا کر رہی ہیں اور اپنی آزادی، خود مختاری اور قومی وقار کی پاسداری کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی ہیں۔ ان کے ساتھ یکجہتی ان دنوں امن اور بین الاقوامی سلامتی کے لئے مجموعی جدوجہد کا ایک اہم پہلو بھی ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی ان قوموں کی جدوجہد کی جو ابھی تک نسل پرستی کے چنگل میں جکڑی ہوئی اور رنگ بھید کے نظام کا شکار بنی ہوئی ہیں، حمایت اور مدد کرنا اپنا بین الاقوامیت پسندانہ فرض تصور کرتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی ناوابستگی کی تحریک کے مقاصد اور سرگرمیوں سے پوری مفاہمت اور ہمدردی رکھتی ہے اور عالمی سیاست میں اس کے رول میں اضافے کی حامی ہے۔ سوویت یونین جارحیت اور آقائیت پسندی کی طاقتوں کے خلاف اور ان تنازعات پر جو پیدا ہوں اور تصادمات پر بات چیت کے ذریعے قابو پانے کے لئے ان کی جدوجہد میں ناوابستہ ریاستوں کے ساتھ ہے اور فوجی اور سیاسی جتھے بندیوں میں ان ریاستوں کی شرکت کی مخالفت کرے گا۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی بین الاقوامی معاملات میں نوآزاد ملکوں کی مساویانہ شرکت اور ہمارے دور کے اہم ترین مسئلوں کے حل میں ان کی معاونت میں اضافے کی حامی ہے۔ سوشلسٹ ریاستوں کے ساتھ ان ملکوں کا باہمی تعاون اور تفاعل قوموں کی آزادی اور خود مختاری کو مستحکم کرنے، بین الاقوامی تعلقات کو بہتر بنانے اور امن کی حفاظت کرنے کے سلسلے میں زبردست اہمیت رکھتا ہے۔

سماجی ترقی اور قومی آزادی کی علمبردار طاقتوں کا اتحاد و اشتراک نوع انسان کے لئے ایک بہتر مستقبل کی ضمانت ہے

۳۔ سرمایہ دارانہ ملکوں کے ساتھ تعلقات۔ پائیدار امن اور ترک اسلحہ کے لئے جدوجہد

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی یہ مان کر چلتی ہے کہ دو حریف سماجی نظاموں کے درمیان جن میں آج ساری دنیا بٹی ہوئی ہے، "تاریخی تنازعے کو پُرامن ذرائع سے حل کیا جاسکتا ہے اور کیا جانا چاہئے۔ سوشلزم ہتھیاروں کے بل بوتے پر نہیں بلکہ سماجی زندگی کے ہر شعبے میں مثال قائم کرکے، معیشت، سائنس اور ثقافت کی متحرک ترقی کے ذریعے، محنت کش عوام کے معیارِ زندگی میں بہتری اور بلندی کے ذریعے اور سوشلسٹ جمہوریت کی توسیع کے ذریعے اپنی برتری ثابت کر رہا ہے۔

سوویت کمیونسٹوں کو پکا یقین ہے کہ مستقبل سوشلزم کا ہے۔ ہر قوم کو ایک ایسے سماج میں زندگی بسر کرنے کا حق ہے جو سماجی اور قومی جبر و استبداد سے پاک ہو، ایسے سماج میں جو حقیقی مساوات اور حقیقی جمہوریت کا سماج ہو۔ جبر و استبداد اور استحصال کی شکار ہونے والی ہر قوم کا یہ مقتدر اعلیٰ حق ہے کہ وہ اپنے آپ کو استحصال اور ناانصافی سے آزاد کرائے۔ انقلابات سماجی ارتقا کا، ہر مخصوص ملک میں طبقاتی جدوجہد کا قدرتی نتیجہ ہیں۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی شروع ہی سے یہ سمجھتی آئی ہے اور سمجھتی رہے گی کہ انقلاب کی "برآمد" یا اس کو کسی پر باہر سے مسلط کرنے کی کوشش بنیادی طور پر ناقابلِ قبول ہے۔ لیکن کسی بھی شکل میں انقلاب دشمنی کی "برآمد" بھی قوموں کی اپنی مرضی کے آزادانہ اظہار پر، اپنی ترقی کے راستے آزادانہ طور پر منتخب کرنے کے ان کے حق پر سنگین دست درازی ہے۔ سوویت یونین تاریخ کے سفر کو طاقت کے ذریعے روکنے اور اس کا رُخ پلٹنے کی کوششوں کا شدید مخالف ہے۔

قوموں کے مفادات کا تقاضہ یہ ہے کہ بین ریاستی تعلقات کو پُرامن مسابقت اور مساویانہ تعاون کے راستوں پر فروغ پانے دیا جائے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی مختلف سماجی نظام رکھنے والی ریاستوں کے درمیان پُرامن بقائے باہم کے لینن وادی اصول کی مضبوطی اور ثابت قدمی سے پاسداری کر رہی ہے۔ پُرامن بقائے باہم کی پالیسی میں جیسا کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی نے سمجھا ہے یہ باتیں مضمر ہیں: نزاعی مسائل کے حل کے ایک ذریعے کی حیثیت سے جنگ اور طاقت کی دھمکی کے استعمال سے دستبرداری اور ان کی بات چیت کے ذریعے یکسوئی؛ ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت اور ایک دوسرے کے قانونی

اور جائز مفادات کا احترام؛ اپنے مقدرات کو آزادانہ طور پر طے کرنے کا قوموں کا حق؛ ریاستوں کے اقتدارِ اعلیٰ اور علاقائی سالمیت اور ان کی سرحدوں کی حرمت کا سختی سے احترام؛ مکمل مساوات اور باہمی فائدہ مندی کی بنیاد پر آپسی تعاون، ان ذمہ داریوں کی جو مشترکہ طور پر مسلمہ اصولوں اور بین الاقوامی قانون کے معیاروں کے تحت اور بین الاقوامی معاہدوں کے تحت عائد ہوتی ہیں، دیانتداری اور نیک نیتی کے ساتھ تکمیل۔

یہ وہ بنیادیں ہیں جن پر سوویت یونین سرمایہ دارانہ ریاستوں کے ساتھ اپنے تعلقات تعمیر کر رہا ہے۔ ان کی توثیق سوویت یونین کے آئین میں کی جا چکی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی بین الاقوامی تعلقات میں بین ریاستی تعلقات کے ایک مشترکہ طور پر مسلمہ اور قابلِ احترام معیار کی حیثیت سے پُر امن بقائے باہم کے اصول کو عالمگیر پیمانے پر منوانے کے لئے بامقصد ڈھنگ سے کام کرتی رہے گی۔ وہ اس بات کو ناپسندیدہ اور ناقابلِ قبول سمجھتی ہے کہ ان دو نظاموں کے باہمی نظریاتی اختلافات کو ان تعلقات تک پھیلا دیا جائے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی بین الاقوامی صلح و آشتی کے عمل کو سلامتی کے ایک جامع اور قابلِ بھروسہ نظام کے قیام کرنے راستے کا ایک قدرتی اور لازمی مرحلہ تصوّر کرتے ہوئے اس کے فروغ کے لئے کوشش کرے گی تعاون کا دستیاب تجربہ اس امکان کے قابلِ حصول ہونے کی توثیق کرتا ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی ایسے بین الاقوامی میکانزموں اور اداروں کے قیام اور استعمال کے حق میں ہے جو نوعِ انسان کے مشترکہ مفادات کے ساتھ قومی، ریاستی مفادات کا زیادہ سے زیادہ امتزاج تلاش کرنا ممکن بنائیں۔ وہ امن کو مستحکم بنانے اور بین الاقوامی تعاون کو فروغ دینے کی کوششوں میں اقوام متحدہ کے رول کو بڑھانے کی حامی ہے۔

نیوکلیائی طاقتوں پر عالمی صورت حال کی خصوصی ذمہ داری ہے۔ ان ریاستوں کو جن کے پاس نیوکلیائی ہتھیار اور بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے دوسرے ہتھیار ہیں، ان کے استعمال یا ان کے استعمال کی دھمکی سے احتراز کرنا اور ایسے اقدامات سے باز رہنا چاہیئے جو بین الاقوامی صورت حال میں ابتری پیدا کر سکتے ہیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان عام اور پائیدار تعلقات کی حامی ہے اور یہ سمجھتی ہے کہ اندرونی معاملات میں عدم مداخلت، ایک دوسرے کے جائز مفادات کا احترام، مساوات اور مساوی سلامتی کے اصولوں کی تسلیمی اور عملی پاسداری اور اس بنیاد پر ممکنہ حد تک زیادہ سے زیادہ باہمی اعتماد کا قیام اس کی بنیادی شرط ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ سماجی نظاموں اور نظریات میں اختلافات، تعلقات میں کھچاؤ کا سبب بن جائیں۔ مختلف میدانوں میں بارآور اور باہمی فائدہ مند سوویت، امریکہ تعاون کے قیام کے لئے معروضی حالات اور شرائط موجود ہیں۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کا یہ ایقان ہے کہ دونوں طاقتوں کی پالیسیوں کا رُخ دشمنی کی بجائے جو سوویت اور امریکی قوموں اور دوسری قوموں کے لئے تباہ کن

عواقب ونتائج کے خطرے سے معمور ہے، باہمی مفاہمت کی سمت ہونا چاہئے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کا یہ ایقان ہے کہ تمام، بڑی اور چھوٹی ریاستیں چاہے ان کی صلاحیتیں، جغرافیائی محل ووقوع اور سماجی نظام کچھ ہی کیوں نہ ہوں، نازک مسئلوں کے حلوں کی تلاش میں، تصادم کی صورت حال کے تصفیہ میں، کشیدگیوں کو کم کرنے اور ہتھیاروں کی دوڑ کو لگام دینے کے اقدامات میں شریک ہوسکتی ہیں اور انھیں شریک ہونا چاہئے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی یورپی ریاستوں کے درمیان پُرامن خوش ہمسائیگی اور تعاون کے مزید فروغ کو بہت اہمیت دیتی ہے۔ دوسرے تمام علاقوں کی طرح، اس علاقے میں بھی مثبت سلسلہائے عمل کے استحکام کی ایک اٹل شرط ان علاقائی اور سیاسی حقیقتوں کا احترام ہے جو دوسری عالمی جنگ کے بعد وجود میں آئی ہیں۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کسی بھی بہانے کی آڑ میں ان پر نظرثانی کرنے کی کوششوں کی سخت مخالف ہے اور وہ انتقام پسندی کے ہر مظہر کا توڑ کرے گی۔

پارٹی ثابت قدمی کے ساتھ اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرتی رہے گی کہ یورپ میں سلامتی، اعتماد اور پُرامن تعاون کو مستحکم بنانے کا سلسلہ عمل، جو سوویت یونین کی پہل پر اور اس کی سرگرم شرکت سے شروع کیا گیا ہے، ترقی کرے، پھیلے اور ساری دنیا کو اپنے دائرے میں لے لے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس بات کی حامی ہے کہ ایشیا میں سلامتی کو یقینی بنانے اور اس مسئلے کا تعمیری حل مل جل کر تلاش کرنے کے لئے تمام متعلقہ ریاستیں اپنی کوششوں کو یکجا کریں۔ ایشیا، افریقہ، لاطینی امریکہ، بحرالکاہل اور بحرِ ہند کو امن اور خوش ہمسائیگی کا علاقہ بنایا جاسکتا ہے اور لازمی طور پر بنایا جانا چاہئے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی ریاستوں کے درمیان مکمل مساوات اور باہمی فائدہ مندی کی بنیاد پر معیشت، سائنس اور ٹکنالوجی کے میدانوں میں وسیع، طویل مدتی اور مستحکم تعلقات کے فروغ کی حامی ہے۔ بیرونی معاشی تعاون زبردست سیاسی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ وہ زیادہ مضبوط و مستحکم امن اور مختلف سماجی نظام رکھنے والی ریاستوں کے درمیان پُرامن بقائے باہم کے تعلقات میں مددگار رہے۔ سوویت یونین ہر قسم کے بھید بھاؤ کو اور دباؤ کے ایک حربے کی حیثیت سے تجارتی، معاشی، سائنسی اور تکنیکی تعلقات کے استعمال کو مسترد کرتا ہے اور وہ ریاستوں کی معاشی سلامتی کو یقینی بنانے کے لئے جدوجہد کرتا رہے گا۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی تمام ملکوں کے درمیان ثقافت کی حقیقی قدروں کے وسیع پیمانے پر باہمی تبادلوں کی حامی ہے۔ ان تبادلوں کو قوموں کی باہمی ثقافتی اور دانشورانہ ثروت مندی اور امن اور خوش ہمسائیگی کے فروغ جیسے انسان دوستانہ مقاصد کی خدمت کرنی ہے۔

سوویت ریاست ماحولیاتی تحفظ، توانائی، خام مال، خوراک اور آبادی کے مسئلوں، خلا اور عالمی سمندروں کے وسائل کی پُرامن کھوج، کئی نوآزاد ملکوں کی معاشی پسماندگی کو دور کرنے اور

خطرناک بیماریوں کا خاتمہ کرنے جیسے عالمی مسئلوں کو حل کرنے میں جو ۲۰ ویں صدی کے دوسرے نصف میں خاص طور پر سنگین نوعیت اختیار کر گئے ہیں اور جو تمام نوع انسان کے لئے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں، دوسرے ملکوں کے ساتھ تعاون کرے گی۔ ان مسئلوں کا حل تمام ریاستوں کی مشترکہ کوششوں کا طلبگار ہے۔ اگر ہتھیاروں کی دوڑ پر کوششوں اور وسائل کو اندھا دھند انداز میں ضائع کرنے کا سلسلہ بند کر دیا جائے تو یہ کام بہت کچھ آسان ہو جائے گا۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اور سوویت ریاست نوع انسان کے مفادات کو سربلند رکھتے ہوئے اور تمام قوموں کی فلاح و بہبود کو فروغ دیتے ہوئے اقدامات کے ایک ایسے وسیع اور تعمیری پروگرام کی وکالت اور حمایت کرتی ہیں جس کا مقصد ہتھیاروں کی دوڑ کو ختم کرنا، ترک اسلحہ کو حاصل کرنا اور امن اور سلامتی کو یقینی بنانا ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی جو سخت اور ہمہ گیر بین الاقوامی نگرانی کے تحت عام اور مکمل ترک اسلحہ کو ایک تاریخی فریضہ سمجھتی ہے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وہ ثابت قدمی کے ساتھ ان اغراض کے لئے کام کرتی رہے گی:

— جنگی تیاریوں کے، خاص طور پر ان جنگی تیاریوں کے دائرے کو محدود اور کم کرنا جو بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں سے تعلق رکھتی ہیں، سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بیرونی خلا کو اس دائرے سے بالکل باہر رکھا جانا چاہئے تاکہ وہ فوجی رقابت کا میدان اور موت اور تباہی کا ذریعہ نہ بننے پائے۔ بیرونی خلا کی کھوج اور ترقی صرف پُرامن اغراض کے لئے، سائنس اور پیداوار کے فروغ کے لئے ہونی چاہئے تاکہ تمام قوموں کی ضروریات کی تکمیل و تسکین کی جا سکے۔ سوویت یونین اس مسئلے کے حل کے لئے اجتماعی کوششوں کا حامی ہے اور اس معاملے میں بین الاقوامی تعاون میں جوش و خروش سے حصّہ لے گا۔ سوویت یونین ایسے اقدامات کی بھی حمایت کرے گا جو نیوکلیائی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ اور ان ہتھیاروں اور بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے دوسرے ہتھیاروں سے پاک علاقوں کے قیام میں مدد دیں؛

— نیوکلیائی ہتھیاروں کا ۲۰ ویں صدی کے اواخر تک بتدریج خاتمہ۔ یہ کام تمام اقسام کے نیوکلیائی ہتھیاروں کے تجربات اور پیداوار کی مسدودی، تمام نیوکلیائی طاقتوں کی طرف سے نیوکلیائی ہتھیاروں کے استعمال میں پہل کرنے سے دستبرداری اور ان ہتھیاروں کے ذخیروں پر انجماد، ان میں کمی اور ان کے خاتمے کے ذریعے ۲۰ ویں صدی کے اواخر تک مکمل کر لیا جائے۔

— کیمیاوی ہتھیاروں سمیت بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی دوسری اقسام کی پیداوار کی مسدودی اور ان کا خاتمہ اور اس طرح کے ہتھیاروں کی نئی اقسام کی ترقی پر پابندی؛

— ریاستوں کی، خاص طور پر ان ریاستوں کی جو سلامتی کونسل کی مستقل رکن ہیں اور ان ریاستوں

کی جوان کے ساتھ فوجی معاہدوں کے ذریعے جڑی ہوئی ہیں، مسلح افواج میں کمی، مروجہ ہتھیاروں پر تحدیدات، ان ہتھیاروں کی نئی اقسام کی جو اپنے اثرات کے اعتبار سے بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے ہم پلّہ ہیں، ترقی کا سدِباب اور ریاستوں کے فوجی مصارف میں کمی؛

— دنیا کے زیادہ دھماکہ خیز حصّوں میں افواج اور ہتھیاروں کا انجماد اور ان میں کمی، غیر ملکی علاقوں پر جو فوجی اڈّے ہیں، ان کی برخاستگی اور باہمی اعتماد قائم کرنے اور مستحکم بنانے اور مسلح تصادمات کے خطرے کو جن میں اتفاقی تصادمات بھی شامل ہیں، کم کرنے کے لئے اقدامات۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کا موقف یہ ہے کہ فوجی، سیاسی جتھا بندیوں میں دنیا کے بٹوارے کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی ناٹو اور وارسا معاہدہ تنظیم کو ایک ساتھ تحلیل کر دینے یا ابتدائی قدم کے طور پر، ان کی فوجی تنظیموں کو تحلیل اور برخاست کر دینے کی وکالت اور حمایت کرتی ہے۔ سوویت یونین ان فوجی بلاکوں کے درمیان صف آرائی کی سطح کو کم کرنے کے ایک اقدام کے طور پر یہ تجویز کرتا ہے کہ ان کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف طاقت کے عدم استعمال اور امن کے تعلقات کی برقراری کا ایک معاہدہ کیا جائے، ایک ایسا معاہدہ جس میں دوسری تمام ریاستیں شامل ہو سکیں گی۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرے گی کہ ہتھیاروں پر تحدیدات اور جنگ کے خطرے کو نیست و نابود کرنے کے سوالوں کو فریقوں کی مساوات اور مساوی سلامتی کی بنیاد پر دیانتدارانہ سمجھوتوں کے ذریعے جن کی سختی سے پابندی کی جائے، حل کیا جائے تاکہ "طاقت کے بل پر" مذاکرات کرنے اور انھیں ہتھیاروں میں اضافے کے لئے ایک آڑ کے طور پر استعمال کرنے کی کسی بھی کوشش کے لئے کوئی امکان ہی باقی نہ رہے۔

سوویت ریاست اور اس کے حلیف فوجی برتری حاصل کرنے کے خواہش مند نہیں ہیں لیکن وہ فوجی۔حربی توازن کو جو عالمی میدان میں موجود ہے، بدلنے کی اجازت بھی نہیں دیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ثابت قدمی سے کام کر رہے ہیں کہ اس توازن اور برابری کی سطح کو متواتر گھٹایا جائے تاکہ دونوں فریقوں کے ہتھیاروں کی تعداد کم ہو اور تمام قوموں کی سلامتی یقینی بنے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی پوری سنجیدگی کے ساتھ اعلان کرتی ہے: کوئی بھی ہتھیار ایسا نہیں ہے جسے سوویت یونین دو طرفہ بنیاد پر اور موثر جانچ پڑتال کے ساتھ محدود اور کم کرنے یا ان پر پابندی لگانے کے لئے تیار نہ ہو۔

سوویت یونین مغربی یا مشرقی، کسی بھی ملک کی سلامتی پر دست درازی نہیں کرتا۔ وہ نہ تو کسی کو ڈراتا دھمکاتا ہے اور نہ کسی ریاست کے ساتھ صف آرائی چاہتا ہے، وہ تمام ملکوں کے ساتھ امن کی فضا میں زندگی بسر کرنے کا خواہشمند ہے۔ سوویت سوشلسٹ ریاست عظیم اکتوبر انقلاب کے بعد سے آج

تک امن اور قوموں کے درمیان دوستی کے پرچم کو سربلند رکھے ہوئی ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس لینینی پرچم کی وفادار بنی رہے گی۔

۴۔ عالمی مزدور اور کمیونسٹ تحریک میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کا ایک اٹوٹ حصہ ہے۔ وہ سوشلسٹ سماج کو نکھارنے اور سنوارنے اور کمیونزم کی سمت پیش قدمی کرنے کی اپنی سرگرمیوں کو ایک اہم بین الاقوامیت پسند فریضہ سمجھتی ہے جس کی تکمیل عالمی سوشلسٹ نظام کے مفادات کی، بین الاقوامی مزدور طبقے کے مفادات کی اور مجموعی طور پر تمام نوع انسان کے مفادات کی تکمیل کرتی ہے۔

کمیونسٹ جو ہمیشہ سے سماجی اور قومی جبر و تشدّد کے خلاف لڑنے والے انتہائی ثابت قدم مجاہد رہے ہیں، آج بھی دنیا میں امن کے تحفظ کے لئے اور لوگوں کے زندہ رہنے کے حق کے لئے جد وجہد کی صفِ اوّل میں ہیں۔ وہ جنگ کے خطرے کے اسباب کا واضح شعور رکھتے ہیں، بین الاقوامی کشیدگی میں اور ہتھیاروں کی دوڑ میں شدّت اور تیزی کے حقیقی ذمہ دار مجرموں کو بے نقاب کرتے ہیں اور ان سب کے ساتھ جو جنگ کے خلاف مہم میں ہاتھ بٹانے کے قابل ہیں، تعاون چاہتے ہیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی محسوس کرتی ہے کہ غیر سوشلسٹ دنیا میں کمیونسٹ اور مزدور پارٹیاں پیچیدہ اور نزاعی صورت حال میں کام کر رہی ہیں۔ حالات کا دائرہ اور ان کی جد وجہد کی شکلیں یقیناً وسیع ہیں لیکن یہ کیفیت ان مواقع کو جو تحریک کے لئے حاصل ہیں، سکیڑتی نہیں بلکہ پھیلاتی ہے۔ سرگرمی کی متنوع شکلیں جو کمیونسٹ اختیار کرتے ہیں، انھیں اس قابل بناتی ہیں کہ وہ مخصوص قومی حالات اور ٹھوس تاریخی صورت حال کا آبادی کے مختلف سماجی گروہوں اور زمروں کے مفادات کا زیادہ بہتر جائزہ لیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی یہ مان کر چلتی ہے کہ ہر ملک میں کمیونسٹ آزادانہ طور پر صورت حال کا تجزیہ کرتے اور اندازہ لگاتے ہیں، اپنی حکمت عملی اور پالیسیاں مرتب کرتے ہیں اور فوری اور قطعی مقاصد کے لئے اور کمیونسٹ آدرشوں کے لئے جد وجہد کے راستے منتخب کرتے ہیں۔ کمیونسٹ پارٹیوں نے جو تجربہ حاصل اور اکٹھا کیا ہے وہ ایک بیش قیمت بین الاقوامیت پسند اثاثہ ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی غیر ملکی کمیونسٹ پارٹیوں کے مسئلوں اور تجربوں کا گہرا مطالعہ

کرتی ہے ۔ وہ اپنی حکمت عملی اور تدبیروں کو ترقی دینے اور اجارہ داری دشمن اور مخالف جنگ اقدامات کے ایک لائحۂ عمل کی بنیاد پر وسیع تر طبقاتی اتحاد قائم کرنے کی ان کی خواہش سے، اور اس تصوّر کی بنیاد پر کہ جمہوریت کے لئے جدوجہد، سوشلزم کے لئے جدوجہد کا ایک ترکیبی جزو ہے، محنت کش عوام کے معاشی مفادات اور سیاسی حقوق کا پرچم بلند کرنے کی ان کی کوشش، سے پوری مفاہمت رکھتی ہے ۔

مختلف ملکوں کے سامراجی حلقے سوشلزم اور تمام جمہوری طاقتوں کے خلاف اپنی کارروائیوں میں تال میل پیدا کر رہے ہیں اور بعض کمیونسٹ پارٹیوں کو دوسری کمیونسٹ پارٹیوں کے خلاف صف آرا کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں ۔ ان حالات میں پرولتاری بین الاقوامیت پسندی کی اور کمیونسٹوں کے درمیان رفیقانہ یکجہتی کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے ۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سمجھتی ہے کہ انفرادی سوالوں پر اختلافات کو کمیونسٹ پارٹیوں کے درمیان بین الاقوامی تعاون اور ان کے متحدہ اقدامات میں رکاوٹ نہیں بننا چاہئے ۔

ایسی صورتوں میں جب برادرانہ پارٹیوں کے درمیان انفرادی مسئلوں پر اختلاف رائے پیدا ہو جائے تو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس بات کو مفید سمجھتی ہے کہ ایک دوسرے کے خیالات کو بہتر طور پر سمجھنے اور باہمی طور پر قابلِ قبول جائزوں اور نتائج تک پہنچنے کے لئے رفیقانہ بحث مباحثے منعقد کئے جائیں ۔ لیکن جب مارکسوادلیننواد کی انقلابی روح کا، حقیقی سوشلزم کے جوہر اور کردار کا سوال ہو تو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اصول کے موقفوں کو ثابت قدمی سے برقرار اور سربلند رکھے گی ۔ یہ موقف کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کی طبقاتی روح کو کمزور کرنے، اور انھیں حاصل کرنے کی جدوجہد کے مقاصد اور طریقوں اور ذریعوں کی انقلابی نوعیت کو مسخ کرنے کی کسی بھی قسم کی کوششوں کے تئیں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے رویّے کا بھی تعین کرتا ہے ۔ تجربہ بتاتا ہے کہ مارکس۔ اینگلس۔لینن کی تعلیمات کی مبادیات سے انحراف کمیونسٹ تحریک کی توانائیوں اور صلاحیتوں کو کمزور کرتا ہے ۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی برادرانہ پارٹیوں کے ساتھ اپنے تعلقات میں پرولتاری بین الاقوامیت پسندی کے اصول کی سختی سے پابندی کرتی ہے جو انقلابی یکجہتی اور ہر پارٹی کی مکمل خودمختاری اور برابری کے تسلیم کئے جانے کو بنیادی طور پر ایک دوسرے سے جوڑتا ہے ۔ اسی اصول کی بنیاد پر، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی دوسری کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے ساتھ اپنے تعلقات کو سرگرمی سے فروغ دے رہی ہے، ان کے ساتھ معلومات کا تبادلہ کر رہی ہے اور دو فریقی اور کثیر فریقی اجلاسوں میں اور علاقائی اور وسیع تر بین الاقوامی کانفرنسوں میں جو حسب ضرورت طلب کی جاتی ہیں، شرکت کر رہی ہے ۔

سوویت کمیونسٹ ہمیشہ سے سرمایہ دار دنیا میں اپنے طبقاتی رفیقوں کا ساتھ دیتے رہے ہیں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کمیونسٹوں کی جو رجعت پرستی کے من مانے راج کا شکار بنتے ہیں، حفاظت اور مدافعت

کرنے کے لئے اپنا بین الاقوامی وقار استعمال کرے گی۔ وہ برادرانہ پارٹیوں کی یکجہتی کو، سوویت دشمنی کے خلاف ان کی جدوجہد کو انتہائی قدر کی نگاہوں سے دیکھتی ہے۔ سوشلسٹ اور غیر سوشلسٹ ملکوں کی کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کی باہمی حمایت اور مدد سماجی ترقی کا ایک اہم عنصر ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سوشلسٹ، سوشیل ڈیموکریٹک اور لیبر پارٹیوں کے ساتھ روابط کو فروغ دینے کی اپنی پالیسی پر چلتی رہے گی۔ ان پارٹیوں کے ساتھ تعاون سب سے بڑھ کر نیوکلیائی جنگ کی روک تھام کی جدوجہد میں ایک اہم رول ادا کرسکتا ہے۔ مزدور تحریک کے مختلف رجحانات میں اختلافات چاہے کتنے ہی گہرے کیوں نہ ہوں، وہ بارآور اور باضابطہ تبادلۂ خیالات، جنگ کے خطرے کے خلاف، بین الاقوامی صورت حال کو بہتر بنانے، استعماریت کی بچی کھچی نشانیوں کو مٹانے اور محنت کش عوام کے مفادات اور حقوق کو سربلند رکھنے کے لئے متوازی یا مشترکہ اقدامات میں ہرگز کوئی رکاوٹ نہیں بنتے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی بین الاقوامی مزدور تحریک کے تمام دستوں کے تعاون کو تقویت پہنچانے، مختلف ملکوں کی مختلف رجحان رکھنے والی ٹریڈ یونینوں اور نوجوان، عورتوں اور کسانوں کی تنظیموں اور دوسری جمہوری تنظیموں کے درمیان تفاعل کو وسیع اور گہرا کرنے کو بہت اہمیت دیتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی جو عالمی مزدور طبقے اور اس کے کمیونسٹ ہراول کے تئیں اپنی تاریخی ذمہ داری سے پوری طرح آگاہ ہے، آئندہ بھی:

— عالمی کمیونسٹ تحریک کے انقلابی آدرشوں اور مارکس وادلینن واد کے بنیادی اصولوں کو سربلند رکھے گی، سائنسی سوشلزم کے نظریے کو تخلیقی انداز میں نکھارتی رہے گی، کٹر پنتھی اور ترمیم پسندی کے اور مزدور تحریک پر بورژوا نظریے کے تمام اثرات کے خلاف ثابت قدمی سے جدوجہد کرتی رہے گی؛

— برادرانہ پارٹیوں کے درمیان اتحاد اور تعاون کے لئے کمیونسٹوں کی بین الاقوامی یکجہتی کے لئے، عالمی جنگ کی روک تھام کے مقصد میں کمیونسٹ تحریک کے حصے کو بڑھانے کے لئے وہ سب کچھ کرے گی جو اس کے امکان میں ہے؛

— مشترکہ مفادات کے لئے، پائیدار امن اور قوموں کی سلامتی کے لئے، قومی آزادی، جمہوریت اور سوشلزم کے لئے جدوجہد میں بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کے، تمام محنت کش عوام کے اتحاد عمل کی پالیسی پر کاربند رہے گی۔

حصّہ چہارم

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی : سوویت سماج کی رہنما قوت

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی نے ایک ایسا راستہ طے کیا ہے جو سماجی ارتقاء پر اپنے اثر کی گہرائی اور طاقت کے اعتبار سے بے نظیر اور بے مثال ہے۔ اس نے بڑی تیز رفتاری سے عروج کی منزلیں سر کیں اور اولین مارکسی حلقوں سے ابھر کر تین عوامی انقلابوں سے ہوتی ہوئی ایک عظیم سوشلسٹ طاقت کی قیادت کے منصب تک جا پہنچی۔

نئے سماج کی تعمیر میں سوویت عوام کی تاریخ ساز کامیابیاں، حب الوطنی کی عظیم جنگ میں فتح، سماجی، معاشی اور ثقافتی ترقی کے بلند تر مرحلوں کی سمت ملک کی جرأت مندانہ اور با اعتماد پیش قدمی اور عالمی ارتقاء کی روش پر سوویت یونین کے اثر میں اضافہ، یہ سب کمیونسٹ پارٹی کی سرگرمیوں کے ساتھ اٹوٹ طور پر جڑے ہوئے ہیں۔ وہ عوام کی تاریخی قوت تخلیق کی محرک اور تنظیم کار، ہمارے سماج کی رہبر اور رہنما قوت ہے — سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی، جو مارکس وادلینن واد کے نظریے سے لیس ہے، ملک کی ترقی کے لئے عام تناظر کا تعین کر رہی ہے، عوام کی تخلیقی سرگرمیوں کی سائنس پر مبنی قیادت کو یقینی بنا رہی ہے اور کمیونزم کی تعمیر کو ایک منظم، منصوبہ بند اور بامقصد کردار عطا کر رہی ہے۔

سوویت یونین میں سوشلزم کی تعمیر، مزدور طبقے کے موقفوں کی سمت محنت کش عوام کے تمام زمروں کے عبور اور سوویت سماج کے سماجی، سیاسی اور نظریاتی اتحاد کے استحکام کے نتیجے میں کمیونسٹ پارٹی، مزدور طبقے کی پارٹی کی حیثیت سے اپنے طبقاتی جوہر اور نظریہ کو برقرار رکھتے ہوئے، تمام عوام کی پارٹی بن گئی ہے۔ یہ چیز سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے انقلابی تسلسل کا، اس کی داخلی اور خارجہ پالیسی کی اور سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی پوری سرگرمی کی طبقاتی نوعیت و کردار کا تعین کرتی ہے۔

نئے تاریخی حالات میں، جبکہ ملک اپنی اندرونی ترقی میں اور بین الاقوامی میدان میں اہم فریضوں سے دوچار ہے، قدرتی طور پر سوویت سماج کی زندگی میں پارٹی کا رہنمایانہ رول بڑھتا جا رہا ہے اور اس کی سیاسی اور تنظیمی سرگرمی کی سطح سے کہیں زیادہ بڑھے چڑھے تقاضے کئے جا رہے ہیں۔ اس کا تعین ایسے بنیادی عوامل کرتے ہیں جیسے کہ:

— سوشلزم کو نکھارنے اور ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے فریضوں کی

سطح، وسعت اور پیچیدگی میں اضافہ، ان کی کامیاب انجام دہی اور سماج میں معاشی، سماجی اور ثقافتی ترقی کے درمیان بنیادی باہمی تعلق و تفاعل کو یقینی بنانے والی پالیسی کی تشکیل اور اس کی ثابت قدمی سے عمل آوری کی ضرورت ؛

— سیاسی نظام کی ترقی، عام لوگوں کی سیاسی اور محنتی فعالیت میں اضافہ کرتے ہوئے انھیں ریاستی اور عوامی معاملات کے انتظام و انصرام میں بڑے پیمانے پر شریک کار بناتے ہوئے جمہوریت اور عوام کی سوشلسٹ خود انتظامی کی توسیع اور استحکام ؛

— مارکس وادی لینن وادی نظریہ کی مزید تخلیقی ترقی کی ضرورت، کمیونزم کی تعمیر کے عمل اور طریقوں کا گہرا علم، زندگی جو سوالات پیش کرتی ہے، ان کے سائنسی حیثیت سے مدلل اور بروقت جوابوں کی تلاش تاکہ محنت کش عوام کے سماجی شعور کو بلند کیا جائے، پیٹی بورژوا ذہنیت اور اخلاقیات کی باقیات اور سوشلسٹ طرز زندگی کے اصولوں اور معیاروں سے تمام انحرافوں کے خاتمہ کی ضرورت ؛

ہمہ جہتی تعاون کو وسیع کرنے میں، سوشلسٹ ملکوں اور بین الاقوامی کمیونسٹ اور مزدور تحریک کے اتحاد، قومی آزادی کی طاقتوں کے ساتھ یکجہتی کو مستحکم بنانے میں، اور بورژوا نظریے، ترمیم پسندی، ادعایت، اصلاح پسندی اور تفریق پسندی کے خلاف جدوجہد میں دلچسپی ؛

— سامراج کی بڑھتی ہوئی جارحیت پسندی کے سلسلے میں خارجہ پالیسی کے حالات کی پیچیدگی، زیادہ مستعدی سے چوکسی کی، ملک کی سلامتی کو یقینی بنانے کی، جارحیت پسند طاقتوں کو لگام دینے، ہتھیاروں کی دوڑ کو روکنے، نوع انسان کو نیوکلیائی تباہی کے خطرے سے نجات دلانے اور دنیا میں امن کو مستحکم بنانے کے لئے نئی اور زیادہ سے زیادہ ثابت قدم کوششوں کی ضرورت۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی، سماج کی سیاسی رہنمائی کرنے میں وقت کی کسوٹی پر جانچے اور پرکھے ہوئے لیننی اصولوں کو اور زیادہ ثابت قدمی سے برتے گی، پارٹی کام میں، ریاست اور معیشت کے انتظام و انصرام کے تمام میدانوں میں لیننی طرز کو رائج کرے گی، اپنی پالیسی کی سائنس پر مبنی نوعیت اور کردار کو بڑھائے گی، وہ عام لوگوں کی سماجی پہل کاری کو فروغ دیتے ہوئے ان کی اجتماعی ہوشمندی اور تجربے کا سہارا لے گی۔ وہ نظریاتی اور نظری، سیاسی، تعلیمی، تنظیمی اور معاشی سرگرمی کے اتحاد کو، کسی بھی قسم کے جمود اور قدامت پرستی کے خلاف اٹل جدوجہد کو، مسئلوں کے مؤثر حل کی تخلیقی تلاش کو بنیادی اہمیت دیتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس بات کو ضروری سمجھتی ہے کہ پارٹی کے، ریاستی اور عوامی اداروں کے کاموں کی مخصوص نوعیت اور کردار کو دھیان میں رکھا جائے، ان کے کام میں تال میل پیدا کیا جائے، غیر ضروری متوازی کوششوں کا انسداد کیا جائے، سیاسی قیادت کے اداروں کی حیثیت سے پارٹی کمیٹیوں کے رول کو بڑھایا جائے، انتظامی مشینری کے کام میں کٹر ضابطہ پرستی اور لال فیتہ شاہی کے مظاہر،

نوکرشاہی اور دوسری گراوٹوں کو دور کیا جائے ، پارٹی کے فیصلوں اور معاشی منصوبوں کی تعمیل وتکمیل کی نگرانی ورجانچ پڑتال کو تیز کیا جائے، ریاستی اور محنت سے متعلق نظم وضبط اور تنظیمی معیاروں کو تقویت پہنچائی جائے۔

پارٹی تمام پارٹی تنظیموں اور کام کے اجتماعیوں کی سرگرمیوں میں تخلیقی دقیقہ کارکردگی، ذمہ داری کے اعلیٰ احساس اور اصول پسندی کو انتھک طور پر رائج کرے گی اور جو نتائج حاصل کئے گئے ہیں، ان کا معروضی ڈھنگ سے اور خود تنقیدی سے کام لیتے ہوئے تجزیہ کرنے اور عوام کے تئیں ان کی ضرورتوں اور حاجتوں کے تئیں پوری توجہ اور احساس کی پوری شدت پر مبنی رویّہ اختیار کرنے کی صلاحیت کو تقویت دے گی۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی ریاستی، معاشی اور ثقافتی ترقی کی رہنمائی کے اعلیٰ معیاروں کو عملے کے ساتھ کام کی مزید بہتری سے اٹوٹ طور پر جوڑتی ہے۔ وہ اس بات کو ضروری سمجھتی ہے کہ عملے کو سیاسی، کاروباری اور اخلاقی اوصاف کی بنیاد پر منتخب کرنے اور جانچنے کے لیننی اصولوں کی اوپر سے لے کر نیچے تک ہر جگہ سختی سے پابندی کی جانی چاہیے، اور یہ کہ رائے عامہ پر اور بھی زیادہ دھیان دیا جانا چاہئے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی عملے سے متعلق اپنی پوری پالیسی کے ذریعے قیادت کے لئے ایسے کمیونسٹوں اور غیر پارٹی لوگوں کو آگے بڑھانے کی حوصلہ افزائی کرے گی جو سیاسی طور پر پختہ ہوں۔ ’اعلیٰ اخلاقی معیار کے حامل ہوں‘ اہل ہوں اور پہل کاری کا جذبہ رکھتے ہوں ؛ پارٹی زیادہ سرگرمی اور مستعدی کے ساتھ عورتوں کو قیادت کے مناصب پر ترقی دے گی۔ وہ نئے تصورات کے احساس، عوام سے قربت اپنے کندھوں پر ذمہ داری لینے کے لئے آمادگی، کام کی انجام دہی کے بہتر طریقے سیکھنے کی خواہش، معاشی انتظام کاری کی سیاسی رُوح اور جوہر کو سمجھنے کی قابلیت، خود اپنے بارے میں اور دوسروں کے بارے میں بھی سخت گیری جیسے قیادت کے اوصاف کو بنیادی اہمیت دیتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ نوجوان اور ہونہار مزدور تمام میدانوں میں پُرانی نسلوں کے آزمودہ کارکارکنوں کے دوش بدوش کام کریں اور تجربہ اور ضروری تربیت حاصل کریں۔ یہ ایک قدرتی سلسلۂ عمل ہے جو ڈھرے پر چلنے کی عادت، جمود اور من مانی کے خلاف ایک قابلِ بھروسہ ضمانت تخلیق کرتا ہے۔

عملے پر اعتماد ہونا چاہئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اعلیٰ معیاروں کی، محنت کے نتائج کے لئے پارٹی تنظیموں اور کام کے اجتماعیوں کے سامنے بڑھی ہوئی شخصی ذمہ داری اور پارٹی اور ریاستی ڈسپلن کی پابندی کی اور رہنمائی کرنے والوں کی سرگرمی پر عام لوگوں کی طرف سے زیادہ نگرانی بھی ہونی چاہئے۔ ہر منیجر کو اس کام کے لئے جو اس کے سپرد کیا گیا ہے، پوری طرح جواب دہ ہونا چاہیئے، عوام کے ساتھ صحیح طور پر اپنے تعلقات استوار کرنے چاہئیں اور شخصی مثال سے انھیں متاثر اور متحرک کرنا چاہیئے۔ کوئی پارٹی تنظیم، کوئی کارکن ایسا نہیں ہونا چاہیے جس کا مواخذہ اور محاسبہ نہ کیا جا سکے۔

پارٹی کی ترقی کی خصوصیات پارٹی کی صفوں میں مزید اضافہ اور استحکام اور جمہوری مرکزیت کے اصولوں پر اندرون پارٹی تعلقات کا نکھار ہیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اپنی صفوں کو مزدور طبقے، اجتماعی کسانوں اور سوویت دانشوروں کے ممتاز نمائندوں سے معمور کرتے ہوئے کمیونزم کی تعمیر کے مختلف شعبوں میں اپنے اثر کو بڑھا رہی ہے۔ پارٹی اس بات کو انتہائی اہم سمجھتی ہے کہ اس کی سماجی بناوٹ میں مزدوروں کو رہنمایانہ مقام حاصل ہو۔ ایک شخص کے سیاسی اور کاروباری اوصاف، دیانتداری اور شائستگی، کمیونزم کے آدرش کے لئے اپنی ساری توانائیاں وقف کر دینے کا جذبہ ہی پارٹی صفوں میں داخلے کی فیصلہ کن شرط بنا رہے گا۔ پارٹی میں گھس بیٹھ کرنے اور اس کی بدولت کیریر بنانے کی کوششوں کو سختی سے روکا جانا چاہیئے۔

پارٹی کی رکنیت کوئی مراعات عطا نہیں کرتی بلکہ ملک میں جو کچھ بھی کیا جاتا ہے اس کے لئے، کمیونزم کی تعمیر اور سماجی ترقی کے مقدرات کے لئے اور بھی زیادہ ذمہ داری عائد کرتی ہے۔ ہر کمیونسٹ کو اپنے کام اور برتاؤ میں، عوامی اور شخصی زندگی میں ایک مثال بننا چاہیئے۔ عام لوگوں کے ساتھ پارٹی کے روابط اور تعلقات کی طاقت، عوام میں اس کے وقار اور ساکھ کا انحصار بڑی حد تک اس بات پر ہے کہ کمیونسٹوں کا ہراول کردار کتنے بھرپور انداز میں اپنا اظہار کرتا ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی، اپنے ہر رکن سے فرض کے تئیں اس کے رویے کے لئے، ہر پارٹی رکن کے ایک دیانتدار اور پاکیزہ کردار کے لئے متواتر بڑھے چڑھے تقاضے کرے گی اور ہر رکن کو اس کے کام اور عمل سے جانچے گی۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اندرون پارٹی جمہوریت کی مزید گہرائی اور گیرائی کو، پارٹی زندگی کے لینینی اصولوں کی سختی سے پابندی کو تنقید اور خود تنقیدی کو اور صاف بیانی اور تشہیر کی حوصلہ افزائی کو اپنی سرگرمی کی کامیابی کی، کمیونسٹوں کی اعلیٰ تخلیقی فعالیت کی ضمانت سمجھتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اپنے پورے کام کو اجتماعیت پسندی کے آزمودہ اصول پر استوار کرنے کا سلسلہ جاری رکھے گی۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس کی ترویج اور فروغ کو یقینی بنانے کے لئے اس بات کو ضروری سمجھتی ہے کہ پارٹی کے اجلاسوں، مکمل اجلاسوں، کانفرنسوں اور کانگریسوں اور قیادت کے اجتماعی اداروں کی حیثیت سے پارٹی کمیٹیوں اور بیوروؤں کے رول اور اہمیت کو بڑھایا جائے، پارٹی میں اس کی پالیسی اور عملی سرگرمی سے متعلق سوالوں پر آزادانہ اور مستعد بحث مباحثے کے لئے سازگار حالات یقینی بنائے جائیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی جہاں یہ تقاضہ کرتی ہے کہ اندرون پارٹی زندگی کے جمہوری اصولوں کو ثابت قدمی کے ساتھ روبعمل لایا جانا چاہیئے وہیں وہ پارٹی ڈسپلن کو مستحکم بنانے پر بھی مسلسل توجہ دیتی ہے۔ پارٹی ارکان کا مضبوط، دیانتدارانہ ڈسپلن عوامی زندگی کے تمام میدانوں میں اعلیٰ سوشلسٹ ڈسپلن کی ضروری شرط ہے۔

پارٹی کی کامیاب سرگرمی اور کمیونسٹوں کی بڑھتی ہوئی فعالیت پارٹی کی ابتدائی تنظیموں کے کام میں مزید بہتری کے ساتھ اٹوٹ طور پر جڑی ہوئی ہے۔ کام کے اجتماعیوں کا سیاسی مرکزہ ہونے کی حیثیت

سے ان کا یہ فریضہ ہے کہ وہ پارٹی کی پالیسی کو عام لوگوں کی جاندار تخلیقی صلاحیت کے ساتھ شیر و شکر کی طرح ملانے میں ہر ممکن مدد دیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اپنی صفوں کے اتحاد اور ان کی یکجہتی کو متواتر مستحکم بنائے گی۔ اس نے اپنے ذرائع کے ذخیرے میں وہ تنظیمی ضمانتیں برقرار رکھی ہیں جو دھڑے بندی اور جتھابندی کے منظاہر کے خلاف سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے قواعد وضوابط میں مہیا کی گئی ہیں۔ پارٹی کی طاقت اور اس کے ناقابل تسخیر ہونے کا سب سے زیادہ اہم سرچشمہ پارٹی کا لازوال نظریاتی اور تنظیمی اتحاد اور یکجہتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس مارکس وادی۔لینن وادی تصوّر کو بنیاد مانتی ہے کہ عوام ہی تاریخ کے معمار ہیں اور کمیونزم کی تعمیر ان کے ہاتھوں، توانائی اور عقل و دانش کا کام ہے۔ عوام کی جاندار تخلیقی سرگرمی ہماری تمام کامیابیوں کی ضمانت ہے۔

پارٹی عوام کے لئے ہے اور عوام کی خدمت ہی کو اپنی سرگرمی کا مدعا اور مقصود سمجھتی ہے۔ وہ مقاصد اور فریضے جو وہ اپنے لئے متعین کرتی ہے، وہ سوویت عوام کی امنگوں اور آرزوؤں کا، ان کے بنیادی مفادات کا اظہار ہوتے ہیں۔ پارٹی عام لوگوں کے ساتھ اپنے رابطوں کو مستقل اور مستحکم طور پر وسیع اور گہرا کرتے ہوئے، عوام کی ضرورتوں اور فکروں میں شریک بنتے ہوئے عوام کے تئیں اعلیٰ ذمہ داری کے جذبے کے ساتھ کام کرتی رہے گی۔ وہ اس چیز کو اپنا فرض سمجھتی ہے کہ داخلی اور خارجہ پالیسی کے کلیدی سوالوں پر محنت کش عوام سے ہمیشہ مشورہ کیا جائے، رائے عامّہ کو پوری توجہ کے ساتھ دھیان میں رکھا جائے اور غیر پارٹی لوگوں کو زیادہ سے زیادہ بڑے پیمانے پر پارٹی تنظیموں کے کاموں میں شامل کیا جائے۔ عوام جتنی زیادہ سرگرمی کے ساتھ پارٹی کی تائید اور حمایت کریں گے، اتنا ہی زیادہ وہ سماجی ارتقا کی روش پر اثر انداز ہوگی۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اپنی پوری سرگرمی میں ثابت قدمی کے ساتھ پرولتاری، سوشلسٹ بین الاقوامیت پسندی کے آزمودہ مارکس وادی لینن وادی اصولوں سے روشنی اور رہنمائی حاصل کرتی ہے۔ وہ مارکس واد، لینن واد کی بنیاد پر بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کے اتحاد کو مضبوط اور مستحکم بنانے میں ہر طرح حصّہ لیتی رہے گی، تمام کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے ساتھ برادرانہ تعلقات کو فروغ دے گی، امن کے لئے اور نیوکلیائی تباہی کے خطرے کے خلاف جدوجہد میں ان کے ساتھ سرگرمی سے تعاون کرے گی اور محنت کش عوام کے بنیادی مفادات کی مدافعت کے لئے، قومی آزادی، جمہوریت اور سوشلزم کے لئے ان کی جدوجہد کی حمایت کرے گی۔

• • •

یہ ہے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کا پروگرام۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی تمام کمیونسٹوں کو، تمام محنت کش عوام کو، مزدوروں، اجتماعی کسانوں اور دانشوروں ـــ کو آواز دیتی ہے کہ وہ انتہائی جوش وخروش کے ساتھ ان تاریخی فریضوں کی عمل آوری شروع کر دیں جو پارٹی نے اس پروگرام میں پیش کئے ہیں۔ پارٹی کو یقین ہے کہ سوویت عوام سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام کو اپنا اہم ترین مقصد سمجھیں گے اور اس کی عمل آوری کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

سماجی، معاشی ترقی کی رفتار میں معتدبہ تیزی کے ذریعے سماج کے کیفیتی لحاظ سے ایک نئے مرحلے کا حصول ـــ یہ ہے پارٹی کی حکمت عملی۔ سوشلزم کا ہمہ جہتی نکھار اپنے ساتھ ہر خاندان کے لئے، ہر سوویت شخص کے لئے نئی برکتیں لائے گا، ہمارے سوشلسٹ وطن کی مزید ترقی اور خوش حالی اور آخر کار کمیونزم کی فتح کا پیش خیمہ بنے گا۔

اس ہر دلعزیز نصب العین کی سمت ہمارے عوام کی پیش قدمی مارکس واد، لینن واد ـــ کے تصورات کی انسان دوستی اور سماجی انصاف کے اصولوں پر سماج کی قلب ماہیت کے تصورات کی دلکش قوت میں اضافہ کرے گی۔ وہ سماج کی زیادہ کامل تنظیم کی، پیداآور قوتوں میں مزید اضافہ کی، تخلیقی کام کے لئے، عوام کی خوشی اور خوشحالی کے لئے حالات کی فراہمی کی، جارحانہ جنگوں کو ثابت قدمی سے ٹھکرانے کی امن اور مساوات اور عالمگیر سلامتی کی بنیاد پر قوموں کے درمیان وسیع تعاون کے اصولوں کو منوانے کی ایک مثال کے ذریعے عوام کے دل ودماغ جیت لیں گے۔

ہمارے ملک کے کمیونسٹ، تمام محنت کش عوام رجائیت پسند نظروں سے مستقبل کو دیکھ رہے ہیں۔ پختہ یقین ہے کہ سوویت عوام ـــ خلاق اور معمار عوام ـــ کی بے لوث محنتی کاوشوں سے وہ فریضے جو پیش کئے گئے ہیں، سرانجام پائیں گے اور وہ مقاصد جو متعین کئے گئے ہیں، حاصل کئے جائیں گے۔ یہ کمیونسٹ پارٹی کا، تمام سوویت عوام کا محکم عزم ہے۔

پارٹی کی رہنمائی میں، مارکس واد لینن واد کے پرچم تلے سوویت عوام سوشلزم کی تعمیر پوری کر چکے ہیں۔
پارٹی کی رہنمائی میں، مارکس واد لینن واد کے پرچم تلے سوویت عوام کمیونسٹ سماج تعمیر کریں گے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی
۲۷ویں کانگریس کی قرارداد

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے
پروگرام کے نئے ایڈیشن کے بارے میں

کانگریس فیصلہ کرتی ہے کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام کا نیا ایڈیشن منظور کیا جائے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے قواعد

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سوویت عوام کا آزمودہ جانباز ہراول دستہ ہے جو سوویت یونین کے مزدور طبقے، اجتماعی کسانوں اور دانشوروں کے زیادہ ترقی یافتہ، سیاسی حیثیت سے زیادہ باشعور حلقوں کو رضاکارانہ بنیاد پر، منظم اور متحد کرتی ہے۔

کمیونسٹ پارٹی نے جو وی، آئی، لینن نے مزدور طبقے کے اگلے دستے کی حیثیت سے قائم کی تھی، جدوجہد کا ایک عظیم الشان اور جلیل القدر راستہ طے کیا ہے۔ اسی کے پرچم تلے ہمارے ملک میں مزدور طبقے اور محنت کش کسانوں نے عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب میں فتح حاصل کی اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹر شپ کا قیام عمل میں لایا۔ کمیونسٹ پارٹی ہی کی رہنمائی میں، سوویت یونین میں استحصال کار طبقوں کا خاتمہ کیا گیا اور کثیر قومی سوشلسٹ سماج کا سماجی، سیاسی اور نظریاتی اتحاد تشکیل پایا جو متواتر مضبوط اور طاقتور ہوتا جارہا ہے۔ سوشلزم نے مکمل اور قطعی فتح حاصل کرلی ہے۔ پرولتاری ریاست ترقی کرتے کرتے پورے عوام کی ریاست بن چکی ہے۔ ملک ترقی یافتہ سوشلزم کے مرحلے میں داخل ہوگیا ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی، اپنے طبقاتی جوہر، روح اور نظریے کے اعتبار سے مزدور طبقے کی پارٹی برقرار رہتے ہوئے، پورے عوام کی پارٹی بن گئی ہے۔

پارٹی عوام کے لئے ہے اور ان ہی کی خدمت کرتی ہے۔ وہ سماجی، سیاسی تنظیم کی اعلیٰ شکل، سیاسی نظام کا مرکزہ اور سوویت سماج کی رہنما اور رہبر قوت ہے۔ پارٹی ملک کی ترقی کے عام تناظر کا تعین کرتی ہے، عوام کی تخلیقی سرگرمیوں کی سائنسی رہنمائی کو یقینی بناتی ہے اور منتہائے مقصود، کمیونزم کی فتح کے حصول کے لئے ان کی جدوجہد کو ایک منظم، منصوبہ بند اور بامقصد نوعیت و کردار عطا کرتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی، اپنی تمام سرگرمیوں میں، مارکسی، لیننی نظریے اور خود اپنے پروگرام سے روشنی اور رہنمائی حاصل کرتی ہے جو سوشلزم کی متواتر اور ہمہ جہتی ترقی کے اور ملک

کی تیز رفتار سماجی، معاشی ترقی کی بنیاد پر سوویت سماج کی کمیونزم کی سمت مزید پیش قدمی کے فریضوں کا تعین کرتا ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اپنا پورا کام پارٹی زندگی کے لینی معیاروں سے، جمہوری مرکزیت، اجتماعی قیادت، اندرون پارٹی جمہوریت کی جامع ترقی، کمیونسٹوں کی تخلیقی سرگرمی، تنقید اور خود تنقیدی اور وسیع تشہیر کے اصولوں سے غیر متزلزل وابستگی کی بنیادوں پر منظم اور استوار کرتی ہے۔

نظریاتی اور تنظیمی اتحاد، اپنی صفوں کی فولادی یکجہتی اور تمام کمیونسٹوں کے باشعور نظم وضبط کی اعلیٰ سطح، یہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے غیر متغیر قوانین ہیں۔ دھڑے بندی کے مظاہر یا کسی بھی قسم کی جتھابند سرگرمی پارٹی کے مارکسی، لینی اصولوں کے، پارٹی رکنیت کے مغائر ومنافی ہے، پارٹی ایسے لوگوں کو اپنی صفوں سے نکال دیتی ہے جو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام اور قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور اپنے طرز عمل اور برتاؤ سے کمیونسٹ کے اعلیٰ وارفع اور باعث افتخار نام کو رسوا کرتے ہیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی مارکسزم، لینن ازم کو تخلیقی انداز میں نکھارتے سنوارتے اور ترقی دیتے ہوئے تصحیح پسندی اور ادعائیت پسندی کے، جو انقلابی نظریے کی بالکل ضد ہیں، تمام مظاہر کے خلاف جدوجہد کرتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کا ایک اٹوٹ حصّہ ہے۔ وہ پرولتاری، سوشلسٹ بین الاقوامیت پسندی کے جانچے پرکھے مارکسی، لینی اصولوں کی سختی سے پابندی اور پاسداری کرتی ہے، برادرانہ سوشلسٹ ملکوں کے، سوشلزم کے عالمی نظام اور بین الاقوامی کمیونسٹ اور مزدور تحریک کے تعاون اور اتحاد یکجہتی کے فروغ میں سرگرمی سے مدد دیتی ہے اور ان قوموں کے ساتھ جو قومی اور سماجی آزادی کے لئے، سامراج کے خلاف اور امن کیلئے جدوجہد کر رہی ہیں، یکجہتی کا اظہار کرتی ہے۔

۱۔ پارٹی ارکان، ان کے فرائض اور حقوق

۱۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی رکنیت کے دروازے سوویت یونین کے ہر شہری کے لئے کھلے ہوئے ہیں جو پارٹی کے پروگرام اور قواعد وضوابط کو تسلیم کرتا ہو، کمیونسٹ تعمیر میں عملی اور سرگرم

حصہ لیتا ہو، کسی پارٹی تنظیم میں کام کرتا ہو، پارٹی کے فیصلوں کو روبعمل لاتا ہو۔ اور رکنیت کا چندہ ادا کرتا ہو۔

۲۔ پارٹی رکن کا فرض ہے کہ وہ

(ا) پارٹی کی عام پالیسی اور ہدایات کو ثابت قدمی سے روبعمل لائے، عام لوگوں کو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی داخلی اور خارجہ پالیسی سمجھائے، اس کی عمل آوری کے لئے محنت کش عوام کو منظم کرے اور عوام کے ساتھ پارٹی کے روابط و تعلقات کو مستحکم اور وسیع بنانے کے لئے کام کرے؛

(ب) کام میں اچھی مثال قائم کرے، سوشلسٹ ملکیت کی حفاظت کرے اور اس میں اضافہ کرے، پیداواری کارکردگی میں اضافے کے لئے، پیداواری صلاحیت میں متواتر اضافے کے لئے، پیداوار اور مصنوعات کے معیار میں اضافے کے لئے، قومی معیشت میں جدید سائنس اور ٹکنالوجی کی کامیابیوں اور ترقی یافتہ تجربے کے استعمال کے لئے متواتر کام کرے؛ اپنی پیشہ درانہ صلاحیتوں کو ترقی دیتا رہے؛ ہر اس چیز کی جو نئی اور ترقی پسند ہو، سرگرمی سے حمایت اور پشت پناہی کرے، ملک کی سماجی معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے میں ممکنہ حد تک زیادہ سے زیادہ حصہ لے؛

(ج) ملک کی سیاسی زندگی میں، ریاستی اور عوامی معاملات کے انتظام و انصرام میں سرگرمی سے ہاتھ بٹائے، اپنے مدنی فرض کی انجام دہی میں مثال قائم کرے، عوام کی سوشلسٹ خود انتظامی کی زیادہ سے زیادہ بھرپور صورت گری میں سرگرم حصہ لے؛

(د) مارکسی لینینی نظریے پر دسترس حاصل کرے، اپنے سیاسی اور ثقافتی افقوں کو وسیع کرے، اور سوویت عوام کے شعور اور ان کے نظریاتی اور اخلاقی معیاروں کے فروغ میں ہر طرح اعانت کرے بورژوا نظریے کے تمام مظاہر کے خلاف، نجی ملکیت کی ذہنیت، مذہبی تعصبات اور دوسرے خیالات اور اخلاقی اقدار کے خلاف جو سوشلسٹ طرز زندگی کے منافی و متناقض ہیں، ڈٹ کر جدوجہد کرے؛

(ھ) کمیونسٹ اخلاق کے معیاروں کی سختی سے پابندی کرے، سماجی انصاف کے اصول کو جو سوشلزم کا اٹوٹ عنصر ہے، منوائے، شخصی مفادات پر عوامی مفادات کو ترجیح دے، انکسار پسند اور بے لاگ ہو، عوام کا ہمدرد اور دادرس ہو، محنت کش عوام کی ضرورتوں اور حاجتوں پر مستعدی سے توجہ دے، پارٹی اور عوام کے تئیں وفادار اور دیانتدار ہو؛

(و) محنت کش عوام میں پرولتاری، سوشلسٹ بین الاقوامیت پسندی اور سوویت حب الوطنی کے تصورات کو متواتر پھیلائے، قوم پرستی اور شاونیت کے مظاہر کے خلاف جدوجہد کرے، سوویت یونین کی قوموں کے درمیان دوستی اور سوشلسٹ ملکوں کے ساتھ، ساری دنیا کے مزدوروں اور محنت کش عوام کے ساتھ برادرانہ تعلقات کے استحکام کے لئے سرگرمی سے کام کرے؛

(ز) سوویت یونین کی دفاعی صلاحیت کو مستحکم بنانے میں ہر ممکنہ مدد دے، امن اور قوموں کے درمیان دوستی کے لئے انتھک اور پیہم جدوجہد کرے؛

(ح) پارٹی کے نظریاتی اور تنظیمی اتحاد کو مضبوط بنائے، پارٹی کو ایسے لوگوں کی گھس بیٹھ سے بچائے رکھے جو کمیونسٹ کہلانے کے مستحق اور سزاوار نہیں ہیں، چوکسی سے کام لے اور پارٹی اور ریاست کے رازوں کا افشا نہ کرے؛

(ط) تنقید اور خود تنقیدی کو فروغ دے، کوتاہیوں کو جرأتمندی کے ساتھ بے نقاب کرے اور انھیں دور کرنے کے لئے کام کرے، خود نمائی، دکھاوے، خود بینی و خود رائی، آسودہ خاطری اور ڈھکوسلہ بازی کے خلاف جدوجہد کرے، تنقید کو دبانے اور کچلنے کی تمام کوششوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرے، نوکر شاہی، علاقہ درایت اور محکمہ درایت اور ایسے تمام اقدامات کا جو پارٹی اور ریاست کے لئے نقصان دہ ہوں، مقابلہ کرے اور ایسی تمام چیزوں کی اطلاع پارٹی اداروں کو دے جن میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی تک، سبھی سطح کے ادارے شامل ہیں؛

(ی) کارکنوں کا ان کے سیاسی، پیشہ ورانہ اور اخلاقی معیاروں اور اوصاف کے مطابق مناسب انتخاب کرنے کے بارے میں پارٹی کی پالیسی کو ثابت قدمی سے روبعمل لائے۔ جہاں بھی کارکنوں کے انتخاب اور تربیت کے لیننی اصولوں کی خلاف ورزی کی جائے وہاں بے لوچ اور ناقابل مصالحت رویہ اختیار کرے؛

(ک) پارٹی اور ریاست کے ڈسپلن کی پابندی کرے جو تمام پارٹی ارکان کے لئے یکساں طور پر لازمی ہے۔ تمام کمیونسٹوں کے لئے چاہے ان کی پچھلی خدمات یا موجودہ مرتبہ و مقام کچھ ہی کیوں نہ ہو، پارٹی کا ایک ہی ڈسپلن اور ایک ہی قانون ہے۔

(۳)۔ پارٹی رکن کو یہ حق ہے کہ وہ

(ا) پارٹی اداروں کا انتخاب کرے یا ان اداروں کے لئے منتخب ہو؛

(ب) پارٹی اجلاسوں، کانفرنسوں اور کانگریسوں میں، پارٹی کمیٹیوں کے اجلاسوں میں اور پارٹی اخبارات میں پارٹی کی پالیسیوں کے سوالوں پر آزادی سے بحث کرے، تجاویز پیش کرے، جب تک متعلقہ پارٹی تنظیم کوئی فیصلہ نہ کرے، اپنی رائے کا کھلم کھلا اظہار اور حمایت کرتا رہے؛

(ج) پارٹی اجلاسوں، کانفرنسوں اور کانگریسوں میں اور پارٹی کمیٹیوں کے مکمل اجلاسوں میں کسی بھی پارٹی ادارے پر اور کسی بھی کمیونسٹ پر، چاہے اس کا عہدہ یا مرتبہ کچھ ہی کیوں نہ ہو، تنقید کرے۔ ان لوگوں کو جو تنقید کو دبانے یا تنقید کرنے کی بنا پر کسی کو ڈرانے دھمکانے اور پریشان کرنے کی کوشش کریں، پارٹی سخت سزا دے گی، یہاں تک کہ انھیں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سے نکال دیا جائے گا؛

(د) ایسے تمام پارٹی اجلاسوں میں، بیورو یا کمیٹیوں کی نشستوں میں جن میں اس کی سرگرمیوں یا طرزِ عمل پر بحث کی جائے، بذاتِ خود شرکت کرے؛

(ھ) کسی بھی پارٹی ادارے سے جس میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی تک شامل ہے، کوئی سوال پوچھے، بیان یا تجویز پیش کرے اور اپنے مکتوب کے مدعا کا جواب مانگے۔

۴۔ درخواست گزار کو صرف انفرادی طور پر پارٹی کی رکنیت دی جائے گی۔ پارٹی کی رکنیت کے دروازے مزدوروں، کسانوں اور دانشوروں میں سے سیاسی طور پر باشعور اور سرگرم شہریوں کے لئے، کمیونسٹ آدرش سے وابستگی رکھنے والے لوگوں کے لئے کھلے ہیں۔ امیدوار ارکان میں سے ان لوگوں کو رکنیت دی جائے گی جنھوں امیدواری کی مقررہ مدت پوری کر لی ہو۔

لوگ اٹھارہ سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد پارٹی میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ۲۵ سال کی عمر تک کے نوجوان صرف کل یونین لینینی نوجوان کمیونسٹ لیگ کے توسط ہی سے پارٹی میں شامل ہو سکیں گے۔

پارٹی کے امیدوار ارکان کو مکمل رکنیت دینے کا طریقہ کار حسب ذیل ہے:

(ا) پارٹی رکنیت کے خواہشمندوں کو اپنی درخواست کے ساتھ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے تین ایسے ارکان کی سفارشات پیش کرنی ہوں گی جو کم سے کم پانچ سال سے پارٹی کے رکن ہوں اور درخواست گزاروں کو ان کے ساتھ پیشہ ورانہ اور سماجی میدان میں کم سے کم ایک سال تک کام کرنے کی بنا پر جانتے ہوں۔

نوٹ ۱۔ پارٹی کی رکنیت کے لئے درخواست دینے والے نوجوان کمیونسٹ لیگ کے ارکان کی حد تک نوجوان کمیونسٹ لیگ کی ضلع یا شہر کمیٹی کی سفارش ایک پارٹی رکن کی سفارش کے مساوی اور مرادف سمجھی جائے گی۔

نوٹ ۲۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ارکان اور متبادل ارکان سفارشیں نہیں کریں گے۔

(ب) پارٹی رکنیت کی درخواستوں پر ابتدائی پارٹی تنظیم کے عام اجلاس میں بحث کی جائے گی اور فیصلہ کیا جائے گا؛ آخر الذکر کا فیصلہ اسی صورت میں باضابطہ منصور ہوگا جب کہ اجلاس میں شرکت کرنے والے پارٹی ارکان کی دو تہائی تعداد اس کے حق میں رائے دے اور اس وقت نافذ ہوگا جب ضلع پارٹی کمیٹی یا شہروں میں جہاں ضلع ڈیویژن نہ ہو، پارٹی کی شہر کمیٹی اس کی توثیق کر دے۔

پارٹی رکنیت دینے کے سوال پر ان ساتھیوں کی عدم موجودگی میں بحث کی جائے گی جنھوں نے پارٹی رکنیت کے لئے درخواست گزار کی سفارش کی ہو۔ پارٹی میں داخلہ، عام طور پر، کھلے اجلاسوں میں دیا جائے گا۔

(ج) سوویت یونین کے ان شہریوں کو جو پہلے کسی دوسرے ملک کی کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں سے وابستہ رہے ہیں، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی رکنیت ان اصولوں کے مطابق دی جائے گی جو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے مقرر کیے ہیں۔

۵- پارٹی رکنیت کے لئے درخواست گزار کی سفارش کرنے والے کمیونسٹ ان لوگوں کے جن کی وہ سفارش کر رہے ہیں، سیاسی، پیشہ ورانہ اور اخلاقی اوصاف اور صلاحیتوں کے بارے میں اپنے بیان کی غیر جانبداری کے لئے پارٹی تنظیموں کے سامنے ذمہ دار ہوں گے اور ان لوگوں کی نظریاتی اور سیاسی آگہی اور شعور کو مزید نکھارنے میں مدد دیں گے۔

۶- ان لوگوں کی جنھیں پارٹی میں داخلہ دیا جائے گا، پارٹی رکنیت اس تاریخ سے شروع ہوگی جس دن ابتدائی پارٹی تنظیم کا عام اجلاس انھیں مکمل رکنیت دینے کا فیصلہ کرے گا۔

۷- پارٹی کے ارکان اور امیدوار ارکان بنانے اور ان کا ایک تنظیم سے دوسری تنظیم میں تبادلہ کرنے کا طریقہ کار سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی متعلقہ ہدایات کے ذریعے متعین کیا جائے گا۔

۸- اگر کوئی پارٹی رکن یا امیدوار رکن متواتر تین مہینوں تک کافی معقول وجہ کے بغیر پارٹی کا چندہ ادا نہ کرے تو اس معاملہ پر ابتدائی پارٹی تنظیم میں بحث کی جائے گی۔ اگر اس بحث کے نتیجے میں یہ ثابت ہو جائے کہ وہ پارٹی رکن یا امیدوار رکن پارٹی تنظیم سے اپنا رابطہ واقعی کھو بیٹھا ہے تو یہ سمجھا جائے گا کہ وہ پارٹی کا رکن باقی نہیں رہا؛ ابتدائی پارٹی تنظیم اس بنا پر فیصلہ کرے گی اور پارٹی کی ضلع یا شہر کمیٹی کے پاس توثیق کے لئے پیش کرے گی۔

۹- اگر کوئی پارٹی رکن یا امیدوار رکن پارٹی کے قواعد و ضوابط کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہ کرے یا دوسری خلاف ورزیوں اور لغزشوں کا مرتکب ہو، تو اس سے جواب طلب کیا جائے گا اور سزا بھی دی جا سکے گی: یہ تنبیہ، سرزنش (کڑی سرزنش) یا ایسی سرزنش (کڑی سرزنش) بھی ہو سکتی ہے جس کا اندراج اس کے رجسٹریشن کارڈ میں کیا جائے گا۔ سخت ترین پارٹی سزا پارٹی سے اخراج ہے۔

معمولی نوعیت کی خلاف ورزیوں اور لغزشوں کی صورت میں، — رفیقانہ تنقید، پارٹی ناراضی، تنبیہ یا لعنت ملامت کی شکل میں — پارٹی تعلیمی اقدامات اور اثر کو استعمال کیا جانا چاہیے۔

وہ کمیونسٹ جو کسی لغزش یا خلاف ورزی کا مرتکب ہوا ہو، سب سے بڑھ کر اپنی پارٹی تنظیم کے سامنے اس لغزش یا خلاف ورزی کے لئے جوابدہ ہوگا اور اپنی صفائی پیش کرے گا۔ اگر کسی کمیونسٹ کا کوئی اعلیٰ پارٹی ادارہ محاسبہ اور مواخذہ کرے تو اس کی اطلاع متعلقہ ابتدائی پارٹی تنظیم کو دی جائے گی

ایک پارٹی رکن کو پارٹی کے سامنے جواب دہی کے لئے طلب کرنے کے سوال کی بحث پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جانی چاہیئے اور اس پر جو الزامات لگائے جا رہے ہیں، ان کی وجوہات کی بھرپور جانچ پڑتال کی جانی چاہیئے۔

پارٹی تنظیم پارٹی رکن کو جسے سزا دی گئی ہو، یہ جاننے کے لئے کہ وہ اپنی کوتاہیوں کی کس طرح اصلاح کر رہا ہے، شنوائی کا موقع دے گی۔ یہ موقع اس کو سزا دینے کے ایک سال بعد دیا جائے گا۔

۱۰۔ کسی کمیونسٹ کو پارٹی سے نکال دینے کا فیصلہ ابتدائی پارٹی تنظیم کے عام اجلاس میں کیا جائے گا۔ کسی رکن کو نکال دینے کا ابتدائی پارٹی تنظیم کا فیصلہ عام اجلاس میں شرکت کرنے والے پارٹی ارکان کی کم سے کم دو تہائی اکثریت سے کیا جائے گا اور پارٹی کی ضلع یا شہر کمیٹی کی توثیق کے بعد نافذ ہوگا۔

جب تک کسی رکن کو پارٹی سے نکال دینے کے فیصلے کی توثیق پارٹی کی ضلع یا شہر کمیٹی نہ کرے، وہ پارٹی رکن یا امیدوار رکن اپنا پارٹی کارڈ رکھ سکتا ہے اور پارٹی کے بند اجلاسوں میں شرکت بھی کر سکتا ہے۔

اس شخص کو جسے پارٹی سے نکال دیا گیا ہو، یہ حق ہوگا کہ وہ دو مہینوں کے اندر، اعلیٰ پارٹی اداروں میں یہاں تک کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی میں، اپیل کرے۔

۱۱۔ کسی یونینی جمہوریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے یا کسی علاقے، منطقے، خطے، شہر یا ضلع سطح کی پارٹی کمیٹی کے رکن یا متبادل رکن کو نیز کسی آڈیٹنگ کمیشن کے رکن کو پارٹی محاسبے کے لئے طلب کرنے کے سوال پر ابتدائی پارٹی تنظیموں میں بحث کی جائے گی اور سزا مقرر کرنے کے فیصلے باضابطہ طریقہ کار کے مطابق کئے جائیں گے۔

کسی کمیونسٹ کو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سے نکال دینے کی پارٹی تنظیموں کی تجویزوں سے متعلقہ پارٹی کمیٹی کو جس کا وہ رکن ہے، مطلع کیا جائے گا۔ یونینی جمہوریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے یا کسی علاقے، منطقے، خطے، شہر یا ضلع سطح کی پارٹی کمیٹی کے رکن یا متبادل رکن کو یا آڈیٹنگ کمیشن کے رکن کو پارٹی سے نکال دینے کا فیصلہ متعلقہ کمیٹی کے مکمل اجلاس میں ارکان کی دو تہائی اکثریت سے کیا جائیگا۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے رکن یا متبادل رکن کو یا سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے مرکزی آڈیٹنگ کمیشن کے رکن کو پارٹی سے نکالنے کا فیصلہ پارٹی کانگریس کرے گی اور کانگریسوں کی درمیانی مدت میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اپنے مکمل اجلاس میں اپنے ارکان کی دو تہائی اکثریت سے کرے گی۔

۱۲۔ ایک پارٹی رکن سوویت قانونوں کی خلاف ورزی کی صورت میں ریاست اور پارٹی دونوں کے سامنے ذمہ دار ہوگا۔ ان لوگوں کو جنھوں نے ایسی خلاف ورزیاں کی ہوں جن کی بنا پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی سے نکال دیا جائے گا۔

۱۳۔ ان لوگوں کی اپیلوں کی جنھیں پارٹی سے نکال دیا گیا ہو یا جن کی تادیب و تنبیہ کی گئی ہو نیز کسی کو پارٹی سے نکال دینے کے پارٹی تنظیموں کے فیصلوں کی، متعلقہ پارٹی ادارے ان کی وصولی کی تاریخ سے دو مہینے کے اندر تحقیقات کریں گے۔

۲۔ امیدوار ارکان

۱۴۔ پارٹی میں شریک ہونے والے تمام لوگوں کو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام اور قواعد وضوابط سے زیادہ اچھی طرح واقفیت حاصل کرنے اور اپنے آپ کو پارٹی کی مکمل رکنیت کا اہل بنانے کے لئے امیدوار رکن کی حیثیت سے امیدواری کی مدت پوری کرنی ہوگی۔ پارٹی تنظیموں کو چاہئے کہ وہ امیدواروں کو مکمل رکنیت میں داخلے کے لئے تیار کرنے میں مدد دیں۔ اور ان کے شخصی اوصاف اور صلاحیتوں کو عملی کاموں میں، پارٹی اور عوامی فریضوں کی انجام دہی میں آزمائیں۔

امیدوار رکنیت کی مدت ایک سال ہوگی۔

۱۵۔ امیدوار ارکان کے لئے داخلہ کا طریقہ، کار (انفرادی داخلہ، سفارشات کی پیشکشی، داخلے کے بارے میں ابتدائی تنظیم کا فیصلہ اور اس کی توثیق) وہی ہوگا جو پارٹی ارکان کے لئے داخلے کا طریقہ کار ہے۔

۱۶۔ امیدوار کی امیدواری کی مدت ختم ہونے کے بعد ابتدائی پارٹی تنظیم اس کو مکمل رکنیت دینے کے سوال پر بحث اور فیصلہ کرے گی۔ اگر کوئی امیدوار رکن امیدواری کی مدت کے دوران اپنے آپ کو مکمل رکنیت کا اہل ثابت نہ کر سکے اور اس امیدوار رکن کے شخصی اوصاف وخصائل ایسے نہ ہوں کہ اس کو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی رکنیت دی جائے، تو پارٹی تنظیم اس کو پارٹی رکنیت نہ دینے کا فیصلہ کرے گی، ضلع یا شہر کمیٹی سے اس فیصلے کی توثیق کے بعد وہ شخص سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کا امیدوار رکن باقی نہیں رہے گا۔

۱۷۔ پارٹی کے امیدوار ارکان اپنی اپنی پارٹی تنظیموں کی تمام سرگرمیوں میں حصہ لیں گے؛ انھیں پارٹی اجلاسوں میں مشاورتی موقف حاصل ہوگا۔ پارٹی کے امیدوار ارکان کو نہ تو پارٹی کے کسی رہنما ادارے کے لئے منتخب کیا جا سکے گا اور نہ وہ پارٹی کانفرنس یا کانگریس کے لئے مندوب چنے جا سکیں گے۔

۱۸۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے امیدوار ارکان بھی پارٹی کا چندہ اسی شرح سے ادا کریں گے جس شرح سے مکمل ارکان دیا کرتے ہیں۔

۳- پارٹی کا تنظیمی ڈھانچہ۔ اندرون پارٹی جمہوریت

۱۹- پارٹی کے تنظیمی ڈھانچے کا، اس کی زندگی اور سرگرمیوں کا رہنما اصول جمہوری مرکزیت ہے جس کے معنی یہ ہیں:

(ا) پارٹی کے تمام رہنما اداروں کی، سب سے نچلی سطح سے لے کر سب سے اونچی سطح تک، تشکیل انتخاب کے ذریعے عمل میں آئے گی؛

(ب) پارٹی ادارے اپنی پارٹی تنظیموں اور اعلیٰ اداروں کو وقتاً فوقتاً رپورٹ پیش کریں گے،

(ج) پارٹی نظم وضبط کی سختی سے پابندی کی جائے گی اور اقلیتی رائے پر اکثریتی رائے کو ترجیح حاصل ہوگی؛

(د) نچلی سطح کے اداروں کے لئے اپنے اعلیٰ اداروں کے فیصلے واجب التعمیل ہوں گے؛

(ھ) تمام پارٹی تنظیموں اور رہنما پارٹی اداروں میں اجتماعی جذبے سے کام ہوگا اور ہر کمیونسٹ اپنے فرائض اور پارٹی ذمہ داریوں کی تکمیل کا شخصی طور پر ذمہ دار ہوگا۔

۲۰- پارٹی علاقائی اور پیداواری اصول پر تشکیل پائے گی، ابتدائی تنظیمیں ان مقامات پر قائم کی جائیں گی جہاں کمیونسٹ کام کرتے ہیں اور علاقائی طور پر ضلع، شہر وغیرہ کی تنظیموں سے وابستہ ہیں وہ تنظیم جو کسی علاقے میں کمیونسٹوں کو متحد کرتی ہے، اس علاقے کی کسی ترکیبی پارٹی تنظیم سے بالاتر ہوگی۔

۲۱- تمام پارٹی تنظیمیں مقامی سوالوں کو طے کرنے کے معاملے میں خود مختار ہوں گی، بجز اس کے کہ ان کے فیصلے پارٹی پالیسی کے مغائر ومنافی نہ ہوں۔

۲۲- ایک پارٹی تنظیم کا اعلیٰ رہنما ادارہ (ابتدائی پارٹی تنظیموں کے لیے) عام اجلاس یا کانفرنس، (ضلع، شہر، خطہ، منطقہ اور علاقے کی سطح کی تنظیموں کے لئے) کانفرنس یا (یونینی جمہوریاؤں کی کمیونسٹ پارٹیوں اور سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے لئے) کانگریس ہوگی۔ کوئی اجلاس، کانفرنس یا کانگریس اسی صورت میں باضابطہ اور بااختیار ہوگی جبکہ اس میں پارٹی تنظیم کے ارکان یا منتخبہ مندوبین کی نصف سے زیادہ تعداد شرکت کرے۔

۲۳- عام اجلاس، کانفرنس یا کانگریس کمیٹی کا بیورو منتخب کریں گے جو اس کی مجلس عاملہ کی

حیثیت سے کام کرے گا اور پارٹی تنظیم کے تمام جاریہ کام کی رہنمائی کرے گا۔

پارٹی فیصلوں کی عمل آوری کو منظم کرنے اور اس پر نظر رکھنے اور نچلی سطح کی تنظیموں کو ان کی سرگرمیوں میں مدد دینے کے لئے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی میں، یونینی جمہوریاؤں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی مرکزی کمیٹیوں میں، علاقہ، منطقہ، خطہ، شہر اور ضلع سطح کی پارٹی کمیٹیوں میں ایک مشینری تشکیل دی جائے گی۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی پارٹی مشینری کے ڈھانچے اور عملے کا تعین کرے گی۔

۲۴۔ پارٹی اداروں کا انتخاب خفیہ رائے دہی کے ذریعے عمل میں آئے گا۔ پارٹی تنظیموں کے سکریٹریوں اور نائب سکریٹریوں اور پارٹی گروپوں کے آرگنائزروں کا انتخاب ابتدائی، کارگاہی تنظیموں اور پارٹی گروپوں کے جن کے پارٹی ارکان کی تعداد ۱۵ سے کم ہو، اجلاسوں میں کمیونسٹوں کی مرضی سے یعنی ہاتھ اٹھا کر اپنی رائے کا اظہار کرنے کے طریقے سے کیا جائے گا۔ ان ابتدائی تنظیموں میں ضلع یا شہر کی سطح کی پارٹی کانفرنسوں کے لئے مندوبین کے انتخاب کا طریقہ بھی وہی ہوگا۔

انتخابات کے دوران تمام کمیونسٹوں کو امیدواروں کو چیلنج کرنے اور ان پر تنقید کرنے کا لا محدود حق حاصل ہوگا۔ ہر امیدوار کے لئے الگ الگ رائے دہی ہوگی۔ کوئی امیدوار اسی صورت میں منتخب قرار پائے گا جبکہ اجلاس، کانفرنس یا کانگریس کے نصف سے زیادہ شرکا، اس کے حق میں ووٹ دیں۔

پارٹی اداروں کی ہیئت ترکیبی کی باقاعدہ تجدید اور قیادت کے تسلسل کے اصول کو — ابتدائی تنظیموں سے لے کر سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی تک — تمام پارٹی اداروں کے انتخابات میں روبعمل لایا جائے گا۔

۲۵۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے، یونینی جمہوریاؤں کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹیوں کے، علاقہ، منطقہ، خطہ، شہر اور ضلع سطح کی پارٹی کمیٹیوں کے ارکان اور متبادل ارکان کو اپنی پوری سرگرمی کے ذریعے، اس عظیم اعتماد کو حق بجانب ثابت کر دکھانا چاہئے جو ان پر کیا گیا ہے۔ پارٹی کمیٹی کا جو رکن یا متبادل رکن اپنی عزت اور توقیر کھو دیتا ہے۔ وہ کمیٹی میں نہیں رہ سکے گا۔

کسی پارٹی کمیٹی کے رکن یا متبادل رکن کو اس ادارے سے ہٹا دینے کے سوال کا فیصلہ متعلقہ کمیٹی کا مکمل اجلاس کرے گا۔ یہ فیصلہ خفیہ رائے دہی کے ذریعے کیا جائے گا اور اسی صورت میں اس کو منظوری حاصل ہو سکے گی جبکہ پارٹی کمیٹی کے کم سے کم دو تہائی ارکان اس کے حق میں ووٹ دیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے مرکزی آڈیٹنگ کمیشن کے یا مقامی پارٹی تنظیموں کے آڈیٹنگ

کمیشنوں کے ارکان کو ان کمیشنوں سے ہٹا دینے کا فیصلہ ان کے اجلاسوں میں پارٹی ارکان اور متبادل ارکان کے لئے مقررہ طریقہ کار کے مطابق کیا جائے گا۔

۲۶۔ پارٹی میں، اس کی تمام تنظیموں میں پارٹی پالیسی کے سوالوں پر آزادانہ اور موثر بحث مباحثہ اندرون پارٹی جمہوریت کا ایک اہم اصول ہے۔ اندرون پارٹی جمہوریت ہی کی بنیاد پر کمیونسٹوں کی اعلیٰ تخلیقی سرگرمی کو، کھلی اور بے لاگ تنقید اور خود تنقیدی کو اور سخت پارٹی نظم وضبط کو جو میکانکی نہیں بلکہ شعوری ہونا چاہیے، یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

نزاعی یا مبہم سوالوں پر بحث الگ الگ تنظیموں یا مجموعی حیثیت سے پارٹی کے چوکھٹے میں کی جا سکے گی۔ پارٹی پیمانے پر بحث:

(ا) سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی پہل پر ہو سکے گی، اگر وہ پالیسی کے کسی خاص سوال پر مجموعی حیثیت سے پارٹی کے ساتھ صلاح ومشورہ کرنا ضروری سمجھے؛

(ب) جمہوریائی، علاقائی یا منطقہ جاتی سطح پر کئی پارٹی تنظیموں کی تجویز پر ہو سکے گی۔

پارٹی پالیسی کے سوالوں پر وسیع بحث، خاص طور سے ملک گیر پیمانے پر بحث میں اس بات کو یقینی بنایا جانا چاہیے کہ اس میں پارٹی ارکان اپنے خیالات کا آزادانہ اظہار کریں، اور دھڑے بنانے، پارٹی میں پھوٹ ڈالنے کی کوششوں کا کوئی امکان نہ ہو۔

۲۷۔ پارٹی قیادت کا اہم ترین اصول اجتماعی قیادت ہے جو پارٹی تنظیموں کی معمول کے مطابق کارکردگی کے لئے، کارکنوں کی مناسب تعلیم وتربیت، کمیونسٹوں کی سرگرمی اور پہل کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک قطعی شرط اور داخلیت پسند فیصلوں، شخصیت پرستی کے مظہر اور پارٹی زندگی کے لینینی اصولوں کی خلاف ورزیوں کے تدارک کے لئے ایک قابل بھروسہ ضمانت ہے۔

اجتماعی قیادت کے معنی زیر نگرانی معاملات کے لئے شخصی ذمہ داری، ہر پارٹی تنظیم، ہر کارکن کی سرگرمیوں پر مستقل کنٹرول ہیں۔

۲۸۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی، یونینی جمہوریاؤں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی مرکزی کمیٹیاں اور علاقہ، منطقہ، خطہ، شہر اور ضلع پارٹی کمیٹیاں، اپنی کانگریسوں اور کانفرنسوں کی درمیانی مدت میں، پارٹی تنظیموں کو اپنے کام کی اور ان اقدامات کی جو کمیونسٹوں کی تنقیدوں اور تجویزوں کی بنا پر کئے گئے ہیں، باضابطہ اطلاع دیتی رہیں گی۔

پارٹی کمیٹیوں، ابتدائی پارٹی تنظیموں کے لئے ایک اٹوٹ قاعدہ اور ضابطہ ہے کہ وہ اعلیٰ پارٹی اداروں کو اپنی سرگرمیوں کی، اپنی تنظیموں کے حالات کی معروضی طور پر اور بروقت اطلاع دیں۔

۲۹۔ ضلع، شہر، خطہ، منطقہ اور علاقہ کی سطح کی پارٹی تنظیموں کے اور یونینی جمہوریاؤں کی کمیونسٹ

پارٹیوں کے سرگرم کارکنوں کے اجلاس پارٹی کے اہم فیصلوں پر بحث کرتے، ان کی عمل آوری کے اقدامات مرتب کرنے اور مقامی اہمیت کے سوالوں کا جائزہ لینے کے لئے ہوا کریں گے۔

۳۰۔ پارٹی کمیٹیوں میں پارٹی کام مختلف سوالوں سے متعلق قائمہ کمیشن یا عارضی کمیشن اور ورکنگ گروپ تشکیل دئے جا سکتے ہیں اور کمیونسٹوں کو پارٹی اداروں کی سرگرمیوں میں رضاکارانہ بنیاد پر شامل کرنے کے لئے دوسری شکلیں بھی استعمال کی جا سکتی ہیں۔

۴۔اعلیٰ پارٹی ادارے

۳۱۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کا اعلیٰ ادارہ پارٹی کانگریس ہے۔ مرکزی کمیٹی پانچ سال میں کم سے کم ایک بار باقاعدہ کانگریس طلب کرے گی۔ پارٹی کانگریس کی طلبی اور اس کے ایجنڈے کا اعلان کانگریس سے کم سے کم ۶ ہفتے پہلے کیا جائے گا۔

غیر معمولی (ہنگامی) کانگریسیں پارٹی کی مرکزی کمیٹی خود اپنی پہل پر یا پارٹی ارکان کی اس تعداد کے جس کی نمائندگی پچھلی پارٹی کانگریس میں ہوئی تھی، کم سے کم ایک تہائی حصے کے مطالبہ پر طلب کرے گی۔ غیر معمولی (ہنگامی) کانگریسیں ایسے مطالبے کی وصولی کے بعد دو مہینے کے اندر طلب کی جائیں گی اور اسی صورت میں مقتدر اور مجاز قرار پائیں گی جب کہ ان میں پارٹی ارکان کی مجموعی تعداد کے کم سے کم نصف حصے کی نمائندگی ہو۔

پارٹی کانگریس میں نمائندگی کا تناسب اور معیار مرکزی کمیٹی مقرر کرے گی۔

۳۲۔ اگر مرکزی کمیٹی غیر معمولی (ہنگامی) کانگریس اس مدت کے اندر جس کا تعین دفعہ ۳۱ میں کیا گیا ہے، طلب کرنے میں ناکام رہے، تو ان تنظیموں کو جنھوں نے اس کی طلبی کا مطالبہ کیا ہے، غیر معمولی (ہنگامی) کانگریس طلب کرنے کے لئے آرگنائزنگ کمیٹی تشکیل دینے کا حق ہوگا اور اس کمیٹی کو غیر معمولی (ہنگامی) اجلاس طلب کرنے کی حد تک مرکزی کمیٹی کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

۳۳۔ کانگریس:

(ا) مرکزی کمیٹی کی، مرکزی آڈیٹنگ کمیشن کی اور دوسری مرکزی تنظیموں کی رپورٹیں سنے گی اور انھیں منظور کرے گی؛

(ب) پارٹی کے پروگرام اور قواعد وضوابط پر نظر ثانی کرے گی، ان میں ترمیمیں کرے گی اور انھیں

منظور کرے گی ؛

(ج) داخلی اور خارجہ پالیسی کے معاملوں میں پارٹی کی روش کا تعین کرے گی اور پارٹی اور ریاستی زندگی کے، کمیونسٹ تعمیر کے اہم ترین سوالوں کا جائزہ لے گی اور انھیں طے کرے گی؛

(د) مرکزی کمیٹی اور مرکزی آڈیٹنگ کمیشن کا انتخاب کرے گی۔

۳۴ - مرکزی کمیٹی کے لئے اور مرکزی آڈیٹنگ کمیشن کے لئے منتخب کئے جانے والے ارکان کی تعداد کا تعین کانگریس کرے گی۔ مرکزی کمیٹی میں جو نشستیں خالی ہوں گی، ان پر سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے متبادل ارکان لئے جائیں گے۔

۳۵ - کانگریسوں کی درمیانی مدت میں، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی پارٹی اور مقامی پارٹی اداروں کی تمام سرگرمیوں کی رہنمائی کرے گی، اہم عہدیداروں کا انتخاب اور تقرر کرے گی، مرکزی حکومتی اداروں اور محنت کش عوام کی عوامی تنظیموں کے کام کی رہبری کرے گی، مختلف پارٹی ادارے اور دوسرے ادارے قائم کرے گی اور ان کی سرگرمیوں کی رہنمائی کرے گی، مرکزی اخباروں اور رسالوں کے جو اس کے زیرنگرانی کام کرتے ہیں، ایڈیٹروں کا تقرر کرے گی اور پارٹی بجٹ کی رقمیں تقسیم کرے گی اور ان کے استعمال پر نظر رکھے گی۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے دوسری پارٹیوں کے ساتھ تعلقات میں مرکزی کمیٹی سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی نمائندگی کرے گی۔

۳۶۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کا مرکزی آڈیٹنگ کمیشن، معاملات کی انجام دہی کے مقررہ طریقۂ کار کی پابندی کی، پارٹی کے مرکزی اداروں میں محنت کش عوام کے خطوط، درخواستوں اور شکایتوں کا جائزہ لینے کے کام کی، پارٹی بجٹ کے ٹھیک ٹھیک استعمال کی جس میں ادائیگی، وصولی اور پارٹی چندوں کا حساب وکتاب بھی شامل ہے، نیز سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مختلف اداروں کی مالی اور معاشی سرگرمیوں کی جانچ کرے گا۔

۳۷۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا کم سے کم ایک مکمل اجلاس ہر چھٹے مہینے ہوا کرے گا۔ مرکزی کمیٹی کے متبادل ارکان کو مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاس کی نشستوں میں مشاورتی موقف حاصل ہوگا۔

۳۸۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اپنے مکمل اجلاسوں کی درمیانی مدت میں پارٹی کے کام کی رہنمائی کرنے کے لئے ایک سیاسی بیورو کا اور موجودہ کاموں کے اہتمام، خاص طور سے منتقل عملے کے انتخاب اور پارٹی فیصلوں کی عمل آوری کی جانچ کے لئے ایک سکریٹریٹ کا انتخاب کرے گا۔ مرکزی کمیٹی سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جنرل سکریٹری کو منتخب کرے گی۔

۳۹۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی مرکزی کمیٹی کی پارٹی کنٹرول کمیٹی تشکیل دے گی۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی پارٹی کنٹرول کمیٹی:

(ا) اس بات پر نظر رکھے گی کہ آیا سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے ارکان اور متبادل ارکان پارٹی نظم وضبط کی پابندی کر رہے ہیں اور ان کمیونسٹوں کے خلاف کارروائی کرے گی جو پارٹی کے پروگرام اور قواعد وضوابط کی اور پارٹی یا ریاستی نظم وضبط کی یا پارٹی اخلاق کی خلاف ورزی کریں۔

(ب) کسی کو پارٹی سے نکال دینے یا پارٹی سزا دینے کے بارے میں یونینی جمہوریاؤں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی مرکزی کمیٹیوں یا علاقہ اور منطقہ سطح کی پارٹی کمیٹیوں کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں پر غور کرے گی۔

۴۰۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی پارٹی کانگریسوں کی درمیانی مدت میں، اگر ضرورت ہو تو پارٹی پالیسی کے انتہائی ضروری سوالوں پر غور وبحث کرنے کے لئے کل یونین پارٹی کانفرنس طلب کرے گی۔ کل یونین پارٹی کانفرنس منعقد کرنے کا طریقہ کار سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی متعین کرے گی۔

۵۔ جمہوریہ، علاقہ، منطقہ، خطہ، شہر اور ضلع سطح کی پارٹی تنظیمیں

۴۱۔ جمہوریہ، علاقہ، منطقہ، خطہ، شہر اور ضلع سطح کی پارٹی تنظیمیں اور ان کی کمیٹیاں اپنی سرگرمیوں میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام اور قواعد وضوابط سے روشنی اور رہنمائی حاصل کریں گی اور متعلقہ جمہوریاؤں، علاقوں، منطقوں، خطوں، شہروں اور ضلعوں میں پارٹی پالیسی کی عمل آوری کا سارا کام انجام دیں گی اور سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی ہدایات کی عمل آوری کو منظم کریں گی۔

۴۲۔ جمہوریہ، علاقہ، منطقہ، خطہ، شہر اور ضلع سطح کی پارٹی تنظیموں اور ان کے رہنما اداروں کے بنیادی فرائض حسب ذیل ہوں گے:

(ا) عام لوگوں میں سیاسی اور تنظیمی کام، کمیونسٹوں کو، تمام محنت کش عوام کو کمیونسٹ تعمیر کے فریضوں کی انجام دہی کے لئے، سائنسی اور تکنالوجیکل کامیابیوں کی بنیاد پر سماجی اور معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے،

سماجی پیداوار کی تاثیر کو بڑھانے، محنت کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرنے، پیداوار اور مصنوعات کے معیار کو بہتر بنانے، ریاستی منصوبوں اور سوشلسٹ ذمہ داریوں کو پورا کرنے اور محنت کش عوام کے مادی اور ثقافتی معیاروں کو بلند کرنے کے لئے منظم متحد اور سرگرم بنانا؛

(ب) نظریاتی کام منظم کرنا، مارکسزم لینن ازم کا پرچار کرنا، محنت کش عوام کے کمیونسٹ شعور اور آگہی کو ترقی دینا، مقامی اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی رہنمائی کرنا اور سائنسی، ثقافتی اور تعلیمی اداروں کی سرگرمیوں کی نگرانی کرنا؛

(ج) عوامی نمائندوں کی سوویتوں، ٹریڈ یونینوں، نوجوان کمیونسٹ لیگ، کوآپریٹو اور دوسری عوامی تنظیموں کی ان میں کام کرنے والے کمیونسٹوں کے توسط سے رہنمائی کرنا اور ان تنظیموں کی سرگرمیوں میں محنت کش عوام کی وسیع پیمانے پر شرکت کو یقینی بنانا اور سوشلسٹ جمہوریت کی اور زیادہ بھرپور ترقی کے لئے ایک بنیادی شرط کی حیثیت سے عام لوگوں کی پہل کاری اور سرگرمی کو فروغ دینا؛

(د) قیادت کے لینینی اصولوں اور طریقوں کی سختی سے پابندی، پارٹی کام میں، ریاستی اور معاشی انتظام کے تمام میدانوں میں لینینی طرز کو قائم کرنا، نظریاتی، تنظیمی اور معاشی سرگرمیوں کے اتحاد کو یقینی بنانا، سوشلسٹ قانون کو، تمام شعبوں میں ریاستی اور محنتی ڈسپلن، نظم وضبط اور تنظیم کو مستحکم بنانا؛

(ھ) عملے سے متعلق پالیسی کی عمل آوری، کمیونسٹ نظریے کے جذبے میں عملے کی تعلیم کا اہتمام کرنا، ان میں اخلاقی دیانت اور مفوضہ کام کے لئے پارٹی اور عوام کے تئیں ذمہ داری کے اعلیٰ احساس کو پروان چڑھانا؛

(و) اپنی جمہوریہ، علاقے، منطقے، خطے، شہر یا ضلع میں مختلف پارٹی ادارے منظم کرنا اور ان کی سرگرمیوں کی رہنمائی کرنا؛ متعلقہ تنظیم کے اندر پارٹی فنڈ تقسیم کرنا، اعلیٰ پارٹی ادارے کو باقاعدہ رپورٹیں پیش کرنا اور اپنے کام کے لئے اس کے سامنے ذمہ دار ہونا۔

جمہوریہ، علاقہ اور منطقہ سطح کی پارٹی تنظیموں کے رہنما ادارے

۴۳۔ جمہوریہ، علاقہ اور منطقہ سطح کی پارٹی تنظیموں کے اعلیٰ ادارے، یونینی جمہوریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی کانگریس، علاقہ یا منطقہ سطح کی پارٹی کانفرنس اور ان کے درمیانی مدت میں، یونینی جمہوریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی، اور علاقہ یا منطقہ سطح کی کمیٹی ہوتے ہیں۔

۴۴۔ یونینی جمہوریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی باقاعدہ کانگریس، کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی پانچ سال میں کم سے کم ایک مرتبہ طلب کرے گی۔ علاقہ یا منطقہ سطح کی باقاعدہ پارٹی کانفرنس علاقہ یا منطقہ سطح کی کمیٹی ہر دو، تین سال میں ایک مرتبہ طلب کرے گی۔ غیر معمولی (ہنگامی) کانگریسیں اور کانفرنسیں یونینی جمہوریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی، علاقہ یا منطقہ سطح کی کمیٹی کے فیصلے یا جمہوریہ، علاقہ یا منطقہ سطح کی پارٹی تنظیموں کے ارکان کی ایک تہائی تعداد کے مطالبہ کی بنا پر طلب کی جائیں گی۔

یونینی جمہوریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی کانگریسوں اور علاقہ یا منطقہ سطح کی کانفرنسوں میں نمائندگی کا تناسب متعلقہ پارٹی کمیٹیاں متعین کریں گی۔

یونینی جمہوریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی کانگریس یا علاقہ یا منطقہ سطح کی کانفرنس یونینی جمہوریہ کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی یا علاقہ یا منطقہ سطح کی کمیٹی کی رپورٹ اور آڈیٹنگ کمیشن کی رپورٹ سنے گی، اور اپنے اختیار تمیزی سے کام لیتے ہوئے پارٹی کے، معاشی اور ثقافتی ترقی کے دوسرے سوالوں پر بحث کرے گی، اور یونینی جمہوریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی یا علاقہ یا منطقہ سطح کی کمیٹی، آڈیٹنگ کمیشن اور سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی کانگریس کے لئے مندوبین کو منتخب کرے گی۔

یونینی جمہوریاؤں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی کانگریسوں کی درمیانی مدت میں، کمیونسٹ پارٹیوں کی مرکزی کمیٹیاں، جب بھی ضروری ہو، پارٹی تنظیموں کی سرگرمیوں سے متعلق سوالوں پر غور و بحث کے لیے جمہوریائی پارٹی کانفرنسیں طلب کرسکیں گی۔ جمہوریائی پارٹی کانفرنسوں کو منعقد کرنے کا طریقہ کار یونینی جمہوریاؤں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی مرکزی کمیٹیاں متعین کریں گی۔

۴۵۔ یونینی جمہوریاؤں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی مرکزی کمیٹیاں، علاقہ اور منطقہ سطح کی کمیٹیاں اپنے اپنے بیورو کا انتخاب کریں گی جن میں کمیٹیوں کے سکریٹریاں بھی شامل ہیں۔ سکریٹری ایسے ہی لوگ منتخب کئے جائیں گے جو کم سے کم پانچ سال سے پارٹی کے رکن ہوں۔ کمیٹیوں کے مکمل اجلاس ان کمیٹیوں کے شعبوں کے سربراہوں، پارٹی کنٹرول کمیشنوں کے صدر نشین اور اخباروں اور رسالوں کے ایڈیٹروں کی توثیق کریں گے۔

یونینی جمہوریاؤں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی مرکزی کمیٹیاں اور علاقہ اور منطقہ سطح کی کمیٹیاں موجودہ امور کی انجام دہی اور فیصلوں کی عمل آوری کی جانچ کے لئے سکریٹریٹ تشکیل دیں گی۔

۴۶۔ یونینی جمہوریاؤں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی مرکزی کمیٹیوں کے اور علاقہ اور منطقہ سطح کی کمیٹیوں کے مکمل اجلاس ہر چار مہینوں میں کم سے کم ایک مرتبہ منعقد کئے جائیں گے۔

۴۷۔ یونینی جمہوریاؤں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی مرکزی کمیٹیاں، علاقہ اور منطقہ سطح کی کمیٹیاں خطہ، شہر اور ضلع سطح کی پارٹی تنظیموں کی رہنمائی کریں گی، ان کے کام کی جانچ کریں گی اور وقتاً فوقتاً متعلقہ پارٹی کمیٹیوں کی

رپورٹیں سنا کریں گی۔

خود اختیار جمہوریاؤں ہیں اور یونینی جمہوریاؤں یا علاقے کے خود اختیار منطقوں ہیں پارٹی تنظیمیں یونینی جمہوریاؤں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی مرکزی کمیٹیوں یا متعلقہ علاقائی کمیٹیوں کی نگرانی اور رہنمائی ہیں کام کریں گی۔

خطہ، شہر اور ضلع (دیہی اور شہری) سطح کی پارٹی تنظیموں کے اعلیٰ ادارے

۴۸۔ خطہ، شہر یا ضلع سطح کی پارٹی تنظیموں کے اعلیٰ ادارے اس خطے، شہر یا ضلع سطح کی پارٹی کانفرنسیں یا کمیونسٹوں کے عام اجلاس ہیں جو خطہ، شہر یا ضلع سطح کی کمیٹی ۲۔۳ سال ہیں ایک مرتبہ طلب کریں گی نیز غیر معمولی کانفرنسیں یا عام اجلاس ہوں گے جو متعلقہ کمیٹی کے فیصلے یا متعلقہ پارٹی تنظیم کے ارکان کی ایک تہائی تعداد کے مطالبہ کی بنیاد پر طلب کئے جائیں گے۔

خطہ، شہر یا ضلع کانفرنس (اجلاس) کمیٹی اور آڈیٹنگ کمیشن کی رپورٹیں سنے گی، اپنے اختیار تمیزی سے پارٹی کے، معاشی اور ثقافتی ترقی کے دوسرے سوالوں پر غور و بحث کرے گی، خطہ، شہر یا ضلع کمیٹی کا، آڈیٹنگ کمیشن کا اور منطقہ یا علاقہ سطح کی کانفرنس کے لئے یا یونینی جمہوریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی کانگریس کے لئے مندوبین کا انتخاب کرے گی۔

خطہ، شہر اور ضلع سطح کی کانفرنسوں کے لئے نمائندگی کا تناسب متعلقہ پارٹی کمیٹیاں مقرر کریں گی۔

۴۹۔ خطہ، شہر یا ضلع کمیٹی بیورو کو اور کمیٹیوں کے سکریٹریوں کو منتخب کرے گی کمیٹی کے شعبوں کے سربراہوں پارٹی کمیشن کے صدر نشین اور اخباروں کے ایڈیٹروں کی توثیق کرے گی۔ خطہ، شہر اور ضلع کمیٹیوں کے سکریٹری ایسے ساتھی ہونے چاہئیں جو کم سے کم پانچ سال سے پارٹی کے رکن ہوں۔ کمیٹی کے سکریٹریوں کی توثیق متعلقہ منطقے یا علاقے کی سطح کی کمیٹی یا یونینی جمہوریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کرے گی۔

۵۰۔ خطہ، شہر یا ضلع سطح کی کمیٹی ابتدائی پارٹی تنظیمیں تشکیل دیں گی، ان کے کام کی رہنمائی کریں گی، پارٹی تنظیموں کے کام کے بارے ہیں وقتاً فوقتاً رپورٹیں سنے گی اور کمیونسٹوں کا رجسٹر رکھے گی۔

۵۱۔ خطہ، شہر یا ضلع سطح کی کمیٹی کا مکمل اجلاس ہر تین مہینوں ہیں کم سے کم ایک مرتبہ ہوا کرے گا۔

۶-ابتدائی پارٹی تنظیمیں

۵۲- ابتدائی پارٹی تنظیمیں پارٹی کی بنیاد ہیں۔
ابتدائی پارٹی تنظیمیں ان مقامات پر تشکیل دی جائیں گی جہاں پارٹی ارکان کام کرتے ہیں یعنی کارخانوں ریاستی فارموں اور دوسرے اداروں میں، اجتماعی فارموں، مسلح افواج کے دستوں، دفتروں، تعلیمی اداروں وغیرہ میں، جہاں بھی پارٹی ارکان کی تعداد کم سے کم ہو، اگر ضروری ہو، تو ابتدائی پارٹی تنظیمیں رہائشی اصول کی بنیاد پر بھی تشکیل دی جا سکیں گی۔

انفرادی صورتوں میں، منطقہ یا علاقہ سطح کی کمیٹی، یا یونین جمہوریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی منظوری سے، پارٹی تنظیمیں کئی صنعتی اداروں اور کارخانوں کے جو مل کر پیداواری انجمن تشکیل دیتے ہیں، اور عام طور پر، ایک ہی شہر کے ایک یا کئی علاقوں میں واقع ہوتے ہیں، چوکھٹے کے اندر بھی تشکیل دی جا سکتی ہیں۔

۵۳- صنعتی اداروں، کارخانوں، اجتماعی فارموں اور اداروں میں جہاں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے ارکان اور متبادل ارکان کی تعداد ۵۰ سے زیادہ ہو، ضلع، شہر یا علاقہ سطح کی کمیٹی کی منظوری سے کارگاہ، شعبہ، فارم، ٹیم، محکمہ وغیرہ جیسی پارٹی تنظیمیں ایک ہی پارٹی تنظیم کے اندر قائم کی جا سکیں گی۔

کارگاہ اور شعبہ وغیرہ کی سطح کی تنظیموں کے اندر اور ایسی ابتدائی پارٹی تنظیموں کے اندر جن کے ارکان اور امیدوار ارکان کی تعداد ۵۰ سے کم ہو، ٹیموں اور دوسری پیداواری اکائیوں میں پارٹی گروپ تشکیل دئے جا سکیں گے۔

۵۴- ابتدائی پارٹی تنظیم کا اعلیٰ ادارہ پارٹی اجلاس ہے جو مہینے میں کم سے کم ایک مرتبہ ہوا کرے گا۔ ان پارٹی تنظیموں میں جن کے ساتھ کارگاہ تنظیمیں ہوتی ہیں، عام اور کارگاہ، دونوں سطح کے اجلاس ہر دو مہینے میں کم سے کم ایک مرتبہ ہوا کریں گے

بڑی پارٹی تنظیموں میں جن کی رکنیت ۳ سو کمیونسٹوں سے زیادہ ہو، جب بھی ضروری ہو، پارٹی کمیٹی کے فیصلے یا کئی کارگاہ سطح کی پارٹی تنظیموں کے مطالبے پر عام پارٹی اجلاس طلب کیا جائے گا۔

۵۵- موجودہ امور کی انجام دہی کے لئے ابتدائی یا کارگاہ سطح کی پارٹی تنظیمیں ایک بیورو منتخب کریں گی جس کی میعاد دو یا تین سال ہوگی، اس کے ارکان کی تعداد کا تعین پارٹی اجلاس کرے گا۔ ایسی ابتدائی یا کارگاہ سطح کی تنظیمیں جن کے ارکان کی تعداد ۱۵ سے کم ہو، بیورو منتخب نہیں کریں گی۔ اس کے بجائے وہ پارٹی

تنظیم کا ایک سکریٹری اور نائب سکریٹری منتخب کریں گی۔ ان تنظیموں کے انتخابات ہر سال ہوا کریں گے۔

ابتدائی اور کارگاہ سطح کی پارٹی تنظیموں کے سکریٹری ایسے ساتھی ہونے چاہئیں جو کم سے کم ایک سال سے پارٹی کے رکن ہوں

ان ابتدائی پارٹی تنظیموں میں جن کے ارکان کی تعداد ۱۵۰ سے کم ہو، ایسے کوئی تنخواہ یاب عہدیدار نہیں ہوں گے جنھیں ان کے باقاعدہ کام سے سبکدوش کروا دیا گیا ہو۔

۵۶۔ بڑے صنعتی اداروں، کارخانوں اور اداروں میں جہاں پارٹی کے ارکان اور امیدوار ارکان کی تعداد ۳۰۰ سے زیادہ ہو، اور اگر ضروری ہو تو ان تنظیموں میں جن میں ایک سو سے زیادہ کمیونسٹ ہوں، مخصوص پیداواری حالات اور علاقائی محل وقوع اور پھیلاؤ کی وجہ سے، منطقہ سطح کی کمیٹی، علاقہ سطح کی کمیٹی یا یونینی جمہوریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی منظوری سے کارگاہ سطح کی پارٹی تنظیموں کو ابتدائی پارٹی تنظیموں کے حقوق دیتے ہوئے پارٹی کمیٹیاں تشکیل دی جا سکیں گی۔

اجتماعی فارموں، ریاستی فارموں اور دوسرے زرعی اداروں کی پارٹی تنظیمیں ایسی صورت میں جبکہ ان میں کیمونسٹوں کی تعداد ۵۰ سے کم نہ ہو، پارٹی کمیٹیاں تشکیل دے سکیں گی۔

انفرادی صورتوں میں، منطقہ سطح یا علاقہ سطح کی پارٹی کمیٹیوں یا یونینی جمہوریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی منظوری سے، پارٹی تنظیمیں جن میں ۵۰ سے زیادہ کمیونسٹ ہوں، بڑی کارگاہوں میں پارٹی کمیٹیاں تشکیل دے سکیں گی اور پیداواری شعبوں میں پارٹی تنظیموں کو ابتدائی پارٹی تنظیم کے حقوق دے جا سکیں گے۔

پارٹی کمیٹیاں ۲-۳ سال کی میعاد کے لئے منتخب کی جائیں گی۔ ان کی عددی ہیئت ترکیبی کا تعین پارٹی کا عام اجلاس یا کانفرنس کرے گی۔

ابتدائی اور کارگاہ سطح کی پارٹی تنظیموں کی پارٹی کمیٹیاں، پارٹی بیورو اور سکریٹری پارٹی اجلاسوں میں کمیونسٹوں کو اپنے کام کی باقاعدہ رپورٹیں دیا کریں گے۔

۵۷۔ ایسی ابتدائی تنظیموں کی جن کے ارکان کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہو، پارٹی کمیٹیوں کو، یونینی جمہوریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی منظوری سے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی میں داخلہ دینے، پارٹی کے ارکان اور امیدوار ارکان کا رجسٹر رکھنے اور کمیونسٹوں کی شخصی کارروائیوں پر غور کرنے کے معاملوں میں ضلع پارٹی کمیٹی کے حقوق دئے جائیں گے۔

یہ تنظیمیں وسیع پارٹی کمیٹیاں منتخب کر سکتی ہیں جن کے اندر روزمرہ کام کی رہنمائی اور نگرانی کرنے کے لئے بیورو تشکیل دئے جائیں گے۔

۵۸۔ ابتدائی پارٹی تنظیم اپنی سرگرمیوں میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام اور قواعد وضوابط

سے رہنمائی اور روشنی حاصل کرے گی۔ وہ کام کے اجتماعیے کا سیاسی مرکزہ ہوتی ہے، محنت کش عوام میں اس کی سرگرمیاں انجام دیتی ہے، پارٹی کے ارد گرد انھیں اکٹھا کرتی ہے، انھیں کمیونسٹ تعمیر کے فریضوں کی انجام دہی کے لئے منظم کرتی ہے اور پارٹی کی عملے سے متعلق پالیسی کی عمل آوری میں سرگرم حصہ لیتی ہے۔

ابتدائی پارٹی تنظیم:

(ا) سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے نئے ارکان بھرتی کرے گی؛

(ب) کمیونسٹوں کو پارٹی مقصد سے وفاداری، نظریاتی استقلال اور کمیونسٹ اخلاقیات کے جذبے میں تعلیم و تربیت دے گی؛

(ج) کمیونسٹوں کے لئے مارکسی، لینینی نظریے کے ایسے مطالعے کا اہتمام کرے گی جو کمیونسٹ تعمیر کے عمل سے جڑا ہوا ہو اور بورژوا نظریے کے تمام مظاہر کے خلاف، تصحیح پسندی، ادعائیت، پچھڑے ہوئے خیالات اور میلانات کے خلاف جدوجہد کرے گی؛

(د) کام میں اور سماجی، سیاسی زندگی میں کمیونسٹوں کے بڑھتے ہوئے ہراول رول کو، روزمرہ زندگی میں ان کے قابل تقلید طرز عمل کو یقینی بنائے گی، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے ارکان اور متبادل ارکان کی اپنے قانونی فرائض اور پارٹی ذمہ داریوں کی انجام دہی کے بارے میں رپورٹیں سنے گی؛

(ھ) معاشی اور سماجی ترقی کے فریضوں کی انجام دہی میں محنت کش عوام کے آرگنائزر کا رول انجام دے گی، ریاستی منصوبوں اور ذمہ داریوں کی تکمیل، پیداوار کی شدت کاری، محنت کی پیداواری صلاحیت اور پیداوار اور مصنوعات کے معیار میں اضافہ، پیداوار میں سائنس اور ٹکنالوجی کی کامیابیوں اور ترقی یافتہ تجربے کی وسیع پیمانے پر ترویج کے لئے سوشلسٹ مسابقتی مہم کی رہبری کرے گی، اندرونی وسائل کو بروئے کار لانے کے لئے محنت کش عوام کو منظم اور متحرک کرے گی، مادی، محنتی اور مالی وسائل کے کفایت شعارانہ استعمال کے لئے کام کرے گی، عوامی دولت کے تحفظ اور اس میں اضافے کا، عوام کے کام کاج اور رہن سہن کے حالات کو بہتر بنانے کا خیال رکھے گی۔

(و) سیاسی تعلیم اور پرچار کا کام کرے گی، کمیونزم کے آدرشوں سے وابستگی، سوویت حب الوطنی اور قوموں اور قومیتوں کے درمیان دوستی کے جذبے میں محنت کش عوام کو تربیت دیں گی، انھیں سیاسی ثقافت کی اعلیٰ سطح پر پہنچنے میں مدد دے گی، ان کی سماجی فعالیت اور احساس ذمہ داری کو بڑھائے گی؛

(ز) کمیونسٹوں کو، تمام محنت کش عوام کو سوشلسٹ خود انتظامی میں شریک کار بننے میں مدد دے گی، صنعتی اداروں کارخانوں اور تنظیموں کے معاملات کے انتظام و انصرام میں کام کے اجتماعیوں کے بڑھتے ہوئے رول کو یقینی بنائے گی، ٹریڈ یونین، نوجوان کمیونسٹ لیگ اور دوسری عوامی تنظیموں کی سرگرمیوں کی رہنمائی کرے گی؛

(ح) جامع تنقید اور خود تنقیدی کی بنیاد پر، نوکرشاہی، علاقہ واریت اور محکمہ واریت کے، ریاستی، محنتی اور پیداواری نظم وضبط کی خلاف ورزیوں کے خلاف جدوجہد کرے گی، ریاست کو دھوکہ دینے کی کوششوں کو ناکام بنائے گی، بے پروائی، اسراف اور فضول خرچی کا تدارک کرے گی، اعتدال پسند طرز زندگی کو مقبول بنانے کی کوشش کرے گی؛

۵۹۔ صنعت، ٹرانسپورٹ، مواصلات، تعمیرات، مادی اور تکنیکی فراہمی، تجارت، عوامی کیٹرنگ، اجتماعی اور عوامی فلاحی خدمات کے اداروں میں، اجتماعی اور ریاستی فارموں اور دوسرے زرعی اداروں میں، ڈیزائن تنظیموں اور ڈرافٹنگ دفتروں میں، تحقیقاتی اداروں، تعلیمی اداروں، ثقافتی اور طبی اداروں میں ابتدائی پارٹی تنظیموں کو نظم ونسق کے کام کو کنٹرول کرنے کا حق ہوگا۔

وزارتوں کی ریاستی کمیٹیوں اور دوسرے مرکزی اداروں، مقامی حکومت کے اداروں اور معاشی اداروں اور محکموں میں پارٹی تنظیمیں پارٹی اور حکومت کی ہدایات اور احکامات کی عمل آوری پر اور اس بات پر نظر رکھیں گی کہ عملہ سوویت قانونوں کی پابندی کرے۔ انھیں عملے کی کارکردگی کو بہتر بنانے، اس کے ارکان کے انتخاب، تعیناتی اور تعلیم میں سرگرم حصہ لینا چاہئے، زیر توجہ معاملے کے لئے، کسی مخصوص شعبے اور عوامی خدمات کی ترقی کے لئے ان کی ذمہ داری کو بڑھانا چاہئے، ریاستی نظم وضبط کو مستحکم بنانے کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں، نوکرشاہی اور لال فیتے کے خلاف ثابت قدمی سے جدوجہد کرنی چاہئے، متعلقہ دفتروں اور لوگوں کے، چاہے ان کا عہدہ کچھ ہی کیوں نہ ہو، کام میں کوتاہیوں اور خامیوں کی بروقت اطلاع متعلقہ پارٹی اداروں کو دینی چاہئے۔

نوٹ: ابتدائی پارٹی تنظیمیں نظم ونسق کی سرگرمیوں پر، اور بعض پیداواری شعبوں میں عملے کے کام پر نگرانی کے حق کو بروئے کار لانے کے لئے کمیشن تشکیل دے سکتی ہیں۔

۷۔ پارٹی اور ریاستی اور عوامی تنظیمیں

۶۰۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی، سوویت یونین کے آئین کے چوکھٹے کے اندر کام کرتے ہوئے، ریاستی اور عوامی تنظیموں کی سیاسی رہنمائی کرے گی، ان کی سرگرمیوں کی رہبری کرے گی اور ان میں تال میل پیدا کرے گی۔

پارٹی تنظیمیں، ریاستی اور عوامی تنظیموں میں کام کرنے والے کمیونسٹ اس بات پر نظر رکھیں گے کہ یہ تنظیمیں اپنے آئینی اختیارات اور قانونی حقوق کو پوری طرح بروئے کار لائیں، اپنے فرائض پوری طرح انجام دیں اور انتظام کاری میں اور سیاسی، معاشی اور سماجی سوالات کی یکسوی میں وسیع پیمانے پر محنت کش عوام کو شامل کریں۔

پارٹی تنظیمیں حکومتی اداروں، ٹریڈ یونین تنظیموں، کواپریٹو اور دوسری تنظیموں کی جگہ نہیں لیں گی اور نہ پارٹی اور دوسرے اداروں کے فرائض منصبی کو گڈمڈ کرنے کی اجازت دیں گی۔

۶۱۔ کانگریسوں، کانفرنسوں اور اجلاسوں میں جو ریاستی اور عوامی تنظیمیں طلب کریں، نیز ان تنظیموں کے منتخبہ اداروں میں پارٹی گروپ تشکیل دئے جاسکیں گے جن کے ارکان کی تعداد کم سے کم تین ہوگی۔ ان گروپوں کا کام یہ ہوگا کہ وہ متعلقہ غیر پارٹی تنظیموں میں پارٹی کی پالیسی کو روبعمل لائیں، ان تنظیموں کے امور میں کمیونسٹوں کے اثر کو بڑھائیں، ان کی سرگرمیوں میں جمہوری اصول کو فروغ دیں، پارٹی اور ریاستی ڈسپلن کو مضبوط بنائیں، نوکرشاہی کے خلاف جدوجہد کریں، پارٹی اور حکومت کی ہدایات اور احکامات کی عمل آوری کی جانچ کریں۔

۶۲۔ غیر پارٹی تنظیموں میں پارٹی گروپ کے کام کی رہنمائی متعلقہ پارٹی ادارہ کرے گا یعنی سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی، یونینی جمہوریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی، علاقہ، منطقہ، خطہ، شہر اور ضلع سطح کی پارٹی کمیٹی۔

۸۔ پارٹی اور نوجوان کمیونسٹ لیگ

۶۳۔ کل یونین نوجوان کمیونسٹ لیگ نوجوانوں کی ایک خودمختار عوامی اور سیاسی تنظیم، پارٹی کی ایک سرگرم مددگار اور محفوظ دستہ ہے۔ نوجوان کمیونسٹ لیگ نوجوانوں کو کمیونسٹ جذبے میں تعلیم دیتے ہیں، انھیں نئے سماج کی تعمیر اور ریاستی اور عوامی معاملات کے انتظام و انصرام کے عمل میں شریک

کرنے میں اور ایسے متوازن انداز میں ترقی یافتہ لوگوں کی نسل تیار کرنے میں جو کام اور اپنی سوویت مادر وطن کی خدمت اور مدافعت کرنے کے لئے کمربستہ ہوں، پارٹی کی مدد کرتی ہے۔

۶۴۔ نوجوان کمیونسٹ لیگ کی تنظیموں کو پیداوار اور سماجی زندگی کے تمام میدانوں میں پارٹی کی ہدایات اور احکامات کو سرگرمی سے سربلند رکھنا چاہئے۔ انھیں متعلقہ پارٹی تنظیموں میں صنعتی اداروں، کارخانوں اجتماعی فارموں، اداروں یا تعلیمی اداروں کے کاموں سے متعلق سوالات پر بحث کرنے اور ان سوالوں کو اٹھانے میں وسیع پہل کرنے کا حق ہوگا اور وہ ان سوالوں کو حل کرنے میں راست حصّہ لیں گی، خاص طور پر ایسی صورت میں جبکہ ان سوالوں کا تعلق نوجوانوں کے کام، روزمرّہ کی زندگی، تربیت اور تعلیم سے ہو۔

۶۵۔ نوجوان کمیونسٹ لیگ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی میں کام کرے گی۔ نوجوان کمیونسٹ لیگ کی مقامی تنظیموں کے کام کی رہنمائی متعلقہ جمہوریہ، علاقہ، منطقہ، خطہ، شہر اور ضلع سطح کی پارٹی تنظیمیں کریں گی اور اس پر نظر رکھیں گی۔

مقامی پارٹی ادارے اور ابتدائی پارٹی تنظیمیں نوجوانوں کی کمیونسٹ تعلیم کا کام انجام دینے میں، انھیں ٹھوس پیداواری اور سماجی فریضوں کی تکمیل کے لئے منظم اور سرگرم بنانے کی کوششوں میں نوجوان کمیونسٹ لیگ کی تنظیموں پر تکیہ کرتی ہیں۔ ان کی فائدہ مند پہل کاریوں کی حمایت کرتی ہیں، انھیں ان کی سرگرمیوں میں ہر طرح کی امداد مہیا کرتی ہیں۔

۶۶۔ نوجوان کمیونسٹ لیگ کے وہ ارکان جنھیں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی رکنیت دی گئی ہو، پارٹی میں شامل ہوتے ہی نوجوان کمیونسٹ لیگ کے رکن باقی نہیں رہیں گے بشرطیکہ وہ نوجوان کمیونسٹ لیگ کے منتخبہ اداروں کے رکن نہ ہوں اور نوجوان کمیونسٹ لیگ کے عہدیداروں کی حیثیت سے کام نہ کرتے ہوں۔

۹۔ مسلح افواج میں پارٹی تنظیمیں

۶۷۔ مسلح افواج میں پارٹی تنظیمیں اپنے کام میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام اور قواعد و ضوابط سے رہنمائی حاصل کریں گی اور مرکزی کمیٹی کی ہدایات اور احکامات کی بنیاد پر کام کیا

کریں گی۔ وہ مسلح افواج میں پارٹی پالیسی کی عمل آوری کو یقینی بنائیں گی، فوجی ملازمین کو کمیونسٹ پارٹی کے گرد متحد کریں گی، انھیں مارکسزم، لینن ازم اور سوشلسٹ مادر وطن سے بے پناہ وفاداری کے جذبے تعلیم دیں گے، فوج اور عوام کے اتحاد کو سرگرمی سے ترقی دیں گی، فوجوں کی محاربانہ کمر بستگی کو بڑھانے اور فوجی نظم وضبط کو مستحکم بنانے کی کوششوں میں منہمک رہیں گی، محاربانہ اور سیاسی تربیت کے فریضوں کی انجام دہی کے لئے، نئے فوجی ساز و سامان اور ہتھیاروں کے استعمال میں اپنے آپ کو ماہر اور مشاق بنانے کے لئے اور اپنے فوجی فرائض اور کمان کے احکام و ہدایات کی بیداغ تعمیل کے لئے فوجیوں کو تیار کریں گی۔

۶۸۔ مسلح افواج میں پارٹی کے کام کی رہنمائی سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی سیاسی اداروں کے ذریعے کرے گی۔ سوویت فوج اور بحریہ کا چیف سیاسی نظم ونسق سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ایک محکمے کی حیثیت سے کام کرے گا۔

فوجی اضلاع اور کھاڑیوں کے سیاسی نظم ونسق کے سربراہ اور فوجوں، بیڑوں اور دستوں کے سیاسی شعبوں کے سربراہ ایسے ہی لوگ ہوں گے جو کم سے کم پانچ سال سے پارٹی کے رکن ہوں۔

۶۹۔ مسلح افواج کی پارٹی تنظیمیں اور سیاسی ادارے مقامی پارٹی کمیٹیوں سے قریبی رابطہ رکھیں گی اور انھیں فوجی دستوں میں کئے جانے والے سیاسی کام کی باقاعدہ رپورٹ دیتی رہیں گی۔ فوج کی پارٹی تنظیموں کے سکریٹری اور سیاسی اداروں کے سربراہ مقامی پارٹی کمیٹیوں کے کام حصہ لیں گے۔

۱۰۔ پارٹی کا مالیہ

۷۰۔ پارٹی اور اس کی تنظیموں کا مالیہ رکنیت کے چندوں، پارٹی اداروں کی آمدنیوں اور دوسری آمدنی سے حاصل ہوتا ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی یہ فیصلہ کرے گی کہ پارٹی رقموں کو کس طرح استعمال کیا جائے۔

۷۱۔ پارٹی کے ارکان اور امیدوار ارکان کے لئے رکنیت کا ماہانہ چندہ حسب ذیل ہوگا:

ماہانہ آمدنی	چندہ
۷۰ روبل تک	۱۰ کوپک
۷۱ تا ۱۰۰ روبل	۲۰ کوپک

۱۰۱ تا ۱۵۰ روبل	ماہانہ آمدنی کا	ایک فیصد
۱۵۱ تا ۲۰۰ روبل		۱٫۵ فیصد
۲۰۱ تا ۲۵۰ روبل		۲ فیصد
۲۵۱ تا ۳۰۰ روبل		۲٫۵ فیصد
۳۰۰ روبل سے زیادہ		۳ فیصد

۴۷. امیدوار ارکان داخلے کا چندہ اپنی ماہانہ آمدنی کے ۲ فیصد کے حساب سے ادا کریں گے

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی
۲۷ ویں کانگریس کی قرارداد

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے
قواعد وضوابط میں ترمیموں
کے بارے میں

پارٹی کانگریس مجوزہ ترمیموں کے ساتھ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے قواعد وضوابط منظور کرنے کا فیصلہ کرتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ ویں کانگریس کی قرارداد

۱۹۸۶ء - ۱۹۹۰ء کے لئے اور ۲۰۰۰ء تک کی مدت کے لئے سوویت یونین کی معاشی اور سماجی ترقی کے رہنما اصولوں کے بارے میں

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ ویں کانگریس، ۱۹۸۶ء - ۱۹۹۰ء کے لئے اور ۲۰۰۰ء تک کی مدت کے لئے سوویت یونین کی معاشی اور سماجی ترقی کے رہنما اصولوں سے متعلق سوویت یونین کی مجلسِ وزرا کے صدرنشین کامریڈ نکولائی ریژکوف کی رپورٹ سننے اور اس پر بحث کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ رہنما اصولوں کا مسودہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام کے نئے ایڈیشن کی دفعات سے، ملک کی سماجی، معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے کی پارٹی کی عام روش سے، اور سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی کی بنیاد پر قومی معیشت کی شدت کاری کے، عوام کی خوشحالی میں متواتر اضافے کو یقینی بنانے، اور ملک کی دفاعی صلاحیت کو مناسب سطح پر برقرار رکھنے کے فریضوں سے ہم آہنگ ہیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ ویں کانگریس فیصلہ کرتی ہے:

۱۔ ۱۹۸۶ء - ۱۹۹۰ء اور ۲۰۰۰ء تک کی مدت کے لئے سوویت یونین کی معاشی اور سماجی ترقی کے رہنما اصولوں کو منظور کرے

۲۔ سوویت یونین کی مجلسِ وزرا، ان رہنما اصولوں کے مطابق، ۱۹۸۶ء - ۱۹۹۰ء کے لئے سوویت یونین کی معاشی اور سماجی ترقی کے منصوبے کا مسودہ مرتب کرے جس میں سوویت یونین کی وزارتوں

اور محکموں کے لئے، یونینی جمہوریاؤں کے لئے اور اہم معاشی علاقوں کے لئے، اس پنجسالہ مدّت کے ہر سال کے لئے ذمہ داریوں کی صراحت ہو اور اس مسودے کو سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت کے غور و بحث کیلئے مئی، ۱۹۸۶ء میں پیش کرے۔

پنجسالہ منصوبے میں، ان ذمہ داریوں اور اقدامات کی جو معاشی ترقی کی شرحوں اور کارکردگی میں اضافہ کرنے اور سوویت عوام کے معیار زندگی کو اور زیادہ بہتر بنانے کے لئے رہنما اصولوں میں متعین کئے گئے ہیں، عمل آوری کا اہتمام کیا جائے۔ اس پنجسالہ منصوبے کی تیاری میں ان تجویزوں کو دھیان میں رکھا جائے جو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ ویں کانگریس میں، پارٹی کی انتخابی مہم کے دوران، سوویت یونین کے پروگرام کے نئے ایڈیشن کے مسودے اور رہنما اصولوں کے مسودے پر ملک گیر بحث کے دوران پیش کی گئیں۔

۴۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ ویں کانگریس سمجھتی ہے کہ نئے پنجسالہ منصوبے کو خاطر خواہ حسن و خوبی کے ساتھ قطعیت دینا اور اس کی موثر عمل آوری کو منظم کرنا پارٹی کی، حکومت کی، ٹریڈ یونین کی، نوجوان کمیونسٹ لیگ کی تنظیموں اور معاشی تنظیموں کا ایک اہم ترین معاشی اور سیاسی فریضہ ہے۔

یہ بے حد ضروری ہے کہ ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی مدّت کے دوران کام میں بنیادی بہتری کو یقینی بنایا جائے، ہمارے وسائل اور امکانات کو اور زیادہ بھرپور انداز میں اکٹھا اور متحرک کیا جائے، اور مرتبہ منصوبوں کی غیر مشروط تکمیل کے لئے ان تمام صلاحیتوں کو جنھیں اب تک استعمال نہیں کیا گیا ہے، بروئے کار لایا جائے۔ سماجی، معاشی ترقی کی تمام سمتوں میں پیش قدمی کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے عام لوگوں کی تخلیقی پہل کاری کی حوصلہ افزائی کی جائے اور نظم و ضبط کو مستحکم بنایا جائے۔

کانگریس کو پختہ یقین ہے کہ کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں سوویت عوام کمیونزم کی تعمیر میں اور ہماری سوشلسٹ مادرِ وطن کی طاقت کو مستحکم بنانے میں نئی کامیابیاں حاصل کریں گے۔

۱۹۸۶ء - ۱۹۹۰ء اور ۲۰۰۰ء تک کی
مدّت کے لئے
سوویت یونین کی معاشی اور سماجی ترقی کے
رہنما اصول

ہمارا ملک تاریخی حیثیت سے ایک مختصر سی مدّت میں صدیوں پرانی پسماندگی سے اُبھر کر سماجی ترقی کی بلندیوں پر پہنچ گیا ہے اور زندگی کے تمام شعبوں میں اس نے غیر معمولی کامیابیاں حاصل کرلی ہیں۔ اب سوویت سماج ترقی یافتہ سوشلزم کے مرحلے میں داخل ہو چکا ہے۔

سوویت عوام کی کئی نسلوں نے اپنی محنت سے ایک طاقتور معاشی، سائنسی، تکنیکی اور ثقافتی صلاحیت تعمیر کی ہے۔ آج سوویت یونین کے پاس انتہائی ہنر مند عملہ، طاقتور صنعتیں، بڑے پیمانے کی مشین بند زراعت اور ایک اچھی طرح ترقی یافتہ زیریں ڈھانچہ ہے۔ سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے کئی میدانوں میں ہمارا ملک دنیا میں سرِفہرست ہے۔ عوام کے رہن سہن کے معیار متواتر بلند ہو رہے ہیں، سوشلسٹ طرزِ زندگی متواتر نکھرتا جا رہا ہے، اور سماجی انصاف کے اصول کو زیادہ سے زیادہ بھرپور انداز میں روبہ عمل لایا جا رہا ہے۔

بحران، غربت و افلاس، بیروزگاری، طبقاتی اور قومی جھگڑے، جو سرمایہ دارانہ نظام کی فطرت میں داخل ہیں، داستانِ پارینہ بن چکے ہیں۔ قوموں کے درمیان مساوات، تعاون، اور باہمی امداد اور حقیقی جمہوریت مضبوطی کے ساتھ قائم ہو چکی ہے۔ معیشت کے منصوبہ بند نظام اور عوام کی سوشلسٹ خود انتظامی کے فوائد اور برکتیں اور محنت کش عوام کی تخلیقی صلاحیتیں اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ بھرپور انداز میں آشکار کر رہی ہیں۔ برادرانہ سوشلسٹ ملکوں کی برادری جو امن اور سماجی ترقی کی پشت پناہ ہے، مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی ہے۔

کمیونسٹ پارٹی لینن کی ہدایات پر ثابت قدمی سے چلتے ہوئے، ملک کی تیز رفتار سماجی اور

معاشی ترقی کے اس تصور کی بنیاد پر جو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ ویں کانگریس نے مرتب کیا ہے، سوویت عوام کو پورے اعتماد کے ساتھ سوشلزم کو نکھارنے اور سوویت سماج کو کمیونزم کی سمت اور آگے بڑھانے کے راستے پر لے جا رہی ہے۔

۱۹۸۶ء۔۱۹۹۰ء کے لئے اور ۲۰۰۰ء تک کی مدت کے لئے سوویت یونین کی معاشی اور سماجی ترقی کے رہنما اصولوں میں ٹھوس منصوبہ نشانے متعین کئے گئے ہیں، جن کا مقصد سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام کے مقاصد کو حاصل کرنا ہے۔

۱۔ ۱۹۸۱ء۔۱۹۸۵ء کے دوران ملک کی معاشی اور سماجی ترقی کے اہم نتائج

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۶ ویں کانگریس کے فیصلوں کی عمل آوری کے دوران سوویت عوام کے رہن سہن کے معیاروں کو بلند کرنے اور معیشت کی تمام شاخوں کو ترقی دینے کے لئے ایک نیا اہم اور بڑا قدم اٹھایا گیا۔

ملک کی معاشی صلاحیت میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ قومی آمدنی ۱۹۸۰ء کے مقابلے میں ۱۷ فیصد بڑھ گئی۔ قومی معیشت کی مادی اور تکنیکی بنیاد کو مستحکم بنانے، مکانوں کی تعمیر، اور سماجی اور ثقافتی اہمیت کے پروجیکٹوں کی عمل آوری جیسے کاموں میں ۸ کھرب ۴۰ ارب روبل سے زیادہ رقم لگائی گئی۔ ایک ہزار سے زیادہ نئے عصری صنعتی ادارے اور کارخانے چالو کئے گئے۔

سائنس اور ٹکنولوجیکل ترقی کی رفتار تیز کرنے کے لئے اور موجودہ صنعتوں کی نئے سرے سے تکنیکی آراستگی اور تعمیر نو کے لئے شدت کارانہ کام انجام دیا گیا۔ ۱۹ ہزار سے زیادہ اقسام کی مشینوں، سازوسامان اور آلات و اوزار کی تیاری پر دسترس حاصل کی گئی۔ ایسے تکنیکی سلسلۂ عمل اور مشینوں کے نظام زیادہ وسیع پیمانے پر رائج کئے گئے جن میں اتلاف کم یا بالکل نہیں کے برابر ہے اور توانائی اور مال کی بچت ہوتی ہے۔

پیداوار کو شدت کارانہ خطوط پر منظم کرنے اور اس کی کارکردگی کو بڑھانے کی کوششوں میں مثبت نتائج حاصل کئے گئے۔ سماجی محنت کی پیداواری صلاحیت میں اضافے کے ذریعے قومی آمدنی میں تقریباً

۹۰ فیصد اضافہ ہوا۔ پیداوار میں نظم وضبط کو بہتر کیا گیا اور کام کے وقت کی تضیع کم ہوئی۔ مادی وسائل کا زیادہ کفایت شعارانہ استعمال کیا گیا۔

اہم معاشی شعبے، یعنی صنعت کو مزید ترقی دی گئی۔ اس کی پیداوار میں ۲۰ فیصد اضافہ ہوا۔ اشیائے صارفین (گروپ ب) کی پیداوار ذرائع پیداوار کی پیداوار کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے بڑھتی رہی۔

سوویت یونین کے توانائی پروگرام کو روبعمل لایا جا رہا ہے۔ ایٹمی برقی انجینیرنگ جس کا حصہ ملک میں پیدا ہونے والی بجلی کی مجموعی مقدار میں ۱۰ فیصد ہے، تیز رفتار سے ترقی کرتی رہی ہے۔ سوویت یونین جو دنیا بھر میں تیل پیدا کرنے والا سب سے بڑا ملک بنا ہوا ہے، جاریہ پانچسالہ منصوبے کی مدت کے دوران قدرتی گیس کی پیداوار کے سلسلے میں بھی دنیا بھر میں سب سے آگے نکل گیا ہے۔ گیس کی ۴۸ ہزار کیلومیٹر طویل پائپ لائنیں اور ان کی شاخیں تعمیر کی جا چکی ہیں۔

پارٹی کی زرعی پالیسی اور سوویت یونین کے غذائی پروگرام کو ثابت قدمی سے روبعمل لایا جاتا رہا ہے۔ تمام سرمایہ کاریوں کا ایک تہائی حصہ اجتماعی فارموں اور ریاستی فارموں کی اور سارے زرعی صنعتی کامپلکس کی مادی اور تکنیکی بنیاد کو مستحکم بنانے میں لگایا گیا۔ اجتماعی فارموں اور ریاستی فارموں کی معیشت مضبوط سے مضبوط ہوتی رہی ہے۔ صنعتی اداروں، کارخانوں اور تنظیموں کے نیز شہری اور دیہی باشندوں کے ضمنی قطعات اراضی زیادہ سے زیادہ پیداآور ہوتے جا رہے ہیں۔ دیہی علاقوں میں مکانوں کی تعمیر اور سماجی اور ثقافتی اہمیت کے پروجکٹوں کی تعمیر تیز رفتار سے کی جاتی رہی ہے۔

زرعی فصلوں کی اہم اقسام کی پیداوار اور خریداری میں اضافہ ہوا ہے۔ مجموعی زرعی پیداوار کے اوسط سالانہ حجم میں ۶ فیصد اضافہ ہوا ہے، اور وہ بڑھ کر ایک کھرب ۳۱ ارب روبل کی مالیت تک پہنچ گئی ہے۔ گوشت کی پیداوار میں ۱۰ دیں پنجسالہ منصوبے کی مدت کے مقابلے میں ۱۰ فیصد اور انڈوں کی پیداوار میں ۱۸ فیصد اضافہ ہوا۔ سبزیوں اور پھلوں کی پیداوار میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔

ٹرانسپورٹ کی مختلف اقسام کے ذریعے مال کی حمل ونقل میں ۱۵ فیصد اضافہ ہوا۔ بائیکال آمور مین لائن پر جو سائبیریا اور سوویت مشرق بعید کی ترقی کے لئے زبردست اہمیت رکھتی ہے، مال کی حمل ونقل شروع ہو چکی ہے۔

معاشی ترقی اور معاشی کارکردگی میں اضافے نے عوام کے مادی اور ثقافتی معیاروں میں اضافے کو ممکن بنا دیا۔ آبادی کی فی کس حقیقی آمدنیاں ۱۱ فیصد بڑھ گئیں۔

صنعتی مزدوروں اور دفتری ملازمین کی اوسط ماہانہ آمدنیوں میں ۱۳ فیصد اضافہ ہوا اور وہ ۱۹۸۵ء میں بڑھ کر ۱۹۰ روبل تک پہنچ گئیں۔ اجتماعی کسانوں کے اس کام کا معاوضہ جو وہ سماجیائی ہوئی

معیشت کے دائرے میں کرتے ہیں، ۲۹ فیصد بڑھ گیا اور ۱۵۳ روبل ماہانہ ہوگیا۔

کام کے معاوضے کے میدان میں اہم مرکز بند اقدامات کئے گئے ہیں۔ کیونکہ صنعت سے وابستہ فیکٹری مزدوروں اور دفتری ملازمین کی اُجرتوں اور زرعی مزدوروں کے ایک بڑے حصّے کی اُجرتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ تعلیمی کارکنوں کی تنخواہوں میں اضافے کے لئے منصوبہ بند اقدامات عمل میں لائے جارہے ہیں۔ ہلکی صنعت اور غذائی صنعت میں مزدوروں کے کئی زمروں کے لئے اضافی فائدے رائج کئے گئے ہیں۔ ریلوے اور دریائی ٹرانسپورٹ میں، کنٹریکٹ کی بنیاد پر کام کرنے والی تعمیراتی تنظیموں میں، اور بعض دوسرے شعبوں میں مزدوروں کے لئے سینیارٹی فائدے رائج کئے گئے ہیں۔ ان تمام اقدامات کے باعث ۲ کروڑ سے زیادہ لوگوں کی اُجرتوں میں اضافہ ہوا ہے۔

سماجی صرفہ فنڈوں سے جو ادائیگیاں اور فائدے مہیا کئے جاتے ہیں، ان میں ۲۵ فیصد اضافہ کیا گیا اور ان کی مقدار ۱۹۸۵ء میں آبادی کے فی کس کے لحاظ سے ۵۳۰ روبل تک جا پہنچی۔

حب الوطنی کی عظیم جنگ کے سورماؤں اور لڑائیوں میں شہید ہونے والے فوجیوں کے خاندانوں کے مادّی اور رہن سہن کے حالات کو بہتر بنایا گیا۔ صنعتی مزدوروں اور دفتری ملازمین کے لئے نیز اجتماعی کسانوں کے لئے کم سے کم پنشن کی شرح میں اضافہ کیا گیا۔ ایسے صنعتی مزدوروں اور دفتری ملازمین کے ایک بڑے گروپ کی پنشنوں میں اضافہ کیا گیا جو آج سے ۱۰ سال پہلے اچھی طرح اپنی خدمات انجام دینے کے بعد سبکدوش ہو چکے تھے۔ بلا وقفہ مدّت ملازمت کے لئے پنشنوں میں زائد اضافے رائج کئے گئے ہیں۔

بچّوں والے خاندانوں اور محنت کش ماؤں کی امداد کے لئے اہم اقدامات کئے گئے ہیں۔ اب ماؤں کو بچّے کی اس وقت تک دیکھ بھال کے لئے، جب تک کہ وہ ایک سال کی عمر کا نہ ہوجائے، جزوی تنخواہوں کے ساتھ چھٹی دی جاتی ہے؛ زچگی کے لئے یکمشت امداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ قبل اسکول کے اداروں اور اقامتی اسکولوں میں کھانے پینے پر آنے والے اخراجات کے کوٹے بڑھا دیئے گئے ہیں اور عام اسکولوں میں طالب علموں کے لئے نصابی کتابوں کی مفت فراہمی شروع کی گئی ہے۔

ریاستی بونڈوں کی جن میں لوگوں نے پہلے رقم لگائی تھی، ہر سال ادائیگی کی جاتی رہی۔

اشیا اور خدمات کی کئی اقسام کے سلسلے میں لوگوں کی ضروریات کی زیادہ بھرپور انداز میں تکمیل و تسکین کی جانے لگی ہے۔ سبزیوں، پھلوں، انڈوں، گوشت اور دوسری کئی تغذیہ بخش غذائی اشیاء کے صرفے میں اضافہ ہوا ہے۔ پھٹکر تجارت کے کاروبار میں ۱۶ فیصد اور روزمرہ خدمات کے حجم میں ایک تہائی اضافہ ہوا۔

رہائشی مسئلہ متواتر حل کیا جارہا ہے۔ پچپن کروڑ مربع میٹر سے زیادہ فرشی رقبے پر مکانات تعمیر کئے گئے۔

اور رہائش کے لئے لوگوں کو دیئے گئے ؛ اس کی بدولت ۵ کروڑ سے زیادہ لوگوں کے رہائشی حالات بہتر بنائے گئے ہیں۔ رہائشی آسائشوں اور سہولتوں کو بھی بہتر بنایا گیا ہے۔

طبّی خدمات اور لوگوں کے لئے تفریح اور فرصت کے اوقات گزارنے کی سہولتوں کو بہتر بنایا گیا ہے۔ ماحول کے تحفظ کے لئے معقول اقدامات کئے گئے ہیں۔

تعلیم عامہ کا نظام ترقی کرتا رہا ہے۔ عام اور پیشہ ورانہ اسکول میں اصلاحات کو عملی روپ دینے کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔

ثقافت وفنون لطیفہ کو اور زیادہ نکھارا جاتا رہا ہے۔ ثقافتی اور تعلیمی اداروں اور عوامی رابطے کے ذرائع کے کام کو اور زیادہ بہتر بنایا گیا ہے۔

یونینی جمہوریاؤں کی معیشتیں منصوبے کے مطابق ترقی کرتی رہی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک جمہوریہ قومی فریضوں کی انجام دہی میں زیادہ سے زیادہ حصّہ ادا کر رہی ہے۔ بڑے بڑے علاقائی صنعتی کامپلکسوں کی تشکیل اور ترقی جاری رہی۔ ملک کے مشرقی اور شمالی منطقوں کی قدرتی دولت تیز رفتاری کے ساتھ ترقی دی گئی۔ آج مغربی سائبیریا ملک کا دو تہائی تیل اور نصف سے زیادہ گیس پیدا کرتا ہے۔

نظم ونسق اور معاشی انتظام کو بہتر بنانے، نظم وضبط کو بڑھانے اور قومی معیشت کی تمام سطحوں پر اچھی تنظیم کو یقینی بنانے کے لئے جو اقدامات کئے گئے وہ زبردست اہمیت رکھتے ہیں۔

صنعت، زراعت اور دوسرے شعبوں میں ایسوسی ایشنوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کی معاشی خود مختاری اور ان کی ذمہ داری کو بڑھانے اور اس بنیاد پر پیداوار کے بہتر حتمی نتائج حاصل کرنے کے مقصد کے تحت معاشی تجربے کئے جا رہے ہیں۔ لاگت کھاتے کا طریقہ زیادہ سے زیادہ وسیع پیمانے پر بروئے کار لایا جا رہا ہے۔ کام کی اجتماعی تنظیم اور اس کو تیز کرنے کی موثر شکلیں اور طریقے، خاص طور سے ٹیم کنٹریکٹ پر مبنی شکلیں اور طریقے، زیادہ سے زیادہ عام ہو گئے ہیں۔

عوامی نمائندوں کی سوویتیں، ٹریڈ یونینیں، نوجوان کمیونسٹ لیگ معاشی اور ثقافتی ترقی میں زیادہ سے زیادہ رول ادا کرتی رہی ہیں۔ انتظام کاری میں محنت کش عوام کی شرکت وسیع ہو گئی ہے؛ کام کے اجتماعیوں سے متعلق سوویت یونین کا قانون منظور کیا جا چکا ہے اور اس کو روبعمل لایا جا رہا ہے۔ عام لوگوں کی محنتی سرگرمی میں اضافہ ہوا ہے؛ سوشلسٹ مسابقت کی تنظیم کاری کو بہتر بنایا گیا ہے۔

ہمارا ملک محنت کی بین الاقوامی تقسیم میں زیادہ سے زیادہ سرگرم حصّہ لے رہا ہے۔ سوویت یونین باہمی معاشی امداد کونسل کے رُکن ممالک اور دوسری سوشلسٹ ریاستوں کے ساتھ پہلے سے کہیں زیادہ وسیع پیمانے پر تعاون کر رہا ہے؛ سوشلسٹ معاشی یکجہتی کو مستحکم بنایا گیا ہے۔ ان اقدامات کو عملی جامہ پہنایا جا رہا

ہے جن کا اہتمام باہمی معاشی امداد کونسل کے رُکن ملکوں کی معاشی چوٹی کانفرنس کے فیصلوں میں کیا گیا تھا۔

سوویت یونین کی بیرونی تجارت کے کاروبار میں اضافہ ہوا ہے اور اس کے معاشی تعلقات وسیع ہو گئے ہیں۔ آج ۱۴۵ ملکوں کے ساتھ سوویت یونین کے تجارتی تعلقات قائم ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ معیشت میں ترقی کی رفتار کچھ مدھم ہوئی اور پیداوار کی شدت کاری نیز پیداوار کے ڈھانچے کی تعمیر نو اور نظم و نسق اور معاشی انتظام کے طریقوں کو ناکافی طور پر روبعمل لایا گیا۔ صنعت میں نئی تکنکوں اور ٹکنالوجیوں پر خاطر خواہ تیزی سے دسترس حاصل نہیں کی گئی۔ کئی اشیا کی جن میں اشیائے صارفین بھی شامل ہیں، ٹکنیکی سطح اور معیار موجودہ دور کے تقاضوں سے پیچھے ہیں۔ پیداوار اور مصنوعات کی فراہمی کے کنٹریکٹوں کی عدم تعمیل کے واقعات بھی پیش آئے ہیں۔ بعض جمہوریائیں، وزارتیں، پیداواری انجمنیں، صنعتی ادارے اور کارخانے پیداواری حجم، محنت کی پیداواری صلاحیت، پیداوار اور عمل پیداوار کی لاگت، مادّی وسائل کی بچت اور پیداواری صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے معاملے میں پنجسالہ منصوبے کے نشانے پورا نہیں کر پائے۔ اس کے نتیجے میں سماجی ضروریات اور پیداوار کی محصلہ سطح کے درمیان، خریداری کی مانگ اور اس کی مادّی تسکین کے درمیان خلیج پیدا ہوئی۔ لوگوں کو مختلف غذائی اشیا کی فراہمی میں مشکلات موجود ہیں۔

بین الاقوامی صورت حال میں ابتری کے باعث سوویت یونین کو زائد اقدامات کرنے پر مجبور ہونا پڑا تاکہ وہ اپنی دفاعی صلاحیت کو اس سطح پر قائم رکھ سکے جو سوویت عوام کو پُرامن زندگی کی ضمانت دینے کے لئے ضروری ہے۔

مجموعی حیثیت سے، پچھلی پنجسالہ مدّت کے نتائج بتاتے ہیں کہ ہمارا ملک معاشی اور سماجی ترقی کے تمام میدانوں میں آگے بڑھا ہے۔

۲۔ ۲۰۰۰ء تک کی مدّت کے لئے سوویت یونین کی معاشی اور سماجی ترقی کے رہنما اصول اور فریضے

آئندہ پندرہ سال ہمارے ملک کے لئے سوشلزم کو کامل بنانے اور کمیونزم کی تعمیر کرنے کی شاہراہ پر تاریخی اہمیت کے حامل ہوں گے۔

ہماری پارٹی کی معاشی حکمت عملی کا بلند ترین مقصد شروع ہی سے عوام کے مادّی اور ثقافتی معیاروں میں اضافہ رہا ہے اور آج بھی ہے۔ ہمیں آنے والی مدّت کے دوران اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ضرورت اس کی ہے کہ سماجی، معاشی ترقی کی رفتار تیز کی جائے اور سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی کی بنیاد پر پیداوار کی ہمہ جہت شدّت کاری کو عمل میں لایا جائے اس کی کارکردگی میں اضافہ کیا جائے۔ ہمیں بہرطور پیداآور قوتوں اور پیداواری تعلقات کو کیفیتی حیثیت سے ایک نئی سطح پر پہنچانا چاہئے، سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی کی رفتار کو کافی تیز کرنا، معاشی ترقی کے تمام بنیادی شعبوں میں تیز رفتار ترقی کو یقینی بنانا، اور ایک ایسی پیداواری صلاحیت تعمیر کرنا چاہئے جو اپنے پیمانے کے اعتبار سے سوویت اقتدار کے تمام پچھلے برسوں میں جمع کی ہوئی صلاحیت کے برابر ہو۔

اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ۲۰۰۰ء تک کی مدّت کے دوران:

آبادی کے تمام شہروں اور سماجی گروہوں کی خوشحالی میں مزید اضافے کو اور عوام کے کام کاج اور رہن سہن کے حالات کے میدان میں گہری اور دوررس تبدیلیوں کو یقینی بنایا جائے۔ معیشت کی ترقی میں سماجی رُخ کو اور فرد کی ہم آہنگ نشوونما کے لئے سوشلسٹ طرزِ زندگی کے استحکام کے لئے اور سماجی انصاف کے اصول کی زیادہ سے زیادہ بھرپور صورت گری کے لئے بہتر حالات تخلیق کرنے کی سمت اس کے رجحان کو بڑھایا جائے۔

ایک وسیع اور جامع سماجی پروگرام کو روبعمل لایا جائے۔ فی کس حقیقی آمدنیوں میں ۶۰ تا ۸۰ فیصد اضافہ کیا جائے۔

اعلیٰ معیار کی محنت اور پیشہ ورانہ مہارت اور ہُنرمندی کے لئے سماجی عزت و وقار کو بڑھایا جائے۔ محنت کی پیداواری صلاحیت میں اضافے کے ساتھ کام کی اُجرت میں اضافہ کیا جائے اور معاوضے کی شکلوں کو بہتر بنایا جائے۔ کم سے کم اُجرتوں کی مقدار بڑھانے اور لوگوں پر ٹیکسوں کو گھٹانے کی روش جاری رکھی ہے۔ کام کے اجتماعیوں اور انفرادی طور پر مزدوروں کی زیادہ سے زیادہ اخلاقی حوصلہ افزائی پر بنیادی توجہ دی جائے۔ ہر شخص میں مشترکہ بھلائی کے لئے دیانتداری کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت کا شعور اور اپنے کام کے نتائج کے لئے سماج کے تئیں شخصی ذمہ داری کا احساس زیادہ سرگرمی کے ساتھ پیدا کیا جائے۔

لوگوں کے مکمل اور معقول روزگار کو یقینی بنایا جائے۔ کام کاج کے حالات کو کافی بہتر بنایا جائے، ہاتھ سے کئے جانے والے کام کو زیادہ تیزی سے گھٹانے اور پیداواری میدان میں اس کے حصّے کو ۱۵ تا ۲۰ فیصد کم کرنے کی کوشش کی جائے۔ تمام شہریوں کی تخلیقی صلاحیتوں کی ترقی اور ان کے استعمال کے لئے زیادہ سے زیادہ وسیع مواقع اور امکانات مہیّا کئے جائیں۔

اعلیٰ معیار کی اور گوناگوں اشیا اور خدمات کے لئے سوویت عوام کی بڑھتی ہوئی مانگوں کی زیادہ سے زیادہ بھر پور تکمیل و تسکین کی جائے۔ کئی اقسام کی غذائی اشیا اور غیر غذائی بنادی سے زیادہ بھرپور تکمیل و تسکین کی جائے۔ کئی اقسام کی اشیا کے سلسلے میں غذائی اشیار کے اور غیر غذائی بنیادی اشیا کے معقول صرفے کے لئے سائنسی حیثیت سے مدلل معیاروں کی سطح حاصل کی جائے اور باقی دوسری اشیا کے سلسلے میں اس سطح کے قریب پہنچا جائے۔ ریاستی اور کوآپریٹیو تجارت کے پھٹکر کاروبار میں لگ بھگ ۸۰ فیصد اضافہ کیا جائے۔ انتہائی ترقی یافتہ خدماتی صنعت تعمیر کی جلئے اور یوں اس بنیاد پر گھریلو کام میں محنت کے صرفے کو بڑی حد تک گھٹایا جائے۔ صرفے کے ایک اعلیٰ معیار کو اور ایسی معقول ضروریات کی تشکیل کو فروغ دیا جائے اور جو سوشلسٹ طرز زندگی سے ہم آہنگ ہوں اور فرد کی ہم آہنگ نشو و نما اور اس کی ثقافتی ضروریات کی سطح کو بلند کرنے میں مدد دیں۔

تقریباً ہر خاندان کو ایک فلیٹ یا مکان مہیا کرنے کے کلیدی سماجی فریضے کو متواتر انجام دیا جائے۔ کم سے کم ۲ ارب مربع میٹر مجموعی فرشی رقبے پر رہائشی کامپلکس لوگوں کو سکونت کے لئے حوالے کئے جائیں۔ شہروں اور گاؤں کی سہولتوں اور آسائشوں کو بہتر بنایا جائے؛ مکانات کی نگہداشت کی جائے۔

سماجی صرف فنڈ کی جو مفت تعلیم اور خدمات صحت اور سماجی سلامتی کے قومی نظاموں کے مزید فروغ کا اور محنت کش عوام کے لئے تفریح اور فرصت کی سہولتوں کو بہتر بنانے کا ایک اہم ذریعہ ہیں، تیز رفتار ترقی اور اضافے کی روش جاری رکھی جائے۔ ان فنڈوں کے حجم کو تقریباً دگنا کیا جائے۔

آبادی سے متعلق ایک ایسی پالیسی پر عمل کیا جائے جس میں ملک کے مختلف منطقوں کی امتیازی خصوصیات کو پوری طرح پیش نظر رکھا گیا ہو۔ لوگوں کے لئے زیادہ لمبی مدت عمر اور ان کی سرگرم عملی زندگی کو، خاندان کے استحکام کو فروغ دیا جائے، ابھرتی ہوئی نسل کی پرورش و پرداخت کے لئے، فرائض مادری اور عورتوں کی محنتی و سماجی سرگرمیوں میں عملی شرکت کی یکجائی اور امتزاج کے لئے سازگار حالات تخلیق کئے جائیں۔ بچوں والے خاندانوں اور جوان سال خاندانوں کے لئے ریاستی امداد کو وسیع اور بہتر بنایا جائے۔

جنگ اور محنت کے سورماؤں کے لئے، بوڑھے شہریوں اور معذور لوگوں کے لئے مادی خوشحالی کی اور سماجی اور روزمرہ خدمات کی سطح بلند کی جائے، قابل پنشن عمر کے ایسے لوگوں کے لئے جو سماجی محنت میں حصہ لینے کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں، اور زیادہ مواقع وجود میں لائے جائیں۔ سماجی سلامتی کے نظام کو، اور طریقوں کے علاوہ، کم سے کم پنشنوں میں اضافہ کرکے اور اجتماعی کسانوں، صنعتی مزدوروں اور دفتری ملازمین کی سماجی نگہداشت اور خبر گیری کے حالات اور سطحوں میں بتدریج یکسانیت پیدا کرکے بہتر بنایا جائے۔

سوویت عوام کے لئے اچھی صحت اور تندرستی بنائے رکھنے کے اقدامات کا ایک نظام بروئے کار لایا

جائے۔ خدمات صحت کے معیار کو متواتر بہتر بنایا جائے، ملک گیر پیمانے پر، وقفے وقفے سے حفظ ماتقدم کی بنیاد پر طبّی معائنے منظم کئے جائیں۔ ماں اور بچّے کی صحت کے تحفظ سے متعلق اقدامات میں اضافہ کیا جائے۔ صحت کے اداروں کے، نیز صحت گاہوں، آرام گھروں، اقامت خانوں اور سیاحتی تنظیموں کے جال کو تیز رفتاری سے ترقی دی جائے اور ان خدمات کو جو وہ مہیّا کرتے ہیں، بہتر بنایا جائے۔

لوگوں کے اعلیٰ تعلیمی اور ثقافتی معیاروں کو یقینی بنایا جائے اور ان کی ذہنی ضروریات کی زیادہ بھرپور انداز میں تکمیل و تسکین کی جائے۔ سوویت عوام، خاص طور پر سوویت نوجوانوں کی وطن دوستانہ بین الاقوامی تعلیم و تربیت کو بڑھایا جائے۔ قومی ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھنے اور وسیع کرنے نیز قومی اور عالمی تاریخ اور ثقافت کی یادگاروں کی حفاظت کرنے کے کام زیادہ سرگرمی اور مستعدی سے انجام دیئے جائیں۔

متواتر تعلیم کے ایک مربوط نظام کے قیام کو یقینی بنایا جائے۔ عام اسکولوں کی اور پیشہ ورانہ تعلیمی نظام کی سرگرمیوں کو بہتر بنایا جائے، تخصیصی ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کو ترقی دی جائے۔ ماہرین کی تربیت کے معیار کو بہتر بنایا جائے اور عملے کے، خاص طور پر ان لوگوں کے جو سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی سے متعلق نئے میدانوں میں کام کرتے ہیں، معیار قابلیت کو بلند کیا جائے۔

آبادی کے تمام زمروں کی فرصت کے اوقات کی شکلوں اور تنظیم کو بہتر بنایا جائے۔ متعلقہ مزدوروں کے محنتی حصے میں اضافے کی بنیاد پر تنخواہ کے ساتھ چھٹی کے دنوں میں اضافہ کیا جائے۔ اجتماعی باغبانی کو وسیع پیمانے پر ترقی دی جائے۔

جسمانی ورزش اور کھیل کود کی بڑے پیمانے پر ترقی کی حوصلہ افزائی کی جائے اور ملک گیر پیمانے پر روزمرہ زندگی میں ان چیزوں کی ترویج کو فروغ دیا جائے۔

قدرتی وسائل کو احتیاط سے استعمال کرتے ہوئے ماحول کے تحفظ کے کام کو متواتر انجام دیا جائے۔

پیداوار کو غالب طور پر ترقی کے شدت کارانہ راستے پر منظم کیا جائے، اور اس بنیاد پر معاشی ترقی کی رفتار تیز کی جائے۔ ملک کی قومی آمدنی میں تقریباً دگنا اضافہ کیا جائے۔

قومی آمدنی میں اور مادّی پیداوار کے شعبوں کی پیداوار میں تمام تر اضافہ کو محنت کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہی کے ذریعے یقینی بنایا جائے۔ سماجی محنت کی پیداواری صلاحیت میں ۱۳۰ تا ۱۵۰ فیصد اضافہ کیا جائے؛ سماجی محنت کی پیداواری صلاحیت کے لئے عالمی معیار سے زیادہ اونچی سطح حاصل کرنے کے پروگرام بند فریضے کی عمل آوری کی غرض سے فیصلہ کن قدم اٹھایا جائے۔

کفایت شعاری کے نظام کو جو پیداوار کی شدّت کاری میں کلیدی عنصر کی حیثیت رکھتا ہے، متواتر مستحکم کیا جائے۔ وسائل کی بچت کو قومی معیشت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کی تکمیل و تسکین کا فیصلہ کن ذریعہ

بنایا جائے ۔ یہ کوشش کی جائے کہ ایندھن، بجلی، خام مال اور رسدات کی بڑھتی ہوئی ضروریات کی ۷۵ تا ۸۰ فیصد تکمیل ان اشیا کی بچت اور کفایت شعارانہ استعمال کے ذریعے کی جائے ۔ قومی معیشت کے فی اکائی بجلی کے صرفے کو کم سے کم ۴ فیصد اور اس کے دھات کے صرفے کو تقریباً ۵ فیصد گھٹایا جائے ۔ قدرتی اور مادّی وسائل کو جامع انداز میں استعمال کیا جائے؛ ان چیزوں کے اتلاف اور غیر معقول صرفے کو زیادہ سے زیادہ حد تک ختم کیا جائے ۔ ثانوی وسائل اور ذیلی پیداوار کا وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے ۔

سرمایہ کاریوں کی کارکردگی میں اضافہ کیا جائے، انھیں ترجیحی شعبوں میں، سب سے بڑھ کر بنیادی پیداواری اثاثوں کی تجدید میں مرتکز کیا جائے؛ ان رقموں کے تناسب میں اضافہ کیا جائے جو صنعتی اداروں اور کارخانوں کی نئے سرے سے تکنالوجیکل آراستگی اور تعمیرِ نو پر صرف کی جاتی ہیں؛ بنیادی سرمایہ کاریوں کی زیادہ جلدی وصولیابی کو یقینی بنایا جائے ۔

بنیادی پیداواری اثاثوں کے استعمال کو بہتر بنایا جائے؛ صلاحیتوں اور سازوسامان کے بھرپور استعمال کو یقینی بنایا جائے؛ سرمایہ کی پیداواری صلاحیت اور بارآوری میں اضافہ کرنے کی کوشش کی جائے ۔

سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی کی ہمہ جہت تیز رفتاری کو اور صنعت اور انتظام میں، خدماتی شعبے اور روزمرہ زندگی میں اس کے نتائج کے عام استعمال کو یقینی بنایا جائے ۔

قومی معیشت کو سائنس، انجنیئرنگ اور تکنالوجی کی صف اوّل میں لایا جائے ۔ اس سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی کو جس کی قوت سوشلزم میں پنہاں ہے، حاصل کرنے کے لئے شکلوں اور طریقوں کا زیادہ موثر استعمال کیا جائے ۔ سائنس اور پیداوار کی اکجائی اور یکجہتی کو مستحکم بنایا جائے؛ قومی معیشت میں تنظیم کو بہتر بنایا جائے اور تکنالوجیکل ترقیوں، سائنسی دریافتوں اور ایجادات کو فروغ دینے اور اپنا لینے کے لئے درکار وقت کو گھٹایا جائے ۔

مصنوعات اور خدمات کے معیار کو بلند کرکے بہترین قومی اور عالمی کامیابیوں کی سطح پر پہنچایا جائے ۔

واحد قومی، معاشی کامپلکس کی فعال اور متوازن ترقی کو اور اس کے تمام شعبوں کے درمیان موثر تفاعل کو یقینی بنایا جائے ۔ قومی معیشت کے ڈھانچے میں ترقی پسند تبدیلیاں لائی جائیں ۔

ان شاخوں اور صنعتوں کو جو سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی کا اور سماجی فریضوں کی انجام دہی کا تعین کرتی ہیں، ترجیحی رفتار سے ترقی دی جائے ۔

صنعتی پیداوار میں کم سے کم ۲۰ فیصد اضافہ کیا جائے ۔

ملک کی معیشت کی بنیاد یعنی بھاری صنعت کو متواتر ترقی دی جائے کہ یہ وہ بنیاد ہے جس پر قومی معیشت کو ذرائع پیداوار مہیا کئے جاتے ہیں ۔

میکانیکل انجینئرنگ کی ترقی کی رفتار کافی تیز کی جائے۔ تیار مال کی تکنالوجیکل سطح کو بہت بلند کیا جائے۔ نئی پیڑھی کے ساز و سامان کی جو محنت کی پیداواری صلاحیت میں کئی گنا اضافہ کرنا، کام کاج کے حالات کو بہتر بنانا اور مادی نقصانات کو کافی گھٹانا ممکن بناتے ہیں، تخلیق اور ان پر دسترس کے حصول کو یقینی بنایا جائے۔ مشینوں کی پیداوار کے لئے مادی، سائنسی اور تکنالوجیکل بنیاد کو مستحکم کیا جائے۔

ایندھن اور توانائی کا مپلکس کو زیادہ موثر ڈھنگ سے ترقی دی جائے؛ سوویت یونین کے توانائی پروگرام کو روبعمل لایا جائے۔ ملک کے ایندھن اور توانائی کے توازن کو بہتر بنایا جائے؛ ایٹمی بجلی گھروں میں بجلی کی پیداوار کو کم از کم ۳۰۰ تا ۲۰۰۰ فیصد اور گیس کی پیداوار کو ۶۰ تا ۸۰ فیصد بڑھایا جائے۔ توانائی کے غیر روایتی قابلِ تجدید ذرائع ثانوی توانائی وسائل کا زیادہ وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے۔

سوویت یونین کی قومی معیشت کی کیمیا کاری کے جامع پروگرام کو روبعمل لایا جائے۔ دھات سازی اور دوسری صنعتوں میں جو ڈھانچہ جاتی سامان تیار کرتی ہیں، گہری کیفیتی تبدیلیوں کو یقینی بنایا جائے۔ زیادہ کفایت شعارانہ قسم کی دھات سے بنی مصنوعات کی اور بنیادی طور پر نئے کیمیاوی، تعمیراتی اور دوسری ترقی یافتہ اشیا کے تنوع کو وسعت دی جائے اور ان کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔

زرعی پیداوار کے معاملے میں ملک کی ضروریات کی بھرپور تکمیل، زراعت کی مادی اور تکنیکی بنیاد کے استحکام اور دیہی علاقے کی سماجی تعمیر نو کے لئے اس روش کو ثابت قدمی سے روبعمل لایا جائے جو سوویت یونین کے غذائی پروگرام میں پیش کی گئی ہے۔ زرعی۔صنعتی کامپلکس کی شاخوں کی تیز رفتار اور متوازن ترقی کو یقینی بنایا جائے اور تمام اقسام کے وسائل کے جو ان اغراض کے لئے مختص کئے گئے ہیں، استعمال کی تاثیر میں اضافہ کیا جائے۔ جامع مشین کاری، کیمیا کاری، بجلی کاری، زمین سُدھار اور شدّت کارانہ تکنالوجیوں کی وسیع پیمانے پر ترویج کے ذریعے زراعت کو صنعتی بنیاد پر منظم اور منتقل کرنے کا کام مکمل کیا جائے۔ تمام زرعی فصلوں کی پیداوار میں اور مویشیوں کی پیداواری صلاحیت میں معتد بہ اضافہ کیا جائے؛ زرعی پیداوار کے استحکام کو یقینی بنایا جائے اور قدرتی اور موسمی حالات پر اس کے انحصار کو کم سے کم کیا جائے۔

اشیائے صارفین اور خدماتی شعبے کی ترقی کے جامع پروگرام کو روبعمل لایا جائے۔ غیر غذائی اشیا کی پیداوار میں کم سے کم ۸۰ تا ۹۰ فیصد اور لوگوں کو مہیا کی جانے والی خدمات کے حجم میں ۱۱۰ تا ۱۳۰ فیصد اضافہ کیا جائے۔

بنیادی تعمیرات کو کیفیتی حیثیت سے نئی سطح پر پہنچایا جائے۔ تعمیرات میں بنیادی بہتری پیدا کی جائے، اس کے معیار میں اضافہ اور اس کی لاگت میں کمی کی جائے، ترقی یافتہ طریقے زیادہ سرگرمی سے رائج کئے جائیں، تعمیرات کی تنظیم کو بہتر بنایا جائے اور ڈیزائن سازی کی کارکردگی میں اضافہ کیا جائے۔ اگلی دہائی کے دوران

تعمیراتی پروجیکٹوں کی تکمیل اور جدید کاری کے وقت میں ۳۵ تا ۵۰ فیصد کمی کی جائے۔

ٹرانسپورٹ، بجلی، تیل اور گیس کی فراہمی، مادّی اور تکنیکی سپلائی کے نظام اور پیداواری زیریں ڈھانچے کی دوسری شاخوں کو تیز رفتاری کے ساتھ اور ایک نئی تکنیکی بنیاد پر ترقی دی جائے۔

تمام یونینی جمہوریاؤں کی ہم آہنگ اور متوازن معاشی اور سماجی ترقی کو یقینی بنایا جائے۔ پیداآور قوتوں کی تقسیم کو بہتر بنایا جائے۔ جمہوریاؤں اور معاشی منطقوں کی ترقی اور معاشی تخصیص کاری کے مربوط کردار میں اضافہ کیا جائے، ملک کے واحد قومی، معاشی کامپلکس کو مستحکم بنانے اور سماجی فریضوں کو انجام دینے میں ان کے حصّے کو بڑھایا جائے۔

بیرونی ملکوں کے ساتھ تجارتی، معاشی، سائنسی، تکنالوجیکل تعلقات اور ثقافتی تبادلوں کو باہمی فائدہ مند بنیاد پر فروغ دیا جائے۔ محنت کی بین الاقوامی تقسیم کے فائدوں اور برکتوں کو خاص طور سے سوشلسٹ برادری کے ملکوں کے ساتھ، بھرپور استعمال کیا جائے۔

باہمی معاشی امداد کونسل کے رکن ملکوں اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کے ساتھ ہمہ جہت تعاون کو فروغ دیا جائے۔ سوشلسٹ معاشی یکجہتی کو ایک نئی سطح پر پہنچایا جائے، پیداواری تخصیص کاری اور تعاون اور تعاون کی نئی موثر شکلوں کو ترقی دی جائے۔ ۲۰۰۰ء پر ختم ہونے والی مدت تک کیلئے دو فریقی اور کثیر فریقی بنیادوں پر معاشی، سائنسی اور تکنالوجیکل تعاون کے پروگراموں کو، باہمی معاشی امداد کونسل کے رکن ملکوں کے ساتھ مل جل کر، متواتر روبعمل لانے کا اہتمام کیا جائے۔

ترقی پذیر ملکوں کے ساتھ معاشی، سائنسی اور تکنالوجیکل تعاون کو وسیع کیا جائے۔ ان سرمایہ دارانہ ریاستوں کے ساتھ باہمی فائدہ مند اور مساویانہ بنیاد پر معاشی تعلقات کو فروغ دیا جائے جو ایسے تعلقات میں دلچسپی رکھتی ہوں۔

انتظام کاری کو جامع طور پر بے نقص اور کامل بنایا جائے، سوشلسٹ منصوبہ بندی کے نظام کے فائدوں اور اس کی صلاحیتوں سے بہتر طور پر استفادہ کیا جائے۔

سوشلسٹ انتظام کاری کے بنیادی لینینی اصولوں، سب سے بڑھ کر جمہوری مرکزیت کے اصول کو ثابت قدمی سے روبعمل لایا جائے اور فروغ دیا جائے۔ مرکزی اداروں کی کوششوں کو سماجی پیداوار کے ملک گیر، بین شعبہ جاتی اور بین علاقائی مسئلوں کے حل پر مرکوز کیا جائے۔

پورے ملک کی اور یونینی جمہوریاؤں کی شعبہ جاتی معاشی انتظام کاری کے تنظیمی ڈھانچے کو بہتر بنایا جائے۔

منصوبوں کی سائنسی معقولیت اور صحت میں اضافہ کیا جائے۔ ریاستی منصوبے مرتب کرتے

وقت سوویت یونین کی سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی کے جامع پروگرام اور سوویت یونین کی پیداآور قوتوں کی تقسیم کی عام اسکیم کو پوری طرح دھیان میں رکھا جائے۔

انتظام کاری کے معاشی طریقوں کے رول میں اضافہ کیا جائے، ایسوسی ایشنوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کی معاشی خود مختاری کو وسیع کیا جائے اور ان کی ذمہ داری کو بڑھایا جائے۔ لاگت کھاتے کے طریقے کے فروغ کو یقینی بنایا جائے اور پیداوار کی کارکردگی پر مالیاتی اور قرضہ جاتی وسائل اور قیمتوں کے نظام کے اثر کو بڑھایا جائے۔ روبل کے استحکام کو بڑھایا جائے اور ملک میں کرنسی کی گردش کو مستحکم بنایا جائے۔

معاشی، سماجی اور ثقافتی ترقی میں عوامی نمائندوں کی سوویتوں کے رول میں جو عوام کی سوشلسٹ حکومت کی اہم ترین شکل ہیں، اضافہ کیا جائے۔ نظم ونسق میں محنت کش عوام کی شرکت کو وسیع کیا جائے۔

ان معینہ فریضوں کی تکمیل سوویت سماج کے لئے معاشی اور سماجی ترقی کے بلند تر مرحلے پر پہنچنا ممکن بنائے گی؛ سوویت یونین تیسرے دور ہزار سالہ میں پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ مضبوط اور ترقی یافتہ طاقت بن کر داخل ہوگا اور اس کی کامیابیاں عالمی صورت حال کے ارتقاء کی روش پر بڑھتا ہوا اثر ڈالیں گی۔

۳۔ ۱۹۸۶ء۔۱۹۹۰ء کے لئے معاشی اور سماجی ترقی کے اہم فریضے

۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کو ان طویل مدتی فریضوں کی انجام دہی میں جو آئندہ ۱۵ برسوں کے لئے متعین کئے گئے ہیں، ایک اہم رول ادا کرنا ہے۔ اس کو ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کے تمام رجحانوں میں ایک فیصلہ کن موڑ بننا ہے۔

۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کا مرکزی مقصد تیز رفتار سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی کی، پیداوار کی تکنیکی جدید کاری اور نئے سرے سے مشین بندی، تخلیق کردہ پیداواری صلاحیت کے شدت کارانہ استعمال، انتظام کاری کے نظام اور معاشی میکانزم کی کاملیت کی بنیاد پر معیشت کی ترقی کی شرحوں اور کارکردگی کو بڑھانا اور اس بنیاد پر سوویت عوام کی خوشحالی میں مزید اضافہ کرنا ہے۔

۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی مدت کے دوران کئی فریضوں کی ایک ساتھ انجام دہی کا اہتمام کیا گیا

ہے جن کا مقصد عوام کے رہن سہن کے معیاروں کو بلند کرنا، قومی معیشت کی تمام شاخوں کی فعال ترقی کو یقینی بنانا اور ملک کی دفاعی صلاحیت کو مناسب سطح پر قائم رکھنا ہے۔

۱۲ویں پنجسالہ منصوبے کے مرکزی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ:

صرفہ اور اجتماع زر کیلئے استعمال ہونے والی قومی آمدنی میں ۱۹ تا ۲۲ فیصد اضافہ کیا جائے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ قومی آمدنی میں تمام کا تمام اضافہ محنت کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کے ذریعے حاصل کیا جائے۔ سماجی پیداوار میں اشیا کے صرفے کو ۴ تا ۵ فیصد کم کیا جائے۔ قومی آمدنی میں بجلی کے صرفے کو ۷ تا ۹ فیصد اور دھاتوں کے صرفے کو ۱۳ تا ۱۵ فیصد گھٹایا جائے۔

صنعتی پیداوار میں ۲۱ تا ۲۴ فیصد اضافہ کیا جائے، اس میں ذرائع پیداوار (گروپ الف کی صنعتوں) کی پیداوار میں ۲۰ تا ۲۳ فیصد اور اشیائے صارفین (گروپ ب کی صنعتوں میں) ۲۲ تا ۲۵ فیصد اضافہ شامل ہے۔

مال تیار کرنے والی صنعتوں کو ترجیحی رفتار سے ترقی دی جائے۔ ان صنعتوں کی پیداوار میں ۲۵ تا ۲۸ فیصد اضافہ کیا جائے جبکہ زمین سے اشیا نکالنے والی صنعتوں کی پیداوار ۱۱ تا ۱۳ فیصد بڑھائی جائے۔

ایندھن اور بجلی کے لئے ملک کی بڑھتی ہوئی ضروریات کی تکمیل کی جائے، خاص طور پر ایندھن اور بجلی کے وسائل کی زیادہ سے زیادہ بچت، نیوکلیائی برقی انجینئرنگ، گیس صنعت اور کھلے منھ کی کوئلہ کانکنی کی تیز رفتار ترقی کے ذریعے یہ کام انجام دیا جائے۔

مشین سازی کی صنعت کی ترقی کی رفتار کافی تیز کی جائے اور اس کی تکنیکی سطح بلند کی جائے۔ دھات سازی کی صنعت کی تعمیر نو اور جدید کاری کے پروگرام کو روبعمل لایا جائے۔ قومی معیشت کی کیمیا کاری اور بجلی کاری کی رفتار تیز کی جائے۔

سوویت یونین کے غذائی پروگرام کی عمل آوری کو، زرعی، صنعتی کامپلکس کی شاخوں کی متوازن ترقی کو اور ان کے لئے مختص کئے جانے والے وسائل کے استعمال کی اثر آفرینی میں کافی اضافے کو یقینی بنایا جائے۔

بنیادی سرمایہ کاریوں کو سب سے بڑھ کر چالو صنعتی اداروں اور کارخانوں کی تعمیر نو اور تکنیکی آراستگی پر مرکوز کیا جائے اور صنعتی تعمیرات میں ان سرمایہ کاریوں کا تناسب ۵۰ فیصد کر دیا جائے۔ تعمیرات کی مزید صنعت کاری کی روش کو ثابت قدمی سے روبعمل لایا جائے۔

پیداواری زیریں ڈھانچے کی شاخوں کو مربوط انداز میں ترقی دی جائے۔ ٹرانسپورٹ اور دوسری اقسام کی خدمات کے سلسلے میں قومی معیشت اور آبادی کی ضروریات کی زیادہ سے زیادہ بھرپور انداز میں تکمیل و تسکین کی جائے۔

سائنسی اور ٹکنالوجیکل کامیابیوں کے وسیع پیمانے پہ استعمال، پیداوار کے ڈھانچے اور تنظیم کاری میں ترقی پسند تبدیلیوں اور کام کے معیاروں اور ٹکنالوجیکل اور ریاستی نظم وضبط میں اضافے کی بنیاد پر پیداوار کی شدت کاری میں پیش قدمی کی جائے۔

پیداواری مشینری کی تجدید کی رفتار تیز کی جائے اور اس کے لئے ایسی مشینری اور سازوسامان کی جگہ جو ازکار رفتہ ہو چکے ہیں، ترقی یافتہ، انتہائی کارکرد مشینری اور سازوسامان کو جلد سے جلد رائج کیا جائے۔ بنیادی پیداواری اثاثوں کی مکمل فہرست تیار کی جائے اور ایک تہائی سے زیادہ چالو اور کارکرد اثاثوں کی تجدید کی جائے۔ غیر چالو اور غیر کارکرد اثاثوں کو ہٹانے کا حجم ۱۱ویں پنجسالہ منصوبے کے مقابلے میں کم سے کم دُگنا کر دیا جائے۔

ہر شاخ میں، انجمنوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں میں ترقی یافتہ ٹکنالوجی کی بنیاد پر پیداوار کی نئے سرے سے تکنیکی آراستگی اور تعمیر نو اور اس کی متواتر جدید کاری کے جامع پروگرام مرتب کئے جائیں اور روبعمل لائے جائیں۔ ایسوسی ایشنوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کی نئے سرے سے مشین بندی میں پیداواری ترقیاتی فنڈ کے رول میں اضافہ کیا جائے اور اس سلسلے میں ان اغراض کے لئے رقموں کی ترجیحی تخصیص کو یقینی بنایا جائے۔

پیداواری، سائنسی اور ٹکنالوجیکل صلاحیتوں کا زیادہ سے زیادہ شدت کارانہ استعمال کیا جائے۔ پیداواری تناسب اور تواتر اور مشینوں سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کو یقینی بنایا جائے اور پالی کے لحاظ سے مشینوں اور سازوسامان کی کارکردگی کے اشاریہ میں معتد بہ اضافہ کیا جائے۔

افرادی قوت کے وسائل کے استعمال کو بہتر بنایا جائے۔ سماجی محنت کی پیداواری صلاحیت ۲۰ تا ۲۳ فیصد بڑھایا جائے، اس میں صنعت میں محنت کی پیداواری صلاحیت میں ۲۳ تا ۲۵ فیصد اضافہ بھی شامل ہے۔ صنعتی اور زرعی پیداوار میں نیز ریل ٹریفک اور تعمیراتی کاموں کے حجم میں تمام کا تمام اضافہ محنت کی پیداواری صلاحیت میں اضافے کے ذریعے حاصل کیا جائے۔ محنت کی پیداواری صلاحیت میں اس کے معاوضے میں اضافے کی بہ نسبت ترجیحی اضافے کو یقینی بنایا جائے۔

پیداوار اور خدمات کے معیار میں بنیادی بہتری کو ایک خصوصی اہمیت کا معاملہ اور معیشت کی شدت کاری اور قومی معیشت اور آبادی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کی تکمیل و تسکین کا بے حد لازمی عنصر تصوّر کیا جائے۔

کفایت شعاری پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے۔ تمام اقسام کے وسائل کے معقول اور کفایت شعارانہ استعمال کے لئے اور ان کے اتلاف کو کم کرنے کے لئے ثابت قدمی سے کام کیا جائے۔ ایسی تکنالوجیاں تیزی سے رائج کی جائیں جن کے ذریعے وسائل کی بچت ہوتی ہو اور اتلاف نہ ہوتا ہو۔ ثانوی وسائل اور صنعتی فضلے کے استعمال کو نمایاں طور پر بہتر بنایا جائے، ان کی پروسسنگ کے لئے پیداواری صلاحیتوں کو ترقی دی جائے، ثانوی خام مال کو جمع کرنے کی کوششیں جس میں لوگوں سے ایسی چیزیں جمع کرنا بھی شامل ہے بہتر طور پر منظم کی جائیں۔ اور سرکاری خریداری اور حصولی کی تنظیموں کی مادی اور تکنیکی بنیاد کو مستحکم بنایا جائے۔ روزمرہ زندگی میں بجلی اور دوسرے وسائل کا کفایت شعارانہ استعمال کیا جائے۔

۱۹۹۰ء کے دوران ۱۹۸۵ء کے مقابلے میں ان چیزوں کو یقینی بنایا جائے: مجموعی حیثیت سے قومی معیشت میں نامیاتی ایندھن کے مرادف ایندھن کے ۲۰ کروڑ تا ۳۰ کروڑ ٹن کی حد تک بچت کی جائے، جس میں نیوکلیائی بجلی صنعت کو ترقی دے کر اور توانائی کے قابل تجدید ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے ۵ر۷ کروڑ تا ۹ کروڑ ٹن کی بچت بھی شامل ہے اور بیلی ہوئی آہنی دھاتوں کی ۲ر۱ کروڑ ٹن تا ۴ر۱ کروڑ ٹن بچت کی جائے۔

پیداوار اور عمل پیداوار کی لاگت کو صنعت میں ۴ تا ۵ فیصد، تعمیرات میں ۲ تا ۳ فیصد اور زراعت (ریاستی فارموں) میں ۵ تا ۷ فیصد گھٹایا جائے۔

قومی معیشت میں وسائل کی کارگزاری کو تیز کیا جائے۔ سامان اور اشیا کی مقررہ معیار سے زیادہ ذخیرہ کاری کا تدارک کیا جائے۔ اشیا اور ساز و سامان میں سپلائی کنندگان اور صارفین اور تھوک تجارت کے درمیان راست اور طویل مدتی معاشی تعلقات کو ترقی دی جائے اور انھیں کامل بنایا جائے۔

پیکیجنگ میں قومی معیشت کی ضروریات کی خاص طور پر ان کی یکسانیت، معیار بندی اور ان کی دوبارہ استعمال میں آنے کی قابلیت اور ان کی انتہائی کفایت شعارانہ اقسام کی پیداوار میں ترجیحی اضافے کے ذریعے، تکمیل کے لئے مختلف اقدامات عمل میں لائے جائیں۔

انتہائی پیداآور محنت کے لئے زیادہ سازگار حالات پیدا کئے جائیں، صفائی اور حفاظت کے حالات کو بہتر بنایا جائے اور کاریگری کی سطح کو بلند کیا جائے۔ کام اور اجتماعی کنٹریکٹ کی سائنسی تنظیم کاری کو سرگرمی کے ساتھ عمل میں لایا جائے اور کام کے گھنٹوں کا معقولیت کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ منصوبہ بندی، اکاؤنٹنگ تصدیق اور معقول تنظیم کرنے والے کاموں کا ایک واحد ریاستی نظام قائم کیا جائے۔ ہاتھ اور سخت جسمانی محنت کے استعمال کو خاص طور پر مال اتارنے چڑھانے کے کاموں میں، گوداموں کے کاموں اور دوسرے کاموں میں متواتر کم کیا جائے۔

پیداوار اور اس کی یکجہتی میں شعبہ جاتی اور علاقائی تخصیص کاری اور تعاون کو وسیع پیمانے

پر ترقی دی جائے۔

عوام کے رہن سہن کے مادّی اور ثقافتی معیاروں کو اور زیادہ بلند کرنے کے لئے بہت سارے اقدامات عمل میں لائے جائیں۔ حقیقی فی کس آمدنیوں میں ۱۳ تا ۱۵ فیصد اضافے کو یقینی بنایا جائے۔ اشیاء اور خدمات کے لئے آبادی کی ضروریات کی تکمیل کو بڑھتی ہوئی موثر مانگ کے ڈھانچے میں ترقی پسند تبدیلیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بہتر بنایا جائے۔

سماجی زیریں ڈھانچے کی شاخوں کو جامع انداز میں ترقی دی جائے۔ مکانوں کی تعمیر کے معیار کو بہتر اور پیمانے کو وسیع کیا جائے، شہری اور دیہی آبادی کو زیادہ آرام دہ اور تمام ضروری آسائشوں سے آراستہ مکانات اور بہتر سماجی اور روزمرہ خدمات مہیا کی جائیں۔ دیہی علاقے کی نئے سرے سے سماجی ڈھانچہ بندی کی رفتار تیز کی جائے۔

مرتبہ سماجی پروگرام کی عمل آوری کے لئے یہ قطعی طور پر ضروری ہے کہ قومی معیشت کو مستحکم بنانے کے مشترکہ مقصد میں ہر مزدور کے حصے اور اس کی خدمات کو بڑھایا جائے۔

۴۔ ٹکنالوجیکل ترقی اور سائنسی ترقی کی رفتار میں تیزی

کلیدی سیاسی اور معاشی مقصد کے حصول کو یقینی بنایا جائے — سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی کی رفتار ہر طرح تیز کی جائے۔ معیشت کو ہمہ جہت شدت کاری کے راستے پر منتقل کرتے ہوئے اور سماجی پیداوار کی کارکردگی میں اضافہ کرتے ہوئے پیداوار قوتوں کی کیفیتی حیثیت سے قلب ماہیت میں سائنس اور ٹکنالوجی کے رول کو فیصلہ کن طور پر بڑھایا جائے۔ سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کو سماجی مسئلوں کے حل کا زیادہ سے زیادہ ذریعہ بنایا جائے۔

پیداوار کی ٹکنیکی سطح بیں خاص طور پر سرمایہ کاری کی اور ڈھانچہ جاتی پالیسی کی تنظیم جدید اور وسائل کو سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی کے انتہائی اہم میدانوں — الکٹرونکس، نیوکلیائی برقی انجنیرنگ کی ترقی، جامع خودکاری، پیداواری انجنیرنگ اور نئی اشیا کی پروسیسنگ — میں مرکوز کرتے ہوئے، بنیادی اضافہ کیا جائے۔ سماجی محنت کی پیداواری صلاحیت میں کم سے کم دو تہائی اضافہ سائنسی اور

ٹیکنالوجیکل کامیابیوں کے استعمال کے ذریعہ حاصل کیا جائے۔

پیداواری انجینئرنگ کو بہتر بنانے کے لئے ایک ساتھ کئی اقدامات عمل میں لائے جائیں۔ ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی مدّت کے دوران بنیادی ترقی یافتہ ٹیکنالوجیوں کے استعمال کو ۵۰ تا ۱۰۰ فیصد وسیع کیا جائے۔ محنت کی پیداواری صلاحیت میں کئی گنا اضافے کو ممکن بنانے کے لئے قومی معیشت میں بنیادی حیثیت سے نئی ٹیکنالوجیوں ــــ الکٹرون بیم، پلازمہ، ڈیولیس، حیاتیاتی، شعاع زن، میمبرین، کیمیائی اور دوسری ٹیکنالوجیوں ــــ کی وسیع پیمانے پر ترویج کو یقینی بنایا جائے، وسائل کے استعمال کی تاثیر میں اضافہ کیا جائے اور پیداوار میں توانائی اور مادّی اشیاء کی کھپت کو کم کیا جائے۔ فصلوں کی کاشت اور مویشی پالن میں صنعتی اور شدّت کارانہ ٹیکنالوجیوں کو رائج کیا جائے اور بایوٹیکنالوجیکل اور جینیٹک انجینئرنگ طریقے وسیع پیمانے پر استعمال کئے جائیں۔

پیداوار کی تنظیمی اور ٹیکنالوجیکل لچکداری میں متواتر اضافہ کیا جائے۔ معاشی سرگرمی کے مختلف میدانوں میں، سب سے بڑھ کر ڈیزائن سازی میں اور مشینوں اور سلسلہ عمل کے کنٹرول میں خودکار نظام رائج کئے جائیں۔ پیداوار میں خودکاری کی سطح کو تقریباً دوگنا کیا جائے۔ ایسی خودکار پیداواری اکائیاں وسیع پیمانے پر تعمیر کی جائیں جو جلد سے جلد اور کفایت شعارانہ انداز میں چالو کی جاسکتی ہیں۔

انتہائی موثر اور کارگر ٹیکنالوجیوں کی نئی پیڑھیوں کی ترقی اور تیاری کی رفتار تیز کی جائے۔ مشینی اور پیداواری ساز و سامان کے نظاموں کی تیاری رائج کی جائے۔ تیار کردہ مشینری کی جدیدکاری کی رفتار تیز کی جائے، ۱۹۹۰ء میں میکانیکل انجینئرنگ کی کل پیداوار میں نئی مشینری، ساز و سامان اور آلات واوزار کے تناسب کو کم سے کم ۱۳ فیصد بڑھایا جائے۔

شخصی استعمال کے لئے کمپیوٹروں کی پیداوار بڑے پیمانے پر منظم کی جائے۔ کمپیوٹر سہولتوں کی پیداوار میں ۱۰۰ تا ۱۳۰ فیصد اضافہ کیا جائے۔ اور ان کی پائیداری اور بھروسہ مندی میں اضافہ کیا جائے۔ تمام درجوں کے جدید انتہائی کارکرد کمپیوٹروں کے استعمال کے امکانات تیزی سے بڑھائے جائیں۔ اجتماعی استعمال کے لئے کمپیوٹر مرکزوں کی تعمیر جاری رکھی جائے اور ان کی کارکردگی میں اضافہ کیا جائے۔ اس کا اطلاق مواد اکٹھا اور جمع کرنے والے مربوط بینکوں اور مواد کی پروسیسنگ اور منتقلی کے اداروں پر بھی ہوتا ہے۔

نئی مشینوں اور ٹیکنالوجیوں کی ڈیزائن سازی میں پہلے سے مقررہ خصوصیات کے حامل مواد کا خاص طور پر جدید ڈھانچہ جاتی مواد کا زیادہ بھرپور استعمال کیا جائے، ان میں سینتھیٹک مرکب، انتہائی خالص اور دوسری طرح کے مواد بھی شامل ہیں جن سے معیشت میں معاشی لحاظ سے انتہائی کارگر نتیجہ حاصل ہوتا ہے۔

اعلیٰ معیار کی صنعتی مصنوعات کے تناسب میں ۹۰ تا ۱۱۰ فیصد اضافہ کیا جائے، مشینری اور

سازوسامان کی پائیداری اور مدت کار بڑھائی جائے اور مربوط کوالٹی کنٹرول نظاموں کی ترویج کا کام زیادہ تر مکمل کرلیا جائے۔ پیداواری معیاروں اور اسپیسفکیشن کو اعلیٰ عالمی کامیابیوں کے مطابق بناتے ہوئے ان پر نظر ثانی کا کام جلد سے جلد مکمل کیا جائے۔ قومی معیشت کی پیمائشی سروسنگ کو بہتر بنایا جائے۔ صنعتی مصنوعات کے معیار کی معروضی تشخیص کو یقینی بنانے کے لئے ان کی تصدیق کی سطح کو بلند کیا جائے۔ طویل مدتی سائنسی اور تکنالوجیکل کامیابیوں کی بنیاد پر تکنالوجیوں کی خصوصیتوں اور خاصیتوں کو ترقی دی جائے اور مشینوں، اسمبلیوں اور حصوں کے شعبہ جاتی اور بین شعبہ جاتی اتحاد اور یکسانیت کو مستحکم کیا جائے۔

محنت کش عوام کی سائنسی اور تکنیکی تخلیقی کاوشوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ موجدوں اور اختراعات کرنے والوں کے کام اور پیٹنٹ لائسنس کے کام کو بہتر بنایا جائے۔ قومی معیشت میں نئی ایجادوں اور کام کو بہتر بنانے کی تجویزوں کو جلد سے جلد رائج کرنے کے لئے تمام ضروری حالات پیدا کئے جائیں۔ سائنسی اور تکنیکی اطلاعات کے ریاستی نظام کو ترقی دی جائے۔ سائنسی اور تکنالوجیکل کامیابیوں کے باہمی تبادلے کو کامل بنایا جائے۔ سائنسی اور تکنیکی سوسائٹیوں کے کام کو تیز کیا جائے۔

بنیادی فریضہ یہ ہے کہ سائنس اور پیداوار کے درمیان رشتوں کو مستحکم بنایا جائے اور سائنس، تکنالوجی اور پیداوار کی یکجہتی کی ایسی تنظیمی شکلیں تخلیق کی جائیں جو اس بات کو ممکن بنائیں گی کہ سائنسی تصورات ذہن کی چاردیواری سے نکل کر بڑے پیمانے پر استعمال کا راستہ جلد سے جلد اور موثر طور پر طے کرلیں۔ تحقیقات اور ترقی کے معیاروں اور ان کے بہترین استعمال کے لئے سائنسی تنظیموں کی ذمہ داری کو بڑھایا جائے۔

سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی کے ترجیحی رجحانات کا تعین کرنے، اہم سائنسی اور تکنالوجیکل بین شعبہ جاتی مسئلوں کو حل کرنے، بنیادی طور پر نئی مشینوں اور تکنالوجیوں کی ترقی منظم کرنے، شاخوں کی سائنسی اور تکنالوجیکل سطح پر، بہترین عالمی معیاروں کے ساتھ پیداوار کی مطابقت پر نگرانی رکھنے اور تحقیقاتی اور ڈیزائن ساز اور تکنالوجیکل تنظیموں کے جال کی تشکیل کے معاملات میں سائنس اور تکنالوجی سے متعلق سوویت یونین کی ریاستی کمیٹی کے رول کو بڑھایا جائے۔

ملک میں تحقیقاتی کاموں کے درمیان تال میل پیدا کرنے والے ادارے کی حیثیت سے سوویت یونین کی سائنس اکادیمی کے رول کو بڑھایا جائے اور مشینوں اور تکنالوجیوں کی بالکل نئی اقسام کی ترقی کی نظریاتی بنیادیں رکھنے کے لئے اس کی ذمہ داری میں اضافہ کیا جائے۔ سماجی پیداوار کو کیفیتی حیثیت سے ایک اعلیٰ سطح پر پہنچانے کے ایک عنصر کی حیثیت سے بنیادی سائنسوں کی ترقی کو ترجیحی اہمیت دی جائے۔ اکادیمی کے اداروں کے کام میں تکنیکی رخ کو بڑھایا جائے۔ شعبہ واری اور جمہوری اکادمیوں کے

رول کو بڑھایا جائے۔

شعبہ جاتی سائنس کی سطح اور اثر انگیزی میں کافی اضافہ کیا جائے اور فیکٹری کی سطح پر اس کو مستحکم بنایا جائے۔ تحقیقاتی اور پیداواری اسوسی ایشنوں کا رُخ نئی مشینری اور پیداواری نظاموں کی ترقی اور وسیع پیمانے پر ترویج اور صنعتی پیداواری ٹکنالوجی کی متواتر بہتری کی کوششوں پر مرکوز کرتے ہوئے ان کے جال کو وسیع کیا جائے۔ تحقیقاتی، پیداواری اور پیداواری اسوسی ایشنوں اور صنعتی اداروں اور کارخانوں میں شعبہ جاتی تحقیقاتی، ڈیزائن اور پیداواری تنظیموں کو شامل کیا جائے، وزارتوں اور محکموں کے راست اختیارات کے تحت، عام طور پر صرف انہی اعلیٰ تنظیموں کو رکھا جائے جن کی کوششیں پورے شعبے کے لئے اہمیت رکھنے والی تحقیقات پر مرکوز ہوں۔ سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی کو یقینی بنانے اور سائنس اور انجینئرنگ کی کامیابیوں کو مستعدی کے ساتھ استعمال میں لانے کے سلسلے میں صنعتی اداروں اور کارخانوں کی ڈیزائن سازی، پیداواری اور دوسری انجینئرنگ خدمات کے رول کو بڑھایا جائے۔

اعلیٰ تعلیمی اداروں کے تحقیقاتی اور ترقیاتی کاموں کے حجم کو کافی بڑھاتے ہوئے اور ان کے کام کی معاشی اثر انگیزی میں تیزی سے اضافہ کرتے ہوئے ان کی سائنسی صلاحیت کے استعمال کو قابل لحاظ حد تک بہتر بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

تحقیقات کی تنظیم کاری کی نئی ترقی یافتہ شکلوں کا وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے جو اہم بین شعبہ جاتی تکنیکی مسئلوں کے عاجلانہ حل کو آسان بناتی ہیں۔ مشینوں اور ٹکنالوجیوں کی بنیادی حیثیت سے نئی قسموں کو ترقی دینے اور وسیع پیمانے پر استعمال میں لانے کے لئے بین شعبہ جاتی تحقیقاتی کامپلکس اور مرکز قائم کئے جائیں۔ علمی، صنعتی، شاخ اور کالج کے تحقیقاتی شعبوں کے درمیان تفاعل کو مستحکم بنایا جائے۔

سائنس کے میدان میں، تحقیقاتی اجتماعیوں اور انفرادی کارکنوں کی حوصلہ افزائی کو سائنسی اور تکنیکی مسئلوں کے حل میں واقعی حصے کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کرتے ہوئے معاشی میکانزم کو بہتر بنایا جائے۔

تیز رفتار معاشی اور سماجی ترقی کو یقینی بناتے ہوئے سماجی، قدرتی اور تکنیکی سائنسوں کی کوششیں اہم ترین اسٹریٹیجک سمتوں میں مرکوز کی جائیں۔

سماجی علوم کے میدان میں، سوشلزم کی متوازن اور ہمہ جہتی کاملیت کے مسئلوں میں تحقیقات کو تیز کیا جائے، کمیونزم کی سمت بتدریج پیش قدمی کے راستے اور طریقے دریافت کئے جائیں۔ اور تحقیقات کی نظریاتی اور تصوراتی سطح اور عملی اہمیت میں اضافہ کیا جائے۔ جدلیاتی اور تاریخی مادیت، سائنسی کمیونزم اور سیاسی معیشت کے بنیادی مسئلوں کا، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے رہنما رول میں اضافے کے

سوالات اور بین الاقوامی کمیونسٹ، مزدور اور قومی آزادی کی تحریکوں کے تجربے کا زیادہ تفصیلی مطالعہ کیا جائے ۔ سوشلسٹ معیشت، منصوبہ بندی، انتظام کاری، محنت، مالیات اور قیمتوں کے تعین اور اعداد و شمار کے میدانوں میں نظریاتی تحقیقات کی سطح کو بلند کیا جائے ۔ سیاسی نظام سوشلسٹ جمہوریت، ریاستی حیثیت اور سوشلسٹ خود انتظامی کے فروغ کے اور سوویت یونین کی قوموں اور قومیتوں کو ایک دوسرے سے اور زیادہ قریب لانے کے سلسلہ ہائے عمل کا زیادہ گہرائی کے ساتھ مطالعہ کیا جائے ۔ سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی کے سماجی اور معاشی مسئلوں پر تحقیقات کو وسیع کیا جائے ۔ سوشلسٹ برادری کی ترقی کے معروضی قوانین اور اس کے تجربوں کا، باہمی معاشی امداد کی کونسل کے رُکن ملکوں کی معاشی یکجہتی کو مستحکم بنانے کے طریقوں کا، سرمایہ دارانہ نظام کے عام بحران میں شدّت اور امن اور سماجی ترقی کے لئے قوموں کی جدوجہد کے فروغ سے تعلق رکھنے والے سلسلہ ہائے عمل کا مطالعہ جاری رکھا جائے ۔ بورژوا اور اصلاح پسند نظریے، تصحیح پسندی اور ادعائیت کی تمام شکلوں کو سرگرمی سے بے نقاب کیا جائے ۔

قدرتی اور تکنیکی علوم میں ایسی تحقیقات کو وسیع کیا جائے جن کے نتائج اس بات کو ممکن بنائیں گے کہ پیداواری قوتوں میں گہری کیفیتی تبدیلیاں لائی جائیں اور بنیادی طور پر نئی اقسام کی مصنوعات، مشینوں اور تکنالوجیوں کی تخلیق کو یقینی بنایا جائے ۔ نظری اور اطلاقی ریاضیات، اطلاعاتی سائنس، سائبرنیٹک، ابتدائی ذرّات اور ایٹمی مرکزے کی طبعیات، سالڈ اسٹیٹ طبیعیات، مائیکرو الکٹرونک، کوانٹم الکٹرونک، بصریات اور ریڈیائی طبیعیات کو فروغ دیا جائے نیز نیوکلیائی اور تھرمونیوکلیائی برقی انجنیئرنگ کے میدان میں، بجلی کے تغیر اور ترسیل اور توانائی کے غیر روایتی ذرائع کی ترقی کے میدان میں تحقیقات کو ترقی دی جائے ۔ میکانکس کے مسئلوں میں اور پیداوار کی خودکاری کی تھیوری کے سوالوں میں وسیع تر تحقیقات کی جائیں ۔ حملان، کیمیائی تکنالوجی، بایوتکنالوجی کی اور نئے ڈھانچہ جاتی مواد کی تیاری کی سائنسی بنیادیں مرتب کی جائیں ۔ طبعی، کیمیائی حیاتیات کو فروغ دیا جائے اور دواؤں اور زرعی پیداوار کے لئے عضویاتی طور پر سرگرم مادّے حاصل کرنے کی غرض سے سائنسی بنیادوں کو ترقی دی جائے ؛ امیونولوجی اور ویرولوجی، جینٹیکس اور پودوں کی افزائش کے مسئلوں کو نکھارا جائے، بہت زیادہ پھیلی ہوئی بیماریوں کے انسداد، بروقت تشخیص اور علاج کے طریقوں اور ذریعوں کو ترقی دی جائے ۔ زمین کی پرت، حیاتی کرہ، عالمی سمندر اور فضائے بیرونی خلا نیز کائنات کے ڈھانچے اور ارتقاء کی جامع تحقیقات کی جائے ۔

سائنسی اور تعلیمی کارکنوں کی تربیت کے کام کو بہتر بنایا جائے اور ان کے معیار قابلیت کو بلند کیا جائے ۔ سائنس کی مادّی اور تکنیکی فراہمی کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں ۔ ان رقموں کا جو سائنسی سہولتوں کی تعمیر کے لئے مختص کی جاتی ہیں، کم سے کم نصف حصّہ سائنس کی ترقی میں لگاتے ہوئے

اس کی تجرباتی، پیداواری بنیاد کو مستحکم کیا جائے۔ سائنسی تنظیموں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کو تحقیقات کے لئے جدید ترین آلات، سازوسامان خودکاری کے ذرائع، کمپیوٹر تکنالوجی، اشیا وغیرہ کی فراہمی میں اضافہ کیا جائے۔

۵ - بھاری صنعت کی ترقی

بھاری صنعت کو درپیش اہم ترین فریضے یہ ہیں کہ قومی معیشت کے لئے ایندھن اور خام مال کے وسائل، مشینوں، سازوسامان اور دوسرے جدید ذرائع پیداوار کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے، اعلیٰ معیار کی اشیائے صارفین کی پیداوار کو بڑھایا جائے اور صنعت کی شاخوں کی اثرانگیزی میں اضافہ کیا جائے۔

ان فریضوں کی انجام دہی کے لئے یہ ضروری ہے کہ انتہائی تاثیر بخش مصنوعات کی جن کی تکنیکی اور معاشی خصوصیات اور خوبیاں دنیا کی بہترین مصنوعات کی ہم پلّہ ہوں، تیاری کی سمت وسیع پیمانے پر عبور کو یقینی بنایا جائے؛ ایسی مصنوعات کو اس قابل ہونا چاہئے کہ وہ بیرونی منڈیوں میں مسابقت کرسکیں، نئے سازوسامان اور نئی تکنالوجی پر دسترس حاصل کرنے میں جو وقت لگتا ہے، اس کو بہت بڑی حد تک گھٹایا جائے؛

بھاری صنعت کے ڈھانچے میں اور صنعتوں کے درمیان اور صنعتوں کے اندر کے توازن میں بہتری کو، مشین سازی، نیوکلیائی برقی انجینیرنگ، گیس صنعت، کیمیائی اور پٹرو کیمیائی صنعتوں کی اور جدید تعمیراتی سامان کی تیاری کی تیز رفتار ترقی کو اور زیادہ وسیع پیمانے پر تخصیص کاری اور تعاون کو یقینی بنایا جائے۔

پیداوار کی تجدید کو، خاص طور پر اس کی نئے سرے سے مشین بندی اور جدید کاری کے ذریعے اور مشین کاری اور خودکاری کی سطح میں اضافے کے ذریعے یقینی بنایا جائے؛

سامان کو اٹھانے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہنچانے، مال کو اتارنے چڑھانے اور ذخیرہ کاری کے کاموں کو مشین بند اور خودکار بنانے کے ذرائع کی تیاری میں اضافے کو یقینی بنایا جائے تاکہ ہاتھ کے کاموں، غیر ہنرمند کاموں اور سخت محنت طلب کاموں کی ضرورت بڑی حد تک حد گھٹائی جاسکے؛

ہر جگہ وسائل کی بچت کرنے والا سازوسامان اور تکنالوجی کی ترویج کو، خام اشیا سے مربوط استفادہ کو، پیداوار میں صرفے کے لئے قدرتی اشیا کی جگہ بڑے پیمانے پر سینتھیٹک اشیا کے استعمال کو، خام اشیا اور دوسرے مواد کے اتلاف میں کمی کو اور ثانوی وسائل کے بہتر استعمال کو یقینی بنایا جائے۔

بھاری صنعتوں کی ترقی کے اہم خطوط حسب ذیل ہوں گے:

مشین سازی کا کامپلکس

مشین سازی کے کامپلکس کی، سب سے بڑھ کر مشینی اوزار سازی، کمپیوٹر ساز و سامان کی تیاری، آلات سازی، برقی انجنیئرنگ اور الکٹرونک صنعتوں کی بنیادی جدید کاری اور ترجیحی ترقی کو ابتدائی قدم کی حیثیت سے یقینی بنایا جائے۔ ان صنعتوں کی پیداوار میں اضافے کی ترجیحی شرحوں کو رواج دیا جائے جو مجموعی طور پر مشین سازی کے اوسط اعداد و شمار سے ۳۰ تا ۶۰ فیصد زیادہ ہوں۔

مشین سازی کے کامپلکس کی ترقی کے لئے سرمایہ کاری کی سطح میں کافی اضافہ کیا جائے۔ بنیادی اثاثوں کے چالو حصے کی تجدید کی سالانہ شرح ۱۰ تا ۱۲ فیصد حاصل کی جائے۔

مشین سازی اور دھات سازی کی پیداوار میں ۴۰ تا ۵۰ فیصد اضافہ کیا جائے۔

نئی تکنالوجی کو ترقی دینے اور اس میں مہارت حاصل کرنے کے لئے درکار وقت کو ۶۵ تا ۷۵ فیصد گھٹایا جائے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ تمام نئے تیار کئے ہوئے ساز و سامان کی پیداواری صلاحیت اور پائیداری کے اشاریوں میں موجودہ اشاریوں سے ۱.۵ تا ۲ فیصد اضافہ ہو جائے۔

مشینوں اور ساز و سامان کی اکائی صلاحیتوں میں معاشی اعتبار سے واجبی حدوں کے اندر اضافہ کیا جائے اور ان کی کارکردگی کی فی اکائی پیداواری لاگتوں کو گھٹایا جائے۔

لچکداری کے ساتھ دوبارہ ترتیب دی جانے والی پیداواری لائنیں اور خودکار ڈیزائن سازی کے نظام، خودکار لائنیں، مشین اور ساز و سامان جن میں مائیکرو پروسیس سہولتیں لگی ہوں، کثیر مقصدی عددوں سے کنٹرول کئے جانے والے مشینی اوزار اور روبوٹیکنیکل، روٹور اور روٹور کنویئر کامپلکس وسیع پیمانے پر رائج کئے جائیں۔ مکمل تکنالوجیکل نظاموں اور مشینی کامپلکسوں کی فراہمی شروع کی جائے۔

سائبیریا، مشرقِ بعید اور شمال بعید کے علاقوں میں استعمال کے لئے انتہائی کارکرد مشینوں اور ساز و سامان کی تیاری میں اضافہ کیا جائے۔

مرمت اور درستگی کے طریقۂ کار کو بہتر بنایا جائے تاکہ قومی معیشت کی تمام شاخوں میں مشینوں اور ساز و سامان کی قابلِ بھروسہ کارکردگی کو یقینی بنایا جاسکے۔ زراعت، ٹرانسپورٹ اور معیشت کی دوسری شاخوں میں استعمال کئے جانے والے پیچیدہ اور انتہائی ترقی یافتہ نازک ساز و سامان کے بنانے والوں کی طرف سے ان اشیاء کی فراہمی کے بعد ان کی دیکھ بھال اور درستگی و مرمت کے نظام کو ہر طرح بڑھاوا دیا جائے۔ مشینوں اور ساز و سامان کے لئے کل پرزوں میں ضروریات کی تکمیل کو یقینی بنایا جائے۔

تخصیصی پلانٹوں کے ساتھ اسمبلی کارخانوں کے سرگرم تعاون سے اشیاء، اجزاء اور تکنالوجیکل تخصیص کاری اور پیداوار کے سلسلے میں تعاون کے دائرے کو وسیع کیا جائے۔ اسمبلیوں اور اجزاء کی زیادہ سے زیادہ یکسانیت کو یقینی بنایا جائے۔ متحدہ بلاک موڈیول اور بنیادی ڈیزائنوں کی بنیاد پر مشینوں، سازوسامان اور آلات واوزار کی تیاری کے لئے اقدامات عمل میں لائے جائیں۔ بیک وقت کئی کام کرنے والی قسموں کے سازوسامان کی تیاری میں اضافہ کیا جائے۔

مشین سازی کی صنعتوں کی یکجہتی کے مزید فروغ اور استحکام کے ذریعے اور باہمی معاشی امداد کونسل کے چوکھٹے کے اندر پیداوار کی تخصیص کاری اور تعاون کے ذریعے مشین سازی کی صنعت کی پیداوار کی تکنالوجیکل سطح اور معیار کو بلند کرنے کے امکانات سے زیادہ بھرپور استفادہ کیا جائے۔

مشین سازی کی وزارتوں کے کارخانوں میں خود ان وزارتوں کی ضروریات کے لئے تخصیصی تکنالوجیکل سازوسامان کی تیاری میں قابل لحاظ اضافہ کیا جائے۔

مشین سازی میں معمولی ملواں فولاد سے بیلے ہوئے اجزاء، بیل کر گھڑے اور بنائے ہوئے اور نازک حصے، دھاتی سفوف، مرکب اشیا اور پلاسٹک مصنوعات جیسے جدید تعمیراتی سامان کا استعمال بڑھایا جائے۔ ۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کے دوران مشینوں اور سازوسامان کے فی یونٹ دھاتی جز کو ۱۲ تا ۱۸ فیصد، اور ان کے فی یونٹ برقی صرفے کو ۷ تا ۱۲ فیصد گھٹایا جائے اور ہر ۱۰ لاکھ روبل مالیت کی قابل فروخت مصنوعات پر بیلے ہوئے فولاد کے صرفے میں اوسطاً ۲۷ تا ۲۹ فیصد، فولادی نلکوں کے صرفے میں ۲۰ تا ۲۲ فیصد اور بیلی ہوئی غیر آہنی دھاتوں کے صرفے میں ۲۱ تا ۲۳ فیصد کمی کی جائے۔

پیداواری صلاحیتوں کے زیادہ بھرپور استعمال کو یقینی بنایا جائے اور ۱۹۹۰ء میں تمام سازوسامان کے لئے کام کے شفٹ اشاریے میں ۱٫۶ تا ۱٫۸ گنا اضافہ کیا جائے، اس میں پروگرام بند کنٹرول شدہ سازوسامان اور ٹرانسفر سلسلوں کے لئے ۱٫۹ تک اور لچکدار پیداواری موڈیولوں اور نظاموں کے لئے ۲ سے ۲٫۵ تک کا اضافہ بھی شامل ہے۔

محنت کی پیداواری صلاحیت میں ۳۹ تا ۴۳ فیصد اضافہ اور پیداواری لاگتوں میں ۹ تا ۱۱ فیصد کمی کی جائے۔

برقی انجینئرنگ صنعت میں، برقی انجینئرنگ کی تیز رفتار ترقی کے لئے انتہائی کارکرد ساز و سامان کی پیداوار کو بڑھایا جائے۔ تیار ساز و سامان کی اقسام کے دائرے کو بہتر بنایا جائے اور مائیکرو پروسیسر سہولتوں کی بنیاد پر اس کی خودکاری کی سطح میں بہت کچھ اضافہ کیا جائے۔ فاسٹ نیوٹرون ری ایکٹر استعمال کرتے ہوئے ۸ لاکھ کلوواٹ صلاحیت کے جینیریٹنگ یونٹوں کی ترقی اور تیاری منظم کی جائے۔

تھرمل، نیوٹرون ری ایکٹر استعمال کرتے ہوئے ۱۵ سو کلوواٹ صلاحیت کے جنیریٹنگ یونٹوں اور فاسٹ نیوٹرون ری ایکٹر استعمال کرتے ہوئے ۱۶ سو کلوواٹ صلاحیت کے یونٹوں کی ترقی سے تعلق رکھنے والے سائنسی اور ٹکنالوجیکل مسئلوں کو حل کیا جائے۔

نیوکلیائی حرارت سپلائی کرنے والے اسٹیشنوں کے لئے اور ملک کے دور دراز علاقوں میں کم صلاحیت کے بجلی گھروں کے لئے سازوسامان کی تیاری کو یقینی بنایا جائے، کانسک۔اچنسک ایندھن اور توانائی کامپلکس کے بجلی گھروں اور دوسرے کامپلکسوں میں استعمال کے لئے ۸ لاکھ کلوواٹ صلاحیت کے اسٹیم ٹربائین جنیریٹنگ یونٹوں کے سازوسامان کی بھرپور پیداوار منظم کی جائے۔ ۱ء۲ تا ۱ء۵ لاکھ کلوواٹ صلاحیت کے بڑے گیس پاور جنیریٹنگ ٹربائنوں کے اور ہائی ہیڈ اور پمپڈ اسٹوریج پن بجلی گھروں کے لئے ہائیڈرو ٹربائین سازوسامان کے نمونے تیار کئے جائیں اور ان کی پیداوار منظم کی جائے۔

بھاری اور ٹرانسپورٹ مشین سازی میں بھاری صنعت کی کلیدی شاخوں اور ٹرانسپورٹ کی نئے سرے سے بنیادی مشین بندی کو یقینی بنانے والی سہولتوں کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ الگ الگ مشینوں کی تیاری کی بجائے، خاص طور پر، اعلیٰ سطح کی خودکاری کے ساتھ پیداواری لائنوں اور کامپلکسوں کی تعمیر رائج کی جائے۔ دھات سازی کے سازوسامان کی پیداوار میں کافی اضافہ کیا جائے۔ اگلومریشن مشینوں کو جن کا سنٹرنگ رقبہ ۶۵۰ مربع میٹر تک ہو اور فولاد کی متواتر ڈھلائی کے لئے کمبائنڈ بلوکنورٹروں اور اعلیٰ کارکردگی کی مشینوں کو ترقی دی جائے اور ان کی پیداوار شروع کی جائے۔

کانکنی کے سازوسامان کی، خاص طور سے بڑی یونٹ صلاحیت کے اور ہائیڈرولکس ملے ہوئے سازوسامان کی پیداوار میں اضافے کو یقینی بنایا جائے۔ کان کنی کی صنعتوں میں انتہائی کارکرد مشین بند کامپلکسوں اور ہیڈنگ اور اسٹاپنگ کاموں کے لئے خودکار سازسامان کی، سب ایسڈ خام دھاتوں کی صفائی کے لئے خصوصی سازوسامان کی اور ایسے متحرک اکسکیویٹروں کی جن میں ۱۰۰ مکعب میٹر تک کی بالٹی صلاحیت اور ۱۲۵ میٹر کے بوم ہوں، تیاری کو منظم کیا جائے۔ کوئلہ کی کان کنی کی بڑی یونٹ صلاحیت رکھنے والی نئی ترقی یافتہ قسموں کی مشینری اور سازوسامان کو ترقی دی جائے اور ان کی پیداوار شروع کی جائے۔

ڈیزل ریلوے انجنوں اور ڈیزل انجنوں، ریل گاڑیوں کے مسافر اور مال ڈبوں، زمین دوز ریلوں، آدمیوں اور سامان کو اوپر چڑھانے اور منتقل کرنے کے سازوسامان اور ریل کی پٹریوں کی درستگی اور مرمت کے لئے سہولتوں کی تیاری میں اضافہ کیا جائے۔

بجلی انجنیئرنگ صنعت میں مصنوعات کی پیداوار اور معاشی کارکردگی میں تیزی سے اضافہ کیا جائے۔ متحد کئے گئے سلسلے کے ۸ لاکھ کلوواٹ تک کی پیداواری صلاحیت کے ٹربو جنریٹروں کی، نیوکلیائی بجلی گھروں کے لئے ۱۰ لاکھ کلوواٹ پیداواری صلاحیت کے ٹربو جنیریٹر یونٹوں کی، برقی روشنی کے

کفایتی ذریعوں کی اور ۴۰۰ کلو واٹ تک کی صلاحیت کے اے، سی برقی موٹروں کے نئے سلسلے کی پیداوار میں قابل لحاظ اضافہ کیا جائے۔

۵۰۰ کلو وولٹ ڈی۔ سی کی برقی ترسیلی لائنوں کے لئے انتہائی کارکرد سازوسامان کی، فیکٹریوں میں جوڑے ہوئے ایس، ایف ۶ گیس انسولیشن کے سوئچ گیروں کی اور اعلیٰ صلاحیت کی برقی فولادی بھٹیوں کی تیاری منظم کی جائے۔

خودکار برقی محرکوں کی پیداوار میں ترجیحی شرحوں سے اضافہ کیا جائے۔ برقی موٹروں، اسٹوریج بیٹریوں، بے موصل کم اور زیادہ وولٹیج کے سازوسامان، ٹرانسسٹر پر مبنی برقی سازوسامان اور موڈیولوں کی آپٹیکل، فائبر مواصلاتی تاروں اور دوسری برقی اشیاء کی انتہائی خودکار پیداوار کو ترقی دی جائے۔ ایسی ٹکنولوجیکل لیسرز اکائیوں کی جن میں بجلی کے اخراج کی ۱۰ کلو واٹ تک صلاحیت ہو اور لچکدار مینوفیکچرنگ نظاموں، صنعتی روبوٹوں اور خودکار سہولیات کے لئے ضروری متعلقہ اشیاء کی اور بھاری سازوسامان لانے لے جانے والے ٹرکوں کے لئے برقی سازوسامان کی بھرپور تیاری شروع کی جائے۔ پختہ اعلیٰ صلاحیت کی اسٹوریج بیٹریوں کے حامل برقی لوڈروں کی تیاری میں اضافہ کیا جائے۔

کیمیائی اور تیل صنعتوں کے لئے مشینوں کی تیاری میں قومی معیشت کی کیمیا کاری کے لئے اعلیٰ قسم کی مشینری کی تیاری کو فروغ دیا جائے۔ مکمل سیٹوں یا بلاک۔ سیٹوں پر مشتمل اعلیٰ یونٹ صلاحیت کی حامل پیداواری لائنوں اور سازوسامان کی تیاری ۳۰ تا ۵۰ فیصد بڑھائی جائے۔ ان میں قدرتی گیس سے ۷ لاکھ ۵۰ ہزار ٹن سالانہ میتھانول، کاربامائڈ، ایتھیلین اور پروپیلین، ملواں ربر اور پروٹین اور وٹامن کنسنٹریٹوں کی تیاری کے لئے خودکار لائنیں بھی شامل ہیں تیل اور گیس نکالنے کے لئے ڈریلنگ اور ارضیاتی کھوج کے لئے زمین سدھار، کاغذ اور لگدی کی تیاری کے لئے، چوبی کیمسٹری اور دوسرے مقاصد کے لئے اعلیٰ کوالٹی کے سازوسامان اور فاضل پرزوں کی تیاری کو بڑھایا جائے۔ گلا دینے والے اجزاء کی زیادہ مقدار والے بھنڈاروں کی ترقی کے لئے درکار تیل اور گیس کے نکالنے اور پروسیسنگ کے لئے تکنالوجیکل کامپلکسوں کی تیاری کو یقینی بنایا جائے۔

نئی تکنالوجیوں کی بنیاد پر ترقی یافتہ ری ایکٹر، ہیٹ اور ماس ایکسچینج، کرایوجینک، ویکیوم اور ریفریجریٹر سازوسامان کی پیداوار کو مسلسل بڑھایا جائے۔

مشینی اوزاروں اور آلات سازی کی صنعت میں، مشین سازی کی صنعت کو نئے اوزاروں سے آراستہ کرنے کے لئے ضروری اعلیٰ قسم کے سازوسامان کی تیاری کو تیز کیا جائے۔ تیار سازوسامان کی فہرست میں اضافہ کیا جائے، نئے قسم کے موثر پریس فورجنگ، دھات کاٹنے والے، فاؤنڈری اور لکڑی کے

کام میں استعمال ہونے والے آلات و اوزار کی تیاری کو قابل لحاظ حد تک بڑھایا جائے اور اس کی پیداواری صلاحیت میں ۵۰ تا ۶۰ فیصد اضافہ کیا جائے۔

عددی کنٹرول والے مشینی اوزاروں، مشیننگ سینٹر، ٹائپ کے مشینی اوزاروں، بھاری اور انوکھے مشینی اوزاروں اور پریسوں، مشین سازی میں بڑے پیمانے پر تیار کی جانے والی مصنوعات کی جوڑائی کی خودکاری کے آلات، مشین سازی اور دھات سازی کے لئے روٹور، روٹور کنویئر اور دوسری خودکار لائنوں کی ترجیحی تیاری کو یقینی بنایا جائے۔ باریک اور انتہائی باریک مشینی اوزاروں کی تیاری کافی بڑھائی جائے۔

دھات سازی میں کام آنے والے لچکدار پیداواری نظاموں اور خودکار، روبوٹ سے چلنے والے کامپلکسوں اور لائنوں کی تیاری بڑھائی جائے۔ ان میں شیٹ اسٹامپنگ اور ڈائی فورجنگ کے لئے دھات کے پاؤڈروں، پلاسٹکس اور دوسری اشیاء کے ذریعے چیزوں کی تیاری، اعلیٰ اوزاروں اور مشیننگ سے منسلک اوزاروں اور خودکار کنٹرول کے لئے جدید پیمائشی آلات کی تیاری بھی شامل ہے۔

اوزاروں کی تخصیصی تیاری کو فروغ دیا جائے۔ کاربائڈ اور سرمیٹ کے پھینکے ہوئے اور ادھ جلے سروں سے ایسے انتہائی موثر کٹنگ اوزاروں کی پیداوار ۳ تا ۴ گنا بڑھائی جائے جن پر رگڑ سے محفوظ کئی تہہ والی کوٹنگ چڑھی ہوگی۔ اشیاء کو سخت کرنے والی تکنالوجیوں کو وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے۔

آلات سازی میں، الیکٹرانکس کی بنیاد پر صنعتی خودکاری کے انتہائی قابلِ بھروسہ نظاموں کی تیاری کو ترجیحی شرحوں پر فروغ دیا جائے خاص طور سے تکنالوجیکل سلسلہ ہائے عمل کے کنٹرول کے لئے منیجر اور انجینئر کے کام کو خودکار بنانے والے وسائل کی، چھوٹے انتہائی موثر کمپیوٹروں، نجی کمپیوٹروں کی تیاری کو، کثیر مقصدی مشینی اوزاروں اور لچکدار پیداواری موڈیولوں کے لئے عددی کنٹرول نظاموں اور مختلف قسم کے سازوسامان کے لئے پروگرام بند ماسٹر کنٹرولروں کی تیاری کو تیز کیا جائے۔

کمپیوٹر کے ہلکے پھلکے پرزوں اور خودکار کنٹرول نظاموں کی تیاری کو بڑھایا جائے۔

مشینوں اور سازوسامان کی تکنالوجیکل تشخیص کے لئے خودکار سہولیات کی ترقی اور وسیع پیداوار کو، غیر تباہ کن ٹیسٹنگ کے وسائل، صنعتی اور زرعی پیداواروں کی کوالٹی کی چیکنگ کے لئے نئے اوزاروں کے کامپلکسوں کی اور ماحول پر نظر رکھنے والے اوزاروں کے کامپلکسوں کی ترقی اور تیاری کو یقینی بنایا جائے۔ ایندھن اور توانائی کے وسائل اور پانی کے صرفے کو کنٹرول کرنے اور باقاعدہ بنانے والے اوزاروں کی پیداوار مسلسل بڑھائی جائے۔

سائنسی آلات سازی پر تحقیقاتی، ڈیزائن سازی، منصوبہ بندی اور تکنالوجیکل تنظیموں کو جدید ترین آلات اور خودکاری کے ذرائع سے لیس کرنے پر خصوصی توجہ دی جائے۔

آلات اور خود کار مشینوں میں اعلیٰ بھروسہ مندی اور رفتار کے حامل سرکٹ۔ ایلیمینٹ کا، انتہائی بڑے مربوط سرکٹوں اور لیزر رنیز آپٹیکل فائبر تکنالوجی کا بہت زیادہ وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے۔

آٹو موبائیل صنعت میں، موٹر گاڑیوں کی تیاری میں اضافے کو یقینی بنایا جائے اور قومی معیشت کی ضروریات کو زیادہ بہتر طور پر پورا کرنے اور مزید ایندھن کی بچت کرنے کے لئے بہتر قسم کی موٹر گاڑیاں بنائی جائیں۔ پیٹرول انجن والی موٹر گاڑیوں کے مقابلہ میں ۲۵ تا ۳۰ فیصد کم ایندھن استعمال کرنے والے ڈیزل ٹرکوں اور ٹرک اینڈ ٹریلر ٹرینوں کی تیاری کو کل پیداوار کے ۴۰ تا ۴۵ فیصد حصے کے برابر لایا جائے۔ زیادہ بڑی اور زیادہ آرام دہ ڈیزل بسوں کی تیاری شروع کی جائے۔ کھدانوں کے لئے بھاری ڈیوٹی ٹرکوں کی تیاری بڑھائی جائے۔ ان میں ۱۱۰ اور ۱۸۰ ٹن وزن اٹھانے والے، بھاری مال بردار ٹمبر ٹرک، ہلکے ٹرک اور لفٹ ٹرک شامل ہیں۔ ڈیزل انجن سے چلنے والی پسنجر کاروں کی اور انتہائی کفایتی اور آگے لگے دہیل سے چلنے والی کاروں کی تیاری شروع کرنے کے عمل کو تیز کیا جائے۔ منجمد اور سیال گیس سے چلنے والی موٹر گاڑیوں کی تیاری قابلِ لحاظ حد تک بڑھائی جائے۔ تعمیری اغراض کے لئے بڑی مقداروں میں تخصیصی موٹر گاڑیوں کی پیداوار شروع کی جائے۔

مختلف طرح کی زرعی پیداواروں کو ڈھونے والے خصوصی ٹرکوں اور ٹریلروں کی تیاری میں مسلسل اضافہ کیا جائے اور زرعی۔ صنعتی کامپلکس کی شاخوں میں تکنالوجیکل سلسلہ ہائے عمل کے تسلسل کو بھی یقینی بنایا جائے۔

انجن ڈیزائن کو کامل بنانے، الیکٹرانک ترکیبوں اور بہتر ایروڈائنامک خصوصیات کے استعمال کے ذریعہ مخصوص ایندھن کے صرفے کو کم کیا جائے۔ موٹر گاڑیوں کی فی یونٹ دھات مقدار کو ۱۵ تا ۲۵ فیصد کم کیا جائے، ان کی پائیداری بڑھائی جائے اور موٹر گاڑیوں کی سروسنگ کو کم محنت طلب بنایا جائے۔

ٹریکٹر اور زرعی مشین سازی اور مویشی پالن و چارے کی پیداوار کے لئے مشین سازی میں، تکنیکی تعمیر نو کا کام بڑے پیمانے پر کیا جائے تاکہ انتہائی موثر ساز و سامان اور مشینری سے متعلق زراعت کی ضروریات کو اس کی علاقائی خصوصیات کو دھیان میں رکھتے ہوئے بہتر طور پر پورا کیا جائے۔

۹۰ - ۱۹۸۶ء میں زراعت کی مشین بندی کے لئے بنائے جانے والے مختلف نظاموں کی مشینوں کی فہرست کے مطابق بہتر اقسام کی مشینوں اور اوزاروں کی زیادہ پیداوار کو یقینی بنایا جائے اور ان کی کارکردگی میں ۵۰ تا ۸۰ فیصد اضافہ کیا جائے۔ ٹریکٹروں اور کٹائی کی کمبائنوں میں ایندھن اور مدھن کے مخصوص صرفے میں ۱۰ تا ۱۲ فیصد اور تیار شدہ چیزوں میں دھات کے صرفے کی فی یونٹ مقداروں میں ۱۰ تا ۱۵ فیصد کمی لائی جائے۔

نئے ماڈل کے کیٹر پلر، قطار سے تخم پاشی کرنے والے اور بھاری صنعتی ٹریکٹر تیار کئے جائیں۔ کم طاقت سے زیادہ کام کرنے والے ٹریکٹروں کے لئے اوزاروں کے سیٹوں کی تیاری تین گنا بڑھائی جائے

اناج، آلوؤں اور سبزیوں کی فصلیں اکٹھا کرنے کے لئے انتہائی کارکرد کمبائنوں کی، اناج کی فصلوں کو کاٹنے، گاہنے کی مشینوں کے سیٹ نیز کپاس جمع کرنے والی مشینوں کی ترقی اور پیداوار کو یقینی بنایا جائے۔ اسٹیپ وائڈکٹ ریپروں کی تیاری شروع کی جائے۔ چھوٹے سائز کے قابلِ بھروسہ اور کفایتی ٹریکٹروں اور موزوں اوزاروں کے سیٹ والے طاقتور ٹول فریموں اور میوہ جات کے اجتماعی باغات اور نجی ذیلی قطعات میں استعمال ہونے والی دوسری بہتر ڈیزائن کی مشینوں کی تیاری قابلِ لحاظ حد تک بڑھائی جائے۔

مٹی کی حفاظت کے نظاموں اور فصلیں اُگانے کی صنعتی اور شدت کارانہ تکنالوجی کی استعمال میں اور زمین کو سدھارنے، لکڑی کے لٹھے کاٹنے اور دوسرے کاموں کی انجام دہی میں استعمال ہونے والی انتہائی موثر مشینوں اور سازوسامان کے کامپلکسوں کی تیاری شروع کی جائے کھادیں تیار کرنے اور مٹی میں انھیں پہنچانے نیز پودوں کی حفاظت کرنے والے کیمیائی مواد کے استعمال کے لئے مشینوں کی تیاری قابلِ لحاظ طور پر بڑھائی جائے۔

مویشی پالن اور چارے کی پیداوار سے تعلق رکھنے والے بنیادی اور ذیلی کاموں کی مشین بندی کو یقینی بنانے کے لئے مربوط تکنالوجیکل کامپلکسوں پر مشتمل اعلیٰ کوالٹی کی اور کفایتی نوعیت کی مشینوں اور سازوسامان کی تیاری شروع کی جائے۔ چھوٹے فارموں کو نئے اوزاروں سے آراستہ کرنے کے لئے درکار سازوسامان کی تیاری بڑھائی جائے۔ چارے کی حفاظت کرنے اور بھوسے کی پروسیسنگ کے لئے مشینوں اور سازوسامان کو اور مویشیوں و مرغیوں کے فارموں اور کامپلکسوں میں فضلات کو کام میں لانے کے لئے بایوانرجیٹک یونٹوں کو ڈیزائن کیا جائے اور ان کی تیاری شروع کی جائے۔ مویشی پالن میں اور چارے کی پیداوار میں استعمال ہونے والی مشینوں اور سازوسامان کی پائیداری بڑھائی جائے اور انھیں زیادہ خوش کار بنایا جائے۔

تعمیرات سڑکوں اور عوامی سہولیات کی تعمیر کے لئے مشینوں کی تیاری میں سب سے زیادہ توجہ ایسی مشینوں، میکانزم، اوزاروں اور دوسرے سازوسامان کی تیاری پر دی جائے جن کی بدولت تعمیرات کی تکنیکی سطح کو کافی بلند کرنا اور جسمانی محنت کے استعمال کو بہت کچھ کم کرنا ممکن ہو جائے۔ تعمیراتی سلسلہ ہائے عمل کی جامع مشین بندی کے لئے ضروری مشینوں، مشین بندی کے وسائل اور اوزاروں کے کامپلکسوں کی تیاری کو یقینی بنایا جائے۔ خصوصی ہمہ مقصدی ڈھانچوں کی تیاری اور ان کی بنیاد پر وسیع طرز کی موبائیل تعمیراتی مشینوں اور مشینی نظاموں کی پیداوار کی تنظیم کاری کے لئے سہولیات فراہم کی جائیں۔ ۱۰ ٹن کے اور اعلیٰ صلاحیت کے ٹاور کرینوں، اعلیٰ صلاحیت کے اسکوپوں کے حامل خود بخود ڈھکلنے والے اسکریپروں، انتہائی موثر ایک ڈول والے پہیے دار لوڈروں (وزن لادنے والی مشینیں) آرے کی

طرح کام کرنے والے بلڈوزروں، وائبربشن، کمپیکٹر سازوسامان اور تعمیرات کی مشین بندی کے دوسرے موثر ذرائع کی تیاری کو ترجیحی شرحوں سے ترقی دی جائے۔ چالو کارخانوں میں جوڑائی اور تعمیرات کا کام انجام دینے والی مشینوں کی تیاری کو یقینی بنایا جائے۔

عمارتی سامان کی تیاری کی صنعت کے لئے کنکریٹ ملانے والے خودکار موبائیل اور غیر متحرک یونٹوں، بڑی پینسل اسیمبلی کے لئے لفٹنگ میکانزموں اور خودکار پیداواری لائنوں کی تیاری بڑھائی جائے۔ مٹی ہٹانے والی اور زمین کی اصلاح کرنے والی زیادہ کفایتی اور بہتر مشینوں اور قابل تبدیل سازوسامان کے سیٹوں والی چھوٹے سائز کی مشینوں کی زیادہ تعداد میں تیاری شروع کی جائے۔ عمارتی لکڑی کے لئے درخت گرانے میں کام آنے والے انتہائی مشین بند کامپلکسوں کی تیاری بڑھائی جائے اور ان کے نئے نئے اقسام تیار کئے جائیں۔ سڑکوں اور اجتماعی سہولیات کی دیکھ بھال کے لئے نئی مشینری کی تیاری کو فروغ دیا جائے۔

ہلکی اور غذائی صنعتوں کے لئے مشینوں کی تیاری میں، ایسے کامپلکسوں اور مشینی نظاموں کی تیاری کو فروغ دینے کے لئے ضروری قدم اٹھائے جائیں جن کی بدولت ہلکی اور غذائی صنعتوں میں پیداواری سلسلہ ہائے عمل کو پوری طرح مشین بند اور خودکار بنایا جاسکے۔ روبوٹ مشینوں اور مائکروپروسیسروں سے لیس انتہائی موثر مشینوں اور مشینی سازوسامان کی تیاری کو بڑھایا جائے۔ غذائی اشیاء کی کثیر مقدار میں ڈبہ بندی کے لئے خودکار لائنوں کی تیاری تقریباً چھ گنا بڑھائی جائے۔ ان صنعتوں میں ڈیزائن سازی اور تیاری کی سہولیات کو اور مضبوط کیا جائے۔

تجارتی اور کھانے پینے سے تعلق رکھنے والے اداروں اور عوامی خدمات کیلئے سازوسامان کی تیاری میں قابل قدر اضافہ کیا جائے۔ چھپائی کی صنعت کے لئے الیکٹرونک فوٹوسیٹنگ کے سازوسامان کی، انتہائی موثر خودکار آفسیٹ چھاپے خانوں کی اور پیداواری لائنوں کی زیادہ تعداد میں تیاری کو یقینی بنایا جائے۔

تعمیراتی سامان اور کیمیائی مرکبات کی تیاری

نئی ترقی یافتہ ٹکنالوجیوں کو فروغ دینے اور معاشی ترقی میں وسائل کی بچت کرنے کی پالیسی کو عملی شکل دینے کے لئے تعمیراتی سامان کے معیار کو بہتر بنایا جائے اور اس طرح کا نیا نیا سامان تیار کیا جائے۔ دھات سے بنی کفایتی چیزوں اور سنتھیٹک نیز دوسرے ترقی یافتہ سامان کو زیادہ تیزی سے تیار کیا جائے، ان کی

فہرست کو بڑھایا جائے اور تعمیراتی سامان کی تکنیکی، معاشی خصوصیات، استحکام اور زنگ کھانے اور گلنے سے محفوظ رہنے کی صلاحیت کو ترقی دی جائے۔

لوہے اور فولاد کی صنعت میں تیار رولڈ اسٹاک کی پیداوار کو ڈلی لوہے کی پیداوار میں اضافہ کئے بغیر اور کوک کے صرفے میں قابلِ لحاظ کمی کر کے ۱۹۹۰ء میں ۱۱ کروڑ ۶۰ لاکھ سے لے کر ۱۱ کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن تک بڑھایا جائے۔ دھات سے بنی چیزوں کی فہرست میں اضافہ کیا جائے۔

رولڈ پلیٹوں اور چادروں کی کم سے کم ۵ کروڑ ٹن پیداوار کو، کم ملواں رولڈ فولاد کی دو کروڑ تا دو کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن پیداوار کو، مضبوط رولڈ فولاد کی ایک کروڑ ۵۰ لاکھ تا ایک کروڑ ۶۰ لاکھ ٹن پیداوار کو یقینی بنایا جائے۔ تیل صنعت کے لئے پائپوں کی تیاری کو، گیس پائپوں اور ایسے دوسرے پائپوں کی تیاری کو جن پر زنگ سے محفوظ رہنے والی پرت چڑھی ہوگی نیز دھات سے بنی دوسری چیزوں کی پیداوار کو بڑھایا جائے۔ کم سے کم ۵۰۰ نئے رولڈ سانچوں کی پیداوار شروع کی جائے۔

پیداوار کی نئے سرے سے مشین بندی کا کام تیز کیا جائے۔ کنورٹروں اور برقی فولاد کی پیداوار میں ۳۰ تا ۴۰ فیصد کا، فولاد کی مسلسل ڈھلائی میں کم از کم ۱۰۰ فیصد کا، اور دھات کے سفوف کی پیداوار میں ۲۰۰ فیصد سے زیادہ کا اضافہ کیا جائے۔ لوہے کے لئے اور بنیادی طور پر نئی دھاتی اشیاء کے لئے راست تخفیف کی ٹکنالوجی کے صنعتی اطلاق کا کام تیز کیا جائے۔

اس صنعت میں محنت کی پیداواری صلاحیت میں ۱۳ تا ۱۵ فیصد کا اضافہ کیا جائے اور پیداواری لاگت میں ۲ تا ۳ فیصد کی کمی لائی جائے۔

غیر آہنی دھاتوں کی صنعت میں خام اشیاء، الیومینیم، ٹنگسٹن، اور مولیبڈنم، سونے اور ہیرے، کمیاب دھاتوں اور ٹین کی صنعتوں کو اور دھات کے سفوفوں کی پیداوار کو ترجیحی رفتار سے ترقی دی جائے۔ کم از کم ۳۰۰ نئی قسم کی اشیاء کی تیاری شروع کی جائے۔

خام دھاتوں سے زیادہ جامع انداز میں استفادہ کیا جائے، کترن چھاٹن اور فضلہ کو نیز ایسے خام مال کو جو پہلے استعمال کے لائق نہیں تھے، پھر سے پروسیسنگ کر کے غیر آہنی دھاتوں کی پیداوار کو ۱۹۹۰ء میں کم از کم ۱۹ لاکھ ٹن تک کیا جائے۔

پگھلی ہوئی دھات کی ڈھلائی میں ۱۵۰ تا ۲۰۰ فیصد اضافہ کیا جائے اور وسائل کی بچت کرنے والی خود کار ڈھلائی کے ذریعہ تانبہ، سیسہ اور نکل کی ۲۵ فیصد پیداوار کو یقینی بنایا جائے۔ ایندھن اور توانائی کے وسائل کے صرفے کی شرحوں کو کم کیا جائے اور اس طرح پانچسالہ مدت کے دوران کم از کم ۳ ارب کلوواٹ گھنٹے بجلی کی بچت کی جائے۔

محنت کی پیداواری صلاحیت میں ۶ تا ۷ فیصد اضافہ کیا جائے۔

کیمیکل اور پیٹرو کیمیکل صنعت میں پیداوار ۳۰ تا ۳۲ فیصد بڑھائی جائے اور مصنوعات کے معیار میں بہتری لائی جائے نیز ان کی فہرست بڑھائی جائے۔ ۱۹۹۰ء میں معدنی کھادوں کی پیداوار کو چار کروڑ ۱۰ لاکھ تا چار کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن، پودوں کی حفاظت کرنے والے کیمیائی مرکبات کی پیداوار کو ۴ لاکھ ۴۰ ہزار تا ۴ لاکھ ۸۰ ہزار ٹن، مصنوعی رالوں اور پلاسٹکس کی پیداوار کو ۶۸ لاکھ تا ۷۱ لاکھ ٹن، کیمیائی ریشوں اور دھاگوں کی پیداوار کو ۱۸ لاکھ ۵۰ ہزار ٹن اور مصنوعی ربر کی پیداوار کو ۲۷ لاکھ تا ۲۹ لاکھ ٹن کیا جائے۔

جدید قسم کے تعمیراتی پلاسٹکس اور دوسرے پولیمر سامان کی پیداوار کی تیز رفتار ترقی کو یقینی بنایا جائے، کم جسامت والی کیمیائی پیداواروں، خاص طور سے عمدہ ترکیبی ساخت والی مصنوعات کی نیز بناسپتی تیلوں اور غذائی اشیاء کے بدل کے طور پر استعمال ہونے والی ایسی چیزوں کی جو صنعتی مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہیں پیداوار اور فہرست بڑھائی جائے۔ نئے قسم کے زیادہ مضبوط اور اعلیٰ معیاری کیمیائی ریشوں اور دھاگوں کو تیار کیا جائے اور ان کی پیداوار شروع کی جائے۔

دھات کی ڈوری والے نصف قطری ٹائروں، نئے نمونوں کے بڑے بڑے ٹائروں، آگ نہ پکڑنے والی انتہائی مضبوط کنویئر بیلٹوں اور صنعتی ربر کی دوسری مصنوعات کی تیاری بڑھائی جائے۔ قابلِ واپسی پولیمر کنٹینروں کی پیداوار میں تقریباً ۲۰۰ فیصد کا اضافہ کیا جائے۔

اس صنعت میں محنت کی پیداواری صلاحیت ۲۹ تا ۳۱ فیصد بڑھائی جائے اور پیداواری لاگت میں ۷ تا ۹ فیصد کی کمی لائی جائے۔

لکڑی، لگدی اور کاغذ اور چوبی کام کی صنعت میں جنگلاتی خام مال کو بہتر طور پر کام میں لایا جائے، خاص طور سے لکڑی کی زیادہ جامع پروسیسنگ کے ذریعے اور پھر سے جنگل لگانے، لکڑی کے لٹھے کاٹنے اور ان کی پروسیسنگ کے کارخانوں کے قیام کے ذریعے۔

خاص طور سے لکڑی کے لٹھے بنانے والے علاقوں میں کیمیکل اور کیمیکل میکینیکل چوبی پروسیسنگ کو ترجیحی رفتار سے ترقی دی جائے۔ لگدی کی پیداوار میں ۱۹ تا ۲۲ فیصد، کاغذ کی پیداوار میں ۱۷ تا ۲۰ فیصد، فائبر بورڈوں کی پیداوار میں ۲۰ تا ۲۳ فیصد اور کارڈبورڈ نیز لکڑی کی پرتوں سے بنے بورڈوں کی پیداوار میں ۳ء۱ گنا کا اضافہ کیا جائے۔ پروسیس کی ہوئی ملائم لکڑی کی پیداوار کو ۱۹۹۰ء میں ۶ کروڑ ۵۰ لاکھ تا ۷ کروڑ مکعب میٹر بڑھایا جائے، اور ۷ کروڑ سے ۷ کروڑ ۵۰ لاکھ مکعب میٹر تک بے کار لکڑی کو کام میں لایا جائے۔

فرنیچر کی تیاری میں ۳۳ تا ۳۵ فیصد اضافہ کیا جائے اور اس کے معیار کو بہتر بنایا جائے نیز نئی نئی

قسم کے فرنیچر تیار کئے جائیں ۔ اسٹیشنری کی چیزوں اور دیوار پر بطور زیبائش لگانے والے کاغذ کی نیز چیزوں کو لپٹینے اور پیک کرنے اور گھریلو ضروریات میں استعمال ہونے والی دفتی اور کاغذ کی پیداوار میں قابلِ لحاظ اضافہ کیا جائے ۔ پے کنگ کے لئے دفتی کی پیداوار میں تقریباً ۷ء۱ گنا اضافہ کیا جائے ۔

اس میدان میں محنت کی پیداواری صلاحیت ۱۴ تا ۱۶ فیصد بڑھائی جائے اور پیداواری لاگت میں ۲ تا ۳ فیصد کی کمی لائی جائے ۔

عمارتی سامان کی صنعت میں ۱۹۹۰ء میں سمینٹ کی پیداوار ۱۴ کروڑ تا ۱۴ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن تک بڑھائی جائے اور اس کی کوالٹی بہتر بنائی جائے ۔ بہتر اور معتبر قسم کے عمارتی سامان کی پیداوار کو ترقی دی جائے ۔ کانکنی کی ضمنی پیداواروں، ثانوی اہمیت کے خام اشیاء اور دھات کے میل اور کترن چھاٹن کو عمارتی سامان کی تیاری کے لئے زیادہ وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے ۔ عمارتی صنعت کو پہلے سے ڈھلے ڈھلائے نفیس قسم کے مال کی سپلائی کے طریقے کو بتدریج رائج کیا جائے ۔ آبادی کے لئے اعلیٰ درجے کی چیزوں کی جن میں مقامی عمارتی سامان بھی شامل ہے، سپلائی کو بڑھایا جائے اور ان کے دائرے کو وسیع کیا جائے ۔

اس میدان میں محنت کی پیداواری صلاحیت ۱۶ تا ۱۸ فیصد بڑھائی جائے اور پیداواری لاگت میں ۴ تا ۵ فیصد کی کمی لائی جائے ۔

ایندھن اور توانائی کا مپلکس

ایندھن اور توانائی کے کامپلکس کی ترقی اس سطح پر لائی جائے کہ وہ تمام قسم کے ایندھن اور توانائی سے متعلق ملک کی ضروریات کی تکمیل میں پائیداری واستحکام کو یقینی بنانے کے فریضے سے عہدہ برآ ہوسکے ۔ یہ کام قومی معیشت کے تمام سیکٹروں اور میدانوں میں توانائی کی بچت کرنے کی پالیسی پر باقاعدگی اور ثابت قدمی سے عمل کرتے ہوئے، ان کی پیداوار بڑھا کر انجام دیا جائے ۔

بجلی کی صنعت میں ۱۹۹۰ء میں بجلی کی پیداوار ۱۸۴۰ تا ۱۸۸۰ ارب کلوواٹ گھنٹے کی جائے ۔ اس میں نیوکلیائی بجلی گھروں سے حاصل ہونے والی ۳۹۰ ارب کلوواٹ گھنٹے بجلی بھی شامل ہوگی ۔ ایندھن کے طور پر تیل کے صرفے میں خاص طور سے حرارتی بجلی گھروں میں قابلِ لحاظ کمی لائی جائے ۔

بجلی پیدا کرنے والی سہولیات کے ڈھانچہ میں مزید بہتری کو یقینی بنایا جائے ۔ ملک کے یورپی حصے میں اور یورال میں بڑے بڑے نیوکلیائی بجلی گھر اور ملک کے مشرقی خطوں میں ۴۰ تا ۶۰ لاکھ کلوواٹ صلاحیت رکھنے والے کنڈینسیشن حرارتی بجلی گھر تعمیر کئے جائیں ساتھ ہی پن بجلی گھر بھی بنائے جائیں ۔ فاسٹ نیوٹرون نیوکلیائی بجلی گھروں کی تعمیر اور لچکدار برقی سہولیات کے فروغ کو تیز کیا جائے ۔ ڈیڑھ کروڑ کلوواٹ کے فرسودہ بجلی گھروں کو ہٹا دیا جائے اور کم سے کم دو کروڑ ۵۰ لاکھ کلوواٹ پیداواری صلاحیت کی برقی سہولیات کی جدید کاری کی جائے ۔

نامیاتی اور نیوکلیائی ایندھن سے چلنے والے اعلیٰ پیداواری صلاحیت کے حامل بجلی اور حرارت پیدا کرنے والے پلانٹوں، حرارت پیدا کرنے والے نیوکلیائی بجلی گھروں اور بڑے بڑے بوائلر گھروں کی تعمیر کے ذریعہ حرارت کی سپلائی کو مزید مرکز بند بنایا جائے ۔

ملک کے مربوط برقی گرڈ کو ترقی دینے، اور ۵۰۰، ۷۵۰ اور ۱۱۵۰ کلوواٹ اے سی اور ۱۵۰۰ کلوواٹ ڈی سی کی انٹر سسٹم پاور ٹرانسمیشن لائنوں کے انٹر سسٹم نیز بجلی کی تقسیم کی لائنوں کے فروغ کا کام جاری ہے ۔

اس میدان میں محنت کی پیداواری صلاحیت میں ۲۱ تا ۲۳ فیصد کا اضافہ کیا جائے اور بجلی و حرارت کی پیداواری لاگت میں ۴ تا ۵ فیصد کی کمی لائی جائے ۔

تیل کی صنعت میں ۱۹۹۰ء میں ۶۲۵ء۵ تا ۶۴ کروڑ ٹن تیل اور منجمد گیس کی پیداوار یقینی بنائی جائے ۔ مغربی سائبیریا، قزاخستان اور ملک کے یورپی حصے کے شمال میں تیل صنعت کی ترقی جاری رکھی جائے، کیسپیئن کے نشیب میں گہرائی میں واقع تیل کنوؤں سے تیل کی کاروباری پیمانے پر پیداوار شروع کی جائے ۔ ساحل سمندر سے پرے تیل اور گیس کے بھنڈاروں سے تیل نکالنے کا کام تیز کیا جائے اور اس کے لئے ضروری پیداواری اور تکنیکی سہولیات فراہم کی جائیں ۔

پیداوار کے معقولیت پسند نظاموں کو استعمال میں لاکر، ڈریلنگ کی تکنیکوں اور تکنیکی سازو سامان کو بہتر بناکر، اور تیل کے چشموں کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے جدید طریقوں کو وسیع پیمانے پر کام میں لاکر نیز ترقی یافتہ ٹکنالوجیوں کو بروئے کار لاکر تیل کی پیداوار کی اثر انگیزی بڑھائی جائے ۔ تیل کے نکالنے میں معائنوں کے درمیان وقت ۴ء۱ تا ۸ء۱ گنا بڑھایا جائے ۔

۱۹۹۰ء میں کم از کم ۹۰ فیصد کیسنگ ہیڈ گیس کو ضرور کام میں لایا جائے ۔

تیل صاف کرنے کی صنعت میں تیل کی زیادہ سے زیادہ مکمل پروسیسنگ کو یقینی بنایا جائے، موٹر میں استعمال ہونے والے ایندھن کی پیداوار میں نیز کیمیکل، پیٹرو کیمیکل اور مائکرو بایولوجیکل صنعتوں کے لئے ابتدائی اشیاء کی پیداوار میں قابلِ لحاظ اضافہ کیا جائے ۔ چکناہٹ پیدا کرنے والے

تیلوں کی کوالٹی بہتر بنائی جائے اور ان کا دائرہ وسیع کیا جائے، حمل ونقل کی لاگت کو کم کرنے کے لئے پٹرولیم مصنوعات تیار کرنے والی سہولیات کے طرز تقسیم کو ٹھیک ٹھاک کیا جاتا رہے۔

اس میدان میں محنت کی پیداواری صلاحیت میں ۹ تا ۱۱ فیصد کا اضافہ کیا جائے۔

گیس کی صنعت میں ۱۹۹۰ء میں گیس کی پیداوار ۸۳۵ تا ۸۵۰ ارب مکعب میٹر تک پہنچا دی جائے۔ منجمد گیس کے یامبورگ، کاراچاگاناک، استراخان اور دوسرے بھنڈاروں کو کام میں لانے کا عمل تیز کیا جائے۔ منجمد گیس نکالنے کی سطح کو بلند کیا جائے۔ جزیرہ نما یامال میں گیس کی پیداوار شروع کرنے سے متعلق کام عمل میں لایا جائے۔ کیسپیئن کے نشیب میں واقع گیس بھنڈاروں سے کاروباری پیمانے پر گیس نکالنے اور ان کی بنیاد پر بڑی مقدار میں گیس، کیمیائی پیداوار منظم کرنے کا کام شروع کیا جائے۔ گیس اور منجمد گیس کی وسیع پیمانے پر تیاری کے لئے اعلیٰ پیداواری صلاحیت کے حامل خود کار متناسب یونٹ بڑے پیمانے پر رائج کئے جائیں۔ ان میں اعلیٰ صلاحیت کے یونٹ بھی شامل ہیں۔ گیس کی ذخیرہ کاری کی زمین دوز سہولتوں کے جال کو وسیع کیا جائے۔

اس میدان میں محنت کی پیداواری صلاحیت میں کم از کم ۱٫۴ گنا اضافہ ضرور کیا جائے۔

کوئلہ صنعت میں ۱۹۹۰ء میں ۷۸ تا ۸۰ کروڑ ٹن کوئلہ کی پیداوار یقینی بنائی جائے۔ کوئلہ کی پیداوار میں تمام تر اضافہ بڑھتی ہوئی پیداواری صلاحیت کے ذریعہ حاصل کیا جائے۔

کزنیتسک، ایکیباستوز، کانسک۔ اچنسک اور مشرقی سائبیریا نیز سوویت مشرق بعید میں واقع کوئلہ کے دوسرے میدانوں کو تیزی سے ترقی دی جائے۔

دونیتس علاقے میں صنعتی اداروں اور کارخانوں کی نئے سرے سے مشین بندی اور جدید کاری جاری رکھی جائے۔

کوئلہ کی کوالٹی بڑھائی جائے اور مرتکز کوئلہ زیادہ مقدار میں پیدا کیا جائے۔ کوکنگ کے لئے کوئلہ کے کنسنٹریٹ کی نیز گھریلو استعمال کے لئے اور کوک کی جگہ لینے کے لئے کوئلہ کی اینٹوں اور اعلیٰ درجے کے کوئلہ کی پیداوار بڑھائی جائے۔

کھلے منھ کی کانکنی کے ترقی یافتہ طریقے کے ذریعہ کوئلہ کی پیداوار کو ترجیحی طور پر ترقی دی جائے اس طریقے سے نکالے گئے کوئلہ کے تناسب کو کوئلے کی کُل پیداوار میں کم از کم ۴۶ فیصد تک بڑھایا جائے۔ کھلے منھ کی کانکنی میں کھدائی کی پہیئے دار مشینوں کے استعمال کا، حد سے زیادہ بھاری چٹان کو پرت اُتارنے والے بیلچوں سے کھنے اور حد سے زیادہ زیر بار ریلوں یا اسپریڈروں کے ذریعہ نیز مسلسل کھدائی کے ذریعہ چٹان کو ہلکا کرنے کے طریقوں کے استعمال کا دائرہ کافی وسیع کیا جائے۔ کوئلہ نکالنے کے ہائیڈرولک

طریقے کو ترقی دی جائے۔ کانوں میں اور کنسنٹریشن پلانٹوں میں خودکار سازوسامان کے نظاموں کا زیادہ وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے۔ جامع طور پر مشین بند بھرائی سے کوئلہ کی پیداوار میں ۷۸ تا ۸۰ فیصد اور سُرنگ کی طرح کھدائی کر کے ۴۸ تا ۵۰ فیصد اضافہ کیا جائے۔

معدنی خام مواد کے وسائل

ملک میں معدنی خام مواد کی بنیاد کو مزید مضبوط کیا جائے اور اس کی وسعت کو یقینی بنایا جائے اور معدنیات کے تلاش شدہ بھنڈاروں کو کام میں لانے کے لئے تیاری کے کام کی کوالٹی اور اثر انگیزی بڑھائی جائے۔

مغربی اور مشرقی سائبیریا میں کیسپیئن کے نشیب میں، سوویت یونین کے یورپی حصے کے شمال میں وسطی ایشیا اور سوویت مشرق بعید میں تیل اور قدرتی گیس کی ارضیاتی کھوج نیز کوکنگ اور بجلی کی پیداوار میں کام آنے والے کوئلہ کے ایسے بھنڈاروں کی تلاش تیز کی جائے جو کھلے منھ کی کانکنی کے لئے خاص طور سے موزوں ہیں۔

کانکنی کے موجودہ اداروں کی خام مواد کی اساس کو توسیع دی جائے۔ لوہے اور فولاد کی نیز غیر آہنی دھاتوں کی صنعتوں کے لئے اعلیٰ کوالٹی کے کچّے مال اور عمارتی سامان اور معدنی کھادوں کی پیداوار کے لئے خام مواد کی تلاش اور تجرباتی کانکنی پر اور تازہ زیر زمین پانی کے موجودہ وسائل بڑھانے پر خصوصی توجہ دی جائے۔

معدنیات کی تلاش اور تجرباتی کانکنی کے ترقی یافتہ طریقوں کی ترویج کو تیز کیا جائے۔ معدنی ذخائر کی پیش گوئی اور ارضیاتی اور معاشی تخمینوں کی سائنسی سطح کو بلند کیا جائے۔ جیوفزیکل اور جیوکیمیکل ریسرچ کے طریقوں کو زمین کی سطح اور اس کے اندرونی حصّے کا بلندی سے نیز خلا سے مطالعہ کرنے کی سہولیات کو زیادہ جامع اور موثر طور پر استعمال کیا جائے۔

ارضیاتی تلاش کی سروس کی نئے سرے سے باقاعدہ تکنیکی آراستگی کو نیز معدنیات کی تلاش اور تجرباتی کانکنی کے خصوصی اور انتہائی مشین بند اور خودکار طریقوں کی ترقی اور ترویج کو یقینی بنایا جائے ان میں ساحل سمندر کی چٹانوں میں اور سمندر میں قدرتی وسائل کی کھوج اور کاروباری استعمال کے طریقے بھی شامل ہیں۔ بہتر ارضیاتی خدمات کو ٹرانسپورٹ کی جدید سہولیات مہیّا کی جائیں۔

۶۔ زرعی صنعتی کامپلکس کا فروغ اور غذائی پروگرام کی عمل پذیری

زرعی صنعتی کامپلکس کے بنیادی فریضے ہیں: زرعی پیداوار میں پائیدار اضافہ حاصل کرنا، ملک کے لئے غذائی اشیاء اور زرعی خام مواد کی بے روک سپلائی کو یقینی بنانا اور سوویت یونین کے غذائی پروگرام کے مطابق اعلیٰ حتمی نتائج حاصل کرنے کے لئے اس کے تمام سیکٹروں کی مساعی کو متحد و یکجا کرنا۔

ضروری انتظامی اور معاشی اقدامات روبعمل لائے جائیں اور ایک مربوط کُل کے طور پر زرعی کامپلکس کا انتظام چلانا، منصوبہ بنانا اور اس کے لئے سرمایہ فراہم کرنا ممکن بنایا جائے۔ کامپلکس کی تمام اکائیوں کی معاشی سرگرمیوں کی رہنمائی کرنے میں زرعی صنعتی کمیٹیوں اور انجمنوں کے رول کو بلند کیا جائے اور آبادی کو غذائی اشیاء کی اور صنعتوں کو کچے مال کی سپلائی سے متعلق ان کی ذمے داری بڑھائی جائے۔

واحد زرعی صنعتی کامپلکس کے اندر زراعت کو متعلقہ صنعتوں سے اور زرعی سائنس کو پیداوار سے جوڑنے کا عمل تیز کیا جائے۔ اجتماعی اور ریاستی فارموں، غذائی اشیاء کی پروسنگ کی صنعت کے کارخانوں وغیرہ نیز تجارتی اور عوامی طعام کے اداروں کے درمیان راست روابط کو زیادہ پُرزور طور پر ترقی دی جائے۔ جن چیزوں کی تکمیل کیلئے معاہدے کئے گئے ہیں اُن کو پورا کرنے سے متعلق خریداری کی تنظیموں اور فارموں کی باہمی ذمہ داری کو بڑھایا جائے۔ لاگت کھاتہ کنٹریکٹ کا وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے۔

پیداوار کی کوالٹی میں بہتری لائی جائے اور پیداوار حمل و نقل، ذخیرہ کاری اور خرید و فروخت کی تمام سطحوں پر نقصانات کو روکا جائے۔ پروسینگ کارخانوں کی تقسیم کے انداز کو بہتر بنایا جائے تاکہ انھیں خام موادوں کے وسائل کے قریب تر لایا جاسکے۔ صنعتی اور پیداوار کے غیر اتلافی طریقوں کو وسیع پیمانے پر رائج کیا جائے اور پیداوار کی نقل و حمل، پروسینگ اور ذخیرہ سازی کو زیادہ موثر طور پر منظم کیا جائے۔ چیزوں کو یخ بستہ کرنے کی جدید ترین سہولیات کو رائج کیا جائے اور کولڈ اسٹوریج کی سہولیات کے نظام کو زیادہ تیزی سے ترقی دی جائے۔ کامپلکس کے سیکٹروں کو باربرداری کے لئے اور پیداواروں کی ذخیرہ سازی

کے لئے یخ بستگی کی حامل مزید گاڑیوں اور کنٹینروں کی فراہمی کا انتظام کیا جائے۔

زرعی صنعتی کامپلکس کی مادّی اور تکنیکی اساس کو مسلسل مضبوط کیا جائے، وسائل کو صنعتی اور تکنیکی ترقی کی بنیادی سمتوں میں مرکوز کر کے اس کے سیکٹروں کی ہم آہنگ ترقی کو یقینی بنایا جائے اور چیزوں کی تیاری سے لے کر صارفین کو اُن کی سپلائی تک کے سارے پیداواری سلسلۂ عمل میں موجود خامیوں اور رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔ زرعی صنعتی کامپلکس کے لئے مختص وسائل کو استعمال کرنے کے طریقے کو قابل لحاظ طور پر موثر بنایا جائے۔ انجمنیں، صنعتی ادارے اور کارخانے اور قومی معیشت کی دوسری شاخوں کی تنظیمیں اجتماعی اور ریاستی فارموں کو جو امداد مہیّا کرتی ہیں، اس کی شکلوں کو بہتر بنایا جائے۔

زراعت میں اوسط سالانہ مجموعی پیداوار میں ۱۴ تا ۱۶ فیصد کا اضافہ کیا جائے۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر شدّت کارانہ ترقی کے عناصر کو استعمال کر کے، سائنس اور ٹکنالوجی کی جدید ترین کامیابیوں اور ترقی یافتہ طریقوں سے استفادہ کر کے اور موجودہ پیداواری صلاحیت کو موثر ڈھنگ سے کام میں لا کر حاصل کیا جائے۔

کھیتی باڑی کے سائنسی طریقوں میں مسلسل اور ثابت قدمی کے ساتھ مہارت حاصل کی جائے اور کاشت کے ایسے طریقوں کے استعمال کو جن سے مٹّی کو نقصان نہیں پہنچتا ہے نیز کٹاؤ کو کنٹرول کرنے والے طریقوں کے استعمال کو فروغ دیا جائے۔ کاشت کاری کی پیداوریت اور پائیداری کو قابلِ لحاظ طور پر بڑھایا جائے اور اس مقصد کے لئے ایسے قدم اٹھائے جائیں جن سے مٹّی کی زرخیزی بڑھے نیز فصل اُگانے کے شدّت کارانہ طریقے رائج کئے جائیں۔

ملک کے غذائی اشیاء اور چارے کے ذخیرے میں اناج کو ریڑھ کی ہڈّی کی حیثیت حاصل ہے اس لئے اس کی پیداوار کو مسلسل بڑھایا جائے۔ گیہوں اور دوسری اجناس کی سخت اور اعلیٰ قسموں کی خاص طور پر کب وہیٹ کی پیداوار بڑھائی جائے۔ چارے کے کام آنے والے اناج کی پیداوار کے انداز کو بہتر بنایا جائے اور دالوں وپھلیوں اور مکئی کی مجموعی پیداوار میں قابلِ لحاظ اضافہ کیا جائے۔ سینچائی کی سہولیات کی حامل زمین پر اناج، خاص طور سے مکئی کی یقینی پیداوار کے اہم خطّے قائم کرنے کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ ملک میں اناج پیدا کرنے والے خطّوں کی صلاحیت کو ممکنہ حد تک زیادہ سے زیادہ کام میں لایا جائے۔

۱۹۹۰ء میں اناج کی مجموعی پیداوار ۲۵ تا ۲۵ کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن، چقندر کی ۹ کروڑ ۲۰ لاکھ تا ۹ کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن، سورج مکھی کی ۷۰ تا ۷۱ لاکھ ٹن، آلوؤں کی ۹ تا ۹ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن سبزیوں اور خربوزوں تربوزوں کی ۴ تا ۴ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن، پھلوں اور بیریوں کی ایک کروڑ ۴۵ لاکھ تا ایک کروڑ ۵۵ لاکھ ٹن بڑھائی جائے۔ یونینی جمہوریاؤں میں انگوروں کی کاشت کی نئے سرے سے بنیادی ڈھانچہ بندی

کی جائے اور خاص طور سے کھانے کے انگوروں کی مختلف اقسام کی پیداوار پر توجہ دی جائے۔

۱۹۹۰ء میں ملائم ریشے والی روئی کی ۲۸ تا ۳۰ لاکھ ٹن کو یقینی بنایا جائے۔ بہتر ریشے والی کپاس کی قسموں کی پیداوار کے علاقوں کو بڑھایا جائے۔ ملائم روئی کی پیداوار بڑھائی جائے نیز نقصانات کو کم کیا جائے۔ سن کے ریشے کی پیداوار بڑھائی جائے اور اس کی کوالٹی میں بہتری لائی جائے نیز سن کا جو بھوسا حاصل کیا جائے اس کے ۵۰ تا ۶۰ فیصد تک حصے کو صنعتی طور پر پروسیس کیا جائے۔ خام چائے کی پیداوار بڑھائی جائے نیز نیم گرم علاقے والے بنیادی تیلوں اور دوسری فصلوں کی پیداوار بڑھائی جائے۔

بایوٹکنالوجی اور جینیٹک انجینئرنگ کی بنیاد پر اعلیٰ پیداواری صلاحیت کی حامل نئی زرعی فصلوں کی اور ایسی مخلوط النسل فصلوں کی کاشت اور ترقی کی رفتار تیز کی جائے جو فصل کے شدّت کارانہ طریقوں سے ہم آہنگ ہوں، ماحول کے ناسازگار اثرات سے محفوظ رہیں، فصل کی میکنیکل کٹائی کے لئے موزوں ہوں اور جو غذائی صنعت کے مطالبات بھی پورے کرتی ہوں۔ چقندر میں شکر کی مقدار کو بڑھانے اور نقصانات کا سدباب کرنے لئے اقدامات بروئے کار لائے جائیں۔ بیجوں کی بہتر کاشت کو منظم کیا جائے اور بیجوں کی کوالٹی بہتر بنائی جائے۔

گھاس پھوس، وباؤں اور بیماریوں کو کنٹرول کرنے کے کیمیائی، بایولوجیکل زرعی اور کیمیائی انجینئرنگ کے طریقوں کا مشترکہ طور پر استعمال کیا جائے۔

چارے کی پیداوار کو ہر طرح سے ترقی دینا۔ کھیتوں اور چراگاہوں میں چارے کی پیداوار کو شدّت کارانہ بنا کر موٹے اور رس دار چارے کی پیداوار میں قابلِ لحاظ اضافہ کیا جائے، چارے کی کاشت، کٹائی اور ذخیرہ سازی کے اعلیٰ طریقوں کو وسیع پیمانے پر کام میں لایا جائے اور چارے کے ذخیروں کی کوالٹی اور ڈھانچے کو بہتر بنایا جائے۔

الفالفا، تپتیا گھاس، مٹر، سورج مکھی، سویابین، گوار اور انتہائی پروٹین آمیز فصلوں کی کاشت کے علاقوں کو توسیع دے کر اور ان کی پیداوار بڑھا کر چارے میں بناسپتی پروٹین رکھنے والی چیزوں کی پیداوار میں قابلِ لحاظ اضافہ کیا جائے۔ غذائی اشیاء اور مچھلی پالن کی صنعتوں کی ضمنی پیداواروں اور غذائی فضلہ کو چارے کے لئے زیادہ مقدار میں استعمال کیا جائے۔ چارے کی ذخیرہ سازی اور تیاری کے لئے ہر فارم میں ضروری سہولیات قائم کی جائیں۔ چارے کی صورت میں اناج کے صرفے کم کرنے کے لئے قدم اٹھائے جائیں، اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ صرف پروسیس کیا ہوا اناج ہی جانوروں کو کھلایا جائے۔

مرغیوں اور مویشیوں کی پیدآوریت کافی بڑھائی جائے اور چارے کی اساس کو مضبوط بنا کر جینٹکس اور افزائش نسل کے ترقی یافتہ طریقوں سے استفادہ کرکے اور مویشیوں کے ریوڑ کو سدھارنے

کے نئے بایولوجیکل طریقوں کو استعمال کرکے مویشیوں سے حاصل ہونے والی چیزوں کی پیداوار میں متواتر اضافے کو یقینی بنایا جائے۔ ۱۹۹۰ء میں گوشت کی پیداوار کو دو کروڑ دس لاکھ ٹن (ذبح شدہ وزن)، دودھ کی پیداوار کو دس کروڑ ۶۰ لاکھ تا ۱۱ کروڑ ٹن اور انڈوں کی پیداوار کو ۸۰ تا ۸۲ ارب تک پہنچایا جائے۔

مویشیوں اور مرغیوں وغیرہ کی تعداد بڑھانے اور انھیں چربدار بنانے کے طریقوں کو بہتر بنایا جائے، فارموں کے اندر اور فارموں کے درمیان تخصیص کاری کو ترقی دی جائے اور گوشت، دودھ اور دوسری چیزوں کی پیداوار میں شدّت کارانہ طریقے اور اعلیٰ تکنالوجیوں کو رواج دیا جائے۔ بھیڑوں اور گایوں، بھینسوں کی افزائش کے لئے قدرتی چراگاہوں کا بہتر طور پر استعمال کیا جائے اور مویشیوں کے لئے چراگاہوں کا زیادہ وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے۔ اون، فَر اور کمائے ہوئے چمڑے کی پیداوار بڑھائی جائے اور ان کی کوالٹی کو بہتر بنایا جائے۔ گھوڑوں اور ہرنوں کی افزائش نسل کو، فَر کی فارمنگ کو، خرگوشوں کی افزائش نسل، شہد کی مکھی پالن کو، تالاب اور حوضوں میں مچھلی پالن کو اور ریشم کے کیڑوں کی پرورش کو ترقی دی جائے۔ مویشیوں کے علاج کی سروس کو بہتر بنایا جائے۔

غذائی وسائل کو بڑھانے کے ذریعہ کے طور پر ذیلی فارم چلانے کے لئے اداروں اور تنظیموں کی ہر طرح سے حوصلہ افزائی کی جائے۔ ذیلی قطعات رکھنے والے شہریوں کی مدد کی جائے اور اس کے لئے انھیں گھاس والی زمینیں اور چراگاہیں دی جائیں اور انھیں چارہ، بیج، کھادیں، مویشیوں کے بچّے، اور مرغیاں وغیرہ فروخت کی جائیں۔ آبادی سے فاضل زرعی پیداواروں کی خریداری کو زیادہ موثر بنایا جائے۔

زمین سُدھار کے طویل مدّتی پروگرام کی عمل پذیری کو جاری رکھنا۔ ریاستی بنیادی سرمایہ کاریوں کی بنیاد پر ۳۳ لاکھ ہیکٹر، سینچائی والی زمین کو اور فاضل پانی خشک کرنے کے بعد حاصل شدہ ۳۶ لاکھ ہیکٹر زمین کو زیر کاشت لایا جائے، زمین سُدھار کے کام کو ۱۳ لاکھ ہیکٹر زمین پر روبعمل لایا جائے اور ۵۶ لاکھ ہیکٹر زمین پر موجودہ آبپاشی نظاموں کی تکنیکی حالت کو بہتر بنایا جائے۔ زمین سُدھار اور زرعی استعمال کے مسائل کو زیادہ جامع طور پر حل کیا جائے۔ آبپاشی شدہ اور فاضل پانی نکالی گئی زمینات کو زیادہ کارگر طور پر استعمال میں لایا جائے اور ان کی پیداواری صلاحیت منصوبہ بند سطح پر لائی جائے۔ پانی کی سپلائی کے پروجیکٹوں کی تکنیکی سطح اور کوالٹی بلند کی جائے۔ ایسے اقدامات وضع کئے جائیں اور انھیں روبعمل لایا جائے جن سے کہ پانی کی بچت کرنے کی آبپاشی تکنیکوں کو فوراً اپنانا اور پانی و زمینی وسائل کو زیادہ کفایت سے استعمال میں لانا ممکن ہو جائے۔ علاقائی آبی وسائل کی نئے سرے سے تقسیم سے جڑے ہوئے مسئلوں کو تفصیلی طور پر مرتب اور حل کرنے کے کام کو گہرا کیا جائے۔

زراعت کی کیمیاکاری کی بنیاد پر اور نامیاتی کھادوں کے زیادہ استعمال کی بنیاد پر مٹّی کی زرخیزی کو باقاعدہ

طور پر بڑھایا جائے۔ دیہی علاقوں کو ۱۹۹۰ء میں ۳ کروڑ تا ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن معدنی کھادیں، ۴ لاکھ ۴۰ ہزار تا ۴ لاکھ ۸۰ ہزار ٹن، کیڑا مار دوائیں اور چونے کے کم از کم ۱۰ کروڑ ٹن مواد سپلائی کئے جائیں۔ ان میں چونے کے مقامی دو کروڑ ۴۰ لاکھ ٹن مواد شامل ہیں۔ ۱۹۹۰ء میں نامیاتی کھادوں کے صرفے کو ڈیڑھ ارب ٹن تک بڑھایا جائے۔ اس مقصد کے لئے دلدلی کوئلے، سپروپیل اور دوسرے مقامی وسائل کا بہتر طور پر استعمال کیا جائے۔ کھادوں اور کیڑے مار دواؤں کی ذخیرہ سازی کو بہتر بنایا جائے ان کے استعمال کے طریقوں اور نتائج کو ترقی دی جائے۔

فارموں کو کیمیائی اضافات، غذائی اشیاء کو محفوظ رکھنے والے مواد، افزائش کو باقاعدہ بنانے والے مواد، پودوں کی حفاظت کرنے والے حیاتیاتی عامل اور تمام قسم کی فلمیں، پولیمر مواد اور دوسری قسم کی کیمیائی اشیاء زیادہ مقدار میں سپلائی کئے جائیں۔

زرعی پیداوار کو بامقصد ڈھنگ سے نئے اوزاروں سے آراستہ کیا جائے۔ پانچسالہ مدت کے دوران فارموں کو کم از کم ۴۳ ارب روبل کی مالیت کا سامان فراہم کیا جائے جس میں ۱۹ لاکھ ٹریکٹر ۱۶ لاکھ لاریاں، ۱۷ لاکھ ۷۰ ہزار ٹریکٹر ٹریلرز اور دوسری زرعی مشینیں اور اوزار شامل ہیں، ان میں مویشی پالن میں اور چارے کی پیداوار میں کام آنے والی ۱۷ ارب روبل مالیت کی مشینیں بھی شامل ہیں۔ زرعی شعبہ کو کفایتی اور انتہائی خوش کار مشینوں کے مکمل سیٹ، ٹرانسپورٹ کی خصوصی سہولیات اور سامان کو چڑھانے اور اتارنے کی مشینیں و اوزار زیادہ بھرپور طور پر مہیا کئے جائیں۔

مشینوں اور ٹریکٹروں کے بیڑے کی ذخیرہ کاری تکنیکل سروسنگ اور استعمال کو کافی بہتر بنایا جائے، اجتماعی و ریاستی فارموں میں مرمت کی خدمات کی اثر انگیزی کو بڑھایا جائے۔ دیہی صارفین کے لئے بجلی کی یقینی سپلائی میں اضافہ کیا جائے۔

سماجیائے ہوئے زرعی سیکٹر میں محنت کی پیداواری صلاحیت کو ۲۱ تا ۲۳ فیصد بڑھایا جائے۔

غذائی اشیاء، گوشت کی پیداوار اور ڈیری پیداوار سے متعلق صنعتوں میں پیداوار ۱۸ تا ۲۰ فیصد بڑھائی جائے۔ اور غذائی اشیاء کے معیار اور تغذیہ آمیزی میں اضافہ کیا جائے۔

ان سیکٹروں کے کارخانوں وغیرہ کو نئے اوزاروں سے آراستہ کیا جائے، پیداواروں اور خام مال کی جامع پروسیسنگ کے لئے انھیں مسلسل پیداواری لائنیں اور ساز و سامان مہیا کیا جائے۔

خام مال کے ریاستی وسائل سے ۱۹۹۰ء میں ایک کروڑ ۱۷ لاکھ تا ایک کروڑ ۲۲ لاکھ ٹن گوشت، ۱۵ لاکھ تا ۱۷ لاکھ ٹن مکھن، پوری طرح دودھ سے بنی ۳ کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن تا ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن چیزیں، ۱۰ لاکھ ٹن پنیر، ایک کروڑ تا ایک کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن دانے دار شکر، (چقندر سے) ۳۷ لاکھ تا ۴۰ لاکھ ٹن بناسپتی تیل، اور پھلوں اور سبزیوں سے بنی اشیاء کے ۱۶ تا ۱۸ ارب ڈبے تیار کئے جائیں۔

ڈبہ بند گوشت اور فوراً پکانے لائق گوشت کی پیداوار بڑھائی جائے اور مجموعی تجارت میں ان کا حصہ ۴۰ تا ۴۵ فیصد تک بڑھایا جائے۔ غذا کے طور پر دودھ کے استعمال کو بہتر بنایا جائے، اسے زیادہ مکمل طور پر پروسیس کیا جائے، پورے طور پر دودھ سے بنی چیزوں کے دائرے کو وسیع کیا جائے۔ اچار، پھلوں سے بنے مشروبات، مربّوں اور رسوں کی پیداوار کو خاص طور سے چھوٹے یونٹوں میں قابلِ لحاظ طور پر بڑھایا جائے۔ بدمستی اور الکحل زدگی کے خلاف جد وجہد کو تیز کرنے کے اقدامات کی مسلسل عمل آوری کے ایک جزو کے طور پر شراب بنانے والے کارخانوں میں ایسی غذائی اشیاء کی پیداوار شروع کی جائے جن کی آبادی کے درمیان زبردست مانگ ہے۔

ماہی گیری کی صنعت میں۔ مچھلی سے بنی غذائی چیزوں کی پیداوار میں ۱۹۹۰ء میں ۴۴ تا ۴۶ لاکھ ٹن اضافہ کیا جائے اور مچھلی سے بنی دیر تک محفوظ رہنے والی چیزوں کے تقریباً ۳ ارب معیاری ڈبے تیار کئے جائیں۔ زندہ اور یخ بستہ اور صاف کی ہوئی، دھوئیں اور دھوپ میں سکھائی ہوئی مچھلیوں کی سپلائی بڑھائی جائے۔ مچھلی پکڑنے والی کشتیوں اور سمندری جہازوں کا موثر طور پر استعمال کیا جائے اور کھلے سمندر کے حیاتیاتی وسائل کی سائنسی چھان بین اور کاروباری استعمال میں تیزی لائی جائے سوویت یونین کے سمندری خطوں میں ماہی گیری کو زیادہ سرگرمی سے فروغ دیا جائے۔ دریاؤں اور تالابوں وغیرہ میں مچھلی پالن اور ماہی گیری کی تنظیم کاری میں انقلابی حد تک بہتری لائی جائے۔ حوض اور تالابوں میں مچھلی پالن کو وسیع پیمانے پر فروغ دیا جائے اور آبادی کو زندہ اور یخ بستہ مچھلیوں کی فراہمی کیلئے ان کے امکانات کو زیادہ سے زیادہ کام میں لایا جائے۔ مچھلی کی پروسیسنگ کرنے والے اداروں کی پیداواری اساس کو مضبوط بنایا جائے اور مچھلی پکڑنے والی کشتیوں وغیرہ کے بیڑے کی تجدید کا کام تیز کیا جائے۔ مچھلیوں کا پتہ لگانے، انھیں پکڑنے اور ان کی پروسیسنگ کرنے کے جدید تکنیکی وسائل کی مچھلی صنعت کو فراہمی دوچند کی جائے۔

غذائی صنعتوں میں ڈبہ بند غذائی اشیاء کے دائرے کو وسیع کیا جائے، ان کی کوالٹی اور پیداوار کو بڑھایا جائے۔ خام مواد کی زیادہ عاقلانہ پروسیسنگ کو یقینی بنایا جائے۔ بچّوں کی اور پرہیزی غذا کے طور پر استعمال ہونے والی کھانے پینے کی چیزوں اور وٹامنوں، پروٹینوں نیز انتہائی حیات بخش اور غذائیت سے بھرپور دیگر اجزاء سے مالامال چیزوں کی پیداوار میں قابلِ لحاظ اضافہ کیا جائے۔ پکانے کے لئے تیار چیزوں، فوراً یخ بستہ پھلوں اور سبزیوں، پکے پکائے کھانوں اور متعدد طرح کے مشروبات اور ان کے سفوفوں وغیرہ کی پیداوار بڑھائی جائے۔

غذائی صنعت میں پیداواریت کو ۱۴ تا ۱۶ فیصد بڑھایا جائے، گوشت اور ڈیری صنعت میں ۲۵ تا ۲۸ فیصد اور ماہی گیری کی صنعت میں ۱۰ تا ۱۲ فیصد کا اضافہ کیا جائے۔ مذکورہ صنعتوں میں پیداواری لاگت ۳ تا ۵ فیصد کم کی جائے۔

آٹے کی پسائی اور ملواں چارے کی صنعت میں انتہائی موثر ساز و سامان اور ترقی یافتہ ٹکنالوجیوں کو رائج کر کے صنعتی کارخانوں و اداروں کی تکنیکی سطح بلند کی جائے اور اعلیٰ درجے کے آٹے کی پیداوار میں پانچسالہ مدّت میں ۱.۸ تا ۲ گنا اضافہ کیا جائے۔

اناج کی ذخیرہ سازی کے لئے تہہ خانوں، گوداموں اور غلّہ گھروں کی تعمیر کی رفتار تیز کی جائے اور اس طرح کے نئے نئے گودام و غلّہ گھر چالو کئے جائیں۔ بین شعبہ جاتی تعاون کی بنیاد پر خاص طور سے اناج کی پیداوار کے دور دراز علاقوں میں اناج کے ہوابستہ گودام اور ملواں چارے کے پلانٹ زیادہ تعداد میں تعمیر کئے جائیں۔ آٹے اور ملواں چارے کو بوروں اور ڈبّوں میں بھر کر اور بڑی بڑی گانٹھوں کی شکل میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے سلسلہ کو تیز کر کے محنت طلب کاموں کی مشین بندی کی بلند تر شرح میں حاصل کی جائیں۔ ملواں چارے کی کوالٹی کو بہتر بنایا جائے اور مقوی اضافات کے استعمال کے ذریعہ اناج کا جزو کم کیا جائے۔

مائکرو بایولوجیکل صنعت میں اگلے پانچ برسوں میں پیداوار دگنی کی جائے فیڈ پروٹین اور حیاتیاتی طور پر فعال دوسرے مواد کی پیداوار میں قابل لحاظ اضافہ کیا جائے۔ دوسری چیزوں کے علاوہ گیس کے بڑھتے ہوئے استعمال کے ذریعہ بایو ٹکنالوجی کے خام موادوں کی اساس کو ترقی دی جائے۔ مائکرو بایولوجیکل امتزاج کی پیداواروں سے متعلق زراعت کی ضرورتوں کو زیادہ بھرپور طور پر پورا کیا جائے۔ بایو ٹکنالوجی اور جینیٹک انجینئرنگ کی جدید ترین کامیابیوں کو زیادہ تیزی سے استعمال میں لایا جائے۔

جنگلات میں جنگلات کے وسائل کی پیداوار اور استعمال کو بہتر بنایا جائے، سائنسی کامیابیوں اور انتظام کاری کے خطّہ جاتی نظاموں کو زیادہ وسیع پیمانے پر رائج کیا جائے، کیمیائی مواد کو استعمال میں لایا جائے، پیداوار کو مشین بند کیا جائے۔ جنگلات کی زمینوں کو زیادہ شدّت سے استعمال میں لایا جائے سوویت یونین کے ریگستانی اور نیم ریگستانی علاقوں میں جنگل لگانے اور چراگاہیں بنانے پر زیادہ توجہ دی جائے۔ جنگلات کے وسائل کے عاقلانہ استعمال پر کنٹرول بڑھایا جائے اور جنگلات کو آگ لگنے کے حادثات سے، قدرتی آفات اور بیماریوں سے بچایا جائے۔ سوویت یونین کے یورپی۔ یورال خطّے میں کاغذ اور لگدی کی صنعت کے لئے خام مواد کی ایک مستقل اساس وجود میں لائی جائے۔

۷۔ اشیائے صارفین کی پیداوار اور خدمات کے شعبہ کی ترقی

بغیر کسی استثناء کے ملک میں تمام سیکٹروں، جمہوریاؤں اور علاقوں کا ایک کلیدی فریضہ ۱۹۸۶ء۔ ۲۰۰۰ء کے دوران سوویت عوام کی بہبودی کو بڑھانے سے وابستہ گوناگوں

فریضوں کی عمل پذیری میں اپنا حصہ بڑھانا اور اشیائے صارفین کی پیداوار میں اضافے اور خدمات کے شعبہ کی ترقی کے جامع پروگرام کو ثابت قدمی سے عمل میں لانا ہے۔

آنے والے پانچ برسوں میں غیر غذائی اشیاء کی پیداوار میں کم از کم ۱.۳ گنا اضافہ کیا جائے۔ ملبوسات، کپڑوں، جوتوں، تہذیبی اور گھریلو استعمال کی (خاص طور سے تفریح، سیاحت اور کھیل کود کی) ضرورت اور دوسری چیزوں کی عوامی مانگ کو زیادہ بھرپور طور پر پورا کیا جائے۔ آبادی کے مختلف گروپوں کی مانگ کی تکمیل کے لئے ان کی پیداوار اور فروخت کو یقینی بنایا جائے۔ چیزوں کی کوالٹی کو بہتر کیا جائے اور ان کے تکنیکی وجمالیاتی معیار کو اور کام کے دوران اُن کی بھروسہ مندی کو بڑھایا جائے۔

آبادی کے لئے اعلیٰ کوالٹی کے عمارتی سازوسامان، باغبانی اور دوسرے کاموں میں استعمال ہونے والے اوزاروں کی تیاری اور فروخت کو بڑھانے کے لئے اقدامات کا نظام کو بروئے کار لایا جائے۔

ایسی خدمات کے حجم کو ۱.۳ تا ۱.۴ گنا بڑھایا جائے جن کے استعمال کے لئے لوگ معاوضہ ادا کرتے ہیں اور ان کی کوالٹی اور معیاروں کو بہتر کیا جائے۔ دیہی علاقوں میں عوامی خدمات کو زیادہ تیز رفتاری سے ترقی دی جائے۔ سامان اور خدمات کی مانگ کے جائزے اور پیش گوئی کے نظام کو بہتر بنایا جائے اور محنت کش عوام کی ضرورتوں میں آنے والی تبدیلیوں کو بروقت محسوس اور پورا کیا جائے۔

ہلکی صنعت میں، ۱۹۹۰ء میں ۱۴ ارب تا ۱۵ ارب مربع میٹر کپڑے تیار کئے جائیں ابنی ہوئی چیزوں کی پیداوار کو ۲ ارب ۲۰ کروڑ سے ۲ ارب ۳۰ کروڑ عدد تک اور جوتوں کی تیاری کو ۹۰ کروڑ جوڑوں تک پہنچایا جائے۔ بہتر قسم کے اونی ملبوسات کی تیاری میں ۱.۷ گنا، نئی بناوٹ کے سلک ملبوسات کی پیداوار ۲ گنا اور گھریلو استعمال کے غیر بنے ہوئے ملبوسات کی تیاری میں ۲.۳ گنا اضافہ کیا جائے۔ اعلیٰ معیار کے لوازمات کی پیداوار کو کافی تیز کیا جائے۔ بچوں کے استعمال کی چیزوں کی تیاری کو ترجیحی رفتار سے ترقی دی جائے۔ کپڑوں کے ڈیزائن کو کافی بہتر بنائیں، فیشن ایبل ڈیزائن کے ملبوسات تیار کریں اور نوجوانوں اور بڑی عمر کے شہریوں کے لئے طرح طرح کے کپڑے اور جوتے تیار کئے جائیں۔

کام کی مشین بندی کو زیادہ وسیع پیمانے پر رواج دیا جائے، سوت بنانے، کاتنے اور بُننے کی خودکار تکنالوجیوں کو فروغ دیا جائے اور فیشن ایبل، پرکشش کپڑوں اور اعلیٰ کوالٹی کے جوتوں کی بڑے پیمانے پر تیاری کے لئے تطابق پذیر مسلسل کارکرد پیداواری لائنوں کو رائج کیا جائے۔

خام مواد اور دیگر مواد نیز کپڑوں کے عاقلانہ استعمال کو یقینی بنایا جائے اور کیمیائی ریشوں اور دھاگوں، گہرے رنگوں اور دوسرے کیمیائی مواد کے استعمال کو بڑھایا جائے۔

اس میدان میں محنت کی پیداواری صلاحیت ۲۴ تا ۲۶ فیصد بڑھائی جائے اور پیداواری لاگت

میں ۳ تا ۴ فیصد کی کمی لائی جائے ۔

تہذیبی اور گھریلو استعمال کی چیزوں کی پیداوار میں ۲ء۱ سے ۵ء۱ گنا تک اضافہ کیا جائے ۔ آبادی کو اعلیٰ کوالٹی اور متنوع قسم کے تیار سامان، خاص طور سے پائیدار چیزوں کی سپلائی میں بھاری صنعت کے شعبوں اور دفاعی صنعت کے حصے کو قابلِ لحاظ حد تک بڑھایا جائے ۔

محنت بچانے والے گھریلو آلات کی تیاری کو تیز رفتار سے فروغ دیا جائے ۔ زیادہ تر گھر میں استعمال ہونے والے معیاری ریفریجریٹروں، فریزروں، کپڑوں کی دُھلائی اور سلائی کی مشینوں اور بجلی سے چلنے والی جدید قسم کی دوسری گھریلو چیزوں کی پیداوار شروع کی جائے ۔ ریڈیو سیٹوں کی تیاری میں ۳ء۱ تا ۴ء۱ گنا، رنگین ٹی ۔ وی سیٹوں کی تیاری میں ۶ء۱ گنا، ٹیپ ریکارڈروں کی پیداوار میں ۳ء۱ گنا، سلائی کی مشینوں میں ۶ء۱ گنا، فرنیچر کی تیاری میں ۳ء۱ گنا، چھوٹے گرما گھروں کی تیاری میں ۲ گنا، اور گھریلو استعمال کے کیمیائی مواد کی تیاری میں ۴ء۱ تا ۶ء۱ گنا اضافہ کیا جائے ۔ نجی ذیلی قطعات، اجتماعی میوہ باغات اور باغات میں استعمال کے لئے مشینی اوزار اور آلات وغیرہ کی پیداوار بڑھائی جائے ۔

طبی صنعت میں مجموعی پیداوار میں کم از کم ۴ء۱ گنا اضافہ کیا جائے انتہائی موثر دواؤں، خاص طور سے زیادہ عام بیماریوں کے علاج میں کام آنے والی دواؤں کی تیاری میں مہارت حاصل کی جائے اور امراض کی تشخیص اور مریضوں کے علاج کے لئے درکار جدید ترین آلات اور سازوسامان کی پیداوار بڑھائی جائے ۔

علاقائی خصوصیات کو دھیان میں رکھتے ہوئے مقامی صنعت کو مزید فروغ دینے اور اس کی تکنیکی اساس کو مضبوط بنانے کے لئے ضروری اقدامات بروئے کار لائے جائیں ۔ خاص طور سے چیزوں کے تنوع کو بڑھا کر، جن میں لوک دستکاریاں اور مقامی عمارتی سازوسامان بھی شامل ہیں، مقامی صنعت کی مجموعی پیداوار میں ۳ء۱ تا ۴ء۱ گنا کا اضافہ عمل میں لایا جائے ۔ چیزوں کی کوالٹی کو بہتر بنایا جائے ۔ گھروں میں کئے جانے والے مختلف طرح کے کاموں کا زیادہ وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے ۔ مقامی خام مال اور ضمنی وسائل کے استعمال کو فروغ دیا جائے ۔

خدمات کے شعبہ کی مزید ترقی اور اعلیٰ کارکردگی کو یقینی بنانے کے لئے، عوامی خدمات کی کوالٹی اور معیاروں کو ریڈیکل طور پر بہتر بنایا جائے، ان کے جال کو وسعت دی جائے اور خدمات کے شعبہ کے اداروں اور دفتروں کے کام کی تنظیم کاری کو بہتر بنایا جائے ۔ گوناگوں قسم کی خدمات فراہم کی جائیں اور اس طرح محنت کش عوام کے لئے ان کے استعمال کو زیادہ سے زیادہ آسان بنایا جائے ۔ آبادی کے لئے خدمات فراہم کرنے والے سیکٹروں کی مادّی و تکنیکی اساس کو مضبوط بنایا جائے، جدید اور انتہائی موثر قسم کے سازوسامان سے لیس کر کے ان سیکٹروں کے کارخانوں اور اداروں کو بہتر بنایا

جائے اور ترقی یافتہ ٹکنالوجیکل سلسلہ ہائے عمل کی ترویج کی رفتار تیز کی جائے۔

خدمات کے شعبہ کے اداروں، تنظیموں اور دفاتر کے محل وقوع کا معقول ڈھنگ سے تعین کیا جائے اور انھیں لوگوں کے کام، تعلیم اور رہائش کی جگہوں سے قریب تر لایا جائے۔ آبادی کو تمام قسم کی روزمرہ اور دوسری خدمات کی فراہمی میں تمام صنعتوں سے وابستہ اداروں اور تنظیموں کو ان کی تخصیص کاری کے کسی امتیاز کے بغیر، وسیع پیمانے پر شامل کیا جائے۔

آبادی کے لئے ان بامعاوضہ خدمات کو ترقی دی جائے جو ہاؤسنگ اور اجتماعی خدمات کے سیکٹر، روزمرہ کی مرمت اور خدمات کے سیکٹر کے ادارے اور دفاتر، لوگوں کو لانے لے جانے والے ٹرانسپورٹ کے وسائل اور مواصلاتی ایجنسیاں، تہذیبی مراکز اور آرام و معالجے کے مراکز، صحت گھر اور صحت بنانے اور کھیل کود کی تنظیمیں، قانونی خدمات اور نوٹیری کے دفاتر فراہم کرتے ہیں۔ شہریوں کی زندگی اور جائیداد کے بیمہ کے نظام کو جس کے لئے سرمایہ ریاست فراہم کرتی ہے، فروغ دیا جائے اور سیونگ بینکوں کی خدمات کو وسعت دی جائے۔

آبادی کے پاس آمدورفت کے جو نجی ذرائع ہیں ان کی نیز ریڈیو الیکٹرونک سازوسامان، گھریلو استعمال کے آلات اور سازوسامان، فرنیچر اور دوسری گھریلو چیزوں کی مرمت اور تکنیکی سروسنگ کی ضروریات زیادہ بھرپور طور پر پوری کی جائیں۔ شہریوں کے پاس آمدورفت کے جو نجی ذرائع ہیں، ان کے لئے کوآپریٹیو گیرجوں اور بامعاوضہ پارکنگ کی جگہوں کی تعمیر میں اضافہ کیا جائے۔

لانڈریوں، ڈرائی کلیننگ اور بال کٹوانے کی دوکانوں نیز دوسری خدمات کو زیادہ تیز رفتار سے فروغ دیا جائے۔ مکانات کی مرمت اور تعمیر اور شہریوں کے آرڈر پر دوسرے ڈھانچوں کی تیاری کی خدمات کے حجم میں ۱۹۹۰ء میں کم از کم تین گنا لازمی اضافہ کیا جائے۔ ان مقاصد کے لئے کنٹریکٹر بلڈنگ تنظیموں کی خدمات حاصل کی جائیں۔ پھل دار درختوں کے باغیچوں اور پھلواریوں کے لئے ایک سال میں کم از کم ۱۰ لاکھ قطعات فراہم کئے جائیں اور ان کی ترقی کے لئے بامعاوضہ خدمات کا ضروری تعداد میں انتظام کیا جائے۔

سیاحتی اور سیر سپاٹے کی ایجنسیوں کے ذریعہ آبادی کو فراہم کردہ خدمات کا جال وسیع کیا جائے، ان خدمات کی کوالٹی کو بہتر بنایا جائے اور ان کی شکلوں اور قسموں کا دائرہ وسیع کیا جائے۔ نئے سیاحتی کامپلکس ہوٹل، مراکز اور کیمپنگ کی جگہیں تعمیر کی جائیں۔ سیاحت کے سازوسامان سے متعلق آبادی کی ضروریات زیادہ بھرپور طور پر پوری کی جائیں۔ سیاحت اور سیر سپاٹے کی ایجنسیوں کے لئے ٹرانسپورٹ وسائل کی سپلائی کو بہتر بنایا جائے۔

فرصت اور تفریح سے متعلق سہولیات کی نئی اور اعلیٰ قسموں اور شکلوں کو فروغ دیا جائے۔ تھیٹر، سنیما گھر،

میوزیم، سرکس، رقص و موسیقی کے ہال، بچوں کے لئے میوزک اور آرٹ اسکول بڑے پیمانے پر قائم کئے جائیں۔ آبادی کے لئے خاص طور سے دیہی علاقوں کے نِواسیوں کے لئے فرصت کی سہولیات کی فراہمی میں سماجی اور اجتماعی مراکز کے رول کو بڑھایا جائے۔

آبادی کے لئے تمام قسم کے ٹرانسپورٹ کی فراہمی کو بہتر بنایا جائے۔ نقل و حمل کی سہولیات سے متعلق ضرورتوں کو زیادہ بھرپور طور پر مدّنظر رکھا جائے، اور ٹرانسپورٹ خدمات کے معیار کو بلند کیا جائے۔ پبلک ٹرانسپورٹ کے ذریعے مسافروں کی آمدورفت میں ۱۹۹۰ء میں ۱۲ تا ۱۴ فیصد اضافہ کیا جائے۔

موجودہ زمین دوز ریلوے لائنوں کو مزید ترقی دی جائے اور ایسی نئی لائنیں تعمیر کی جائیں اور چیلیابنسک، اومسک، کراسنویارسک، الما آتا، ریگا میں زمین دوز ریلوے لائنوں کی تعمیر شروع کی جائے۔ بسوں، ٹراموں اور ٹرالی بسوں ٹیکسیوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات عمل میں لائے جائیں، ان کی مرمت کی سہولیات کو بہتر بنایا جائے، خاص طور سے دیہی علاقوں میں پسنجر ٹرانسپورٹ کی کارکردگی اور ان کی وقت کی پابندی کو زیادہ سے زیادہ بلند کیا جائے۔ اس میدان میں عوامی نمائندوں کی سوویتوں کے رول کو بڑھایا جائے۔ سٹی ٹرانسپورٹ کے ذریعے مسافروں کی آمد و رفت کے حجم میں ۲۰ تا ۲۵ فیصد اضافہ کیا جائے۔

اطلاعات کے تکنیکی ذرائع اور مواصلات کی خدمات کو تیز رفتار کے ساتھ ترقی دی جائے۔ آبادی کے لئے ٹیلی فون کی خدمات کو ۲ء۱ تا ۳ء۱ گنا بڑھایا جائے اور ٹرنک۔ لائن پبلک ٹیلی فونوں کی تعداد میں ڈھائی تا تین گنا اضافہ کیا جائے اور ٹرنک لائن ٹیلی فون خدمات کی خودکاری کی سطح میں ۷۰ فیصد اضافہ کیا جائے۔

دو ٹیلی ویژن چینلوں سے پروگراموں کی وصولی کو پانچسالہ منصوبے کی مدّت کے اواخر تک ملک میں عملاً ہر جگہ یقینی بنایا جائے۔ دیہی علاقوں میں ملٹی پروگرام ریڈیو براڈ کاسٹنگ کے جال کو توسیع دی جائے، اخبارات کو ہر جگہ انفرادی خریداروں تک اور بکنگ دوکانوں پر اشاعت کے روز ہی پہنچایا جائے اور ان مقاصد کے لئے مواصلاتی اداروں میں تکنیکی سہولیات کی سطح کو بلند تر کیا جائے۔

خرید و فروخت کے اماکنا کے جال کے محل وقوع کا معقولیت کے ساتھ اور اس طرح سے تعین کرنا کہ وہ آبادی کے لئے انتہائی سہولت بخش ہو۔ اس کے لئے بڑے بڑے بازاروں وغیرہ کی تعمیر اور ساتھ ہی ساتھ بنیادی ضرورت کی چیزوں کی فروخت کے لئے رہائشی علاقوں میں واقع چھوٹی دوکانوں کے جال کو وسعت دی جائے۔ محنت کی مشین بندی کے ذریعہ خریداری کے مراکز کے ساز و سامان کو، خاص طور سے چیزوں کی پیکنگ کے لئے بہتر بنایا جائے۔ بکنگ دوکانوں کو چیزوں کی بے روک ٹوک سپلائی کے لئے تنظیموں کے کام میں ریڈیکل بہتری لائی جائے اور اُن کے محل وقوع کا زیادہ معقول انداز میں تعین کیا جائے۔

خرید و فروخت کی خدمات کے معیاروں کو بلند کیا جائے اور آبادی کے لئے زیادہ سے زیادہ آسانیوں کو یقینی بنایا جائے۔ تجارت کی ترقی یافتہ شکلوں کو ہر طرح سے فروغ دیا جائے یعنی فہرستوں اور نمونوں کے ذریعہ نیز چیزوں کو پیشگی آرڈر کی بنیاد پر خریداروں کے گھر پہنچا کر اشیاء کی فروخت کو اور چیزوں کی فروخت کی سیلف سروس کو ترقی دی جائے۔ تجارتی مال کی دوکانوں کے جال کو قابلِ لحاظ حد تک توسیع دی جائے اور یہ کام پیداواری صنعتوں کے نظام میں ان کے قیام کے ذریعہ بھی بڑھایا جائے۔ خط کے ذریعے سامان منگوانے کی تجارت کے فروغ کو تیز کیا جائے۔

عوامی طعام کی خدمات کو ترجیحی رفتار سے ترقی دی جائے، اس سیکٹر میں کام کی تنظیم کاری کو بہتر بنایا جائے اور اس کی مادی و تکنیکی اساس کو مضبوط کیا جائے۔ غذائی صنعتوں کے تعاون سے صنعتی پیداواری تکنیکوں کو رواج دیا جائے، سامان خوراک بہم پہنچانے والے ایسے بڑے ادارے قائم کئے جائیں جن میں نیم تیار مال اور انتہائی صاف ستھری چیزیں تیار ہوتی ہیں اور عوامی طعام کے اداروں کے لئے ان کی مرکز بند سپلائی کا انتظام کیا جائے۔ عام پیشہ ورانہ، اعلیٰ اور خصوصی ثانوی تعلیم کے اداروں میں کینٹینوں کے جال کو وسعت دی جائے۔ کام کی جگہوں پر محنت کش عوام کے کھانے پینے کی ضروریات کو پانچسالہ منصوبے کی مدّت کے اواخر تک زیادہ بھرپور طور پر پورا کیا جائے۔ ایکسپریس سروس اداروں کے خصوصی جال کو وسعت دی جائے۔ کھانوں کی کوالٹی کو کافی بہتر بنایا جائے۔

کنزیومر کوآپریٹیو نظام میں چیزوں کی سپلائی مزید بڑھائی جائے۔ اور دیہی علاقوں میں شاپنگ کی خدمات اور عوامی طعام کے انتظامات کو فروغ دیا جائے۔ آبادی اور اجتماعی فارموں سے خریدی گئی زرعی اشیاء کو پیداوار میں زیادہ فعال طور پر شریک کر کے، ان کی پروسسنگ اور ذخیرہ سازی کی تنظیم کاری کو ہر طرح سے بہتر کر کے نیز مویشیوں اور مرغیوں وغیرہ کو چربدار بنا کر دریاؤں اور جھیلوں میں سے مچھلیوں کو پکڑ کر اور وہاں اُن کی افزائش کو بڑھا کر اور مقامی خام مواد کو کام میں لا کر چیزوں کی پیداوار کو دوچند کیا جائے۔ طبّی جڑی بوٹیوں، شہد، بیریوں، گری اور میووں، پھلوں، سبزیوں اور سماروغ کی وصولیابی میں قابلِ لحاظ اضافہ کیا جائے۔

مختلف خدمات اور اشیاء سے متعلق دیہی آبادی کی ضروریات کو بہتر طور پر پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔ کنٹریکٹ قیمتوں پر خریدی گئی زرعی پیداواروں کی فروخت کے لئے شہروں اور صنعتی مراکز میں دوکانوں کے جال کو وسعت دی جائے۔ اجتماعی فارموں کے کاروبار کو ترقی دی جائے، اجتماعی فارموں کی منڈیوں کے کام کو بہتر بنایا جائے اور اپنی فالتو زرعی پیداوار کی حوالگی اور فروخت کے لئے آبادی کی مدد کی جائے۔

اشیائے صارفین کی پیداوار کو بڑھانے اور عوامی خدمات کو ترقی دینے میں یونینی اور خود اختیار جمہوریاؤں کی مجالس وزرا، کی عوامی نمائندوں کی مقامی سوویتوں کی، پارٹی، ٹریڈ یونینوں اور معاشی اداروں کی ذمے داری اور رول کو بڑھایا جائے۔

٨ ۔ ٹرانسپورٹ اور مواصلات کی ترقی

آمد و رفت اور بار برداری سے متعلق قومی معیشت اور آبادی کی ضروریات کی بروقت، معیاری اور بھرپور تکمیل کو یقینی بنانا اور اس کے کام کی معاشی اثرانگیزی کو بڑھانا، ٹرانسپورٹ کے اہم فریضے ہیں۔

مذکورہ فریضوں کی انجام دہی کے لئے ضروری ہے کہ:

ملک کے مربوط ٹرانسپورٹ نظام کی متحدہ ترقی کو اور معیشت کے دوسرے سیکٹروں کے ساتھ اس کے تعاون کو یقینی بنایا جائے، تمام قسم کے ٹرانسپورٹ کے تال میل کو بہتر بنایا جائے نقل وحمل کے غیر منافع بخش کاموں کو ختم کیا جائے، سامان پہنچانے میں لگنے والے وقت کو کم کیا جائے اور اس کی حفاظت وسلامتی کو یقینی بنایا جائے؛

اعلیٰ مشینری اور تکنالوجی کی ترقی اور ترویج کو تیز رفتار بنایا جائے، ٹرانسپورٹ کی نئی قسموں کو فروغ دیا جائے، ریل کے ڈبوں اور دوسری تکنیکی سہولیات کی جدیدکاری کے عمل کو تیز کیا جائے اور مادّی تکنیکی نیز مرمت کی اساس کو مضبوط بنایا جائے؛

باربرداری کے ترقی یافتہ طریقوں کا زیادہ وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے، ڈبوں میں بند کرکے اور پیک کرکے ڈھوئے جانے والے سامان کے حجم میں ۱ر۴ تا ۱ر۵ گنا اضافہ کیا جائے، سامان کو چڑھانے اور اتارنے نیز مرمت کے کام کو زیادہ مشینی کیا جائے، ٹریفک کی سلامتی بڑھائی جائے اور ماحول پر ٹرانسپورٹ کے مضر اثر کو کم کیا جائے۔

ریلوے ٹرانسپورٹ میں، ریلویز کی کارکردگی میں، ریل کی پٹریوں نیز ریل کے ڈبوں کی دیکھ

بھال اور مرمت میں بہتری کو یقینی بنایا جائے، انجنوں اور ڈبّوں کی کارکردگی اور مال گاڑیوں کی اوسط مال برداری کے وزن کو قابلِ لحاظ طور پر بڑھایا جائے۔ ریلوں کی رفتار کو اور مال واسباب کی ڈھلائی کو بڑھایا جائے۔

ریلویز کی ٹریفک اور سامان ڈھونے کی صلاحیت کو، خاص طور سے ماسکو کو یورال، مغربی سائبیریا، والگا خطّہ، ملک کے یورپی حصّے کے جنوب، قزاخستان اور وسطی ایشیا سے جوڑنے والے راستوں پہ بڑھایا جائے۔ شنٹنگ یارڈوں، مال بردار اور پیسنجر ٹرمنلوں کی صلاحیت کو بڑھایا جائے۔ انجنوں اور ڈبّوں کے ڈپو کو اور ریل کے ویگنوں کی مرمت کی ورکشاپوں کو، فالتو پرزوں اور سوئچوں کی تیاری کے کارخانوں وغیرہ کو نئے تکنیکی ساز و سامان سے لیس کرنے کے عمل میں مزید تیزی اور بہتری لائی جائے۔

۲۳۰۰ کلومیٹر طویل نئی ریلوے لائنوں کو چالو کیا جائے، ۴ ہزار کلومیٹر لمبی متوازی پٹریاں تعمیر کی جائیں اور ۸ ہزار کلومیٹر لمبی ریلوے لائنوں کی بجلی کاری کی جائے۔ نئے سلسلے کے زیادہ قابل بھروسہ اور کفایتی انجنوں، بجلی اور ڈیزل سے چلنے والی ٹرینوں، زیادہ گنجائش کی اور زیادہ سامان ڈھونے والی مال گاڑیوں اور زمینی نیز زمین دوز ریلوں کے لئے زیادہ آرام دہ مسافر ڈبّوں کی سپلائی کے ذریعہ انجنوں اور ڈبّوں کے بیڑے کو جدید اور زیادہ بھرپور بنایا جائے۔ سرگرم عمل گاڑیوں کے بیڑے میں تخصیصی قسم کے ڈبّوں کے حصّے کو ۳ء۱ تا ۴ء۱ گنا بڑھایا جائے۔ مال ڈبّوں کو رولر بیرنگس میں بدلنے کا کام پورا کر لیا جائے۔

باربرداری میں ۸ تا ۱۰ فیصد اور مسافروں کی آمد و رفت میں ۷ تا ۹ فیصد کا اضافہ کیا جائے۔ ٹرانسپورٹ میں محنت کی پیداواری صلاحیت ۱۰ تا ۱۲ فیصد بڑھائی جائے۔

سمندری ٹرانسپورٹ میں بیڑے کے استعمال کو اور بندرگاہوں اور شپ یارڈوں کی صلاحیتوں کو قابل لحاظ طور پر بہتر بنایا جائے۔ بندرگاہوں اور شپ یارڈوں کو مزید ترقی دی جائے۔ تجارتی بیڑے کو انتہائی موثر، کفایتی اور خصوصی جہاز سپلائی کر کے جدید بنایا جائے۔ برف شکن اور برف شکن ٹرانسپورٹ بیڑے کو مزید مضبوط بنایا جائے۔ کنٹینروں کے ذریعے اور پیک کئے گئے سامان کی باربرداری بڑھائی جائے اور ریل کشتیوں اور مال اُتارنے کی کشتیوں کے ذریعے سامان ڈھونے کے عمل کو بڑھایا جائے۔ بیرونی تجارت کے مال بردار ٹریفک کی کارکردگی کو بڑھایا جائے۔

دریائی ٹرانسپورٹ کے ذریعے مال برداری میں ۹ تا ۱۱ فیصد اضافہ کیا جائے۔ سائبیریا اور سوویت مشرق بعید کی دریاؤں نیز چھوٹی ندیوں کے ذریعہ مال واسباب کے لانے لے جانے میں اضافے کی بلند شرح کو یقینی بنایا جائے۔ بھاری ٹربینوں کے لئے بڑی بڑی کشتیوں میں اور دریا نیز سمندر میں چلنے والے جہازوں میں باربرداری کو ترقی دی جائے۔ خاص دریاؤں میں یقینی جہاز رانی کی مدّت کو بڑھایا جائے۔

دریائی بیڑے کو کفایتی خود بخود نہ ڈھکلنے والے جہازوں، کھینچنے والی کشتیوں، دریا اور سمندر میں چلنے والے جہازوں اور آرام دہ مسافر بردار جہازوں سے آراستہ کر کے جدید بنایا جائے۔ خاص طور سے سائبیریا اور سوویت مشرق بعید میں بندرگاہوں اور شپ یارڈوں کی ترقی اور جدید کاری کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ دریائی کشتیوں کے اور بندرگاہوں نیز شپ یارڈوں کی صلاحیتوں کے استعمال کو کافی بہتر بنایا جائے۔

ہوائی ٹرانسپورٹ میں نئے انتہائی موثر اور لمبی دوری تک اڑنے والے مسافر بردار جہازوں اور اوسط درجے کے مال بردار جہازوں کی پرواز شروع کی جائے۔ شہری ہوا بازی کو قطب شمالی اور قطب جنوبی کے حالات میں استعمال ہونے والے ہوائی جہازوں سے، مقامی ہوائی راستوں پر اڑنے والے نیز زرعی اور دوسرے مخصوص کام انجام دینے والے جہازوں سے لیس کیا جائے۔ مناسب خود کار نظاموں کی ترویج کو تیز کر کے مربوط ہوائی ٹریفک کنٹرول سسٹم کو بہتر بنانے کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ مسافروں کی آمد و رفت میں ۱۷ تا ۱۹ فیصد اضافہ کیا جائے اور ایندھن کے فی یونٹ صرفے میں ۳ تا ۵ فیصد کمی کی جائے۔

موٹر ٹرانسپورٹ میں، موٹر گاڑیوں کے استعمال کی اثر انگیزی کو بڑھایا جائے۔ یہ کام سب سے پہلے ٹریلروں اور سیمی ٹریلروں کے وسیع استعمال کے ذریعہ، غیر پیداآور اور خالی وقت کو، خالی گاڑیوں کی آمد و رفت کو جبکہ موٹر سامان نہیں ڈھوتے اور غیر منافع بخش ٹرانسپورٹ کو کم کر کے، انجام دیا جائے۔ مرکز بند انتظام کے تحت آمد و رفت اور باربرداری کو ترقی دی جائے اور بہتر بنایا جائے۔ پبلک موٹر ٹرانسپورٹ کی ترجیحی ترقی کو یقینی بنایا جائے۔

موٹر گاڑیوں کے بیڑے کے ڈھانچہ کو بہتر بنایا جائے۔ باربرداری میں کام آنے والے ٹرانسپورٹ میں ڈیزل انجن سے چلنے والی لاریوں کا حصہ ۱۹۹۰ء تک ۶۰ فیصد کر دیا جائے۔ گیس سے چلنے والی گاڑیوں کا استعمال کافی بڑھایا جائے اور گیس بھرنے والے اسٹیشنوں کی تعمیر میں تیزی لائی جائے۔ ۱۹۸۵ء کے مقابلے میں ۱۹۹۰ء میں پیٹرول اور ڈیزل کی ۱۸ تا ۲۰ فیصد بچت کو یقینی بنایا جائے۔ موٹر گاڑیوں کے بیڑے میں زیادہ بڑی اور زیادہ آرام دہ بسیں شامل کی جائیں۔ کنویئر قسم کے پیداواری طریقے کے استعمال سے موٹر گاڑیوں کی مرمت کے کام کو توسیع دی جائے۔

سامان کی باربرداری میں ۱۸ تا ۱۹ فیصد اور سرکاری بسوں کے ذریعہ لوگوں کی آمد و رفت میں ۱۴ تا ۱۶ فیصد کا اضافہ کیا جائے۔

موٹر سڑکوں کے جال کو ترقی دینے کا سلسلہ جاری رکھا جائے اور اس معاملہ میں دیہی علاقوں کا بالخصوص خیال رکھا جائے۔ پانچ برسوں میں ایک لاکھ ۶۷ ہزار کلومیٹر طویل پختہ شاہراہیں تعمیر کی جائیں اور انھیں جدید بنایا جائے۔ ان میں ۷۵ ہزار کلومیٹر لمبی اہم شاہراہیں اور ۹۲ ہزار کلومیٹر لمبی دیہی علاقوں کی مقامی اہمیت کی سڑکیں شامل ہیں۔ اجتماعی اور ریاستی فارموں کی مرکزی عمارتوں کو اضلاعی انتظامی مراکز سے جوڑنے والی موٹر سڑکوں کی تعمیر ۱۹۹۰ء میں زیادہ تر مکمل کر لی جائے۔ شاہراہوں کی تعمیر اور جدید کاری کے لئے اداروں، تنظیموں اور

اجتماعی فارموں کے مادّی، مالی اور محنت سے متعلق وسائل کو زیادہ وسیع پیمانے پر کام میں لایا جائے۔ موٹر سڑکوں کی کوالٹی کو کافی بہتر بنایا جائے۔ انھیں مسافروں اور ڈرائیوروں کے لئے خدماتی سہولیات، موٹر گاڑیوں کے لئے تکنیکی سروسنگ اسٹیشنوں اور پیٹرول اسٹیشنوں کی سہولیات مہیا کی جائیں۔

پائپ لائن ٹرانسپورٹ کو ترقی دی جائے، گیس، ٹرانسپورٹ کے جال اور پیٹرولیم پیداواروں کی پائپ لائنوں اور صارفین تک جانے والی ان کی شاخوں کی تعمیر میں قابلِ لحاظ توسیع کی جائے۔ منجمد کچے مال اور کوئلہ کو لے جانے کے لئے پائپ لائن ہائیڈرولک ٹرانسپورٹ کے استعمال پر کام تیز کیا جائے۔

صنعتی ٹرانسپورٹ کی مزید جامع اور متوازن ترقی یقینی بنائی جائے۔ کنویئر، نیوموکنٹینر معلق کیبل ویز اور صنعتی ٹرانسپورٹ کی دوسری خصوصی اور بیچ میں نہ رکنے والی اقسام کے استعمال کا دائرہ وسیع کیا جائے۔

مواصلاتی خدمات کے حجم میں ۲۶ تا ۲۸ فیصد کا اضافہ کیا جائے۔ ملک کے مربوط خودکار مواصلاتی جال کو ترقی دینے کا سلسلہ جاری رکھا جائے اور سائنس و تکنالوجی کی جدید ترین کامیابیوں سے استفادہ کر کے اس کی بھروسہ مندی بڑھائی جائے۔

۹۔ بنیادی تعمیرات

بنیادی تعمیرات میں اصل فریضہ یہ ہے کہ معیشت کے قائم اثاثہ جات جو سماجی پیداوار کی ترقی اور سماجی فریضوں کی انجام دہی کے لئے مختص ہوتے ہیں، تیز رفتار سے تخلیق کئے جائیں اور انکی جدید کاری کی جائے اور تعمیراتی کام کی اثر انگیزی میں بھاری اضافہ کیا جائے۔

ان پانچ برسوں کے دوران معیشت میں سرمایہ کاریوں میں ۱۸ تا ۲۲ فیصد اور ٹھیکے پر کئے جانے والے کام کے حجم میں ۱۶ تا ۱۷ فیصد اضافہ کیا جائے۔

سرمایہ کاریوں کی اثر انگیزی کو بڑھایا جائے اور ان کے مکرر پیداواری اور تکنالوجیکل ڈھانچے کو بہتر بنایا جائے، مادّی مالی اور افرادی قوت کے وسائل کو سب سے بڑھ کر، موجودہ صنعتی اداروں اور کارخانوں کی نئے سرے سے تکنیکی آراستگی اور وسیع اور جامع درستگی پر اور ایسے پروجیکٹوں کی تعمیر پر مرکوز کیا جائے جو سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی پر اور سماجی فریضوں کی انجام دہی پر فیصلہ کن اثر مرتب کرتے ہیں۔

۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی مدّت سے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ پروجیکٹ مقررہ وقت کے اندر تعمیر اور چالو کر دیئے جائیں گے۔ ایک ہی وقت میں تعمیر کئے جانے والے پروجیکٹوں کی تعداد کافی کم کی جائے اور تعمیراتی پروجیکٹوں کے

ادھورے کاموں اور نامکمل تعمیراتی پروجیکٹوں کے حجم کو مقررہ سطح کے مطابق بنایا جائے۔ غیر نصب شدہ ساز و سامان کے اسٹاک کو خاصا کم کیا جائے، صنعتی پروجیکٹوں کی تعمیر صرف اسی صورت میں شروع کی جائے جب موجودہ صنعتی اداروں اور کارخانوں کی پیداواری صلاحیتوں کا پوری طرح سے استعمال کیا جا چکا ہو، جب مجوزہ تعمیر کے منطقوں میں درکار محنتی وسائل موجود اور دستیاب ہوں یا جب نئے علاقوں کو ترقی دی جا رہی ہو یا ایسی صورتوں میں جبکہ بنیادی حیثیت سے نئی تکنالوجیوں کو رائج کرنا ضروری ہو۔ نصب کی جانی والی صلاحیت کی فی یونٹ کے حساب سے تعمیراتی لاگت کو گھٹایا جائے۔ تعمیرات کے معیار کو خاصا بلند کیا جائے۔

صنعتی پروجیکٹوں کی جامع تعمیر عمل میں لائی جائے اور اس بات کو سختی سے یقینی بنایا جائے کہ مجوزہ رہائشی مکانات اور فرصت کا وقت گزارنے کی، تفریحی اور روزمرہ کی خدمات کی سہولتیں وقت پر تعمیر اور چالو ہو جائیں۔

تعمیراتی کام کی مزید صنعت کاری عمل میں لائی جائے اور اس کے لئے بنے بنائے یونٹوں کا استعمال کرتے ہوئے اسے ڈھانچوں کی تنصیب و تعمیر کے ایک مربوط سلسلۂ عمل میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ تعمیراتی مقاموں کو بڑی بڑی کھیپوں میں انجینئرنگ اور تکنالوجیکل ساز و سامان کے مکمل سیٹوں کی فراہمی رائج کی جائے۔ ترقی یافتہ تکنالوجیوں اور مشینوں اور میکانزموں کے نظاموں کے فروغ و استعمال میں تیزی لائی جائے جو خاص طور پر موجودہ صنعتی اداروں اور کارخانوں کی وسیع اور جامع درستگی میں تعمیراتی اور جوڑائی کے کام کی جامع مشین کاری کو یقینی بناتے ہیں، روایتی محنت طلب سلسلہ ہائے عمل کی جگہ جدید صنعتی طریقوں کو رائج کرنے کا کام مکمل کر لیا جائے۔ ہاتھ سے کئے جانے والے کاموں کے حجم کو تقریباً ۲۵ فیصد گھٹایا جائے۔ تعمیرات کی ذمہ دار وزارتوں کے پلانٹوں اور کارخانوں میں تخصیصی تعمیراتی مشینوں کی تیاری میں خاصا اضافہ کیا جائے۔

استعمال کئے جانے والے عمارتی سامان کے ڈھانچے کو بہتر بنایا جائے اور بیلی ہوئی اشیا، پلاسٹک سامان، المدار اور پولیمر سامان، لکڑی کی اعلیٰ قسم کی اشیا، سیرامک اور دوسرے غیر دھاتی سامان کی موثر اقسام کے استعمال میں اضافہ کیا جائے۔ آہنی دھاتوں کی بیلی ہوئی اشیا کی ۱۴ تا ۱۶ فیصد بچت کو، سمنٹ کی ۱۰ تا ۲۰ فیصد اور عمارتی لکڑی کی ۱۲ تا ۱۴ فیصد بچت کو یقینی بنایا جائے۔

تعمیراتی کام کی تنظیم کاری کو بہتر بنایا جائے۔ تعمیراتی اور تنصیباتی تنظیموں کو وسیع کرنے اور فالتو انتظامی کڑیوں کو کم کرنے کی پالیسی جاری رکھی جائے، تعمیراتی اور تنصیباتی ٹرسٹوں کی خود مختاری میں اضافہ کیا جائے اور صلاحیتوں اور پروجیکٹوں کو بر وقت چالو کرنے اور معاشی سرگرمی کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے معاملے میں ان کی ذمہ داری کو بڑھایا جائے۔ کام کی ترقی یافتہ شکلوں اور طریقوں کو اور زیادہ وسیع پیمانے پر رائج کیا جائے، ٹیم کنٹراکٹ طریقے کو ترقی دی جائے، کام کی ٹیموں کو وسیع کیا جائے اور ان کے کام کی تنظیم کاری کو بہتر بنایا جائے۔ غیر ترقی یافتہ اور دور دراز علاقوں میں تعمیرات کے لئے تعمیراتی تنظیموں کی نقل و حرکت کی صلاحیت

میں اضافہ کیا جائے۔

تعمیراتی پروجیکٹوں کی سائنسی اور ٹکنالوجیکل سطح کے سلسلے میں ڈیزائن ساز اور تعمیراتی تنظیموں کی ذمہ داری بڑھائی جائے۔ موجودہ کارخانوں اور اداروں کی نئے سرے سے تکنیکی آراستگی اور تعمیر نو کے کام سے ان کی دلچسپی دوچند کی جائے۔

ڈیزائن سازی اور تخمینہ جات کی تیاری کے کام کو بہتر بنانے کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ تعمیرات میں کسی کام کے قابل عمل ہونے کے مطالعات کے، ڈیزائن نقشوں اور خاکوں کے، عمارتوں کے نقشوں اور تخمینوں کے معیار میں اضافہ کیا جائے اور اس کے لئے ڈیزائن سازی کی تنظیموں اور ماہروں کے کمیشنوں کی ذمہ داری کو بڑھایا جائے، ڈیزائن سازی کے کاموں میں ترقی یافتہ سائنسی اور ٹکنالوجیکل کامیابیوں کو، وسائل اور توانائی کی بچت کرنے والی ٹکنالوجیوں اور ساز و سامان کو، کفایت شعارانہ لے آوٹ کو، تعمیراتی اور عمارتی حلوں، ڈھانچہ جاتی اجزا اور سامان کو نیز پیداوار اور محنت کی تنظیم کے ترقی یافتہ طریقوں کو وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے اور یہ فریضہ پیداوار کی فی یونٹ کے حساب سے مادّی، ایندھن، توانائی اور محنت کے وسائل کے صرفے کو متواتر کم کرتے ہوئے انجام دیا جائے۔ اس بنیاد پر ۱۲ویں پنجسالہ منصوبے کی مدّت کے تعمیراتی پروجیکٹوں کے جن میں تعمیراتی اور تنصیباتی کام بھی شامل ہیں، لاگت کے تخمینوں میں نصب شدہ صلاحیت کے فی یونٹ کے حساب سے سرمایہ کاریوں کو پوری قومی معیشت میں اوسطاً ۴ تا ۵ فیصد گھٹایا جائے۔

عمارتی ڈیزائن اور شہری منصوبہ بندی کے معیاروں کو بہتر بنایا جائے۔ ڈیزائن ساز اور سروے تنظیموں میں تخصیص کاری کو فروغ دیا جائے اور پروجیکٹوں کی نگرانی اور انتظام میں ان کے بانیوں کے رول کو بڑھایا جائے۔ خودکار ڈیزائن سازی کے نظام کو بڑے پیمانے پر رائج کیا جائے۔

تعمیرات میں ایک مربوط ٹکنالوجیکل پالیسی کی تلاش اور تشکیل کے لئے سوویت یونین کی ریاستی عمارتی کمیٹی کی ذمہ داری کو بڑھایا جائے۔

تعمیرات میں محنت کی پیداواری صلاحیت کو ۱۶ تا ۱۷ فیصد بڑھایا جائے۔

۱۰۔ سماجی ترقی اور عوام کے رہن سہن کے معیاروں میں اضافہ

عوام کی خوشحالی میں مزید اضافے اور سوویت عوام کی بڑھتی ہوئی مادّی اور ثقافتی ضروریات کی زیادہ سے زیادہ بھرپور تکمیل و تسکین کو یقینی بنایا جائے۔ پیداوار کی ترقی اور اس کی بہتر کارکردگی پر سماجی عوامل کے اثر کو بڑھایا جائے۔

صرفے کے ڈھانچے کو متواتر بہتر بنایا اور اس کی سطح کو متواتر بلند کیا جاتا رہے اور آبادی کے لئے غذائی اشیا اور دوسری اشیائے صارفین کی فراہمی کو بہتر بنایا جائے۔ اس پنجسالہ مدّت کے دوران پھٹکر تجارت کے کاروبار میں ۱۸ تا ۲۲ فیصد اضافہ کیا جائے۔

اوسط ماہانہ اُجرتوں اور تنخواہوں میں ۱۳ تا ۱۵ فیصد اضافہ کیا جائے یعنی انھیں ۲۱۵ تا ۲۲۰ روبل کر دیا جائے۔ محنت کے معاوضے کے نظام کی اثر آفرینی میں اضافہ کیا جائے، اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ تنخواہ کا انحصار مزدور کی محنت کے حصّے پر ہو، اُجرتوں میں یکسانیت پیدا کرنے کے تمام عناصر کو ثابت قدمی سے دور کیا جائے اور کام میں کوتاہیوں، غفلت اور بھول چوک کے لئے مادّی اور اخلاقی ذمہ داری کو بڑھایا جائے۔

ہر معاشی شعبے میں اور مزدوروں کے مختلف زمروں کے لئے اُجرتی اسکیم کو، کئے گئے کام کی پیچیدگی اور کام کاج کے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بہتر بنایا جائے۔ انجینیرنگ کام کے وقار کو اور اس کام کے لئے عوامی احترام کو بڑھایا جائے۔ فورمینوں، ڈیزائن سازوں اور ٹکنالوجی کے ماہروں کے رول اور اثر اور وقعت میں اضافہ کیا جائے اور ان کے کام کے لئے اور کام کے سلسلے میں تخلیقی رویّے کے لئے اور زیادہ مادّی اور اخلاقی ترغیبات مہیّا کی جائیں۔

معیشت کے پیداآور شعبوں میں، جوں جوں ضروری حالات پیدا اور وسائل اکٹھا ہوتے جائیں، اُجرتوں کی شرحوں اور تنخواہوں میں بتدریج اضافہ کیا جائے۔ ان اقدامات کو مکمل کر لیا جائے جو ٹیچروں اور تعلیم عامّہ کے دوسرے ملازموں کی تنخواہوں میں اضافے کے لئے شروع کئے جا چکے ہیں اور صحت عامہ اور ثقافتی کارکنوں کی تنخواہوں میں بتدریج اضافہ شروع کیا جائے۔ تحقیقاتی اداروں اور ڈیزائن اور ٹکنالوجیکل تنظیموں کے کارکنوں کے معاوضوں کو بہتر بنایا جائے اور اس نتیجے پر جو ان کے تیار اور رائج کئے ہوئے نئے سازوسامان اور ترقی یافتہ ٹکنالوجیوں سے حاصل ہوتا ہے، ان کی آمدنیوں کے انحصار کو بڑھایا جائے۔

سوویت مشرق بعید اور مشرقی سائبیریا کے علاقوں میں غیر منقطع اور مسلسل ملازمت کے لئے اُجرتوں اور تنخواہوں میں اضافہ رائج کیا جائے۔

علاقہ داری تنخواہوں کی شرح کے ضابطے کو بہتر بنایا جائے۔

دوسری اور تیسری شفٹوں میں کام کرنے والے صنعتی مزدوروں اور دفتری ملازمین کے لئے مادّی ترغیبات میں اضافہ کیا جائے اور صنعتی اداروں، کارخانوں اور تنظیموں کے فنڈ کو استعمال کرتے ہوئے ان مزدوروں کے لئے مراعات اور فائدوں کو وسیع کیا جائے۔

محنت کے معاوضے کی شرح مقرر کرنے کے طریقے کو، محنت کی تنظیم کاری اور معاوضہ کی شکلوں اور کاموں کی تصدیق کے طریقوں میں سدھار کے ساتھ جوڑتے ہوئے، خاصا بہتر بنایا جائے۔ ٹکنیکی حیثیت سے مدلل شرحیں اور معیارات

وسیع پیمانے پر رائج کیئے جائیں اور ان پر نئے ساز وسامان اور ترقی یافتہ تکنالوجیوں کی ترویج اور محنت کی تنظیم کو دھیان میں رکھتے ہوئے باقاعدہ نظر ثانی کی جاتی رہے۔

اجتماعی کسانوں کے اوسط ماہانہ معاوضے میں ۱۸ تا ۲۰ فیصد اضافہ کیا جائے، اس اضافہ کا انحصار فارم کی پیداوار میں اضافہ، اس کے معیار میں بلندی اور پیداواری کارکردگی پر ہونا چاہئے۔

سماجی صرفہ فنڈ میں ۲۰ تا ۳۰ فیصد اضافہ کیا جائے، سماجی اور معاشی فریضوں کی انجام دہی کے لئے اس فنڈ کا معقول استعمال کیا جائے۔ سماجی صرفہ فنڈ کی تقسیم کی شکلوں کو بہتر بنایا جائے۔ کام کے ایسے اجتماعیوں کو جو اپنی پیداواری کارکردگی کو موثر طور پر بہتر بنائیں، مکانوں کے سلسلے میں ان کی مانگ پوری کرنے، ان کے لئے فرصت اور آرام کے حالات کو بہتر بنانے اور ماقبل اسکول اداروں اور دوسری سماجی سہولتوں سے متعلق ان کی ضروریات کی تکمیل و تسکین کے لئے سازگار مواقع مہیا کئے جائیں۔

بچوں والے خاندانوں کے لئے امداد میں اضافہ کیا جائے اور عورتوں کے کام کاج کے حالات اور ساونا مره نه فدگی کی سہولتوں کو بہتر بنایا جائے۔ ماؤں کو بچوں کے ۱۸ مہینوں کی عمر کو پہنچنے تک، ان کی دیکھ بھال کے لئے جزوی تنخواہ کے ساتھ چھٹی دی جائے اور اس طریقے کو ملک کے منطقوں میں بتدریج رائج کیا جائے، اس کے ساتھ ساتھ انھیں مزید ۶ مہینوں تک بلا تنخواہ چھٹی لینے کا حق بھی دیا جائے، حاملہ عورتوں مانع امراض علاج کے تخصیصی مراکز کے جال کو وسیع کیا جائے، زچگی سے پہلے چھٹی اور بیمار بچے کی دیکھ بھال کے لئے چھٹی کی مدت بڑھائی جائے۔

نو بیاہتا جوڑوں کو، ان کی شادی رجسٹر ہونے کے دن سے ایک سال تک، چھوٹے خاندانوں کے شہریوں پر ٹیکس کی ادائیگی سے چھوٹ دی جائے۔

نوجوان خاندانوں کو مکانوں کی تعمیر کی کوآپریٹیو سوسائٹیوں میں شریک ہونے اور اپنے ذاتی مکانات تعمیر کرنے کے لئے اور زیادہ وسیع رعایتیں مہیا کی جائیں۔ نوجوانوں کے لئے ایسی رہائشی عمارتوں کی تعمیر کو فروغ دیا جائے جس میں مستقبل کے کرایہ داروں کی شخصی محنت شامل ہو۔

تمام بچوں کے لئے ماقبل اسکول اداروں میں نشستیں مہیا کرنے کے مسئلے کو اگلے چند برسوں میں حل کر لیا جائے اور وہاں بچوں کی تربیت اور دیکھ بھال کے حالات کو بہتر بنایا جائے۔ تقریباً ۲۰ لاکھ بچوں کو نشستیں مہیا کرنے کے لئے ماقبل اسکول ادارے تعمیر کئے جائیں۔ توسیعی دن کے اسکولوں (گروپوں)، نو عمر پائنیر کیمپوں، نو عمر پائنیر اور اسکولی بچوں کے ایوانوں (گھروں)، کھیل کود کے اسکولوں اور دوسرے ماسوائے اسکول اداروں کے جال کو مزید ترقی دی جائے۔

جنگی سورماؤں اور محنت کے سورماؤں کے لئے معذور اور اپاہج شہریوں کے لئے اور شہید فوجیوں

کے خاندانوں کے لئے زیادہ فکرمندی کا اظہار کیا جائے۔ پنشنوں کے نظام کو بہتر بنایا جائے۔ صنعتی مزدوروں اور دفتری ملازمین کے لئے بڑھاپے اور معذوری کی پنشنوں نیز اجتماعی کسانوں کی سابقہ پنشنوں کی کم سے کم مقداریں مزید اضافہ کیا جائے۔ پنشن یافتہ لوگوں کے لئے سماجی خدمات اور روزمرہ زندگی کی سہولتوں اور آسائشوں کو بہتر بنایا جائے۔ ان خدمات کو وسیع کیا جائے جو تجارت، عوامی کیٹرنگ اور روزمرہ خدمات کے ادارے اور صحت عامہ کے ادارے تنہا رہنے والے لوگوں، بوڑھے اور اپاہج شہریوں کو ان کے گھروں پر مہیا کرتے ہیں۔ بوڑھے اور معذور لوگوں کے اقامت خانوں کے جال کو وسیع کیا جائے اور وہاں کی سہولتوں اور خدمات کو بہتر بنایا جائے اور ان اداروں میں خوراک، دواؤں اور دوسری ضروریات پر جو فی کس خرچ ہوتا ہے، اس میں اضافہ کیا جائے۔ ان کے کام کے معیار کو کافی بہتر بنایا جائے۔

ریاستی قرضوں کی ادائیگی اور بیباقی جاری رکھی جائے۔

لوگوں کی حقیقی آمدنیوں میں اضافہ کرنے کی خاطر پھٹکر قیمتوں سے متعلق ایک مستحکم پالیسی پر عمل کیا جا تا رہے۔ پھٹکر قیمتوں اور ٹیرف شرحوں کے ریاستی نظام کو بہتر بنایا جائے اور اس میں سماجی حیثیت سے ضروری وسائل اور مصنوعات اور خدمات کے معیار اور مستعمل قدروں کی زیادہ بھرپور عکاسی کی جائے۔ اشیاء کے مختلف زمروں کے سلسلے میں قیمتوں کے معاشی اور سماجی حیثیت سے مدلل پیمانے کو یقینی بنایا جائے۔ مختلف اشیاء کی قیمتوں میں جوں جوں ان کی پیداوار زیادہ اثر آفریں بنتی جائے، ان پر آنے والی اصل لاگت گھٹتی جائے اور ضروری اشیاء اور مالی وسائل اکٹھا ہوتے جائیں، کمی کی جائے۔ قیمتوں پر نگرانی کے لئے ریاستی اور عوامی کنٹرول کو سخت کیا جائے۔

سوویت عوام کے رہائشی حالات کو بہتر بنایا جائے۔ مجموعی طور سے ۵۰۵ تا ۵۷۰ کروڑ مربع میٹر فرشی رقبے پر فلیٹوں کے بلاک اور دوسرے مکانات تعمیر کئے جائیں۔ مکانوں کی تعمیر کو اپارٹمنٹوں کے ترقی یافتہ نقشے کے ساتھ نئے کفایت شعارانہ معیاری ڈیزائنوں کے مطابق، وسیع کیا جائے قصبوں، شہروں اور دوسری بستیوں کی جامع ترقی اور فروغ کو یقینی بنایا جائے۔

اس فنڈ کو استعمال کرتے ہوئے جو مکانوں کی تعمیر اور سماجی، ثقافتی اقدامات کے لئے مختص کیا جاتا ہے، یعنی اس فنڈ کو استعمال کرتے ہوئے جو اسوسی ایشنوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں اور تنظیموں کے کام اجتماعیوں کے محنتی حصے کے مطابق تشکیل پاتا ہے، رہائشی حالات اور روزمرہ کی خدمات کو بہتر بنانے کے امکانات کو خاصا وسیع کیا جائے۔

کوآپریٹیو سوسائٹیوں اور انفرادی طور پر عام لوگوں کی جانب سے مکانوں کی تعمیر کی تیز رفتار ترقی کو بڑھاوا دیا جائے۔ محنت کش عوام کے لئے مکانوں کی تعمیر کی کوآپریٹیو سوسائٹیوں میں شریک ہونے اور

خود اپنی رقم سے یا ان قرضوں یا رقموں سے جو صنعتی ادارے اور کارخانے مہیّا کرتے ہیں، ذاتی مکانات تعمیر کرنے کے امکانات کو وسیع کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے صنعتی اداروں اور تنظیموں کو انھیں امداد مہیّا کرنی چاہیئے۔

اس بات کو ترجیحی بنیاد پر یقینی بنایا جائے کہ نئے ترقی یافتہ علاقوں، خاص طور پر سائبیریا، شمال اور سوویت مشرق بعید میں، مکانوں کی تعمیر اور سماجی، ثقافتی ترقی کی غرض سے ریاستی فنڈ مختص کئے جائیں۔

دیہی علاقوں میں مکانوں کی تعمیر کو وسیع کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ نوجوانوں اور ہنرمند کارکنوں کو دیہی علاقوں میں مستقل رہنے پر آمادہ کرنے کے لئے سازگار حالات پیدا کئے جائیں۔

میونسپل خدمات کو ترقی دی جائے۔ گیس کی فراہمی کے نظام کو وسیع کیا جائے، قصبوں، شہروں اور دوسری بستیوں کے حرارت اور پانی کی فراہمی اور موریوں کے مرکز بند نظاموں کو مزید وسیع کیا جائے، وہاں اور زیادہ پیڑ اور پودے لگا کر ان کی آسائشوں اور خوشگواری کو فروغ دیا جائے نیز ان کی صحت اور صفائی کے حالات کو بہتر بنایا جائے۔ خدمات عامہ اور سہولتوں کو بہتر بنانے کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ وسیع پیمانے پر لوگوں کو شامل کیا جائے۔

ہاوزنگ اور میونسپل اداروں کے کام کو بہتر بنایا جائے۔ لوگوں کو جو رہائش گاہیں دی جاتی ہیں، ان کو اچھی حالت میں رکھنے کے لئے ان کی ذمہ داری کو بڑھایا جائے۔

لوگوں کے لئے صحت کی حفاظت اور دیکھ بھال کی سہولیات اور ان کی فرصت اور آرام کے حالات کو متواتر بہتر بنایا جاتا ہے۔ صحت عامہ کے نظام میں بیماریوں کی روک تھام پر زیادہ زور دیا جائے، طبّی خدمات کے معیار کو بہتر بنایا جائے اور پوری آبادی کے لئے سالانہ طبّی معائنے کو بتدریج رائج کیا جائے۔

عام اور تخصیصی اسپتالوں، اسپتالی عمارتوں، پولی علاج گھروں، تشخیص اور علاج کے مرکزوں کی تعمیر کے ذریعے مانع امراض اور معالجاتی مرکزوں کے جال کو وسیع کیا جائے۔ دیہی آبادی کو جو خدمات مہیّا کی جاتی ہیں، انھیں بہتر بنانے کے لئے ضلع مرکزی اسپتالوں اور دواخانوں کی تعمیر کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ بغیر داخل ہوئے علاج کرانے والے مریضوں کے لئے دواخانوں، بچّوں کے اسپتالوں، زچگی خانوں کے جال کو تیز رفتار سے وسیع کیا جائے۔ اس پنجسالہ مدّت کے دوران ایسے اسپتال جن میں ۳ر۵ لاکھ بستر ہوں اور باہری مریضوں کے لئے دواخانے جہاں ہر شفٹ میں ۹ لاکھ مریضوں کا علاج کیا جا سکتا ہو، قائم اور چالو کئے جائیں۔ موجودہ طبّی اداروں کی جدید کاری کی جائے۔ صحت عامہ کے اداروں کو زیادہ سے زیادہ دوائیں اور مرض کی تشخیص اور روک تھام میں مدد دینے والے اور دوسرے طبّی آلات اور ساز و سامان مہیّا کئے جائیں۔ صنعتی اداروں، کارخانوں اور تنظیموں کے اس فنڈ کو جو ان کے کام کے اجتماعیوں کی محنتی کوششوں سے تشکیل پاتا ہے، طبّی مراکز کی تعمیر اور ترقی کے لئے وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے جو ان صنعتی اداروں، کارخانوں اور تنظیموں کے مزدوروں

اور ملازمین کو خدمات مہیا کریں گے۔

سوشلسٹ طرز زندگی کے ایک لازمی جز کی حیثیت سے شراب کے استعمال میں اعتدال پسندی کا خاص خیال رکھا جائے۔ بدمستی اور الکحل زدگی نیز دوسری مضر صحت عادتوں کے خلاف ثابت قدمی سے جدوجہد کی جائے۔

اسپتالوں میں حب الوطنی کی عظیم جنگ کے دوران معذور ہونے والے لوگوں کیلئے، زچگی خانوں میں، مرکزی، شہری اور ضلعی اسپتالوں میں خوراک اور دواؤں کی، نیز غیر رہائشی مریضوں کے دواخانوں میں دواؤں کی فراہمی کے معیار کو بلند کیا جائے۔ تین سال کی عمر تک بچوں کو مفت دواؤں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

صحت گاہوں اور تفریح گاہوں اور اس طرح کی دوسری سہولتوں کے جال کو مزید وسیع کیا جائے، ان میں بچوں والے خاندانوں کیلئے صحت گاہیں، آرام گھر اور تدارکی علاج کی ایسی صحت گاہیں بھی شامل ہیں جہاں دن میں کام کرنے والے لوگ رات میں رہ سکتے ہیں۔

بڑے پیمانے پر جسمانی ورزش اور کھیل کود کو فروغ دیا جائے۔ تندرستی کے پروگرام اور کھیل کود کی سرگرمی کو وسیع کیا جائے، رہائشی علاقوں میں اور کام اور تعلیم کی جگہوں پر ان کی تنظیم کو بہتر بنایا جائے۔ کھیل کود کی تنظیموں کی سہولتوں کو بہتر بنایا جائے۔

تعلیم عامہ کے نظام کو کامل بنایا جائے، تعلیم و تدریس کے معیار کو بہتر بنایا جائے، اُبھرتی ہوئی نسل کی نظریاتی اور سیاسی، محنتی، اخلاقی اور جمالیاتی تعلیم اور سماجی حیثیت سے فائدہ مند کام کے لئے ان کی تیاری کی سطح کو بلند کیا جائے۔ ماہروں کی تربیت اور اعلیٰ تربیت کو بہتر بنایا جائے۔

ان اقدامات کی عمل آوری کو یقینی بنایا جائے جن کا اہتمام عام تعلیمی اور پیشہ ورانہ اسکولوں کی اصلاحات کے تحت کیا گیا ہے۔ ثانوی اسکولوں کے طالب علموں کی محنتی تربیت کے لئے حالات مہیا کئے جائیں تاکہ ہر گریجویٹ کسی نہ کسی عام پیشے کی مہارت حاصل کرسکے۔ نوجوانوں کے لئے پیشہ ورانہ رہنمائی کے معیاروں کو بلند کیا جائے۔

پیشہ ورانہ تربیت کے نظام کو ترقی دی جائے، سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی کی ضروریات کے مطابق ہنرمند مزدوروں کی کام کے دوران تربیت کو بہتر بنایا جائے۔ اتالیقی کی شکلوں کو کامل بنایا جائے۔

اعلیٰ یا تخصیصی ثانوی تعلیم یافتہ ماہروں کی تربیت میں تعلیم کے موثر طریقے اور مخصوص شکلیں استعمال کی جائیں۔ اعلیٰ تعلیم کے اداروں کو وسیع خصوصی مہارت رکھنے والے ماہرین کو تربیت دینے کی پالیسی پر عمل کرنا ہے۔

قومی معیشت میں ماہرین، خاص طور پر انجینئروں اور ٹکنک والوں کی خدمات سے استفادہ کو خاصا بہتر بنایا جائے۔ سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی کی ضروریات کی تکمیل کے لئے ہر شعبے میں مزدوروں اور ماہروں کو کام کی مکرر تربیت دینے اور پیشہ ورانہ مہارت کو ترقی دینے کے نظام کو فروغ دیا جائے۔

عام تعلیمی اسکولوں، پیشہ ورانہ اسکولوں، تخصیصی ثانوی اسکولوں اور اعلیٰ تعلیم کے اداروں کی تربیتی اور تکنیکی سہولتوں کو بہتر بنایا جائے۔ جماعتوں، کارگاہوں اور تجربہ گاہوں کو زیادہ جدید ساز و سامان، آلات و اوزار اور دوسری تدریسی امدادی اشیا سے لیس کیا جائے۔ تعلیم و تدریس کے سلسلۂ عمل میں اطلاعاتی سائنس کی کامیابیوں اور کمپیوٹروں کو زیادہ بڑے اور وسیع پیمانے پر رائج کیا جائے۔ اس پنجسالہ مدت کے دوران ۷۰ لاکھ طالب علموں کے لئے عام تعلیمی اسکول اور کم سے کم ۱۰۸ لاکھ طالب علموں کے لئے پیشہ ورانہ اسکول تعمیر کئے جائیں۔

سوویت عوام کی نظریاتی اور سیاسی، اخلاقی، قانونی، فنکارانہ اور جمالیاتی تعلیم میں، ان کی ثقافتی ضروریات اور تقاضوں کی زیادہ سے زیادہ بھرپور تکمیل و تسکین میں اور ان کے کمیونسٹ نقطۂ نظر کی تشکیل میں سوشلسٹ ثقافت اور فنون لطیفہ کے عوامی اطلاعاتی ذرائع کے رول کو بڑھایا جائے۔

ثقافت اور فنون لطیفہ کی مادّی بنیاد کو ترقی دی جائے اور مستحکم بنایا جائے۔ اضلاعی ثقافتی اداروں اور ثقافتی ایوانوں کے جال کو، خاص طور پر نئے شہری رہائشی نواحی علاقوں اور دیہی بستیوں میں پھیلایا جائے۔ آبادی کے لئے سنیما گھروں کی خدمات کو بہتر بنایا جائے، فلموں کی، خاص طور پر بچّوں اور نوجوانوں کے لئے تیار کی جانے والی فلموں کی، نیز ڈراموں، رقص و موسیقی کے پروگراموں اور فنون لطیفہ کی نمائشوں کی نظریاتی اور حسن کارانہ سطح کو بلند کیا جائے۔ لوگوں کو، سب سے بڑھ کر نوجوانوں کو شوقیہ فنکارانہ سرگرمیوں میں شامل کیا جائے۔ آبادی کے لئے لائبریری خدمات کو بہتر بنایا جائے۔

رسل و جرائد، سماجی و سیاسی، سائنسی، تکنیکی ادب، افسانوں اور ناولوں، درسی کتابوں اور بچّوں کے ادب کے لئے لوگوں کی مانگ کی آئے دن زیادہ سے زیادہ بھرپور تکمیل کی جائے۔ چھاپہ خانوں اور دوسری اشاعتی سہولتوں کو وسیع کیا جائے۔ قدیم تاریخی اور سرکاری دستاویزوں اور مخطوطات کے محافظ خانوں کے کام کو بہتر بنایا جائے۔

۱۱۔ ماحول کا تحفظ اور قدرتی وسائل کا معقول استعمال

ماحول کے تحفظ سے متعلق اقدامات کی اثر آفرینی کو بہتر بنایا جائے۔ ایسے تکنالوجیکل سلسلہ ہائے عمل زیادہ وسیع پیمانے پر رائج کئے جائیں جن میں اتلاف کم یا بالکل نہیں ہوتا۔ ایسے صنعتی کامپلکسوں کو

ترقی دی جائے جو قدرتی وسائل کے خام مال کے اور دوسری اشیا کے بھرپور اور جامع استعمال کو یقینی بنائیں اور ماحول پر نقصان دہ اثرات کو بالکل ختم کردیں یا خاصا گھٹا دیں۔

ملک کے آبی وسائل کے تحفظ کو متواتر بہتر بنایا جائے۔ بائیکال نہر بحیرۂ بالٹک، بحیرۂ کیسپئین، بحیرہ اسود اور بحیرۂ آزوف کے نشیبی علاقوں کے تحفظ کے لئے خاص اقدامات پوری طرح عمل میں لائے جائیں۔ قطب شمالی کے منطقے، وسطی ایشیا اور قزاخستان میں آبی ذخائر کے تحفظ کے لئے اور نسبتاً چھوٹی ندیوں اور جھیلوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے بھی کئی اقدامات متواتر روبعمل لائے جاتے رہیں۔ آبی ذخائر کا زیادہ معقولیت پسند استعمال کیا جائے۔ پانی صاف کرنے والے ڈھانچوں اور تنصیبات کی کارکردگی میں اضافہ کیا جائے۔ صاف کئے ہوئے چشموں اور کنوؤں کے پانی کو آبپاشی کے لئے اور دوسری معاشی ضروریات کی تکمیل کے لئے وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے۔

کرۂ ہوا کے تحفظ کو بہتر بنایا جائے۔ اس مقصد کے لئے پیداواری سلسلہ ہائے عمل کو، سازو سامان اور نقل و حمل کے ذرائع کو کامل بنایا جائے، خام مال اور ایندھنوں کے معیار کو بہتر بنایا جائے اور صنعتی اور دوسرے فاضل مواد کو جو خارج ہوکر ماحول کو آلودہ کرتا ہے، صاف کرنے کے لئے انتہائی کارکرد تنصیبات رائج کی جائیں۔

زمینات سے معقول استفادے کو یقینی بنایا جائے، انھیں ہوائی اور آبی کٹاؤ سے، کیچڑ آلود ندیوں سے، زمین کے دھنس جانے، زیر سیلاب آجانے، دلدل میں دھنسنے سے، خشک سالی اور کھاری پن سے بچایا جائے۔ فارموں کی زمینات کے تحفظ کو بہتر بنایا جائے اور زیادہ بڑی تعداد میں جنگلاتی پٹیاں قائم کی جائیں۔ تقریباً ٦ لاکھ ٦۰ ہزار ہیکٹر زمین دوبارہ جوتی جائے۔ کیڑوں اور بیماریوں سے فصلوں اور جنگلوں کو محفوظ رکھنے کے لئے ایسے طریقے کے استعمال کو متواتر وسیع کیا جائے جو انسان اور حیوانات کیلئے غیر مضر ہیں۔

معدنیاتی وسائل کے تحفظ اور جامع استعمال کو بہتر بنایا جائے۔ معدنیات کی کھدائی، ارتکاز، اور صفائی کے دوران ان کے اتلاف کو گھٹایا جائے۔ سوویت یونین کے معاشی منطقے اور سوویت براعظمی ترائی میں ماحول کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

قصبوں، شہروں اور بستیوں میں سرسبز علاقوں کا قیام جاری رکھا جائے اور ایسے موجودہ علاقوں کو ترقی دی جاتی رہے اور قدرتی شکارگاہوں، قومی پارکوں، محفوظ جنگلوں اور اور دوسرے محفوظ قدرتی علاقوں کو وسیع کیا جاتا رہے۔ سبزیوں اور عالم حیوانات کے تحفظ، پیداوار اور معقول استعمال کے لئے اقدامات تیز کئے جائیں۔

ماحول کی حالت اور آلودگی کے ذرائع پر حکومت کے کنٹرول کو سخت کیا جائے اور حکومتی کنٹرول کے

ادارے کو موثر خودکار آلات اور دوسرے ساز و سامان سے لیس کیا جائے۔ اس کام میں عوامی تنظیموں اور تمام لوگوں کو شامل کرنے کی شکلوں اور طریقوں کو وسیع کیا جائے۔ قدرتی دولت کے تحفظ اور اس میں اضافے کے لئے اور اس کے کفایت شعارانہ استعمال کے لئے سوویت عوام میں زبردست ذمہ داری کا احساس پیدا کیا جائے۔ قومی ماحول کے تحفظ کے کام کے انتظام و انصرام کو بہتر بنایا جائے۔

۱۲۔ پیدآور قوتوں کی تقسیم
یونینی جمہوریاؤں کی معاشی ترقی

سماجی پیداوار کے علاقائی ڈھانچے کو کامل بنایا جائے، ہر یونینی جمہوریہ میں اور ہر معاشی منطقے میں معاشی اور سماجی ترقی کے معقول امتزاج کو یقینی بنایا جائے اور واحد قومی معاشی کامپلکس کے اندر ان کے تفاعل اور باہمی تعاون کو بہتر بنایا جائے۔

پیدآور قوتوں کی تقسیم میں معاشی، سماجی اور قدرتی حالات کے سلسلے میں مخصوص علاقائی خصوصیات کو اور توانائی صرف کرنے والی صنعتوں کو سائبیریا اور شمالی قزاخستان میں ایندھن اور توانائی کے وسائل سے قریب تر لانے کی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مزید ترقی یافتہ تبدیلیاں لائی جائیں۔ وسطی ایشیا، جنوبی قزاخستان اور ماورائے قفقاز میں نفری قوت اور قدرتی وسائل کا بھرپور استعمال کیا جائے ملک کے یورپی اور یورال کے منطقوں کی معیشت کو زیادہ تر موجودہ صنعتی اداروں اور کارخانوں کی نئے سرے سے تکنیکی آراستگی اور جدیدکاری کے ذریعے ترقی دی جائے اور اس سلسلۂ عمل کے دوران ان مزدوروں کی تعداد گھٹائی جاتی رہے جو مادی پیداوار کے میدان میں کام کرتے ہیں۔ مزید علاقائی پیداواری کامپلکس اور صنعتی مراکز قائم کئے جائیں اور ان کی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے۔ مختلف حصوں اور علاقوں میں کام کی جگہوں کی تعداد اور نفری قوت کے دستیاب وسائل کے درمیان مطابقت اور ہم آہنگی کو یقینی بنایا جائے۔

ملک کے مشرقی علاقوں میں پیداواری صلاحیت میں اضافہ اور قدرتی وسائل کی ترقی کی رفتار اور زیادہ تیز کی جائے۔ ان کی معیشت کو جامع انداز میں ترقی دی جائے اور پیداوار کے شعبوں اور سماجی

زیریں ڈھانچے کی تیز رفتار ترقی کے لئے کام کیا جائے۔ شمال کے قدرتی وسائل کو زیادہ موثر ڈھنگ سے معاشی کاروبار میں لگایا جائے۔

شہروں میں ایسے صنعتی اداروں اور کارخانوں کے سوا جو آبادی کو خدمات مہیا کرتے ہوں، نئے صنعتی اداروں اور کارخانوں کی تعمیر پر تحدید عائد کی جائے۔ چھوٹے اور درمیانی قصبوں اور مزدوروں کی بستیوں کی معاشی ترقی کے امکانات کا بھرپور استعمال کیا جائے، وہاں تخصیصی صنعتی ادارے اور کارخانے اور کارخانوں کی شاخیں اور شعبے نیز ایسے صنعتی ادارے اور کارخانے قائم کئے جائیں جو فارموں کو مختلف خدمات مہیا کرتے ہوں، فارموں کی پیداوار کی پروسیسنگ کرتے ہوں اور مقامی خام مال سے مصنوعات تیار کرتے ہوں۔

یونینی جمہوریاؤں کی معاشی اور سماجی ترقی کے لئے حسب ذیل رہنما اصول مقرر کئے جائیں۔

روسی سوویت وفاقی سوشلسٹ جمہوریہ میں صنعتی پیداوار ۲۰ تا ۳۰ فیصد بڑھائی جائے۔ میکانیکل انجینئرنگ، گیس، کیمیکل اور مائیکرو بایولوجیکل صنعتوں کو تیز رفتار سے ترقی دی جائے۔ ۱۹۹۰ء تک بجلی کی پیداوار بڑھا کر ۲ر۱۱ تا ۶ر۱۱ کھرب کلوواٹ گھنٹے، تیل اور منجمد گیس کی پیداوار ۵۶ تا ۵ر۵۷ کروڑ ٹن، گیس کی پیداوار ۴ر۶ تا ۵ر۶ کھرب مکعب میٹر اور کوئلے کی پیداوار ۴۴ تا ۵ر۴۴ کروڑ ٹن کر دی جائے۔

اوسط سالانہ مجموعی زرعی پیداوار میں ۱۳ تا ۱۵ فیصد اضافہ کیا جائے۔ ۱۹۹۰ء تک اناج کی پیداوار بڑھا کر ۱۴ر۱ تا ۱۴ر۲ کروڑ ٹن، چقندر کی پیداوار ۱ر۳ تا ۲ر۳ کروڑ ٹن، آلو کی پیداوار ۵ر۴ تا ۷ر۴ کروڑ ٹن، سبزی کی پیداوار ایک کروڑ ۴۵ لاکھ سے ڈیڑھ کروڑ ٹن، گوشت کی پیداوار (ذبح کرنے کے بعد وزن کے مطابق) ۱ تا ۲ر۱ کروڑ ٹن، دودھ کی پیداوار ۵ر۴ تا ۵ر۵ کروڑ ٹن اور انڈوں کی پیداوار ۴۵ تا ۴۶ ارب عدد کر دی جائے۔ اس پنجسالہ مدت کے دوران ۱۴ لاکھ ۸۵ ہزار ہیکٹر سینچائی کی حامل زمین کو زیر کاشت لایا جائے اور ۱۶ لاکھ ۳۰ ہزار ہیکٹر دلدلی اور پانی بھری ہوئی زمین کو سکھایا جائے۔ ایسی ۶۰ لاکھ ہیکٹر زمین پر جسے سکھانے کی ضرورت نہیں ہے، زمین سدھار کا کام کیا جائے۔

روسی وفاق کے یورپی حصے میں بجلی کی پیداواری سہولتوں میں اضافہ کیا جائے۔ کالینن ایٹمی بجلی گھر کی اور اسمولینسک ایٹمی بجلی گھر کے دوسرے حصے کی تعمیر مکمل کر لی جائے کرسک، بالاکووو، تاتار اور روستوف کے ایٹمی بجلی گھروں میں اور ایٹمی حرارت پیدا کرنے والے گورکی اور وورونیژ پلانٹوں میں برقی پیداوار کی صلاحیتیں چالو کی جائیں اور کوستروما ایٹمی بجلی گھر اور وولگوگراد ایٹمی حرارت اور بجلی پلانٹ کی تعمیر شروع کی جائے۔ کراسنودار ایٹمی بجلی گھر کی اور کولا ایٹمی بجلی گھر کے تیسرے حصے کی تعمیر شروع کی جائے۔ ارگانائی پن بجلی گھر کی تعمیر کی رفتار تیز کی جائے، زاگورسک کو چالو کیا جائے، لینن گراد بجلی پمپڈ اسٹوریج بجلی گھر کی تعمیر تیز کی جائے۔

روسی وفاق کے غیر سیاہ مٹی والے منطقے کے زرعی، صنعتی کامپلکس کو مزید ترقی دی جائے اور اس کی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے۔ بڑے پیمانے پر مکانوں، سڑکوں اور خدماتی اداروں کی تعمیر جاری رکھی جائے اور دیہی آبادی کے کام کاج کے حالات اور روزمرہ کی سہولتوں کو بہتر بنایا جائے۔

ماسکو اور لینن گراد میں اور ماسکو منطقے اور لینن گراد منطقے میں سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی کی رفتار تیز کرنے اور قومی معیشت کی کارکردگی کو بڑھانے کے لئے دستیاب سائنسی اور پیداواری سہولتوں کا بہتر استعمال کیا جائے۔ پیداوار کو صرف موجودہ صنعتی اداروں اور کارخانوں کی نئے سرے سے مشین بندی اور جدید کاری، جدید ٹکنالوجیوں، لچکدار خودکار نظاموں اور روبوٹوں کے وسیع استعمال، بین شعبہ جاتی صنعتوں کی مزید تخصیص کاری اور ترقی اور محنت کی پیداواری صلاحیت میں اضافے کے ذریعے بڑھایا جائے۔ ساتھ ہی ساتھ کام کی جگہوں کی تعداد کم کی جاتی رہے۔ ماسکو اور لینن گراد میں ایسی پیداواری صلاحیتوں کو بند کرنے کا سلسلہ تیز کیا جائے جن کی مزید ترقی کا اب معاشی حیثیت سے جواز باقی نہیں رہا ہے۔ ماسکو کے علاقے اور اس کی جنگلاتی باغ پٹی کا ماحول کے تحفظ کی ضرورتوں اور تقاضوں کے مطابق معقول استعمال کیا جائے۔ ماسکو اور ماسکو علاقے کی اور لینن گراد اور لینن گراد علاقے کی مربوط اور جامع ترقی کو یقینی بنایا جائے۔ لینن گراد کو سیلابوں سے محفوظ رکھنے کے لئے تنصیبات کی تعمیر جاری رکھی جائے۔

تیمان، پیچورہ علاقائی، پیداواری کامپلکس کی مزید ترقی کو یقینی بنایا جائے کوئلہ کانوں کی تعمیر کی رفتار تیز کی جائے، نئے تیل میدان چالو کئے جائیں اور خام باکسائٹ اور خام ٹیٹانیم نکالنے سے متعلق ابتدائی کام شروع کیا جائے۔ اور جزیرہ نمائے کولا میں معدنیاتی وسائل کا زیادہ جامع استعمال کیا جائے۔

کرسک کے مقناطیسی انا ملی علاقائی، پیداواری کامپلکس میں خام لوہا نکالنے اور اس کو مرتکز کرنے اور برقی بھٹیوں کے فولاد اور بیلے ہوئے سامان کی پیداوار کے لئے اور خام دھات کے ارتکازی کارخانوں کے حد سے زیادہ راک اور فضلے کے بھرپور استعمال کے لئے نئی صلاحیتیں قائم کی جائیں۔ اوریل اسٹیل رولنگ مل میں کولڈ رولڈ پٹیاں بنانے کے لئے شعبے تعمیر کئے جائیں۔ غیر سیاہ مٹی کے مرکزی معاشی منطقے کی بھاری صنعت اور زرعی، صنعتی کامپلکس کی ترقی کو معقول انداز میں مربوط کیا جائے۔

شہر وولژسک (ماری خود اختیار سوویت سوشلسٹ جمہوریہ) میں غذائی صنعتوں اور تجارتی اور عوامی کیٹرنگ کے اداروں کے واسطے پیداواری ساز و سامان کی تیاری کیلئے مربوط کاموں کے بڑے پلانٹ نیز زنگ کی مزاحمت کرنے والے تیل کے پائپوں کی تیاری کے لئے وولژسک پائپ کارخانے میں ایک شعبہ تعمیر کیا جائے۔ گیس اور منجمد گیس نکالنے اور صاف کرنے کے لئے اور اس صنعتی مرکز میں جو استراخان کے منجمد گیس کے ذخائر کی بنیاد پر قائم کیا جا رہا ہے، گندھک کی پیداوار کے لئے صلاحیتوں کو چالو کیا جائے۔ والگا، اختوبا سیلابی میدانی علاقے

کو زیادہ موثر ڈھنگ سے ترقی دی جائے ۔

یورال علاقے میں، بشکیر، جنوبی یورال اور بیلویارسک ایٹمی بجلی گھروں میں، پیرم ریاستی علاقائی حرارتی بجلی گھر اور چیلیابنسک حرارت۔ اور بجلی گھر میں نئی صلاحیتیں چالو کی جائیں ۔میگنیتوگورسک آہن و فولادساز کارخانے کے فولاد ساز پلانٹ کے پہلے سکشن کی اور چھوٹے آہن و فولاد ساز پلانٹوں کی جدید کاری کی جائے ۔

سائبریائی معیشت کی تیز رفتار ترقی کو یقینی بنایا جائے ۔ اس علاقے میں ایندھن کی صنعت اور بجلی پیدا کرنے کی صلاحیتوں کو ترقی دینے اور مستحکم بنانے کے کام کو تیز کیا جائے ۔معدنیات، دوسری خام اشیاء اور لکڑی کے وسائل کی جامع پروسسنگ کو یقینی بنایا جائے۔ ملک کی مجموعی پیداوار میں علاقے کی توانائی صرف کرنے والی صنعتوں کے حصے کو بڑھایا جائے اور پروسسنگ کے صنعتوں، خاص طور پر میکانیکل انجینیرنگ کی متوازن ترقی کو یقینی بنایا جائے۔ مقامی غذائی بنیاد کو مستحکم بنایا جائے۔ تعمیراتی اور عمارتی سامان تیار کرنے والی صنعتوں اور ٹرانسپورٹ کی ترجیحی رفتار سے ترقی کو یقینی بنایا جائے ۔

مغربی سائبریا کے علاقائی پیداواری کامپلکس کی تعمیر جاری رکھی جائے ۔تیل اور گیس کی کھوج تیز کی جائے ۔تیل اور گیس کے میدانوں کو ترقی دی جائے اور اس کے لئے تمام مزدوری سہولتیں تعمیر کی جائیں۔ ملک کے یورپی حصے اور سائبریا کے جنوبی منطقوں تک ٹرنک گیس پائپ لائنیں تعمیر کی جائیں۔ سرگت ریاستی علاقائی حرارتی بجلی گھر ۲ کی تعمیر مکمل کرلی جائے اور نژنیوارتووسک اور یورینگوی ریاستی علاقائی حرارتی بجلی گھروں میں زائد صلاحیتیں چالو کی جائیں ۔

کزباس میں کوئلہ کان کنی کے اداروں کی تعمیر اور جدید کاری کی رفتار تیز کی جائے ۔ کاتون ین بجلی گھر، التائی کے معدنی کے کارخانوں اور تیومین کیمیکل پلانٹ کی تعمیر شروع کی جائے ۔کزنتسک کے آہن و فولادساز کارخانے کی جدید کاری کی جائے ۔مغربی سائبریا کے جنوبی منطقوں میں زمین سدھار کا کام جاری رکھا جائے اور التائی علاقے میں الیئ آبپاشی نظام کی تعمیر مکمل کرلی جائے ۔ اوربرنسک آبپاشی نظام کی تعمیر جاری رکھی جائے ۔

بیریلوزوود ریاستی علاقائی حرارتی بجلی گھر ۱ میں بجلی پیدا کرنے والے یونٹوں کو اور بیریلوزوود کھلے منہ کی کھان ۱ میں کوئلہ نکالنے کی صلاحیتوں کو چالو کیا جائے ۔ بوروودنسکی کھلے منہ کی کھان ۲ اور بیریلوزوود ریاستی علاقائی حرارتی بجلی گھر ۲ کی تعمیر شروع کی جائے اور کالنسک۔اچنسک علاقائی پیداواری کامپلکس کے قیام کے لئے دوسرا کام جاری رکھا جائے ۔

زیرتعمیر سایان علاقائی پیداواری کامپلکس کے صنعتی اداروں اور کارخانوں کی صلاحیتوں کو

چالو کیا جائے اور سایان الومنیم پلانٹ کی تعمیر کی رفتار کو تیز کیا جائے۔ دریائے انگارا کے نشیبی حصّے میں وسائل کی ترقی کا کام شروع کیا جائے۔ بوگوچانی پن بجلی گھر کی تعمیر جاری رکھی جائے اور وسطی ینی سی ای پن بجلی گھر کی تعمیر اور گوریوسکوے کے سیسہ اور جست کے ذخائر کی ترقی کے لئے تیاری کا کام شروع کیا جائے۔ ملوان کچی دھاتوں کے اور زیورنی ذخائر کی ترقی اور توگنوی کھلے منہ کی کھان کی ترقی شروع کی جائے۔ اور خارانور کھلے منہ کی کھان کی صلاحیتوں میں اضافہ کیا جائے گوسینو اوزیرسک ریاستی علاقائی حرارتی بجلی گھر کے دوسرے سکشن میں اور اولان۔ اودے حرارت اور بجلی پلانٹ ۲ میں صلاحتیں چالو کی جائیں۔

بائیکال، آمور ریلوے پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک ریلوں کی باقاعدہ آمدورفت شروع کی جائے اور بائیکال، آمور ریلوے کے منطقے کی بڑے پیمانے پر معاشی ترقی جاری رکھی جائے۔ جنوبی یاقوتیہ کے علاقائی پیداواری کامپلکس کے قیام کا کام جاری رکھا جائے۔ نیریونگری ریاستی علاقائی حرارتی بجلی گھر کے دوسرے سکشن کی صلاحیتیں چالو کی جائیں، سیلگدار اپیٹائٹ پلانٹ کی تعمیر شروع کی جائے۔ اور سوویت مشرق بعید میں مقامی کوکنگ کوئلہ اور خام لوہے پر کام کرنے والی لوہے اور فولاد کی بنیاد کے قیام کے لئے تیاری کا کام انجام دیا جائے۔ بیرکاکت، تومموت، یاقوتسک ریلوے لائن کی تعمیر شروع کی جائے۔

مشرق بعید میں غیر آہنی اور کمیاب دھاتوں کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ ایندھن اور بجلی کی صنعتوں کی ترجیحی رفتار سے ترقی کو یقینی بنایا جائے۔ اوخا، کومسومولسک آن آمور گیس پائپ لائن اور ڈیلوئی پن بجلی گھر ۲ میں اور بوریا پن بجلی گھر میں، کومسومولسک حرارت اور بجلی گھر ۳ اور یوسوری حرارت اور بجلی گھر میں بجلی پیدا کرنے کی اولیں یونٹیں چالو کی جائیں۔ اوست سریدنیکانسکایا پن بجلی گھر اور یاقوتسک ریاستی علاقائی حرارتی بجلی گھر ۲ کی تعمیر شروع کی جائے۔ خود اختیار سوویت سوشلسٹ جمہوریہ یاقوتیہ میں دیبوتالنسکی کان کنی اور ارتکازی پلانٹ کو مکمل کر لیا جائے۔ ماہی گیری میں اور دوسری سمندری غذاؤں کی پیداوار اور مچھلیوں سے تیار کی جانے والی اعلیٰ معیار کی اشیاء کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ سویابین، چاول اور دوسری زرعی اشیاء کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔
شمالی سائبیریا اور مشرق بعید کے منطقوں میں رہن سہن کے معیاروں میں ترجیحی اضافے کو یقینی بنایا جائے تاکہ وہاں سے نفری قوت کی منتقلی کو کم سے کم کیا جائے۔

شمالی قوموں کی معاشی سرگرمی کے روایتی طرز کو نئی تکنالوجی کی بنیاد پر بہتر بنایا جائے۔
سوویت سوشلسٹ جمہوریہ یوکرین میں صنعتی پیداوار کو ۱۸ تا ۲۱ فی صد بڑھایا جائے

۱۹۹۰ء تک بجلی کی پیداوار بڑھاکر ۲ کھرب ۲۰ ارب کلو واٹ گھنٹے کر دی جائے۔ چیبر لزبائل اور زاپورژئی کے ایٹمی بجلی گھروں کی تعمیر مکمل کر لی جائے۔ خیلنتسکی، روولز اور جنوبی یوکرین اور کریمیا کے ایٹمی بجلی گھروں اور اوڈیسہ ایٹمی حرارت اور بجلی گھر میں صلاحیتیں چالو کی جائیں، خارکوف ایٹمی حرارت اور بجلی پلانٹ اور نیستراور کانیف پن بجلی پمپیڈ اسٹوریج بجلی گھروں کی تعمیر شروع کی جائیں۔

کوئلہ کی کان کنی اور آہن و فولاد کی صنعتوں کی، خاص طور پر دونیتس علاقے ہیں، جدید کاری اور نئے سرے سے مشین بندی جاری رکھی جائے۔ زنگ آلود خام لوہے کو صاف کرنے کے لئے کریوائی روگ کان کنی اور ارتکازی پلانٹ ہیں اور خام مینگنیز کی کان کنی اور صفائی کے لئے تاوریا کان کنی اور ارتکازی پلانٹ میں نئی صلاحیتیں چالو کی جائیں۔ کیمیائی اور میکانیکل انجینیرنگ صنعتوں کی پیداوار میں تقریباً ۳۰ فی صد اضافہ کیا جائے۔ ہلکی صنعتوں کے سامان، خاص طور پر کتان کے کپڑوں اور ڈبی ہوئی چیزوں کی پیداوار میں قابل لحاظ اضافہ کیا جائے۔

اوسط سالانہ مجموعی زرعی پیداوار میں ۱۲ تا ۱۵ فی صد اضافہ کیا جائے۔ ۱۹۹۰ء تک اناج کی پیداوار بڑھاکر ۲ر۵ تا ۴ر۵ کروڑ ٹن، چقندروں کی پیداوار ۳ر۵ تا ۴ر۵ کروڑ ٹن، سورج مکھی کے بیجوں کی پیداوار ۲۹ لاکھ ٹن، سبزیوں کی پیداوار ۸۶ لاکھ ٹن، پھلوں اور بیریوں کی پیداوار ۵۴ لاکھ ٹن، گوشت کی پیداوار (ذبح کرنے کے بعد کے وزن کے مطابق) ۴۹ تا ۵۰ لاکھ ٹن، دودھ کی پیداوار ۲ کروڑ ۵۴ لاکھ تا ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن اور انڈوں کی پیداوار ۱۶ تا ۱۷ ارب عدد کر دی جائے۔ سینچائی کی سہولیات کی حامل زمینوں پر مکئی کی ضمانت شدہ پیداوار کے منطقے قائم کئے جائیں۔ اس پانچسالہ مدت کے دوران ۵ لاکھ ہیکٹر سینچائی کی سہولیات والی اور ۴ر۶ لاکھ ہیکٹر سکھائی ہوئی زمین کو زیر کاشت لایا جائے۔

سوویت سوشلسٹ جمہوریہ بیلوروس میں صنعتی پیداوار کو ۲۲ تا ۲۵ فی صد بڑھایا جائے۔ آلات سازی، ریڈیو انجینیرنگ، الکٹرونک اور برقی انجینیرنگ کی صنعتوں کی اور مویشی پالن اور چارہ کی پیداوار کے لئے مشین سازی کی ترجیحی شرح سے ترقی کو یقینی بنایا جائے۔

منسک ایٹمی حرارت اور بجلی پلانٹ میں بجلی پیدا کرنے کے پہلے یونٹ کو، پٹرولیم مصنوعات اور کیمیائی خام اشیا کی پیداوار کے لئے نووپولوتسک نیفتی اورگسینتیز پیداواری اسوسی ایشن میں اور موزیر آئیل ریفائنری میں صلاحیتیں چالو کی جائیں نیز شہر ژلوبن کے بیلوروسی آہن و فولاد ساز کارخانے میں دھاتی رسی کی پیداوار شروع کی جائے۔ ولادیمیر لینن کے نام سے موسوم منسک ٹریکٹر ورکس اسوسی ایشن کے صنعتی اداروں اور کارخانوں کی جدید کاری اور توسیع جاری رکھی جائے۔

اوسط سالانہ مجموعی زرعی پیداوار میں ۱۲ تا ۱۴ فی صد اضافہ کیا جائے۔ ۱۹۹۰ء تک اناج کی پیداوار بڑھاکر ۸۰ تا ۸۲ لاکھ ٹن، آلو کی پیداوار کم سے کم ایک کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن، چارے کی پیداوار چارہ یونٹوں کے ۲٫۷ تا ۲٫۸ کروڑ ٹن، گوشت کی پیداوار (ذبح کرنے کے بعد کے وزن کے مطابق) ۱۲ لاکھ تا ۱۳ لاکھ ٹن، دودھ کی پیداوار ۱۷ تا ۳۷ لاکھ ٹن اور انڈوں کی پیداوار ۳ ارب ۴۰ کروڑ تا ۳ ارب ۵۰ کروڑ عدد کردی جائے۔

اس پنجسالہ مدت کے دوران ۵ لاکھ ۲۰ ہزار ہیکٹر پانی بھری ہوئی اور دلدلی زمینات کو سکھایا جائے۔ ان میں سے ۴ لاکھ ۲۰ ہزار ہیکٹر زمین سب ڈرینج کے ذریعہ سکھائی جائے۔ پولیسیٹی نشیبی علاقے کی کھیتی کی زمینوں کے لئے سیلاب سے بچاؤ کی اولین ترجیحی سہولتوں کی تعمیر مکمل کرلی جائے۔

سوویت سوشلسٹ جمہوریہ ازبیکستان میں صنعتی پیداوار کو ۲۴ تا ۲۷ فی صد بڑھایا جائے۔ کیمیائی اور برقی انجینیرنگ صنعتوں کو نیز ہلکی صنعت، آلات سازی اور فارموں کی پیداوار کی پروسسنگ کے کام کو ترجیحی شرحوں سے ترقی دی جائے۔ بجلی کی پیداوار میں ۲۵ تا ۲۷ فی صد اور گندھک کے تیزاب کی پیداوار میں ۲۴ تا ۲۶ فی صد اضافہ کیا جائے۔ انگرین کھلے منہ کی کان میں نودواگز سکایا اور تالیمارذان ریاستی علاقائی حرارتی بجلی گھروں میں اور ازبیک آہن و فولاد ساز کارخانے میں نئی صلاحیتیں چالو کی جائیں۔ ایک زرعی مشینری پلانٹ کی تعمیر کی جائے۔

زراعت کی مجموعی اوسط سالانہ پیداوار میں ۱۴ تا ۱۶ فی صد اضافہ کیا جائے۔ ۱۹۹۰ء تک سوت کی پیداوار بڑھاکر ۱۸ لاکھ تا ۱۹ لاکھ ۳۰ ہزار ٹن، اس میں نفیس ریشوں والی اقسام کی کپاس کی کم سے کم ۵٫۴ لاکھ ٹن پیداوار بھی شامل ہے اناج کی پیداوار ۲۲ تا ۲۵ لاکھ ٹن، چارے کی پیداوار چارہ یونٹوں کے ۲ کروڑ ٹن، گوشت کی پیداوار (ذبح کرنے کے بعد کے وزن کے مطابق) ۴٫۵ تا ۴٫۶ لاکھ ٹن، دودھ کی پیداوار ۳۳ تا ۳۵ لاکھ ٹن اور انڈوں کی پیداوار ۲٫۷ تا ۳ ارب عدد کردی جائے۔ پھلوں، انگوروں، سبزیوں، خربوزوں اور تربوزوں کی فصلوں کی تیز رفتار ترقی کا اہتمام کیا جائے۔

موجودہ آبپاشی نظاموں کی جدیدکاری اور ان سے بہتر استفادہ کو یقینی بنایا جائے۔ اس پنجسالہ مدت کے دوران ۳٫۶ لاکھ ہیکٹر سینچائی کی سہولیات والی زمین کو زیر کاشت لایا جائے۔ اور چراگاہوں کی ۱۱ لاکھ ہیکٹر زمین کو سینچا جائے۔ ۴۸ لاکھ ہیکٹر کے رقبے پر چراگاہوں کو پانی فراہم کرنے کے نظاموں کی مرمت اور اصلاح کی جائے۔ کارشی اور دجیزاک کے صحرائی میدانوں کی جامع ترقی کا کام مکمل کرلیا جائے۔

سوویت سوشلسٹ جمہوریہ قزاخستان میں صنعتی پیداوار کو ۲۳ تا ۲۶ فی صد بڑھایا جائے۔ ایندھن اور توانائی کامپلکس غیر آہنی دھات ساز صنعت، آہن و فولاد ساز صنعت، میکانیکل انجینئرنگ اور کیمیائی اور پٹرو کیمیائی صنعتوں کی مزید ترقی کا اہتمام کیا جائے۔

پاولودار، ایکیباستوز علاقائی پیداواری کامپلکس کو ترقی دینے کا کام جاری رکھا جائے۔ ایکیباستوز کے کوئلہ میدانوں میں کوئلے کی پیداوار میں خاصا اضافہ کیا جائے اور مالکوبین کوئلہ میدانوں کو ترقی دینے کا کام شروع کیا جائے۔ ایکیباستوز ریاستی علاقائی حرارتی بجلی گھر ۲ میں نئی صلاحیتیں چالو کی جائیں، ایکیباستوز ریاستی علاقائی حرارتی بجلی گھر ۳ کی اور جنوبی قزاخستان ریاستی علاقائی حرارتی بجلی گھر کی تعمیر شروع کی جائے۔ شولبا پن بجلی گھر کی تعمیر مکمل کر لی جائے۔

تینگیز تیل میدانوں اور کاراچاگاناک کے منجمد گیس کے ذخائر کو ترقی دینے کا کام تیز کیا جائے۔ ژیریم کان کنی اور ارتکازی پلانٹ اور دژیزکازگان کان کنی اور آہن و فولاد ساز کارخانے میں خام دھاتوں کی کان کنی اور صفائی کے لئے صلاحیتوں میں اضافہ کیا جائے اور شالکیا ذخائر کو ترقی دی جائے۔ باکیرچک کان کنی اور آہن و فولاد ساز کارخانے کی، کائراکتی ٹنگسٹن، کوکتینکول مولیبڈنم اور بوشیکول تانبہ کان کنی اور ارتکازی پلانٹوں کی تعمیر شروع کی جائے۔

زراعت کی مجموعی اوسط سالانہ پیداوار میں ۱۳ تا ۱۵ فی صد اضافہ کیا جائے۔ ۱۹۹۰ء تک اناج کی پیداوار بڑھا کر ۳ تا ۳ر۱ کروڑ ٹن، گوشت کی پیداوار (ذبح کرنے کے بعد کے وزن کے مطابق) ۱۴ تا ۱۵ لاکھ ٹن، دودھ کی پیداوار ۵۴ تا ۵۵ لاکھ ٹن، انڈوں کی پیداوار ۴ ارب ۲۰ کروڑ تا ۴ ارب ۳۰ کروڑ عدد، اون کی پیداوار کم سے کم ایک لاکھ ۲۰ ہزار ٹن اور چارے کی پیداوار چارہ یونٹوں کے ۵ر۵ تا ۸ر۵ لاکھ ٹن کر دی جائے۔ فروخت کے لئے اعلیٰ درجے کے دورم اور سخت گیہوں کی نیز باجرہ اور بک وہیٹ کی پیداوار میں خاصا اضافہ کیا جائے۔ گائے، بیل اور نفیس اور کم نفیس اون والی بھیڑوں کی افزائش نسل کا کام جاری رکھا جائے۔ سینچائی کی حامل زمینوں کے معیار کو بہتر بنانے کے اقدامات عمل میں لائے جائیں اور ۷ر۶ لاکھ ہیکٹر رقبے پر موجودہ آبپاشی نظاموں کو تکنیکی حیثیت سے ترقی دی جائے۔ اس پنجسالہ مدت کے دوران ۴ر۱ لاکھ ہیکٹر سینچائی کی سہولیات کی حامل زمین کو زیر کاشت لایا جائے۔

سوویت سوشلسٹ جمہوریہ جارجیا میں صنعتی پیداوار کو ۲۲ تا ۲۵ فی صد بڑھایا جائے۔ برقی انجینئرنگ، الکٹرونک ریڈیو اور آلات سازی کی صنعتوں کے لئے ترقی اور اضافے کی ترجیحی شرحوں کو یقینی بنایا جائے۔

خودون پن بجلی گھر میں بجلی پیدا کرنے والے اولین یونٹوں کو چالو کیا جائے۔

مارنیولی قصبے میں چار جیائی ایٹمی بجلی گھر کی، ایک غیر معیار بند سازوسامان کے پلانٹ اور ایک رولنگ مل کی تعمیر شروع کی جائے۔ بنز روستاوی آہن و فولاد ساز کارخانے جدید کاری اور تبلیسی ریاستی علاقائی حرارتی بجلی گھر کی توسیع شروع کی جائے۔ پہاڑوں کاشتکاری کے لئے ٹریکٹر اور مشین سازی کا ایک پلانٹ اور کوتائسی موٹر ساز کارخانے کا دوسرا اسکشن تعمیر کیا جائے۔ مرابدا۔ اخلکالاکی ریلوے لائن چالو کی جائے اور قفقاز کے آر پار لانے اور لے جانے والی ریلوے کی تعمیر شروع کی جائے۔

زراعت کی مجموعی اوسط سالانہ پیداوار میں ۱۴ تا ۱۶ فی صد اضافہ کیا جائے۔ ۱۹۹۰ء تک چائے کی اعلیٰ درجے کی پتیوں کی پیداوار بڑھا کر ۵ر۶ لاکھ ٹن، پھلوں، بیریوں اور ترشوں کی پیداوار ۱۱ تا ۱۴ لاکھ ٹن، گوشت کی پیداوار (ذبح کے بعد کے وزن کے مطابق) ۲ر۳ لاکھ ٹن، دودھ کی پیداوار ۵ر۸ تا ۹ لاکھ ٹن اور انڈوں کی پیداوار ۲ر۱ ارب عدد کردی جائے۔ اس پنجسالہ مدت کے دوران ۶۰ ہزار ہیکٹر سینچائی کی سہولیات والی زمینوں کو زیر کاشت لایا جائے اور ۳۵ ہزار ہیکٹر دلدلی اور پانی سے بھری ہوئی زمین کو سکھایا جائے۔ کولچس نشیبی علاقے کی زمین کو سکھانے اور زیر کاشت لانے کا کام جاری رکھا جائے اور موجودہ آبپاشی نظام کی جدید کاری کی جائے۔ صحت گاہوں اور تفریح گاہوں کے علاقوں اور سیاحتی مراکز کو مزید ترقی دی جائے۔

سوویت سوشلسٹ جمہوریہ آذربائیجان میں صنعتی پیداوار کو ۲۲ تا ۲۵ فی صد بڑھایا جائے۔ الکٹرونک، ریڈیو انجینئرنگ اور آلات و اوزار سازی کی صنعتوں کی ترجیحی شرحوں سے ترقی کا اور بجلی صنعت، پٹروکیمیکل اور غذائی صنعتوں کے مزید فروغ کا اہتمام کیا جائے۔ بحیرۂ کیسپین اور جمہوریہ کے مغربی اور وسطی علاقوں میں تیل کی کھوج اور کنوؤں کی کھدائی کے کام کو وسیع کیا جائے۔ ۱۹۹۰ء میں تیل کی پیداوار ۴ر۱ تا ۵ر۱ کروڑ ٹن کردی جائے۔

آذربائیجان ریاستی علاقائی حرارتی بجلی گھر میں نئی صلاحیتیں چالو کی جائیں اور کیروف آباد میں ایک ایٹمی بجلی گھر اور نووو باکنسکایا حرارت اور بجلی گھر اور ٹرک سازی کے کارخانے کی تعمیر شروع کی جائے۔ ایتھیلین اور پروپیلین کی پیداوار اور صفائی کے لئے سہولتیں چالو کی جائیں۔

زراعت کی مجموعی اوسط سالانہ پیداوار میں ۱۴ تا ۱۶ فیصد اضافہ کیا جائے۔ ۱۹۹۰ء میں اناج کی کل پیداوار ۱۶ لاکھ ٹن، سوت کی پیداوار ۲ لاکھ ۳۸ ہزار ٹن، سبزیوں، خربوزوں اور تربوزوں کی پیداوار ۱۲ لاکھ ٹن، چارے کی پیداوار چارہ یونٹوں کے ۲۷ تا ۲۸ لاکھ ٹن، گوشت کی پیداوار (ذبح کرنے کے بعد کے وزن کے مطابق) ۲ لاکھ ۲۰ ہزار تا ۲ لاکھ ۲۵ ہزار ٹن، دودھ کی پیداوار ۱۲ تا ۱۳ لاکھ ٹن اور انڈوں کی پیداوار ایک ارب ۳۰ کروڑ عدد کردی جائے۔ اس پنجسالہ مدت کے دوران ۶ لاکھ ہیکٹر رقبے پر آبپاشی نظاموں کی تکنیکی حالت کو

بہتر بنایا جائے اور ۵۰۷ ہزار ہیکٹر سینچائی زمینات پر کاشت شروع کی جائے۔

بحرہ کیسپئین کے ساحل پر صحت اور تفریح گاہوں کا ایک ملک گیر اہمیت رکھنے والا خطہ قائم کرنے کا کام شروع کیا جائے۔

سوویت سوشلسٹ جمہوریہ لتھوانیا میں صنعتی پیداوار کو ۱۳ تا ۱۶ فیصد بڑھایا جائے۔ کمپیوٹر ساز وسامان، آلات و اوزار اور خود کاری کے ذرائع کی نیز ثقافتی اور گھریلو استعمال کی اشیاء کی پیداوار کی ترجیحی شرحوں کے ساتھ ترقی کو یقینی بنایا جائے۔ کیمیائی مصنوعات، ڈبہ بند گوشت، دودھ اور دودھ سے تیار کی جانے والی چیزوں، فرنیچر، کتان کے کپڑوں اور چمڑے کے جوتوں کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ انگنالینا ایٹمی بجلی گھر اور کیسیادورس پن بجلی پمپڈ اسٹوریج بجلی گھر میں، نیز کیدائنیائی کیمیائی پلانٹ میں گندھک کے تیزاب کی پیداوار کے لئے اور ماژیکیائی تیل صاف کرنے کے کارخانے میں تیل کی تیسرے درجے کی صفائی کے لئے کامپلکسوں کو چالو کیا جائے نیز سوویت یونین اور جرمن جمہوری ریپبلک کے درمیان ریل ناؤ شروع کی جائے۔

زراعت کی مجموعی اوسط سالانہ پیداوار میں ۱۴ تا ۱۶ فیصد اضافہ کیا جائے، ۱۹۹۰ء تک اناج کی پیداوار بڑھا کر ۴۰ لاکھ ٹن، آلو کی پیداوار ۲۵ لاکھ ٹن، چارے کی پیداوار چارہ یونٹوں کے کم سے کم ۱۰۱ کروڑ ٹن، گوشت کی پیداوار (ذبح کرنے کے بعد کے وزن کے مطابق) ۶ تا ۶ر۲ لاکھ ٹن اور دودھ کی پیداوار ۳۲ تا ۳۳ لاکھ ٹن کردی جائے۔ اچھی نسل کے مویشیوں کی افزائشِ نسل کے لئے بنیاد وسیع کی جائے تاکہ دوسری جمہوریاؤں کو مویشی فراہم کئے جاسکیں۔ اس پنجسالہ مدت کے دوران ۵ر۴ لاکھ ہیکٹر، سکھائی ہوئی زمین کو زیر کاشت لایا جائے۔

سوویت سوشلسٹ جمہوریہ مولداویا میں صنعتی پیداوار کو ۲۲ تا ۲۵ فیصد بڑھایا جائے۔ زرعی، صنعتی کامپلکس کو ترقی دینے اور اس کی معاشی کارکردگی میں اضافہ کرنے کا عمل جاری رکھا جائے۔ زرعی مشینری کے پلودسیلخوزماش اور مولد سیلخوزماش پلانٹوں کی تعمیر، بندیری سلک مل کی جدید کاری مکمل کرلی جائے۔ بورہول جیوفزیکل ساز وسامان اور کمپیوٹر ساز وسامان کی تیاری کے لئے کارخانے تعمیر کئے جائیں۔ ملبوسات، بُنی ہوئی چیزوں اور ڈبہ بند غذائی اشیا کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔

زراعت کی مجموعی اوسط سالانہ پیداوار میں ۱۵ تا ۱۷ فیصد اضافہ کیا جائے۔ ۱۹۹۰ء تک سبزیوں کی کُل پیداوار بڑھا کر ۱۵ لاکھ ٹن، پھلوں اور بیریوں کی کُل پیداوار ۱۷ لاکھ ٹن، دودھ کی کُل پیداوار ۱۴ تا ۱۵ لاکھ ٹن، گوشت کی کُل پیداوار (ذبح کرنے کے بعد کے وزن کے مطابق) ۵ر۳ تا ۶ر۳ لاکھ ٹن کردی جائے؛ پیوندی مکئی کے بیجوں کی فروخت بڑھا کر ۷۰ ہزار ٹن اور سورج مکھی کے بیجوں کی فروخت ۱۰ ہزار ٹن کردی جائے۔ ۵ر۱۰ لاکھ ہیکٹر آبپاشی زمینات کو زیر کاشت لایا جائے۔

سوویت سوشلسٹ جمہوریہ لاتویا میں صنعتی پیداوار کو ۱۳ تا ۱۶ فیصد بڑھایا جائے ؛ الکٹرونک، برقی انجینئرنگ اور کیمیائی صنعتوں تیز مواصلاتی ساز وسامان کی پیداوار کو ترجیحی شرحوں سے ترقی دی جائے۔ اعلیٰ معیار کی اشیائے صارفین کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے اور مچھلی سے تیار کی جانے والی اشیاء کی اقسام کے دائرے کو وسیع کیا جائے۔ ہلکی صنعت نیز تعمیراتی صنعت سے وابستہ کارخانوں کی نئے سرے سے مشین کاری اور جدید کاری کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ داؤ گا و پلس پن بجلی گھر میں نئی صلاحیتوں کو اور صنعتی روبوٹوں کی پیداوار کے لیے ریگا پلانٹ کے پہلے مرحلے کو چالو کیا جائے، سار کانائس دھات ساز کارخانے کی جدید کاری شروع کی جائے۔ جمہوریہ کی معیشت کو جلد سے جلد گیس مہیا کی جائے۔

زراعت کی مجموعی اوسط سالانہ پیداوار میں ۱۲ تا ۱۴ فیصد اضافہ کیا جائے۔ ۱۹۹۰ء تک اناج کی پیداوار بڑھا کر ۲۳ لاکھ ٹن، آلو کی پیداوار ۱۸ لاکھ ٹن، گوشت کی پیداوار (ذبح کے بعد کے وزن کے مطابق) ۶ ر ۳ تا ۷ ر ۳ لاکھ ٹن اور دودھ کی پیداوار ۲۰ تا ۲۲ لاکھ ٹن کر دی جائے کم سے کم ۶ ر ۲ لاکھ ہیکٹر پانی بھری ہوئی زمینوں کو سکھایا جائے۔

بحری ٹرانسپورٹ اور ماہی گیری کے بیڑے کو ترقی دی جاتی رہے اور بندرگاہ کی سہولتوں کو بہتر بنانے کا کام جاری رکھا جائے۔ صحت گاہوں اور صحت بنانے کے مرکزوں کی اور یور میلا صحت گاہ کے لئے زیریں ڈھانچے کی سہولتوں کی تعمیر کی رفتار تیز کی جائے۔

سوویت سوشلسٹ جمہوریہ کرغیزیہ میں صنعتی پیداوار کو ۲۱ تا ۲۴ فیصد بڑھایا جائے۔ بجلی صنعت، غیر آہنی دھات سازی کی صنعت، الکٹرونک اور ہلکی صنعتوں کو تیزی سے ترقی دی جائے۔ تاش، کومیرا اور شا میلدیسائی پن بجلی گھروں کو فرونزے حرارت اور بجلی پلانٹ ۲ میں حرارتی بجلی کی صلاحیتوں کو اور تاش، کومیر سیمی کنڈکٹرا شیاء کے پلانٹ کو چالو کیا جائے۔ کامبراتی پن بجلی گھر اور ساریدژانز کان کنی اور ارتکازی پلانٹ کی تعمیر شروع کی جائے۔ سونے کی کانکنی کے کرغیز مربوط صنعتی ادارے کی تعمیر شروع کی جائے۔ گلوکوز، فروکتوز شربت کی تیاری کیلئے بیلووودسک مربوط کارخانہ تعمیر کیا جائے۔

زراعت کی مجموعی اوسط سالانہ پیداوار میں ۱۳ تا ۱۵ فیصد اضافہ کیا جائے۔ چراگاہوں کی زمین کو بہتر بنا کر مویشیوں کی چارہ بنیاد کو مستحکم بنایا جائے۔ ۱۹۹۰ء تک گوشت کی پیداوار بڑھا کر (ذبح کے بعد کے وزن کے مطابق) ۲ ر ۲ تا ۳ ر ۲ لاکھ ٹن، دودھ کی پیداوار ۵ ر ۸ تا ۶ ر ۸ لاکھ ٹن، انڈوں کی پیداوار ۴۶ کروڑ اور اون کی پیداوار ۴۰ ہزار ٹن کر دی جائے۔ بیجوں کے کل یونینی ذخیرے میں چقندر کے ۱۵ ہزار ٹن بیج اور لوسرن کے ۶۵ تا ۷۰ ہزار ٹن بیج دیئے جائیں۔ اس پنجسالہ مدت کے دوران ۴۵ ہزار ہیکٹر سینچائی کی حامل زمین کو زیر کاشت لایا جائے۔ ساریدژانز دریا کے آبی اور توانائی وسائل سے جامع استفادے کے لئے

کام شروع کیا جائے ۔

سوویت سوشلسٹ جمہوریہ تاجیکستان میں صنعتی پیداوار کو ۲۳ تا ۲۶ فیصد بڑھایا جائے۔ بجلی، کیمیائی، ہلکی اور غذائی صنعتوں اور میکانیکل انجینئرنگ صنعت کو ترجیحی بنیادوں پر ترقی دی جائے۔ جنوبی تاجیکستان کے علاقائی، پیداواری کامپلکس کی مزید ترقی کو یقینی بنایا جائے۔ ہوگون پن بجلی گھر میں نئی صلاحیتیں چالو کی جائیں اور سنگتوداپن بجلی گھر کی تعمیر شروع کی جائے، یاوان الکٹروکیمیکل پلانٹ کی تعمیر جاری رکھی جائے اور تاجیک المونیم ساز کارخانے کی تعمیر مکمل کر لی جائے۔ قصبہ کُلیاب میں سونے کی کان کنی کے تاجیک صنعتی ادارے کی اور ایک اسٹوریج بیٹری پلانٹ کی تعمیر شروع کی جائے۔ کانی بادام اور کلیاب قصبوں اور فیض آباد ضلع میں کتائی اور بنائی کی ملیں تعمیر کی جائیں۔ پامیر پن بجلی گھر اور کورگان طیب اور کلیاب ریلوے کی تعمیر شروع کی جائے۔

زراعت کی مجموعی اوسط سالانہ پیداوار میں ۱۲ تا ۱۴ فیصد اضافہ کیا جائے۔ ۱۹۹۰ء تک سوتی ریشوں کی پیداوار بڑھا کر ۹ء۲ لاکھ ٹن جس میں نفیس ریشے کی کپاس کی ۸۸ ہزار ٹن پیداوار بھی شامل ہے گوشت کی پیداوار (ذبح کے بعد کے وزن کے مطابق) ایک لاکھ ۴۰ ہزار تا ایک لاکھ ۴۳ ہزار ٹن، دودھ کی پیداوار ۳ء۶ تا ۴ء۶ لاکھ ٹن اور انڈوں کی پیداوار ۱ء۷ تا ۲ء۷ کروڑ کر دی جائے۔ پھلوں کی باغبانی اور انگور کی کاشت کو فروغ دیا جائے۔ سبزیوں اور ڈیری پیداوار کے مضافاتی اور قصباتی منطقوں کی تشکیل کا کام، بڑی حد تک، مکمل کر لیا جائے۔ آلو کی کاشت کے لئے پہاڑی منطقوں اور پہاڑوں کے دامن میں ایک قابل بھروسہ بنیاد قائم کی جائے۔ اس پنجسالہ مدت میں ۶۵ ہزار ہیکٹر زمین کی سینچائی کی جائے اور دنگارا میدانی علاقے اور بیشقند وادی کو ترقی دینے کا کام جاری رکھا جائے۔

سوویت سوشلسٹ جمہوریہ آرمینیا میں صنعتی پیداوار کو ۲۴ تا ۲۶ فیصد بڑھایا جائے۔ میکانیکل انجینئرنگ، کیمیائی، ہلکی، غیر آہنی دھات سازی اور تعمیراتی اور عمارتی سامان تیار کرنے والی صنعتوں کے موجودہ صنعتی اداروں اور کارخانوں کی جدید کاری، نئے سرے سے مشین بندی اور توسیع کا کام جاری رکھا جائے۔

آرمینیائی ایٹمی بجلی گھر اور واردینس، دزیرموک ریلوے کے دوسرے سکشن کی تعمیر شروع کی جائے، پروگرام ماسٹر کنٹرولروں کی، خود کار مینی پولیٹروں کے لئے ہائیڈرولک ساز و سامان کی، خصوصی تکنالوجیکل ساز و سامان کی تیاری کے لئے پلانٹ نیز قصبہ کافان میں بنے ہوئے کپڑوں کی مل تعمیر کی جائے۔ بنی ہوئی چیزوں اور چمڑے کے جوتوں کی پیداوار کے لئے سہولتوں میں اضافہ کیا جائے۔

زراعت کی مجموعی اوسط سالانہ پیداوار میں ۱۲ تا ۱۴ فیصد اضافہ کیا جائے۔ ۱۹۹۰ء تک اناج کی

پیداوار بڑھا کر ۳ر۳ لاکھ ٹن، سبزیوں کی پیداوار ۵ لاکھ ٹن، پھلوں اور بیریوں کی پیداوار ۴ر۲ لاکھ ٹن، گوشت کی پیداوار (ذبح کرنے کے بعد کے وزن کے مطابق) ۳ر۱ لاکھ ٹن، دودھ کی پیداوار ۶ لاکھ ۲۵ ہزار ٹن، انڈوں کی پیداوار ۸ر۹ کروڑ کر دی جائے۔ آبپاشی نظاموں کی جدید کاری کی جائے، ۳۵ ہزار ہیکٹر سینچائی کی حامل زمین کو زیر کاشت لایا جائے۔

سوویت سوشلسٹ جمہوریہ ترکمانیہ میں صنعتی پیداوار کو ۲۰ تا ۲۳ فیصد بڑھایا جائے۔ معدنیاتی کھادوں کی پیداوار میں ۱۶۰ فیصد اضافہ کیا جائے اور گیس کی پیداوار ۸۶ ارب مکعب میٹر کر دی جائے۔ تیل اور گیس کے لئے ارضیاتی جانچ پڑتال تیز کی جائے۔ بجلی، ہلکی، غذائی اور میکانیکل انجینئرنگ صنعتوں کو تیز رفتار سے ترقی دی جائے۔ ماری ریاستی علاقائی حرارتی بجلی گھر کی تعمیر مکمل کر لی جائے، تیل صاف کرنے کے چاردژو کارخانے کو جلد سے جلد چالو کیا جائے، تاس حوض میں گرافیٹائزڈ الکٹروڈ پلانٹ اور ترکمان سخت ملواں مصنوعات کے پلانٹ کے پہلے مرحلوں کی تعمیر شروع کی جائے، وسطی ایشیائی پوٹاش فرٹیلائزر پلانٹ کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے۔ مشرقی ترکمان علاقائی پیداواری کامپلکس کے قیام کے لئے تحقیقات اور ڈیزائن سازی کا کام جاری رکھا جائے۔

زراعت کی مجموعی اوسط سالانہ پیداوار میں ۱۲ تا ۱۴ فیصد اضافہ کیا جائے۔ ۱۹۹۰ء تک، سوتی ریشوں کی پیداوار ۱۳ لاکھ ۹۸ ہزار ٹن جس میں نفیس ریشوں کی کپاس کی ایک لاکھ آٹھ ہزار ٹن پیداوار شامل ہے، سبزیوں اور تربوزوں، خربوزوں کی پیداوار ۹ لاکھ ٹن، گوشت کی پیداوار (ذبح کرنے کے بعد کے وزن کے مطابق) ۲ر۱ لاکھ ٹن، دودھ کی پیداوار ۸ر۳ لاکھ ٹن، انڈوں کی پیداوار ۳۹ کروڑ، اون کی پیداوار ۱۴ تا ۱۵ ہزار ٹن اور چارے کی پیداوار چارہ یونٹوں کے ۵۳ لاکھ ٹن کر دی جائے۔

اس پنجسالہ مدت کے دوران ایک لاکھ ہیکٹر آبپاشی کی سہولیات کی حامل زمین کو زیر کاشت لایا جائے۔ پانی کا بندوبست کرنے والی سہولتوں کی تعمیر اور قراقرم نہر کے منطقے میں زمینوں کی جامع ترقی کا کام جاری رکھا جائے۔

سوویت سوشلسٹ جمہوریہ استونیا میں صنعتی پیداوار کو ۱۳ تا ۱۶ فیصد بڑھایا جائے، شیل کی صفائی کی اور الکٹرونک صنعتوں اور آلات و اوزار سازی کو ترجیحی شرحوں سے ترقی دی جائے۔ ثقافتی اور گھریلو استعمال کی اشیاء کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ کوہ یمائے شیل کان کی تعمیر شروع کی جائے۔ نوودتالنسکی بحری بندرگاہ کی تعمیر مکمل کر لی جائے ویریشی، تالن گیس پائپ لائن تعمیر کی جائے۔

زراعت کی مجموعی اوسط سالانہ پیداوار میں ۱۲ تا ۱۴ فیصد اضافہ کیا جائے۔ ۱۹۹۰ء تک، چارے کی پیداوار یونٹوں کے ۴۴ لاکھ ٹن، گوشت کی پیداوار (ذبح کرنے کے بعد کے وزن کے مطابق) ۲ لاکھ ۴۵ ہزار تا

۲ لاکھ ۵۰ ہزار ٹن اور دودھ کی پیداوار ۱۴ لاکھ ٹن کر دی جائے ۔ بیکون سوروں کی افزائش نسل کو فروغ دیا جائے ۔ اس پنجسالہ مدت کے دوران ۸۵ ہزار ہیکٹر پانی بھری ہوئی زمین کو سکھایا جائے ۔

۱۳ - بیرونی معاشی تعلقات کی توسیع

برادرانہ سوشلسٹ ملکوں کے ساتھ معاشی تفاعل اور باہمی تعاون کو باہمی معاشی امداد کی کونسل کی رُکن ریاستوں کی چوٹی معاشی کانفرنس کے فیصلوں کی متواتر عمل آوری کی بنیاد پر جامع طور سے بہتر بنایا جائے اور اس میں اضافہ کیا جائے ۔ ان امکانات سے جو سوشلسٹ معاشی یکجہتی نے فراہم کئے ہیں، کلیدی قومی معاشی فریضوں کی انجام دہی کیلئے اور سوشلسٹ برادری کے اتحاد اور یکجہتی کو اور دنیا میں اس کے موقفوں کو مستحکم بنانے کے لئے بھرپور استفادہ کیا جائے ۔

برادرانہ ملکوں کے ساتھ مل کر سائنس، ٹکنالوجی، صنعت، زراعت، ٹرانسپورٹ اور بنیادی تعمیرات کے میدانوں میں اہم مسئلوں کے مشترکہ طور پر موثر حل دریافت کرنے نیز پیداوار، فائدہ مند تجارت اور تعاون کی دوسری شکلوں میں تخصیص کاری اور تعاون کی نئی شکلیں اور انھیں فروغ دینے کے مواقع تلاش کرنے کی غرض سے باہمی معاشی امداد کی کونسل کے دائرے کے اندر اور دو فریقی بنیاد پر بھی معاشی، سائنسی اور ٹکنالوجیکل پالیسیوں میں ارتباط پیدا کیا جائے ۔ معاشی اور سماجی ترقیاتی منصوبوں میں زیادہ سے زیادہ حد تک تال میل پیدا کیا جائے ۔ باہمی معاشی امداد کی کونسل کے دوسرے ملکوں کے ساتھ مل جل کر سوشلسٹ جمہوریہ ویت نام، جمہوریہ کیوبا اور عوامی جمہوریہ منگولیا کو ترقی کی رفتار تیز کرنے، سماجی پیداوار کی کارکردگی بڑھانے اور محنت کی بین الاقوامی تقسیم میں ان کی ساجھے داری کو وسیع کرنے کے لئے بین الاقوامیت پسندانہ امداد دینے کا سلسلہ جاری رکھا جائے ۔

باہمی معاشی امداد کونسل کے رُکن ملکوں کی ۲۰۰۰ء تک کیلئے سائنسی اور ٹکنالوجیکل ترقی کے مشترکہ جامع پروگرام کو متواتر روبعمل لایا جائے ۔ ترقی یافتہ مشینری، ٹکنالوجیوں اور اشیا کی ترقی اور ترویج میں، ان حلوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو اجتماعی بنیاد پر مرتب کئے گئے ہیں، باہمی معاشی امداد کی کونسل کے رُکن ملکوں کے ساتھ تعاون کو وسیع کیا جائے ۔ پیداواری مجموعوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کو اس کام میں زیادہ سرگرمی کے ساتھ شامل کیا جائے، اس کے لئے اور باتوں کے علاوہ برادرانہ ملکوں کے صنعتی اداروں

اور کارخانوں کے ساتھ راست پیداواری رابطوں کو فروغ دیا جائے اور مشترکہ صنعتی ادارے اور کارخانے بھی قائم کئے جائیں۔ باہمی لین دین کے مال کے تکنیکی اور معاشی معیاروں اور خوبیوں کو ہر طرح بہتر بنایا جائے۔ باہمی معاشی امداد کی کونسل کے چوکھٹے کے اندر معیار بندی اور یکسانیت کو وسیع کیا جائے۔

باہمی معاشی امداد کی کونسل کے رُکن ملکوں کے ساتھ مل جل کر کئی بڑے پیمانے کے پروجیکٹوں کی عمل آوری کو یقینی بنایا جائے جیسے یامبورگ سے سوویت یونین کی مغربی سرحد تک گیس پائپ لائن، نیوکلیائی بجلی گھروں اور حرارتی بجلی گھروں اور کریوائی روگ کانکنی اور کنسنٹریشن پلانٹ کی تعمیر، کیسپین کے نشیبی علاقوں میں تیل اور گیس کے علاقوں کی ترقی اور سوشلسٹ برادری کے ملکوں کے مربوط برقی گرڈ کی مزید توسیع۔ ان اقدامات کو جو زراعت کی مادی اور تکنیکی بنیاد کو ترقی دینے، ہلکی اور غذائی صنعت کے کارخانوں کی نئے سرے سے مشین بندی کرنے اور غذائی اشیا اور اشیائے صارفین کے باہمی لین دین کو وسیع کرنے کے لئے مل جل کر مرتب کئے گئے ہیں عملی جامہ پہنایا جائے۔ ایندھن اور خام اشیا کے معقول استعمال اور ان کی جامع بچت، پیداوار میں بجلی اور اشیا کے فی یونٹ صرفے میں کمی اور توانائی کے نئے وسائل کی ترقی کے لئے برادرانہ ملکوں کے ساتھ مل جل کر جو اقدامات طے کئے گئے ہیں، انھیں روبعمل لایا جائے۔

ان سوشلسٹ ملکوں کے ساتھ جو باہمی معاشی امداد کونسل کے رُکن نہیں ہیں، معاشی، سائنسی اور تکنیکی تعلقات کو ترقی دی جائے اور مستحکم بنایا جائے۔ ان ملکوں کے ساتھ تعاون کی شکلوں کو بہتر بنایا جائے۔

ترقی پذیر ملکوں کے ساتھ تعاون کو گہرا کیا جائے۔ انھیں صنعتی اور برقی انجنیئرنگ پروجیکٹوں کی تعمیر میں، ٹرانسپورٹ زرعی، مشین بندی اور آبپاشی کی ترقی میں، معدنیات اور ایندھن کے وسائل کے لئے ارضیاتی کھوج میں، عملے کی تربیت میں اور دوسرے میدانوں میں مدد دی جائے۔ دوسری طرف ان ملکوں میں ان کی قومی دولت کے زیادہ وسیع پیمانے پر صنعتی استعمال کی اور ان کے اجناس واشیا کے وسائل میں اضافے کی، ان کی قومی معیشتوں کی تشکیل اور ترقی کی اور آزادی و خودمختاری اور ترقی کی شاہراہ پر ان کی پیش قدمی کی حوصلہ افزائی اور اعانت کی جائے۔ ان ملکوں کے ساتھ تجارتی، معاشی، سائنسی اور تکنیکی تعلقات کے طویل مدتی مربوط پروگراموں کی متواتر عمل آوری جاری رکھی جائے۔

ان سرمایہ دارانہ ملکوں کے ساتھ جو تعاون میں دلچسپی رکھتے ہیں، باہمی طور پر فائدہ مند اور مساویانہ بنیاد پر پائیدار تجارتی، معاشی، سائنسی اور تکنیکی تعلقات کو ترقی دی جائے اور ان کے ساتھ تعاون کی شکلوں کو بہتر بنایا جائے۔

بیرونی ملکوں کے ساتھ تجارت کے ڈھانچے کو بہتر بنایا جائے اور اس کے لئے سب سے بڑھ کر اعلیٰ درجہ

کی پروسیسنگ کے ساتھ مشینری، سازوسامان اور دوسری مصنوعات کی فروخت میں اضافہ کیا جائے۔

۱۴۔ قومی معیشت کی انتظام کاری میں بہتری

قومی معیشت کی انتظام کاری کو مزید بہتر بنایا جائے۔ منصوبہ بندی، معاشی وسیلوں اور ترغیبات اور انتظام کاری کے تنظیمی ڈھانچوں کے بنیادی اتحاد اور موثر تفاعل کو یقینی بنانے کی غرض سے معاشی انتظام کاری کے نظام کو جامع طور پر ترقی دی جائے۔ اس نظام کو اس طرح بنایا اور آراستہ کیا جائے کہ وہ پیداواری ترقی کے شدت کارانہ عوامل کے استعمال، تیز رفتار سائنسی اور تکنیکی ترقی اور سماجی ضروریات کی ممکنہ حد تک زیادہ سے زیادہ تکمیل و تسکین کی سمت پیش قدمی کو آسان بنائے۔

۱۲ ویں پنجسالہ منصوبے کی مدت کے دوران قومی معیشت کے تمام شعبوں میں انتظام کاری کے نئے طریقوں کو رائج کیا جائے۔

قومی معیشت کی انتظام کاری میں جمہوری مرکزیت کو ثابت قدمی کے ساتھ کامل بنایا جائے اور فروغ دیا جائے جو متحدہ مرکزی قیادت اور معاشی انتظام کاری کی تمام سطحوں پر پہل کاری، تخلیقی کاوش اور زیادہ ذمہ داری کو یکجا کرتی ہے۔ پیداوار کے انتظام والنصرام میں محنت کش عوام کو زیادہ سے زیادہ وسیع پیمانے پر شریک کار بنایا جائے۔

قومی معیشت کی مرکزبند رہنمائی کے اصول کو مستحکم بنایا جائے۔ معاشی انتظام کاری کے اعلیٰ حلقوں کی کوششوں کو، سب سے پہلے سماجی اور معاشی ترقی کے اہم مسئلوں کو حل کرنے پر، قومی معاشی تنصیبات کو بہتر بنانے پر، کلیدی سائنسی اور تکنیکی ذریعوں کی عمل آوری پر اور پیداواری مجموعوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کے کام کے لئے بہتر حالات کی تخلیق پر مرکوز کیا جائے۔ شعبہ جاتی انتظامی اداروں کے کام کے معیار کو بلند کیا جائے۔

یونینی اور خود اختیار جمہوریاؤں کی مجالس وزراء کے اور عوامی نمائندوں کی سوویتوں کے حقوق وسیع کئے جائیں اور معاشی اور سماجی ترقی کے سوالوں کے بروقت اور صحیح حل کے لئے ان کی ذمہ داری میں اضافہ کیا جائے۔

کام کے اجتماعیوں سے متعلق سوویت یونین کے قانون کی دفعات کی متواتر عمل آوری کو یقینی بنایا جائے اور منصوبوں کی تیاری اور پیداواری، معاشی اور سماجی ذریعوں کی انجام دہی میں کام کے اجتماعیوں کے رول کو بڑھایا جائے۔

سیاسی اور معاشی رہنمائی کے اتحاد، اچھی تنظیم، عملی خصوصیات اور اوصاف، قابلیت اور صلاحیت، نظم وضبط اور تفویض شدہ کام کے لئے ہر فرد کی شخصی ذمہ داری جیسے اہم لینینی اصولوں پر مبنی انتظام کاری کا

سوشلسٹ انداز ہر جگہ قائم اور رائج کیا جائے۔

عملے سے، خاص طور پر رہنما عملے سے سخت تقاضے کئے جائیں۔ مزدوروں کو پرکھنے میں، سب سے پہلے، پیداواری، سائنسی اور تکنیکی فریضوں کی انجام دہی میں ان کے شخصی حصّے کو، ان کے اخلاقی اور سیاسی اوصاف کو اور کام منظم کرنے کی ان کی قابلیت کو بنیاد بنایا جائے۔

سوشلسٹ لا اینڈ آرڈر کو مستحکم بنایا جائے اور محکمہ پرستی اور علاقہ پرستی کے تمام مظاہر کے خلاف ثابت قدمی سے جدوجہد کی جائے۔ معاشی قوانین کو بہتر بنایا جائے۔ خود پسندانہ اور متکبرانہ نظم ونسق، کم ظرفانہ سرپرستی، پیداواری مجموعوں، صنعتی اداروں کارخانوں، اجتماعی فارموں اور ریاستی فارموں کی معاشی سرگرمی پر غیر واجب ضابطہ پرست دباؤ اور بندشوں کو خارج از امکان بنا دیا جائے۔

باہمی معاشی امداد کونسل کے رُکن ملکوں کے ساتھ منصوبہ بندی اور معاشی انتظام کاری میں ترقی یافتہ تجربوں کے تبادلے کو بہتر بنایا جائے۔

اہم پیداواری عنصر۔ پیداواری اور تحقیقاتی و پیداواری مجموعوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کے رول میں، ان کے حقوق اور ذمہ داریوں کے بنیادی اتحاد کو یقینی بناتے ہوئے اضافہ کیا جائے۔ پیداواری مجموعوں اور صنعتی اداروں اور کارخانوں کی معاشی خودمختاری کو اور پیداوار کی تکنیکی طور پر نئے سرے سے مشین بندی کرنے اور پیداوار کو کامل بنانے اور منصوبہ بندی کا کام انجام دینے کے امکانات کو کافی وسیع کیا جائے۔

اپنے کام کے آخری نتائج کے لئے، پیداوار اور مصنوعات کی فراہمی سے متعلق کنٹریکٹ وعدوں کی تکمیل کے لئے اور تمام اقسام کے وسائل کے زیادہ موثر استعمال کے لئے پیداواری مجموعوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کی معاشی ذمہ داری میں اضافہ کیا جائے۔ معاشی میکانزم کو ایسا بنانے کی کوشش کی جائے کہ وہ کام کے اجتماعیوں کو اضافے کی شرحوں کو ممکنہ حد تک تیز کرنے اور پیداواری کارکردگی کو بڑھانے میں، نئی مشینری اور ترقی یافتہ جانکاری کو رائج کرنے، ٹکنالوجیوں اور محنت کی تنظیم کو متواتر کامل بنانے اور اعلیٰ معیار کی پیداوار اور مصنوعات تیار کرنے میں کام آسکے۔ چیکنگ خدمات کے کام کو بہتر بنایا جائے۔

اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ پیداواری مجموعوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کو پیداوار کی ترقی، محنت کے معاوضے کی ادائیگی اور سماجی سوالوں کے حل کے لئے جو رقمیں ملتی ہیں، ان کا انحصار سختی سے ان کی معاشی سرگرمی کے آخری نتائج پر ہو۔ پیداوار کی ترقی اور سماجی فریضوں کی انجام دہی کے لئے ان رقموں کے استعمال میں جو پیداواری مجموعوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کے پاس بچ جاتی ہیں، کام کے اجتماعیوں کو زیادہ آزادی دی جائے۔ ان اقدامات کی عمل آوری کے لئے جن پر پیداواری مجموعوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کے سرمائے سے اور بینک قرضوں کے ذریعہ رقمیں خرچ کی جاتی ہیں، ضروری مادّی اور تکنیکی

وسائل ترجیحی بنیادوں پر مخصوص کرنے کا اہتمام کیا جائے۔
سوشلسٹ مسابقت کی شکلوں اور تنظیم کاری کو بہتر کیا جائے اور اس کو محنت کے اعلیٰ نتائج حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا جائے۔
منصوبہ بندی کی سائنسی سطح کو بلند کیا جائے۔ ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کی تیز رفتاری پر، سماجی پیداوار کے ایک ترقی یافتہ ڈھانچے کی تشکیل، اس کی شدت کاری اور اچھی طرح سے متوازن اور متناسب ترقی پر اور پیداواری، سائنسی اور تکنالوجیکل صلاحیت کے موثر استعمال پر اس کے اثر کو بڑھایا جائے۔ سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی کی مکمل منصوبہ بندی رائج کی جائے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں کہ منصوبے کے نشانے سائنسی اور تکنالوجیکل ترقی پر مبنی ہوں اور نئی مشینری اور تکنالوجیوں کے وسیع استعمال کی بنیاد پر ہر شعبے کی ترقی کا اہتمام کیا جائے۔
طویل مدتی پیش قیاسی اور طویل مدتی اور موجودہ منصوبہ بندی کے درمیان باہمی تعلق کو مستحکم بنایا جائے۔ منصوبوں کے تخمینوں میں خودکار نظام کا زیادہ سے زیادہ وسیع استعمال کیا جائے اور شعبہ جاتی اور محکمہ جاتی خودکار کنٹرول نظاموں کے ساتھ اس کے تفاعل کو یقینی بنایا جائے۔
تمام سطحوں پر معاشی سرگرمی کی تنظیم میں پنجسالہ منصوبوں کے رول کو بڑھایا جائے۔ منصوبے کی تکمیل میں نظم و ضبط کو مضبوط بنایا جائے۔ انتظام کاری کی تمام کڑیوں میں ضروری پیداواری اور مالی وسائل کو مستحکم بنایا جائے۔
منصوبہ بندی میں ترقی یافتہ معاشی اصولوں اور معیاروں کے نظام کی ترویج کو یقینی بنایا جائے۔ انتظام کاری اور منصوبہ بندی کی تمام سطحوں پر معیار پر مبنی طریقے وسیع پیمانے پر استعمال کئے جائیں۔
منصوبے کے اشاریوں کے نظام کو کامل بنایا جائے، انھیں حتمی قومی معاشی نتائج کے ساتھ زیادہ مضبوطی سے جوڑا جائے اور محنتی، مادّی اور مالی وسائل کے استعمال اور پیداوار اور مصنوعات کے معیار اور ان کی تجدید کے امکان کی عکاسی کرنے والے اشاریوں کی اہمیت کو بڑھایا جائے۔
شعبہ جاتی، علاقائی اور پروگرام کی منصوبہ بندی کی ایکتا کو یقینی بنایا جائے۔ باہمی تعلق رکھنے والے شعبوں میں منصوبہ بندی کی سطح کو بلند کیا جائے۔ علاقوں کی جامع معاشی اور سماجی ترقی کی، معاشی منطقوں اور علاقائی پیداواری کامپلکسوں کی منصوبہ بندی کو بہتر بنایا جائے۔
ملک کے مرکزی سائنسی معاشی ادارے کی حیثیت سے سوویت یونین کی ریاستی منصوبہ ساز کمیٹی کے رول اور اس کی ذمہ داری کو بڑھایا جائے۔
مالی نظام کو بہتر بنایا جائے، قومی معاشی انتظام میں، سماجی پیداوار کی اعلیٰ کارکردگی کو یقینی

بنانے میں اور وسائل کے معقول استعمال پر کنٹرول میں اس کی اہمیت کو بڑھایا جائے۔ ادائیگیوں کے نظم وضبط کو مستحکم بنایا جائے۔

مادی اور تکنیکی سپلائی کے ملک گیر نظام کو ترقی دی جائے اور اس کو کامل بنایا جائے، اشیاء کی فراہمی کے بارے میں ذمہ داریوں کی تکمیل کے لئے اور ایندھن، خام اور دوسری اشیاء اور ثانوی وسائل کے کفایت شعارانہ اور معقول استعمال کے لئے مادی اور تکنیکی فراہمی سے متعلق سوویت یونین کی ریاستی کمیٹی اور فراہمی کے اداروں کی ذمہ داری کو بڑھایا جائے۔ پیداوار اور مصنوعات کے تکنیکی معیاروں اور خوبیوں پر اثر انداز ہونے کے صارفین کے امکانات کو وسیع کیا جائے، ہمہ گیر معاشی تعلقات اور تھوک تجارت کو ترقی دی جائے۔

معاشی وسیلوں اور ترغیبات کی تاثیر میں اضافہ کیا جائے۔ انتظام کاری کے کفایت شعارانہ طریقوں کے رول کو بڑھایا جائے، تمام پیداواری کڑیوں میں روزمرہ اور دوسری خدمات کے شعبے میں لاگت کھاتہ کو فروغ دیا جائے۔ پنجسالہ منصوبے کے تحت تفویض کردہ ذمہ داریوں اور ان معاشی معیاروں کی بنیاد پر جو پیداواری مجموعوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کے صوابدید پر چھوڑی جانے والی رقم کی مقدار کو ان کے کام کے نتائج سے جوڑتے ہیں، لاگت کھاتہ تعلقات کو زیادہ سے زیادہ استوار اور مستحکم کیا جائے۔ پنجسالہ منصوبے کی عمل آوری کے دوران ان معیاروں کے استحکام کو یقینی بنایا جائے۔ کام کے اجتماعیوں کے ارکان کو مادی صلہ عطا کرنے کی خاطر اپنی رقمیں استعمال کرنے کے معاملے میں پیداواری مجموعوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کے امکانات کو وسیع کیا جائے۔

پیداوار کی تاثیر کو بڑھانے میں، کفایت شعاری کے نظام کی پابندی میں، بنیادی پیداواری اثاثوں کی تجدید کرنے، کام چلاؤ سرمائے کے کاروبار کو تیز کرنے، پیداواری لاگتوں کو گھٹانے اور پیداواری نفع بخشی کو بڑھانے میں معاشی وسیلوں کی اہمیت کو خاصا بڑھایا جائے۔ سامان کی ٹوٹ پھوٹ اور فرسودگی کی منہائیوں کو استعمال کرنے کے معیاروں اور قواعد وضوابط پر نظرثانی کی جائے۔

قیمتوں اور ٹیرف کے نظام کو بہتر بنایا جائے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ قیمتیں پیداوار کے کیفیتی اشاریوں اور محنت کے سماجی لحاظ سے لازمی صرف کی پوری طرح عکاسی کریں۔

وسائل کے معقول اور کفایت شعارانہ استعمال کو یقینی بنانے میں اور بدانتظامی اور فضول خرچی کے خلاف اور سوشلسٹ املاک کے تحفظ کے لئے جدوجہد کو تیز کرنے میں حساب کتاب، اعداد و شمار اور نگرانی کے رول کو بڑھایا جائے۔ نگرانی اور معائنے کے کام کو بہتر بنایا جائے، محکمہ جاتی نگرانی نظام کو بہتر بنانے کے اقدامات کئے جائیں اور اس کی کارکردگی میں اضافہ کیا جائے۔ حساب و کتاب کو کم اور سیدھا سادہ بنایا جائے۔

قومی معیشت کی ہر سطح پر اور ہر کڑی میں انتظام کاری کے تنظیمی ڈھانچے کو بہتر بنایا جائے ۔ قومی معیشت اور صنعت کے شعبوں کی انتظام کاری کے لئے، جہاں بھی ضروری ہو، نئی عام اسکیموں کو ٹھیک ٹھاک یا مرتب کیا جائے جن میں انتظام کاری کے زیادہ تر دوہری کڑی نظام کی سمت عبور کا اہتمام کیا گیا ہے ۔ یونینی جمہوریاؤں کی قومی معیشتوں کے انتظامی ڈھانچے کو، محنت کی قومی تقسیم میں ان کے رول اور مقام کو دھیان میں رکھتے ہوئے بہتر بنایا جائے ۔

باہمی تعلق رکھنے والے شعبوں کے گروپوں کے انتظام و انصرام کے لئے ادارے قائم کئے جائیں بین شعبہ جاتی انتظام کاری کی شکلوں کو کامل بنایا جائے ۔ معاشی انتظام کے نئے طریقوں کی ترویج اور پیداواری مجموعوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں کے حقوق میں توسیع کو پیش نظر رکھتے ہوئے وزارتوں اور محکموں کے کاموں اور ڈھانچے کا تعین کیا جائے ۔ ان کی کوششوں کو شعبہ جاتی ترقی کے امکانات کا تعین کرنے، اہم معاشی تناسبات تشکیل دینے اور ایک مربوط سائنسی، ٹکنالوجیکل اور سرمایہ کاری کی پالیسی مرتب کرنے اور روبعمل لانے پر مرکوز کیا جائے ۔ ریاستی منصوبوں کی تکمیل، جدید تکنیکی سطح پر شعبے کی جامع ترقی، پیداواری تخصیص کاری اور تعاون کے سوالوں کے موثر حل کے لئے اور شعبے کی پیداوار اور مصنوعات کے سلسلے میں قومی معیشت اور آبادی کی ضروریات کی تکمیل کیلئے وزارتوں اور محکمے کی ذمہ داری کو بڑھایا جائے ۔ وزارتوں اور محکموں کے کام کے طور طریقوں کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں ۔

پیداواری اور تحقیقاتی پیداواری مجموعوں کو ترقی دی جائے اور ان کے سائنسی اور ٹکنالوجیکل حصوں کو مستحکم بنایا جائے ۔ سائنسی، ٹکنالوجیکل اور معاشی مسئلوں کے حل کی رفتار تیز کرنے کی غرض سے، جہاں بھی ضروری ہو، بین شعبہ جاتی پیداواری مجموعے قائم کئے جائیں ۔ بڑے، اوسط اور چھوٹے تخصیصی صنعتی اداروں اور کارخانوں کے زیادہ سے زیادہ اتحاد اور اکجائی کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے ۔

انتظامی مشینری کے کام کو زیادہ اثر آفریں بنایا جائے، انتظامی اداروں کے درمیان حقوق اور ذمہ داریوں کا زیادہ سے زیادہ ٹھیک ٹھیک تعین کیا جائے، ضرورت سے زیادہ عناصر کو ختم کیا جائے، کام میں دو دھرے پن اور تکرار کا خاتمہ کیا جائے، تنظیم کو بہتر بنایا جائے اور انتظامی کام کی تکنیکی سطح میں اضافہ کیا جائے ۔

پیداواری عملے اور منیجریل عملے کے درمیان زیادہ سے زیادہ عددی توازن قائم کرنے کے لئے کام کیا جائے ۔ منیجریل مشینری کو کافی سیدھا سادا بنایا جائے اور اس کو چلانے کی لاگت گھٹائی جائے ۔ روزمرہ کے سوالوں کو بر وقت اور زیادہ مستعدی سے حل کیا جائے، اس بات کو ممکن بنایا جائے کہ مرکزی انتظامی اداروں کو چھوٹے چھوٹے سوالوں اور ثانوی اہمیت رکھنے والے سوالوں پر غور کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے ۔ کام میں ضابطہ پرستی اور دفتری طوالت کو سختی کے ساتھ ختم کیا جائے، احکامات اور ہدایات کی تعداد بڑی حد تک گھٹا دی جائے ۔

معاشی، سماجی اور ثقافتی ترقی کے اہتمام وانصرام میں جمہوریائی اور مقامی اداروں کے رول اور ذمہ داری میں اضافہ کیا جائے ۔ ان شعبوں کی منصوبہ بندی اور انتظام کاری میں جو آبادی کی ضروریات کی

تکمیل سے راست تعلق رکھتے ہیں، ان اداروں کے حقوق وسیع کئے جائیں۔

یونینی اور خود اختیار جمہوریاؤں کی مجالس وزراء اور عوامی نمائندوں کی مقامی سوویتوں کی انتظامی کمیٹیوں کے کام کو کامل بنایا جائے، ان کے زیر انتظام علاقوں کی معیشت کی جامع ترقی، محنت، خام مال، ایندھن اور بجلی کے وسائل کے معقول استعمال، پیداوار میں تعاون، ماحولیاتی تحفظ اور معاشی کارکردگی میں اضافے کو یقینی بنانے میں ان کے رول کو بڑھایا جائے۔ مقامی بجٹوں کی آمدنیوں کو متعلقہ علاقوں میں واقع پیداواری مجموعوں، صنعتی اداروں اور کارخانوں اور تنظیموں کی معاشی سرگرمی کے نتائج پر زیادہ سے زیادہ منحصر بنایا جائے۔ سماجی اور پیداواری زیریں ڈھانچے کی ترقی کے لئے صنعتی اداروں اور کارخانوں کے بجٹ وسائل اور فنڈوں کے مشترکا استعمال کے طریقے کو وسیع پیمانے پر رائج کیا جائے۔ مکانوں کی تقسیم پر موثر کنٹرول کو یقینی بنایا جائے۔

منیجریل عملے اور ماہروں کی، خاص طور سے اعلیٰ اور درمیانی صفوں کے منیجروں اور ماہروں کی تربیت کے نظام کو نئی ضروریات اور تقاضوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے بہتر بنایا جائے، ایسے کارکن تیار کئے جائیں جو جدید سائنسی، تکنیکی اور معاشی علم اور معلومات کے ساتھ ساتھ وسیع نقطۂ نظر، اچھی تنظیمی مہارت اور سلیقہ اور مسائل کو، خاص طور سے ملک گیر مفادات کے زاویۂ نگاہ سے حل کرنے کی صلاحیت اور اہلیت رکھتے ہوں۔ منیجروں اور ماہروں کے انتخاب، تعیناتی اور از سر نو تربیت کو بہتر بنایا جائے۔

• • •

۱۹۸۶ء – ۱۹۹۰ء کے لئے اور ۲۰۰۰ء تک کی مدّت کے لئے سوویت یونین کی معاشی اور سماجی ترقی کے رہنما اصول ایک زبردست سیاسی اہمیت کی دستاویز ہے۔ وہ ان اہم اغراض و مقاصد کا تعین اور وضاحت کرتی ہے جن کا حصول سوویت عوام کی خوشحالی کی کیفیتی حیثیت سے ایک نئی سطح اور ہماری مادر وطن کی معاشی اور دفاعی صلاحیت کے مزید استحکام کی ضمانت دے گا۔

ملک کی معاشی اور سماجی ترقی کی رفتار تیز کرنے کا وہ کام بے پناہ وسعت رکھتا ہے جس کا مفصل خاکہ اور لائحۂ عمل سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی نے مرتب کیا ہے۔ رہنما اصولوں کی عمل آوری پارٹی سے، مزدور طبقے سے، اجتماعی کسانوں سے، عوامی دانشوروں سے زبردست کوششوں کی طلبگار رہے اور انھیں پوری پارٹی کا، سارے عوام کا منتہائے مقصود اور نصب العین بننا چاہئے۔

آج اہم ترین کام یہ ہے کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ ویں کانگریس کے فیصلوں کے مطابق کام میں بنیادی تبدیلی کو یقینی بنایا جائے، ہر چیز کا جو ملک کے اختیار میں ہے، موجودہ زبردست معاشی، سائنسی اور تکنیکی صلاحیت اور تمام دستیاب وسائل اور مواقع کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے، کم لاگتوں سے بلند تر نشانے حاصل کرنے کے لئے معاشی سرگرمی کے ہر میدان میں ایک موڑ لایا

بہترین اور فائدہ مند نتائج کے حصول کو یقینی بنانا اور حاصل کئے گئے تجربے کو نئی معلومات اور نئے حلوں کے ساتھ بنیادی طور پر جوڑتے اور یکجا کرتے ہوئے معیشت کا حسن تدبیر اور سلیقے سے انتظام وانصرام کرنا — یہ ہے آج کے ان تقاضوں کا لب لباب جو کام کے اجتماعیوں سے، پارٹی سے، حکومتی اور معاشی اداروں سے، مرکز میں اور بستیوں میں، دونوں جگہ تمام عوامی تنظیموں سے کئے گئے ہیں۔ ہر پیداواری مجموعے، صنعتی ادارے اور کارخانے میں، ہر کارگاہ اور ہر پیداواری شعبے میں، ان عناصر کی نشاندہی کی جانی چاہئے جہاں انتہائی معمولی زائد لاگتوں سے بہترین نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

جو کام سب سے پہلے کیا جانا چاہئے، وہ یہ ہے کہ اصل بنیادی طور پر کبھی ختم نہ ہونے والے وسیلے کو جو انسانی عنصر پر، عوام پر مشتمل ہے، بہترین تنظیم، نظم وضبط اور امن وامان کو یقینی بنانے کے لئے پوری طرح متحرک اور سرگرم عمل بنایا جائے۔

منصوبوں کی عمل آوری کی عظیم ذمہ داری کمیونسٹوں اور پارٹی تنظیموں پر عائد ہوتی ہے جنھیں عام لوگوں کے سیاسی اور محنتی ابھار کی اگلی صفوں میں ہونا چاہئے۔ ان کی پہل کاری اور تخلیقی کاوشوں کی حمایت و اعانت کرنی چاہئے۔ اس مقصد کے لئے یونینی جمہوریاؤں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی مرکزی کمیٹیوں، علاقوں، منطقوں، خطّوں، شہروں اور ضلعوں کی پارٹی کمیٹیوں اور مقامی پارٹی تنظیموں کو وسیع پیمانے پر سیاسی اور تنظیمی کام شروع کرنا چاہئے، دستیاب وسائل کا موثر استعمال کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، کفایت شعاری کے انتہائی سخت نظام کی پابندی کرنی چاہئے، معاشی انتظام کے لینینی طرز کو ہر جگہ رائج کرنا چاہئے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ ہر محنت کش شخص، کام کا ہر اجتماعیہ تخلیقی انداز میں اور انتہائی موثر ڈھنگ سے کام کرے، زیادہ سرگرمی سے تعلیمی کام انجام دینا چاہئے۔ یہ بات اہمیت رکھتی ہے کہ کارکنوں میں عملی اوصاف کو ترقی دی جائے، عوام کے معاشی انداز فکر اور نفسیاتی رویّے کو بدلا جائے تاکہ وہ ایک نئے ڈھنگ سے کام کریں اور تکمیل طلب فریضے کے لئے ان کی ذمہ داری کو بڑھایا جائے۔

یہ ضروری ہے کہ عوامی نمائندوں کی سوویتیں معاشی، سماجی اور ثقافتی ترقی کے میدان میں اپنے حقوق کا زیادہ بھرپور استعمال کریں۔ ٹریڈ یونینوں کو چاہئے کہ وہ سوشلسٹ مسابقت کی مہم کو اور زیادہ تحرک عطا کریں، اس کے نتائج کی وسیع پیمانے پر تشہیر کریں، منصوبوں کے نشانوں کو پورا کرنے اور مقررہ نشانوں سے آگے بڑھ جانے کے لئے، محنت کش عوام کے کام کاج اور رہن سہن کے حالات کو بہتر بنانے کے لئے اور ان کے پیشہ ورانہ اور عام ثقافتی معیاروں کو بلند کرنے کے لئے زیادہ ثابت قدمی سے کام کریں۔ انھیں ترقی یافتہ تجربے کو زیادہ وسیع پیمانے پر پھیلانا بھی چاہئے۔ پیداواری اور سماجی سوالوں کے حل میں کام کے اجتماعیوں کے رول کے اضافے میں اعانت بھی کرنی چاہئے۔ لینِنی کومسومول کا یہ فرض ہے کہ وہ نوجوانوں کے جوش اور

انتھک توانائی کو متعینہ فریضوں کی عمل آوری میں لگائے۔

عوامی کنٹرول کو، مالی اداروں اور قانون کے نفاذ کے ذمہ دار اداروں کو ریاستی نظم وضبط کی تمام اقسام کی خلاف ورزیوں، بدانتظامی اور غیر کمائی ہوئی آمدنی حاصل کرنے کی تمام کوششوں کے خلاف ایک قابل بھروسہ رکاوٹ بن جانا چاہئے۔

سوویت یونین کی معاشی اور سماجی ترقی کے رہنما اصول محنت کش عوام کے لئے تمام سوویت عوام کے لئے ایک ٹھوس لائحۂ عمل ہیں۔ یہ ملک کی معاشی طاقت میں اضافہ کرنے کے لئے، عوام کی خوشحالی کو مزید بڑھانے اور ہمارے سماج کی ہمہ جہت ترقی کی خاطر اہم ترین سائنسی، تکنالوجیکل اور معاشی فریضے انجام دینے کے لئے پارٹی کا ہدایت نامہ ہیں۔

معینہ فریضوں کی انجام دہی نہ صرف گھریلو بلکہ زبردست بین الاقوامی اہمیت کی حامل ہو گی؛ وہ سوشلسٹ معاشی یکجہتی کو گہرا کرنے میں مدد دے گی اور مختلف سماجی نظام رکھنے والی ریاستوں کے پُرامن بقائے باہم کے اصول کی مزید توثیق کرے گی، سوشلزم کے تصوّرات کی دلکش قوت کو اور زیادہ بڑھائے گی اور دنیا میں امن کو مستحکم بنانے کے آدرش کے لئے ایک اہم معاونت ثابت ہو گی۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۷ویں کانگریس اپنے اس پختہ یقین کا اظہار کرتی ہے کہ پارٹی نے ۱۲ویں پنجسالہ منصوبے کی مدّت کے لئے اور ۲۰۰۰ء تک کی مدّت کے لئے جو نشانے اور مقاصد متعین کئے ہیں وہ حاصل کئے جائیں گے۔ یہ سوشلزم کی تخلیقی صلاحیت کو آشکار کرنے اور سوویت مادرِ وطن کو اور زیادہ مالامال کرنے اور طاقتور بنانے کا باعث بنیں گی۔ سوویت عوام کا تخلیقی کام اور پارٹی اور عوام کا اٹوٹ اتحاد اس کی ضمانت ہے۔

●